BNPA401DCT

تقابلی مقامی حکومت

ہندوستان، برطانیہ، امریکہ اور فرانس

(Comparative Local Government: India, UK, USA and France)

بی۔اے۔(آنرس)

چار سالہ پروگرام

چوتھا سمسٹر (نظم ونسق عامہ)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2026, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-689177-2-9
Course : Comparative Local Government: India, UK, USA and France
First Edition : July 2026
Copies : 300
Price : ₹495/- only (Included in the admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Dr. Ishtiyaq Ahmad, Associate Professor (Public Administration)
Centre for Distance and Online Education (CDOE), MANUU, Hyderabad

Editorial Board

Prof. Mohd Umar
Former Head, Dept. of Political Science,
Dr. Babasaheb Ambedkar Marathwada University, Aurangabad, Maharashtra

Prof. Mohd Nafees Ahmad Ansari
Chairperson, Dept. of Political Science,
Aligarh Muslim University, Aligarh,
Uttar Pradesh

Prof. Syed Najiullah
Head, Dept. of Public Administration,
MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asso. Prof., Centre for Distance and Online Education, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Md. Reyaz Ahmad
Assist. Prof., Dept. of Public Administration,
Patna University, Patna,
Bihar

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual), Centre for Distance and Online Education, MANUU,
Hyderabad, Telangana

Production

Prof. Nikhath Jahan
Professor (Urdu),
CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla
Asst. Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan
Asst. Prof. (Contractual)
CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer
Section Officer, CDOE,
MANUU

Shaik Ismail
UDC, CDOE,
MANUU

Syed Faheemuddin
LDC, Purchase & Stores Section,
MANUU

On behalf of the Registrar, published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in/cdoe

CRC prepared by **Dr. Naved Ashrafi**, CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana
Printed at: **Print Time & Business Enterprises**, Hyderabad, Telangana

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر (نظم و نسق عامہ)	7

اکائی	عنوان	مصنف	صفحہ
1۔	ہندوستان میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر اشتیاق احمد	9
2۔	ہندوستان میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر	ڈاکٹر اشتیاق احمد	32
3۔	ہندوستان میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر	ڈاکٹر اشتیاق احمد	74
4۔	ہندوستان میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز	ڈاکٹر اشتیاق احمد	98
5۔	برطانیہ میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر نوید اشرفی	114
6۔	برطانیہ میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر	ڈاکٹر نوید اشرفی	135
7۔	برطانیہ میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر	ڈاکٹر نوید اشرفی	151
8۔	برطانیہ میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز	ڈاکٹر نوید اشرفی	167
9۔	امریکہ میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر محمد مبارک علی	183
10۔	امریکہ میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر	ڈاکٹر محمد مبارک علی	201
11۔	امریکہ میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر	ڈاکٹر محمد مبارک علی	220
12۔	امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز	ڈاکٹر محمد مبارک علی	236
13۔	فرانس میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر محمد اظہر الدین	250
14۔	فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر	ڈاکٹر محمد اظہر الدین	268
15۔	فرانس میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر	ڈاکٹر محمد اظہر الدین	286
16۔	فرانس میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز	ڈاکٹر محمد اظہر الدین	301
	تجویز کردہ اکتسابی مواد		314
	نمونہ امتحانی پرچہ		315

مصنفین کی تفصیلات

(Writers' Details)

Dr. Ishtiyaq Ahmad
Associate Professor and Course Coordinator,
Centre for Distance and Online Education,
Maulana Azad National Urdu University,
Hyderabad, Telangana

ڈاکٹر اشتیاق احمد
اسوشیئٹ پروفیسر اور کورس کوآرڈی نیٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم،
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدر آباد، تلنگانہ

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual), Centre for
Distance and Online Education, Maulana Azad
National Urdu University, Hyderabad, Telangana

ڈاکٹر نوید اشرفی
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوئل)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم،
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدر آباد، تلنگانہ

Dr. Md. Mubarak Ali
Senior Research Fellow, Institute for Human
Development, New Delhi

ڈاکٹر محمد مبارک علی
سینئر ریسرچ فیلو، انسٹی ٹیوٹ فار ہیومن ڈولپمنٹ، نئی دہلی۔

Dr. Mohd Azharuddin
Assistant Professor, Maa Shakumbhari University,
Saharanpur, Uttar Pradesh

ڈاکٹر محمد اظہر الدین
اسسٹنٹ پروفیسر، ماں شاکمبھری یونیورسٹی، سہارنپور، یوپی

پروف ریڈرز:

اول	:	ڈاکٹر نوید اشرفی
دوم	:	ڈاکٹر محمد نہال افروز
فائنل	:	ڈاکٹر اشتیاق احمد

لینگویج ایڈیٹر	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان
ٹائٹل پیج	:	ابراہیم اکرم صدیقی

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ A+ حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔ فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
وائس چانسلر، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی اوای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی اوای، مانو

کورس کا تعارف

عزیز طلبا،

تقریباً ہر ہندوستانی یونیورسٹی میں نظم و نسق عامہ گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح پر ایک مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ ان کے نصاب میں مقامی حکومت یا تقابلی مقامی حکومت کا ایک پرچہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب بعنوان ہند' تقابلی مقامی حکومت: ہندوستان، برطانیہ، امریکہ اور فرانس' مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کے بی اے چوتھے سمسٹر کے طلبا و طالبات کے لیے تیار کی گئی ہے جو 16 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تیاری میں ڈسٹنس ایجوکیشن بیورو، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے تمام احکامات، ہدایات اور رہنمایانہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے زیادہ سے زیادہ اہم پہلوؤں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کورس چار بلاک میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر بلاک چار اکائیوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ یہ کتاب اس موضوع پر ایک جامع درسی کتاب کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

پہلے بلاک میں ہندوستان میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر، ہندوستان میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر، ہندوستان میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر اور ہندوستان میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز جیسے عنوان پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کے دوسرے بلاک میں برطانیہ میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر، برطانیہ میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر، برطانیہ میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر اور برطانیہ میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز جیسے عنوان پر بحث کی گئی ہے۔ اسی طرح، کتاب کے تیسرے بلاک میں امریکہ میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر، امریکہ میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر، امریکہ میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر اور امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز جیسے عنوان پر بحث کی گئی ہے۔ اور آخیر میں کتاب کے چوتھے بلاک میں فرانس میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر، فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر، فرانس میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر اور فرانس میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز جیسے عنوان پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کو آسان زبان اور قابل فہم انداز میں لکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب امتحانات اور ہندوستان میں گورننس کی عام سمجھ کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد
کورس کوآرڈی نیٹر


مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

اکائی 1—ہندوستان میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر

(Local Government of India: Historical Perspective)

اکائی کے اجزا:

1.0	تمہید
1.1	مقاصد
1.2	مقامی حکومت کے معنی و مفہوم
1.3	مقامی حکومت کی خصوصیات
1.4	ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ
1.5	مقامی حکومت عہدِ قدیم
1.6	مقامی حکومت عہدِ وسطیٰ
1.7	مقامی حکومت دورِ جدید
1.8	اکتسابی نتائج
1.9	کلیدی الفاظ
1.10	نمونہ امتحانی سوالات
1.10.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
1.10.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
1.10.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

1.0 تعارف *(Introduction)*

عزیز طلبہ ! اس اکائی میں آپ ہندوستان میں مقامی حکومت کے تاریخی تناظر کا مطالعہ کریں گے۔ مقامی حکومت کا ادارہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ بنی نوع انسان کی تہذیب ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت ایک ایسا نظام ہے جہاں مقامی طور پر منتخب ادارے قصبوں، دیہاتوں اور شہروں کے معاملات کا انتظام کرتے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے بعد مقامی حکومت تیسرے درجے کے طور پر کام کرتی ہے۔ مقامی حکومت کے نظام کو پنچایتی راج کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس کا اہم مقصد مقامی لوگوں کو بااختیار بنانا ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان کے روز

مرہ کی زندگی کو متاثر کرنے والے معاملات میں ان کی رائے کو ترجیح دی جائے۔ مقامی حکومت ہندوستان میں حکومت کا سب سے نچلا درجہ ہے جو کسی بھی مخصوص مقامی علاقے کے مسائل کو دیکھنے اور حل کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ مقامی حکومت کی اصطلاح ہندوستان میں نئی نہیں ہے۔ یہ کئی صدیوں سے ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہندوستان میں تین چوتھائی سے زیادہ آبادی اب بھی گاؤں میں رہتی ہے۔ مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو اور سردار پٹیل جیسے عظیم مفکرین اور لیڈروں نے کہا کہ آزاد ہندوستان کا سب سے بڑا کام جمہوریت کو نچلی سطح تک لے جانا ہے اور دیہی عوام کو قومی یکجہتی اور تعمیر نو کے مقصد میں شامل کرنا ہے۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے گاؤں کے لیے ایک آزاد مقامی حکومت کا نظام قائم کیا گیا۔ اسے مقامی حکومت کا نام دیا گیا۔ آسان لفظوں میں گاؤں اور ضلع کے سطح کے معاملات کے طرزِ حکمرانی کو مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت انتظامیہ کا ایک اہم نظام ہے جس میں عوام کے ذریعے براہ راست منتخب ہونے والے مقامی ادارے، مقامی معاشرے جیسے گاؤں، قصبے یا شہروں کے معاملات کا انتظام ہوتا ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کو مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کے نیچے حکومت کی تیسری سطح کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد مقامی سطح پر اختیارات اور وسائل کی منتقلی ہے تاکہ مقامی لوگوں کو اپنی روزمرہ کی زندگی کو متاثر کرنے والے معاملات میں بولنے کا حق حاصل ہو سکے۔ مقامی مسائل کا حل مقامی لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ذریعے کر پانا ممکن نہیں ہے، لہٰذا اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ مقامی حکومت کے ذریعے سے نہ صرف مقامی مسائل کا حل نکالیں بلکہ اس کے ذریعے جمہوریت کی جڑوں کو اور مضبوط بنائیں۔ مقامی حکومت کا تصور جمہوریت کے توسیع کے لیے انتہائی اہم سمجھی جاتی ہیں۔ اسے جمہوریت کا بنیاد بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے شہریوں کو اپنے ہی معاملے میں انتظامیہ کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو کے مطابق ''مقامی حکومت جمہوریت کی بنیاد ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ ہم نیچے کی سطح پر جمہوریت سے متعلق کچھ غور و فکر نہیں کرتے۔ جمہوریت اعلیٰ سطح پر تب تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی تعمیر مقامی حکومت کی بنیاد پر نہ ہو جائے'' لہٰذا، جمہوریت مقامی حکمرانی کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے۔

1.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبہ! اس اکائی میں آپ نے

- مقامی حکومت کے معنی و مفہوم کو گہرائی سے مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کی خصوصیت کو سمجھیں گے۔
- ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

1.2 مقامی حکومت کے معنی و مفہوم *(Meaning and Definition of Local Government)*

مقامی حکومت لامرکزیت اور شراکتی جمہوریت کے آلات ہیں۔ یہ گاؤں اور ضلع کی سطح پر حکومت ہے۔ یہ حکومت کی وہ شکل ہے جو عام لوگوں کے قریب ہوتی ہے۔ مقامی حکومت جمہوری طریقے سے معاشرے کی بنیاد سطح پر حکومت کرتی ہے۔ مقامی حکومت حکومت کی ایک شکل ہے

جسے گاؤں یا مقامی سطح پر طاقت کو مرکزیت دینے کے لیے متعارف کرایا جاتا ہے۔ چونکہ ہندوستان ایک عظیم ملک ہے جس میں کئی ریاستیں ہیں۔ قانون سازی کی طاقت صرف مرکز میں بیٹھے چند لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہونی چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اختیار کے ارتکاز کے مرکزی نظام میں واحد اختیار مقامی اور ڈویژنل سطح پر ہونے والے واقعات سے آگاہ نہیں ہوتی ہیں اور مقامی یا دیہی سطح پر ہونے والے مسائل کا پتہ لگانے اور ان کو حل کرنے کے لیے ایک مقامی حکومت کی ضرورت ہوتی ہے جو معاشرے کے ایک خاص طبقہ کا خیال رکھتی ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ایک بہتر کام کرنے والی حکومت کے لیے ہر ایک کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہو اپنے نمائندے کے انتخاب کا مساوی حق یا جمہوری حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے پسند کے نمائندے کا انتخاب کرے۔ اسی طرح کسی ملک کو چلانے کے لیے معاشرے کے ہر شعبے کی یکساں شمولیت ضروری ہے۔ اس لیے نچلی سطح سے لوگوں کی شرکت بھی بہت ضروری ہے۔ اس طرح مقامی حکومت کا تصور فروغ پایا، جو مقامی یا دیہی علاقوں کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ مزید برآں، نئی دہلی کے مرکز میں بیٹھا ایک شخص کسی ریاست کے چھوٹے سے گاؤں میں موجود مسائل کو نہیں جانتا، اس لیے کسی خاص علاقے میں کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے اس علاقے کے ایک فرد کو پورے علاقے کا نمائندہ منتخب کرنا چاہیے۔

مقامی حکومت وہ حکومت ہے جو گاؤں اور ضلع کی سطح پر حکمرانی کو ممکن بناتی ہے۔ مقامی حکومت سے مراد ہے مقامی سطح پر شہریوں کو حکومت اور نظم و نسق کے لیے خود مختار بنانا۔ قدیم دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت موجود تھی اور مقامی حکمرانی کے انتظام کے لیے لوگوں کے اپنے قاعدے قانون ہوتے تھے۔ ان اصولوں کو اپنانے کے لیے ہر فرد رضاکارانہ کردار ادا کرتا تھا۔

مقامی حکومت کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ملک عام شہریوں کے سب سے قریب ہوتی ہے، اس لیے یہ جمہوریت میں ہر کسی کی شرکت کو یقینی بنانے کے قابل ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ گاؤں کے لوگوں کی گاؤں میں اپنی طرزِ حکمرانی ہونی چاہیے اور گاؤں کی سطح پر اپنا عدالتی عمل ہونا چاہیے۔ گاؤں کی سطح پر منصوبہ بندی، کارکردگی اور نگرانی میں گاؤں کی خواتین اور مردوں کی فعال شرکت ہونی چاہیے۔ گاؤں کے لوگ اس بات کا فیصلہ کریں کہ کس قسم کی ترقی ہونی چاہیے اور کس قسم کا تعمیراتی کام کیا جانا چاہیے یا گاؤں کے وسائل کا استعمال کس طرح کیا جانا چاہیے۔ گاؤں کے ہر قسم کے مسائل گاؤں کے لوگوں کی شراکت سے ہی حل ہونا چاہیے۔ مقامی حکومت ایسی حکومت ہوتی ہے جہاں مقامی لوگ مقامی مسائل اور سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ عام طور سے مقامی حکومت سے مراد وہ حکومت ہے جہاں مقامی معاملات کا انتظام مقامی لوگ خود اپنے نمائندوں کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس حکومت کا تعلق کسی خاص مقام میں رہنے والے لوگ اور ان کے ذریعے چلائے جانی والی حکمرانی سے ہوتا ہے۔ مقامی لوگوں کی ترقی کے لیے مقامی لوگوں کی شراکت میں اضافہ کرنے کے لیے ہندوستان میں مقامی حکومت اور اس کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ مقامی حکومت کی حکمرانی میں جمہوری لامرکزیت کا مضبوط دخل ہے۔ آسان الفاظ میں، مقامی حکومت سے مراد ایسی حکومت سے ہے جہاں مقامی امور کا اہتمام مقامی شخص خود اپنے نمائندوں کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس حکومت کا تعلق کسی خاص جگہ پر رہنے والے لوگوں اور ان کے ذریعے چلنے والی حکمرانی سے ہے۔ عملی طور پر وہ حکومت جس کا تمام کام گرام پنچایتوں، پنچایت سمیتوں، ضلع پریشد، بلدیات، کونسلوں اور کارپوریشنوں کے ذریعے ترمیم کیے جاتے ہیں، وہ مقامی حکومت کے

تحت آتے ہیں۔اس کا دائرہ اختیار ایک مخصوص علاقے تک محدود ہے اور یہ قانون کے دفعات میں کام کرتا ہے جس نے اسے تخلیق کیا ہے۔ یہ ریاست یا صوبائی حکومت کے ماتحت ہے جو اس پر نگرانی اور معائنہ کرتا ہے۔ مقامی حکومت ایک ایسا نظام ہے جو نچلی سطح تک جمہوریت کو بڑھا کر فیصلہ سازی کے عمل میں بڑے پیمانے پر سیاسی شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ اسے جمہوریت کے لیے تربیتی میدان سمجھا جاتا ہے۔ مقامی حکومت جمہوریت کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور نچلی سطح پر انتظامی بااختیار بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ لہٰذا، مقامی حکومت سے مراد مقامی امور کے انتظام سے ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے تحت مقامی لوگوں کو مقامی سیاسی امور اخراجات کو پورا کرنے کے لیے رقم یکجا کرنے کی ایک خاص ذمہ داری ہوتی ہے۔ مقامی حکومت اس معنی میں مقامی ہوتی ہے کہ اسے مشترکہ مفاد رکھنے والے لوگوں کے گروہ کے ساتھ مجموعی طور پر نمٹنا ہوتا ہے جو ایک ہی محلہ میں قریب رہتے ہیں۔ مقامی حکومت سے مراد کسی قصبے، شہر، بستی، میونسپلٹی، ضلع یا مقامی سطح پر ریاست کے دیگر سیاسی ذیلی تقسیم کی حکومت سے ہے۔ مقامی حکومت کے اداروں میں اکثر سیاسی اداکار شامل ہوتے ہیں جیسے میئر، کونسلر، کمیٹیاں اور انتظامی خدمات وغیرہ۔ مقامی حکومت متعین علاقوں میں عوام اور کاروباریوں کے لیے بہت سی اہم خدمات کے لیے ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ان میں سماجی نگہداشت، اسکول، ہاؤزنگ اور منصوبہ بندی اور فضلہ جمع کرنے جیسے معروف فرائض ہیں۔

مقامی حکومت کی تعریف مختلف دانشوروں نے پیش کی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ایل گولڈنگ (*L. Golding*) کے مطابق ''مقامی حکومت لوگوں کے ذریعے اپنے معاملات کا خود انتظام کرتا ہے''
- ایچ سجویک (*H. Sidgwick*) کے مطابق ''مقامی حکومت میں کچھ ماتحت ادارے ہوتے ہیں جن کو متعین علاقے میں قانون تشکیل کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے''
- سکندر (*Sikandar*) کے مطابق ''مقامی حکومت سماجی تبدیلی کی ایجنٹ ہے''
- لوکارڈ (*Lockard*) کے مطابق ''مقامی حکومت ایک عوامی تنظیم کی حیثیت رکھتی ہے جو کسی مخصوص علاقے کے اندر عوامی پالیسیاں تشکیل کرنے اور اس کا نظم و نسق کا مجاز رکھتی ہیں''
- ہاسلک (*Haus luck*) کے مطابق ''مقامی حکومت، حکومت کا حلقہ یا دائرہ ہے جہاں مقامی حکام کو قانون کے ذریعے حکمرانی کے طریقے کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے کارروائیاں یا فیصلے جاری کرنے کی اجازت ہے''
- جے کلارک (*J. Clarke*) کے مطابق ''مقامی حکومت کسی ملک کی حکومت کا حصہ ہے جو بنیادی طور پر کسی مخصوص علاقے میں دی گئی آبادی سے متعلق مسائل یا_____ کو حل کرتی ہے''
- کال جے فریڈرک (*Karl J. Fredrick*) کا نظریہ ہے کہ ''اگر مقامی مقصد سے دیکھا جائے تو مقامی معاشرہ کا ایک انتظامی نظام موجود ہے''
- جی۔ڈی۔ایچ۔کول (*G. D. H. Cole*) کے مطابق ''مقامی حکومت ایک ایسی حکومت ہے جو اپنے محدود علاقے میں اس کے دیئے گئے اختیار کا استعمال کرتی ہے''

- وی وی راؤ(*V. V. Rao*) کے مطابق ''مقامی حکومت حکومت کا وہ حصّہ ہے جو مقامی معاملات کا انتظام کرتی ہے جو حکمراں ریاستی حکومت کے تحت انتظامیہ کو چلاتی ہیں لیکن اس کا انتخاب ریاستی حکومت کے آزاد خود مختار مقامی باشندوں کے ذریعے کیا جاتا ہے''
- جی ایم ہیرس(*G. M. Harris*) کے مطابق ''مقامی حکومت بلدیاتی اداروں کے ذریعے حکمرانی کرتی ہے جو آزادانہ طور پر منتخب ہوتے ہیں، لیکن قومی حکومت کے ماتحت ہوتی ہیں''
- ایل گولڈ نگ(*L. Golding*) کے مطابق ''مقامی حکومت وہ حکومت ہے جو ایک گاؤں کے لوگوں کے ذریعے اپنے معاملے کا خود ہی انتظام ہے''
- گل کرائسٹ(*Gilchrist*) کے مطابق ''مقامی حکومت ماتحت تنظیمیں ہوتی ہیں جنہیں محدود علاقے میں کام کرنے کی آزادی ہوتی ہے''
- آشیر وادم(*Ashirvadam*) کے مطابق ''مقامی حکومت ایک ایسی انتظامی اکائی ہے جسے مرکزی حکومت کے قانون کے ذریعے تشکیل کیا گیا ہے جس میں شہر یا گاؤں جیسے علاقے کے لوگوں کے ذریعے منتخب نمائندے ہوتے ہیں اور جو اپنے حدود میں دیئے گئے اختیارات کا استعمال عوامی فلاح و بہبود کے لیے کرتے ہیں''
- پی اسٹونس(*P. Stones*) کے مطابق ''مقامی حکومت کسی ملک کی حکومت کا وہ حصہ ہے جو ان کے معاملات کا انتظام کرتی ہیں جو کسی مخصوص علاقے کے لوگوں سے متعلق ہوتا ہے''

مندرجہ بالا تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ مقامی لوگوں کے ذریعے مل جل کر اپنے مسائل اور ترقی کے لیے بنائی گئی انتظام جو دستور اور ریاستی حکومتوں کے ذریعے بنائے گئے قانون قاعدہ کے مطابق ہو۔ مقامی حکومت ایک ایسا نظام ہے جو مقامی لوگوں کے ذریعے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے اور جنہیں قومی اور ریاستی حکومت کی نگرانی میں رہتے ہوئے بھی مقامی سطح کے مسائل کے حکمرانی کے تحت اختیارات اور جوابدہی حاصل ہوتی ہے۔ مقامی حکومت کی بنیاد یہیں کے مقامی لوگ اپنی ضرورتوں اور مسائلوں کو بہتر طرح جانتے ہیں اور انہیں بہتر طریقے سے حل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقامی طرز حکمرانی سے مراد مقامی سطح پر وہ ادارے ہیں جو عوام کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں اور جنہیں قومی یا صوبائی حکومت کے نگرانی میں رہتے ہوئے شہریوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا اختیار اور ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مقامی حکومت کو اپنے محدود علاقے میں عطا کردہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں، لیکن مقامی حکومت اپنے علاقے میں خود مختار نہیں ہوتی ہے۔ مقامی حکومت اختیار کے لامرکزیت پر مبنی ہے اور اس کا بنیادی مقصد مقامی علاقے کے باشندوں کی فلاح و بہبود اور ترقی ہے۔ مقامی سطح پر تشکیل شدہ ادارے آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں اور یہ انتظامیہ کو بغیر کسی رکاوٹ کے چلاتی ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مکمل طور پر آزاد ہیں۔ وہ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے ماتحت کام کرتی ہیں۔

1.3 مقامی حکومت کی خصوصیات *(Salient Features of Local Government)*

مقامی حکومت کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- مقررہ مقامی علاقے (*Defined Local Area*): مقامی حکومت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک متعین جغرافیائی علاقے میں کام کرتی ہے، چاہے وہ گاؤں، شہر یا قصبہ ہو۔ مقامی حکومت کے دائرہ اختیار کی واضح حد بندی کی گئی ہے۔ مقامی حکومت اس مخصوص دائرہ اختیار میں رہ کر ہی اپنی ذمہ داریاں نبھاتی ہیں۔ مرکزی حکومت/ریاستی حکومت مقامی حکومت کی ہر اکائی کے دائرہ اختیار اور حدود کا تعین کرتی ہے۔
- مقامی خود مختاری (*Local Autonomy*): مقامی حکومت کے ادارے مقامی عوام کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ اگر ان اداروں پر حد سے زیادہ نگرانی اور پابندیاں لگائی جائیں تو یہ مؤثر طریقے سے کام نہیں کر سکتے۔ ان اداروں کو دائرہ اختیار کے حدود میں رہتے ہوئے مکمل آزادی اور خود مختاری حاصل ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ادارے اپنی مرضی کے مطابق کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ان اداروں کو خود مختاری حاصل ہے لیکن یہ ریاستی انتظامیہ کے براہ راست اور مکمل کنٹرول میں ہوتی ہیں۔ یہ ادارے ریاستی یا مرکزی حکومت کے قوانین اور قواعد کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی۔
- قانونی حیثیت اور قانونی فریم ورک (*Statutory Status and Legal Framework*): مقامی حکومت کو قانونی یا دستوری حیثیت فراہم کی گئی ہے، یعنی اسے دستور اور دیگر قانون کے ذریعے قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ قانونی فریم ورک مقامی حکومت کے اختیارات، فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے۔ ہر ملک میں مقامی حکومت کے اداروں کو دستور کے ذریعے قانونی حیثیت دی جاتی ہے۔ ہندوستان میں 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیم کی منظوری کے بعد پنچایتوں اور بلدیات سے متعلق تمام اہم معاملات کو دستور کی دفعہ 243، 11ویں شیڈول اور 12ویں شیڈول میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے پنچایتوں کا ذکر دفعہ 40 میں کیا گیا ہے۔
- غیر خود مختار وجود (*Non-Sovereign Existance*): مقامی حکومت خود مختار نہیں ہوتی ہے۔ یہ حکومت ریاستی حکومت کے زیر کنٹرول میں ہوتی ہے اور حکومتی احکامات اور قواعد کے مطابق کام کرتی ہے۔ یہ ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت کے احکامات اور اختیار کے کنٹرول میں ہوتی ہے۔ یہ صرف آزاد ہوتی ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف ریاست یا مملکت کے پاس ہوتی ہے۔ ان اداروں کو مقامی انتظامیہ چلانے کے لیے خود مختاری دی گئی ہے۔ لیکن اگر اس کے فرائض صحیح طریقے سے ادا نہیں کیے گئے تو حکومت بھی ان کے کام کاج میں مداخلت کر سکتی ہے۔ یہ حکومت مالی مدد، تکنیکی مدد، قوانین کی منظوری اور اپنے کاموں اور اختیارات کو کامیابی سے انجام دینے کے لیے عملے کی بھرتی اور تربیت کے لیے ریاستی حکومت کی منظوری پر انحصار کرتی ہے۔ اس طرح یہ ادارے یا حکومت مکمل طور سے مرکزی اور ریاستی حکومت پر انحصار کرتی ہیں۔

- مقامی شراکت اور احتساب (*Local Participation and Accountability*): مقامی حکومت کی ایک اہم خصوصیات میں سے ایک حکمرانی میں مقامی آبادی کی فعال شرکت ہے۔ مقامی باشندے پنچایت یا میونسپل کونسل جیسے فیصلہ ساز اداروں کے لیے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ قومی حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اقتدار میں رہنے والے ان لوگوں کے سامنے جوابدہ ہوں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔ یہ شرکت اور ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔ شہریوں کو اپنی کمیونٹی کی حکمرانی میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے بااختیار بناتی ہے۔
- مقامی عوام کی خدمت (*Service to Local People*): مقامی حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں سے ایک بنیادی شہری سہولیات اور خدمات کی فراہمی ہے۔ مقامی حکومت لوگوں کی خدمت کی فراہمی کے لیے کام کرتی ہیں۔ ان خدمات میں پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، فضلہ کا انتظام، سڑک کی بجلی، صحت عامہ اور تعلیم شامل ہیں۔ ان اداروں کے اہم فرائض مقامی لوگوں کی فلاح و بہبود کرنا ہے۔ مقامی حکومتوں کو یہ یقینی بنانے کا کام سونپا جاتا ہے کہ یہ خدمات تمام ریاستوں کے لیے قابل رسائی، سستی اور اچھے معیار کی ہوں۔
- مقامی حکومتوں کے مسائل (*Problem of Local Govt.*): مقامی حکومتوں کے جو مسائل ہیں انہیں مرکزی اور ریاستی حکومت کو حل نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مقامی حکومت کو اپنے مسائل خود حل کرنا چاہیے۔ مقامی سطح پر بہت سے مسائل ہوتے ہیں جن کا حل مقامی سطح پر ہونا ضروری ہے۔ مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو مقامی مسائل کے حل اور مقامی سطح کے مسائل کو حل کرنے کے مقاصد کے لیے بنائے گئے ہیں۔
- مقامی آمدنی کا ذریعہ (*Local Sources of Income*): مقامی حکومت کے ادارے مقامی خدمات اور انتظامیہ کا انتظام کرنے کے لیے مقامی آمدنی سے حاصل رقم کا ہی استعمال کرتی ہیں۔ ان اداروں کی آمدنی مختلف ذرائع سے ہوتے ہیں، جن میں مقامی لوگوں پر ٹیکس لگا کر آمدنی پیدا کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت بھی ان اداروں کو مالی تعاون فراہم کرتے ہیں۔ مقامی حکومت کو اپنا بجٹ بنانے کی آزادی ہوتی ہے۔ وہ اپنی حکومت کو چلانے کے لیے سبھی موجود ذرائع کا پورا فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ کبھی کبھی مقامی شہری اپنے علاقے کی ترقی کے لیے امداد بھی دیتے ہیں۔
- مقامی حکومت مقامی شہریوں کی ترقی کی پوری طرح ذمہ دار اور جوابدہ ہوتی ہیں۔
- انتظامی افسران کی آگاہی: مقامی مقامی لوگوں کی حکمرانی میں شرکت کی وجہ سے انتظامیہ اس علاقے کی ضروریات کے لیے زیادہ چوکس اور حساس ہو جاتی ہے۔
- مقامی حکومت کے ادارے شہریوں کی براہ راست شرکت سے دفتر شاہی، لال فیتہ شاہی اور انتظامیہ میں بدعنوانی جیسی خرابیاں جنم نہیں لیتی ہیں۔

- حکومت اور عوام کے درمیان باہمی تعلقات: ہندوستان کی عوام مقامی حکومت کے اداروں کے ذریعے حکومت کے بہت قریب ہو جاتی ہیں۔ اس سے عوام اور حکومت میں ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں کے درمیان تعاون بھی بڑھتا ہے جو دیہی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے۔
- مقامی حکومت کے ادارے ہندوستان کی مستقبل کی قیادت تیار کرتی ہیں۔ یہ قانون سازوں اور وزراء کو تجربہ اور تربیت فراہم کرتی ہیں۔ انہیں ہندوستان کے دیہی مسائل سے آگاہ کراتی ہیں۔ اس طرح مقامی حکومت دیہات میں مناسب قیادت پیدا کرنے اور ترقیاتی کاموں میں عوام کی دلچسپی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- مقامی حکومت جمہوری روایتوں کے مطابق ہوتی ہے۔ جمہوریت کا بنیادی اور اساسی اصول ہے کہ اختیار کا زیادہ سے زیادہ لامرکزیت ہونا چاہیے۔ مقامی حکومتی ادارے اس اصول کے مطابق کام کرتی ہیں۔
- مقامی حکومت کو عوام کی حکومت کہا جاتا ہے کیونکہ عوام کے نمائندے جو براہ راست انتخاب سے منتخب ہوتے ہیں۔ یہی لوگ' لوگوں کے تعاون ومشاورت کے مطابق مقامی حکومت کا انتظام کرتے ہیں۔

1.4 ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ *(History of Local Government in India)*

مقامی حکومت لامرکزیت اور شراکتی جمہوریت کے آلات ہیں۔ یہ گاؤں اور ضلع کی سطح پر حکومت ہے۔ یہ حکومت کی وہ شکل ہے جو عام لوگوں کے قریب ہوتی ہے۔ مقامی علم اور مقامی دلچسپی جمہوری فیصلہ سازی کے لیے ضروری اجزاء ہے۔ یہ مؤثر اور عوام دوست انتظامیہ کے لیے ضروری ہے۔ لوگوں کے لیے یہ آسان ہے کہ وہ اپنے مسائل کو جلد اور کم سے کم لاگت کے ساتھ حل کرنے کے لیے ان سے رجوع کریں۔ یہ لوگوں کے مقامی مفادات کے تحفظ میں بہت کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ عام شہری اپنی زندگی' اپنی ضروریات اور سب سے بڑھ کر اپنی ترقی کے بارے میں فیصلہ سازی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مقامی حکومت کو جمہوریت کی روح کہا جاتا ہے، کیونکہ مقامی حکومت کے ذریعے عوام خود حکومت کرتی ہے۔ انتظامیہ عوام کی جانب سے متحرک رہتی ہے۔ جمہوریت کا حصول مقامی خود مختاری سے ہی ممکن ہے۔

ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ مقامی حکومت کی ابتداء قدیم ہندوستان میں بہت گہری تھی۔ تاریخی ریکارڈوں' کھدائیوں اور آثار قدیمہ کی تحقیقات کی بنیاد پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ماضی قریب میں مقامی حکومت کی کچھ شکلیں موجود تھیں۔ آج بھی یہاں گاؤں میں دو تہائی آبادی رہتی ہے۔ گاؤں ہماری قدیم تہذیب اور ثقافت کا مرکز ہیں۔ قدیم صحیفوں میں گاؤں کی سب کی میٹنگوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسٹینر نے تیسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان کے ایک گاؤں کی حکمرانی کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں مقامی حکومت موجود تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں آج کی طرح مقامی حکومت شہری اور دیہی علاقوں میں تقسیم کی گئی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قدیم زمانے میں جیسے دیہات ترقی کرتے گئے، لوگوں کو گاؤں کا نظم ونسق چلانے کے لیے انتظامیہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دیہاتوں میں ایک آزاد حکمرانی کا نظام قائم کیا گیا۔ جسے

مقامی حکومت کا نام دیا گیا۔ گاؤں کے خود مختار حکومت کے سربراہ کا نام گرام پردھان، مکھیا، گرامانی پنچ وغیرہ مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ حکمرانی سے متعلق روزمرہ کے فیصلے صرف گرام سبھا میں لیے جاتے تھے۔ بادشاہ بھی گرام سبھا کے فیصلوں کا احترام کرتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان گاؤں کی میٹنگوں نے پنچایت کی شکل اختیار کرلی۔ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ پنچایتوں کا کردار اور فرائض بھی بدلتے رہے۔ قدیم ہندوستان گرام پنچایتوں کے لیے مشہور تو تھا وہیں شہری حکومت کے لیے بھی مشہور تھا۔

1.5 مقامی حکومت عہد قدیم *(Local Government in Ancient Period)*

ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ طویل اور متنوع ہے، جس کی تشکیل ہزاروں سالوں میں سیاسی، ثقافتی اور انتظامی نظاموں کے ارتقاء سے ہوئی۔ ہندوستان میں قدیم زمانے سے مقامی حکومت کی ایک بھرپور روایت رہی ہے اور یہ نظام مختلف خاندانوں، سلطنتوں اور نوآبادیاتی دور کے دوران تیار ہوا ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کے ادارے قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ پنچایتیں جنہیں دیہی مقامی حکومت کی سب سے مقبول اکائی تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ بہت قدیم ادارے ہیں جو اپنے آپ میں مقامی حکومت کف فعل کرنے والی اکائیاں ہوا کرتی تھیں۔ قدیم زمانے میں اسی پنچایتی نظام کی وجہ سے ہر دیہی معاشرہ اپنے آپ میں ایک چھوٹی سی ریاست تھی اور ہندوستان کی عوام کو اتحاد کے جذبے سے بہت اچھی طرح باندھ رکھا تھا۔

ہڑپا اور موہن جوداڑو کی کھدائی سے حاصل آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان شہروں میں خوب منظم انتظامی نظام تھا۔ وادی سندھ کی تہذیب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سڑکوں اور نالیوں کی اچھی طرح منصوبہ بندی تھی۔ مقامی حکومت بہتر نظام کا ذکر رامائن اور مہابھارت وغیرہ مہا کاویوں اور اوپنیشدوں میں بھی ملتا ہے۔ قدیم ہندوستان شہری مقامی حکومت کے موجود ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ میگستھینیز نے اپنی کتاب ''انڈیکا'' میں تیسری صدی سے پہلے کے ہندوستان کا ایک شہر کا ذکر کیا ہے۔ اس کی کتاب ''انڈیکا'' کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے کے شہری انتظامیہ کو 5-5 اراکین کی 6 کمیٹیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلی کمیٹی کے رکن قدیم صنعتی دستکاری سے متعلق باتوں کے لیے ذمہ دار تھے۔ دوسری کمیٹی کے رکن کو اپنے علاقے میں آنے والے غیر ملکی کے خوش آمدید استقبال کا فریضہ انجام دینا ہوتا تھا۔ تیسرے کمیٹی کے اراکین کو پیدائش اور وفات کے ریکارڈ رکھنے کے لیے ذمہ دار ہوتے تھے۔ چوتھی کمیٹی کے رکن کاروبار اور تجارت کا معائنہ کے لیے ذمہ دار ہوتے تھے۔ اس کمیٹی کے رکن مناسب وزن اور پیمائش بھی کرتے تھے۔ پانچویں کمیٹی کے اراکین اشیاء کا معائنہ کرتی تھیں۔ چھٹی کمیٹی کے اراکین فروخت شدہ سامان کی قیمت کا دسواں حصہ سیلز ٹیکس کے طور پر وصول کیا جاتا تھا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں آج کی طرح مقامی حکومت شہری اور دیہی علاقوں میں تقسیم تھی۔ دونوں قسم کی مقامی انتظامی نظام الگ الگ طرح سے چلایا جاتا تھا۔

ویدک دور میں مقامی حکومت موجود تھی۔ اس دور میں شہری مقامی حکومت کا کوئی خاص مقام نہیں تھا۔ اس دور میں دیہی مقامی حکومت کو بہت اہم تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس عرصے کے دوران مقامی حکومت کا نظام بہت زیادہ منظم تھا۔ اس دور میں گاؤں کی حکمرانی کو گرام سبھا یا سمیتی کے

نام سے جانا جاتا تھا۔ گاؤں کے سربراہ کو گرامین یا گرام کہا جاتا تھا۔ تاریخی طور پر ملک کے ہر گاؤں میں ایک پنچایت ہوتی تھی جو گاؤں کے اندر ہی مقامی مسائل کا حل تلاش کرنے کی ذمہ دار تھی۔ پنچایتیں یا گاؤں کی کونسلیں ہندوستان کی تاریخ کے طور پر ہیں اور اس کی روایت کا حصّہ رہی ہیں۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے اپنی کتاب ''*Discovery of India*'' میں قدیم ہندوستان میں گاؤں کے پنچایتوں کے کام کے بارے میں کافی جامع خیال فراہم کیا ہے۔ پنچایتوں کے پاس انتظامی اور عدالتی دونوں طرح کے وسیع اختیارات تھے۔ اس کے اراکین کو بادشاہ' اسکاوٹ اور عوام کے ذریعے احترام کیا جاتا تھا۔ زمین پنچایتوں کی طرف سے الاٹ کی جاتی تھی۔ وہ زرعی پیداوار سے ٹیکس بھی وصول کرتی تھیں اور ٹیکس وصول کر بادشاہ کو دیا جاتا تھا۔ گاؤں کی پنچایتوں کے اوپر بڑی پنچایتیں ہوتی تھیں جو ضرورت پڑنے پر نگرانی اور مداخلت کرتی تھیں۔ ویدک دور میں گاؤں کی پنچایت جو گاؤں کے لوگوں کے ذریعے منظم ہوتی تھیں۔ یہ پنچایتیں انتظامی اور عدالتی فرائض انجام دیتی تھیں۔ گاؤں کے لوگ پنچایت کے ذریعے حکومت کرتے تھے۔ پنچایت کا مطلب پانچ افراد کا ایک گروہ ہے۔ رگ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں سبھا' سمیتی اور ویدانتھ مقامی خود اکائیوں کے طور پر موجود تھیں۔ گاؤں کے سربراہ کو گرامین یا گرام کہا جاتا تھا۔ گرام کے لوگ تمام معاملات کی ذمہ داری گرام پوجک کی ہوتی تھی۔ گاؤں کی حکمرانی کو انہیں کے ذریعے چلایا جاتا تھا۔ گرامین کا تقرر بادشاہ کرتا تھا۔ اس لیے اسے سرکاری ملازم تسلیم کیا جاتا تھا۔ انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی گاؤں تھی۔ گاؤں کے تمام تنازعات پنچایتوں کے ذریعے طئے ہوتے تھے۔ ویدک دور میں ''پنچ پر میشور یا پنچ دیوتا'' کا تصور قدیم زمانے میں موجود تھا۔

ویدک کہاوت کے مطابق یہ پانچ لوگ یا عقیدت مند افراد یگنا یا قربانی دیتے تھے۔ ویدک دور کے مطابق مقامی نظام نام نہاد جمہوری ادارے سبھا یا سمیتی کا استعمال بادشاہ کے ذریعے کیا جاتا تھا اور بعض فیصلوں اور کاموں کو انجام دینے کی منظوری حاصل کرتے تھے۔ اس دور میں گاؤں کی عوام اجتماعی فیصلہ سازی میں حصہ لیتے تھے۔ سبھائیں مقبول پلیٹ فارم تھا، جن کے ذریعے عام لوگوں کو مقامی معاملات پر براہ راست رائے اور کنٹرول ہوتا تھا۔ گاؤں ہمیشہ کم و بیش خود پر منحصر اکائی تھی۔ یہ اپنے خود ذرائع پیدا کرتے تھے۔ اپنے خود کے عہدیدار تھے اور اس کا اپنا کام کا علاقہ تھا۔ گاؤں اور ریاست کے فراض ایک دوسرے کے ضمنی ہوتے تھے اور ان میں کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوتا تھا۔

کبھی کبھی گرام سنگھ یا پنچایتیں گاؤں والوں میں سے ہوتی تھی جو ان اداروں کے ذریعے اپنی زندگیوں کو منظم کرتی تھیں۔ ہمیں پنچایتوں کا حولہ منو کی ''منو سمرتی'' کوٹلیا کی ''ارتھ شاستر اور مہابھارت'' میں ملتا ہے۔ مہابھارت کی شانتی پروا میں سند نامی ایک کا ایک سبھا کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس میں عام لوگ شامل تھے اور اس لیے اسے جن سنسد کیا جاتا تھا۔ والمیکی رامائن گناپاد کے بارے میں بتاتی ہے جو گاؤں کی جمہوریہ کا ایک قسم تھا۔ اس کے صرف وہی لوگ رکن ہو سکتے تھے جن کے دلوں میں عوام کی فلاح و بہبود کا جذبہ ہوتا تھا۔ شمال مغرب کے حملوں کے بعد مقامی خود مختار اداروں کو درہم برہم کر دیا گیا۔ ویدک دور میں عوام نمائندہ کے اصول کا احترام کرتے تھے۔ تاج پوشی کے موقع پر گاؤں کے سربراہ نمائندے کے طور پر موجود ہوتے تھے۔ گرامین کے ذریعے بادشاہ گاؤں کی ریاست کے قوانین نافذ کراتا تھا۔ گاؤں کے مسائل کے فیصلے کرنا بھی اسی کی ذمہ داری ہوتی تھی۔ اس طرح ویدک دور میں گرام ادھیتی یا گاؤں کا سربراہ کا ریاستی نظم و نسق میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔ اس

طرح ہندوستان میں مقامی حکومت قدیم زمانے سے چلاآرہاہے۔ یہ نظام ہندوستان میں کوئی غیر ملکی پیداوار نہیں ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ پھر بھی یہ ادارے اپنا کام کررہی تھیں۔

بدھ مت کے دور میں دیہاتوں کی حکمرانی اچھی طرح سے منظم اور مضبوط تھی۔ گاؤں کے حکمراں کو گرام پوجک کہا جاتا تھا۔ گرام پوجک کا عہدہ بہت اہم تھا۔ گاؤں سے متعلق تمام معاملات کو حل کرنے کا کام گرام پوجک پر تھا۔ گاؤں کے چھوٹے بڑے تمام فیصلے اور مسائل کو گرام پوجک اپنی سطح پر حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگر گرام پوجک اپنے علاقے میں من مانی حکمراں بن جاتا تو عوام بادشاہ سے اس کے اقدامات کے خلاف اپیل کرتی تھی۔ اس وجہ سے گرام پوجک من مانی نہیں کرتا تھا۔ گرام کے سربراہ یعنی گرام پوجک کی مدد کے لیے ایک منیم یعنی ایک اکاؤنٹنٹ رکھا جاتا تھا، جو گاؤں کے کاموں کا حساب کتاب رکھتا تھا۔

اس دور میں گاؤں کے سربراہ کا مقام گاؤں کے انتظامیہ کے ساتھ ہی ساتھ بادشاہ کی مجلس میں بھی اہم تھا جس کو گاؤں کے لوگ منتخب کرتے تھے۔ موریہ سلطنت کے دور میں مقامی حکومت موجود تھی۔ موریہ دور سلطنت میں انتظامیہ کی سہولت کے مدنظر صوبوں کو مندرجہ طرح سے تقسیم کیا گیا تھا:

- جتپہ
- استھانک
- دروں مکھ
- سوانٹک
- سیم
- گرام

جتپہ یا ضلع کا سربراہ استھانک کہلاتا تھا۔ گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی تھی۔ گاؤں کے سربراہ کو گرامینی کہا جاتا تھا اور اس کے اعلیٰ افسر کو گوپا کہا جاتا تھا۔ گاؤں کا مکمل انتظام گرامینی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ گوپا دس سے پندرہ گاؤں کا انچارج ہوتا تھا۔ ہندوستان میں موریہ سلطنت کے دور میں مردم شماری ایک باقاعدہ سرگرمی تھی اور گاؤں کے عہدیدار کو لوگوں کی تعداد کے ساتھ دیگر تفصیلات جیسے ان ذاتوں اور پیشوں کو بھی شامل کرنات ھا۔ انہیں ہر گھر میں کتنے جانور ہیں ان کو بھی شمار کرنا تھا۔ شہروں میں مردم شماری میونسپل حکام کے ذریعے کی جاتی تھی۔ خاص طور پر غیر ملکی اور ملکی دونوں کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لیے جمع کیے گئے ڈاٹا کو خفیہ اداروں کے ذریعے چیک کیا جاتا تھا۔

گپتا سلطنت میں انتظامی نظام موریہ سلطنت سے ملتا جلتا تھا۔ اس دور میں قدیم ہندوستان میں سیاسی ہم آہنگی تھی۔ گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی تھی۔ گرامیکا گاؤں کا سربراہ ہوتا تھا۔ گپتا سلطنت کے دور میں گاؤں کونسل، گرام سبھا، گرام پنچایت یا پنچ منڈلی یا گرام جنپد ہوتی تھی۔ عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کے ساتھ مقامی حکومت گاؤں کی حفاظت تنازعات کے فیصلے، محصولات کی وصولی، آبپاشی اور نقل و

حرکت کاانتظامی کرتی تھی۔ گاؤں کی زمین، منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد صرف گرام سبھااور گرام پنچایت کی منظوری سے فروخت اور عطیہ کی جاسکتی تھی۔ گرام سبھا، باغات، آبپاشی اور مندر وغیرہ کے انتظامات کے لیے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیتی تھیں۔ ہر گاؤں اپنے بنکر، لوہار، سنار، کمہار اور بڑھئی وغیرہ ہوتے تھے۔ گپتا دور حکومت میں گرام سبھا کی نگرانی کے لیے بادشاہ کی طرف سے شاہی اہلکار مقرر کیے جاتے تھے۔ یہ شاہی اہلکار گاؤں کے مجلسوں میں بادشاہ کے فرمان سنایا کرتے تھے۔ انصاف کا انتظام شاہی افسران گرام سبھا کی مدد سے انجام دیتے تھے۔ کچھ معاملات میں گرام سبھاکاانصاف کے کاموں کوانجام دیتا تھااور سزاسناتا تھا۔ عدالتی نظام کاپنچایتوں میں تجربہ کاراور بزرگ افراد کو ترجیح دی جاتی تھی۔

1.6 مقامی حکومت عہدِ وسطیٰ (Local Government in Medieval Period)

مقامی حکومت کا تصور مغلوں کے دور حکومت میں موجود تھا۔ مقامی انتظامیہ کو سرکار پرگنہ اور گاؤں کی سطح پر تقسیم کیا گیا تھا۔ سرکاری سطح پر فوجداراور مالگزار دواہم ترین عہدہ تھے۔ فوجدار انتظامی سربراہ اور لوگوں کی جان مال اور حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ مالگزار محصول حصول کرنے والا تھا۔ پرگنہ کی سطح پر پرگنہ سرکار کے ماتحت کام کرتا تھا۔ پرگنہ میں حکام حکومت ایک افسر ہوتا تھا۔ مغلوں کے دورِ حکومت میں شہر کاانتظامیہ جس افسر کے ذریعے چلایا جاتا تھااسے کوتوال کہتے تھے۔ کوتوال پولیس سے متعلق معاملات، سزااور مالیات سے متعلق معاملات کو کنٹرول کرتا تھا۔ علاقے میں امن قائم کرنا، ملزموں کی معلومات حاصل کرنا، سماجی برائی کو ختم کرنااور مقامی معاملات کو حل کرنے کے لیے ذمہ دار ہوتا تھا۔

دیہی مقامی حکومت کے میدان میں اس دور میں گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی تھی۔ جن کا نظام پنچایت کرتی تھی۔ گاؤں انتظامیہ کی سب سے نچلی اکائی تھی۔ حکومتی مداخلت کے بغیر اسے عوامی حکمرانی کے ساتھ خود مختاری حاصل تھی۔ ہر گاؤں کی ایک پنچایت ہوتی تھی۔ پنچایت کی سربراہی سرپنچ کرتا تھا، جسے براہ راست عوام منتخب کرتے تھے۔ یہ گاؤں اور ضلع انتظامیہ کے درمیان ایک کڑی کے طور پر کام کرتی تھی۔ پنچایت آبپاشی، صحت، تعلیم اور ترقیاتی پروگراموں کے لیے ضروری انتظامات کرنے کی بھی ذمہ دار تھی۔ یہ مذہبی فرائض کی دیکھ بھال کرتی تھی اور گاؤں کے لوگوں کی اخلاقی ترقی کی بھی ذمہ دار تھی۔ پنچایت مختلف تہواروں کو منانے کے لیے ضروری انتظامات کرتی تھی اور اپنے دائرہ اختیار میں امن وامان کی بحالی کی ذمہ دار ہوتی تھی۔ پنچایت کو کچھ عدالتی اختیارات بھی حاصل تھے اور معمولی تنازعات پر فیصلہ کرتی تھیں۔ مغلیہ دور حکومت میں مقامی اداروں کی افادیت میں کمی آئی کیونکہ وہ مقامی اداروں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیا۔ گاؤں کے تین اہم عہدیداروں میں مقدم گاؤں کا سربراہ ہوتا تھااور یہ گاؤں کی دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار تھا۔ پٹواری گاؤں میں محصول کا ریکارڈ رکھنے کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ چودھری پنچایتوں کی مدد سے تنازعات کو حل کرتا تھا۔ ہر گاؤں کی حفاظت کے لیے ایک چوکیدار ہوتا تھا۔ اس دور میں مقامی حکومت کے بارے میں ابوالفضل کے "آئین اے اکبری" میں تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔ آئین اے اکبری میں شہری زندگی اور اس کے عہدیدار کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ کوتوال کے عہدہ پر تقرر ہونے والے عہدیدار کو تجربہ کار، ہنر مند، سوچنے والا اور چالاک ہونا چاہیے۔ وہ اتنا بہتر ہونا چاہیے کہ تمام شہری امن اور حفاظت کا تجربہ کریں اور ملزم لوگ بدامنی کا۔ اسے چاہیے کہ قصبہ اور محلے میں ٹولی کی تشکیل کرے جس میں محلے

میں ایک دوسرے کے درمیان امن قائم کرنے کی ذمہ داری دی جائے۔ اپنے جاسوسوں کے ذریعے ہر طرح کی واردات کا احتیاط سے معائنہ کرے۔

مغل بادشاہ یا حکمرانوں نے مقامی حکومت پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔ گاؤں کی پنچایتوں کو عوام کی حفاظت، تعلیم، صفائی اور ستھرائی کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ ان پنچایتوں کو اپنے گاؤں میں انصاف کی فراہمی کے لیے بھی ذمہ دار ٹھہرایا جاتا تھا۔ عام طور پر دیہی انتظامیہ میں مرکز یا صوبائی انتظامیہ کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ایمر جنسی کے دور میں گاؤں کی پنچایتوں سے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے ذمہ داری پوری طرح انجام دیں۔

1.7 مقامی حکومت دورِ جدید *(Local Government During Modern Period)*

دانشوروں کا ایسا خیال ہے کہ مقامی حکومت ہندوستان میں قدیم زمانے سے لے کر آج تک کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے، لیکن ہندوستان میں مقامی حکومت کی ساخت اور طرز عمل برطانوی حکومت کی دین ہے۔ مقامی حکومت اکائیوں کو منتخب نوعیت دینا برطانیہ دور میں ہوا ہے۔ اس دور میں دیہی مقامی حکومت کی اکائیوں کے مقابلے میں اس دور میں شہری مقامی حکومت کو زیادہ ترجیح دی گئی۔ مقامی حکومت کا اس دور میں شروعات 1867ء میں مانا جاسکتا ہے۔ جب مدراس میں میونسپل کارپوریشن قائم کیا گیا۔ اس طرح برطانیہ دور فروغ ہوا۔ مقامی حکومت آج تقریباً 300 سال پرانا ہے۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت کی آمد کے بعد سے میونسپل حکومت کی ترقی کو جمہوری عمل کے تعارف اور اس میں تیزی لانے اور شہری مقامی حکومتوں کو اختیارات کی منتقلی کی بنیاد پر درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلا دور 1687 سے 1881 تک

- دوسرا دور 1882 سے 1919 تک
- تیسرا دور 1920 سے 1937 تک
- چوتھا دور 1937 سے 1947 تک
- پانچواں دور (1950)

1۔ پہلا دور (1687-1881)

برطانوی ہندوستان اس دور میں 1687 میں ہندوستان میں انگریزوں کے ذریعے میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ابتداء 1687ء میں مدراس میں ایک میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی تھی۔ اسے ٹیکس وصولی کے علاوہ دیوانی اور فوجداری معاملات ریکارڈ عدالت بھی بنایا گیا تھا، جسے خود مختار انتظامیہ کی شروعات مانا جاتا ہے۔ 1726ء میں ممبئی اور کولکتہ میں میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی۔ 1773ء میں ریگولیٹنگ ایکٹ کے تحت پریسیڈنسی شہروں میں جسٹس آف پیس کی تقرری کی گئی، جن کا کام اپنے شہروں کی صفائی نظام اور صحت نظام کا معائنہ کرنا تھا۔ 1793 میں چارٹر ایکٹ کے ذریعے ان پریسیڈنسی شہروں میں شہر انتظامیہ کو قائم کرنے کی ذمہ داری گورنر جنرل کے سپرد کی گئی۔ اس کے تحت مدارس،

ممبئی اور کولکتہ میں امن تعزیری افسران کو تقرر کرنے کا اختیار بھی دیا گیا۔ 1863ء میں کولکتہ میں بھی میونسپل کارپوریشن کو قائم کیا گیا۔ سال 1870ء مقامی حکومت کے فروغ کے نقطہ نظر سے بہت ہی اہم رہا۔ 1720 کے رائل چارٹر کے ذریعہ ہندوستان تینوں پریسیڈنسی مدراس، بمبئی اور کولکتہ میں میئر عدالت قائم کی گئی۔ یہ عدالتیں انتظامی اداروں سے زیادہ عدالتی تھیں۔ 1842ء میں سینٹری مقاصد کے لیے ٹاؤن کمیٹیاں قائم کرنے کے لیے بنگال ایکٹ منظور کیا گیا، جس کے ذریعے سے شہری کمیٹی تشکیل کی گئی۔ اس کا مقصد شہر کی صفائی نظام کی دیکھ ریکھ کرنا تھا۔ لیکن یہ کامیاب نہ ہو سکا، کیونکہ یہ رضاکارانہ اصول پر مبنی تھا اور اس کے تحت لاگو ٹیکس براہ راست نوعیت کا تھا۔ 1850 میں پورے ملک کے لیے ایک ایکٹ منظور کیا گیا، جس کا مقصد شہریوں کی درخواست کی بنیاد پر مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کرنا تھا جو صحت عامہ اور دیگر سہولت کے لیے بہتر انتظامات کیے جا سکیں، لیکن یہ کمیٹی بھی رضاکارانہ تھی جو مقامی لوگوں کی مطالبات پر تشکیل کی جانی تھی۔

1863ء میں ایک ایکٹ تشکیل کر کے میونسپل کارپوریشن قائم کیا گیا۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن میں 72 اراکین کا انتظام کیا گیا تھا، جس کے دو تہائی اراکین کلکتہ شہر کے باشندوں کے ذریعے تقرر کیے جاتے تھے اور باقی ایک تہائی رکن حکومت کے ذریعے تقرر کیے جاتے تھے۔ میونسپل کی ایگزیکٹیو صدر کے سپرد تھی، جسے حکومت کے ذریعے تقرر کیا جاتا تھا۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن میں بھی 1965 کے ایکٹ کے مطابق پورے ایگزیکٹیو کے اختیار ایک نامزد کمشنر کے ہاتھوں میں مرکوز کر دی گئی تھی۔ اس کمشنر کے علاوہ ایکٹ میں امن کے لیے جج کا انتظام کیا گیا تھا۔ 1872ء میں ممبئی کے لیے ایک نیا ایکٹ بنایا گیا جس کے تحت منتخب سربراہ کا انتظام کیا گیا۔ آدھے منتخب اراکین کا بندوبست کیا گیا اور کارپوریشن کو انتظامیہ سے متعلق پالیسی کی تشکیل کرنے، بجٹ پاس کرنے اور انتظامیہ پر کنٹرول رکھنے اور تنقید کرنے کا اختیار بھی دیا گیا۔

پریسیڈنسیز شہروں کے علاوہ دیگر شہروں میں شہری انتظامیہ کی شروعات پہرے داری کے انتظام سے ہوا۔ 1814ء میں تمام بڑے شہروں میں بورڈ کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں تمام مکان مالکوں کو رکن بنایا جاتا تھا۔ ان کمیٹیوں کو یہ ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ چوکی دار کے تنخواہ کے لیے یکجا رقم میں سے کچھ رقم کی بچت ہو جائے تو اسے شہر کے ترقی پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ بنگال پیچل ایکٹ 1842 کے ذریعے سے کئی شہروں میں شہری انتظامیہ کو قائم کیا گیا۔

اگلا قدم 1870ء میں مقامی حکومت کی ترقی میں ایک اہم پیشرفت ہوئی۔ اس سال لارڈ میؤ کی لامرکزی قرارداد کی اشاعت کے ذریعے اٹھایا گیا، جس میں 1870ء میں مرکز سے صوبوں کو لامرکزیت کا ایک پیمانہ فراہم کرتے ہوئے انتظامیہ میں ہندوستانیوں کی بڑھتی ہوئی وابستگی کے خیال پر زور دیا گیا اور میونسپل خود مختاری کی توسیع کا اشارہ دیا۔ اس قرارداد میں خود مختار حکومت کی ترقی کے واضح مقصد کے ساتھ عمل کیا گیا۔ اس قرارداد میں یہ ضرور دیا گیا کہ ہندوستانیوں کو انتظامی کاموں میں زیادہ سے زیادہ شرکت دینے کی نظر سے شہری مقامی حکومت کی اکائیوں کو قائم کیا جائے اور اس کی ترقی پر زور دیا جائے۔ اس دور میں میونسپل حکومت کی ترقی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ بنیادی طور پر ملک میں خود مختار اداروں کو فروغ دینے کے بجائے برطانوی مفادات کی خدمت کے لیے متعارف کرایا گیا تھا کہ مقامی حکومتوں کے اداروں پر انگریزوں کا غلبہ تھا۔ اور ہندوستانی آبادی کی اکثریت ان کے کام کاج میں حصہ لینے سے محروم رہی اور یہ کہ ہندوستان میں مقامی حکومت کے ادارے کے پیچھے غالب مقصد سامراجی مالیات کو ریلیف دیتا تھا۔

2۔دوسرا دور(1882-1919)

اس ایکٹ کے ذریعے مدراس، ممبئی اور کلکتہ میٹروپولیٹن شہروں میں شہری انتظامیہ قائم کیا گیا۔ ہندوستان میں میونسپل حکومت کی ترقی کا اگلا مرحلہ لارڈ رپن کی 18 مئی 1882 کی مشہور قرارداد تھی۔ اس تاریخی قرارداد کو مقامی حکومت کی ترقی میں ایک سنگل میل سمجھا جاتا ہے اور اسے اس کا میگنا کارٹا کہا جاتا ہے۔ یہ مقامی حکومت کی بنیاد بن گئی اور لارڈ رپن کو مقامی حکومت کا ہندوستان میں بانی سمجھا گیا۔ لارڈ رپن کے قرارداد کا مقصد سیاسی اور عوامی تعلیم کی پیشرفت اور تفصیلات کی اطلاع دی گئی اور یہ بھی بتایا گیا کہ اس قرارداد کے ذریعے سے دانشور لوگوں کو مقامی حکومت کے کام میں حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ لارڈ رپن کا یہ خیال تھا کہ تعلیم کا پھیلاؤ اور انتظامیہ میں حصہ لینے کے تحت تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ناگزیر ہے کہ انہیں انتظامیہ میں حصہ لینے کا بہتر مواقع حاصل ہو۔ اس مقصد کے لیے اس نے اپنے قرارداد میں وکالت کی ہے کہ

- صوبائی حکومتیں مقامی خود مختار حکومت کے اداروں کو ان کے فروغ کے لیے زیادہ سے زیادہ رقم دستیاب کرائیں۔
- صوبے میں مقامی خود مختار حکومت ترقی کی جائے جس سے عوام کو سیاسی بیداری حاصل ہو سکے۔ خود مختار حکومت کی ترقی کے لیے ضروری قدم اٹھایا جائے اور مطلوبہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے نئے قانون بنائے جائیں۔
- شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے اداروں میں منتخب اراکین کی اکثریت رکھی جائے۔
- ان اداروں کو مکمل مالیاتی خود مختاری دی جائے، جس میں نہ صرف انہیں اپنا بجٹ آزادانہ طور پر بنانے کا حق حاصل ہو بلکہ ٹیکس کے کچھ اختیار بھی دیئے جائیں۔
- صوبائی حکومتیں مقامی حکومتوں پر ایک آمر کی طرح کنٹرول نہ کریں لیکن یہ کنٹرول اصلاحی ہونا چاہیے۔
- مقامی حکومتوں کو ذمہ داری دیئے جانے سے ضلع انتظامیہ اور سرکاری محکموں کا کام کا بوجھ کم ہو جائے گا اور ساتھ ہی ہندوستانی تعلیم یافتہ دانشوروں کے طبقے کے لوگوں کو انتظامیہ میں حصہ لینے کا حصہ بھی ممکن ہو سکے گا۔
- جہاں تک ممکن ہو میونسپلٹی کا صدر غیر سرکاری لوگوں میں سے ہی منتخب کیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ کو اس کا صدر نہ بنایا جائے۔

لارڈ رپن کے اس قرارداد کو کچھ دانشوروں نے عہد سازی کی تجویز بتایا ہے۔ اسی قرارداد کی وجہ سے لارڈ رپن کو ہندوستان میں مقامی حکومت کا خالق تسلیم کیا جاتا ہے۔ چونکہ 1882 کے پہلے بھی ہندوستان میں مقامی خود مختار حکومت کے ادارے موجود تھے اور اپنے فرائض انجام دیتے تھے لیکن نہ تو انہیں بہت زیادہ خود مختاری تھی اور نہ اُنہیں مالی ذرائع مہیا کیے گئے تھے۔ لارڈ رپن کے اس قرارداد کو دفتر شاہی نے بہتر نہیں پایا۔ دفتر شاہی کے اس مخالفت کی وجہ سے یہ قرارداد اس نوعیت میں نافذ نہیں ہو سکا جس طرح لارڈ رپن اسے نافذ کرانا چاہتے تھے۔ لارڈ رپن کی سفارشات کو مختلف صوبائی حکومتوں نے قبول کیا اور اس میں تجویز کردہ اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صوبائی حکومتوں کی صوابدید پر انتخابی اصول متعارف کرانے کے لیے بلدیاتی ایکٹ منظور کیے گئے تاکہ سرکاری اراکین کی تعداد مقامی کے ایک تہائی تک محدود کیا جا سکے۔ لارڈ رپن کی طرف سے جو اصلاحات پیش کیے گئے تھے ان کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ انتخاب کا اصول کو نافذ تو کیا گیا لیکن ووٹ ڈالنے کا

حق کچھ ہی لوگوں کو دیا گیا۔ میونسپلٹی کا صدر سرکاری عہدیداروں میں سے ہی بنایا جاتا رہا۔ ان اداروں کو زیادہ مالیاتی آزادی نہیں فراہم کی گئی۔ اس طرح لارڈ رپن کے قرار داد امیں اعلان شدہ مقاصد کا حصول دفتر شاہی کے اندرونی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہو سکی۔ اس کے علاوہ لوگوں میں شہری شعور نہیں تھا اور ان کی مذہبی اور ذات پات کی بنیاد مضبوط تھی، جس کے نتیجے میں فرقہ وارانہ ووٹر کا ظہور ہوا۔ اصل میں فرقہ وارانہ نمائندگی کا مقصد مسلمانوں کی ان کی تعلیمی اور معاشی پسماندگی کی وجہ سے مقامی اداروں میں نمائندگی دینا تھا، لیکن بعد میں اسے مختلف مذہبی برادریوں کی نمائندگی کے ذریعے تسلیم کر لیا گیا۔

رپن قرار داد کے بعد اس ادوار میں مقامی حکومت کے ارتقاء میں دوسرا اہم واقعہ 1907ء میں لامرکزیت پر رائل کمیشن کی رپورٹ کے شائع ہونے کی ہوئی۔ رائل کمیشن کی تقرری 1907ء میں ہندوستان میں اختیار کے لامرکزیت کے فروغ کے مطالعہ کے لیے کی گئی تھی۔ 1907ء میں جب ہندوستانی عوام میں بڑھتی عدم اطمینانی نے حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں اور حکام کی مالی اور انتظامی تعلقات تحقیقات رائل کمیشن نے کیا۔ کمیشن نے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مقامی خود مختار حکومت کے ادارے کامیاب نہیں ہو رہے ہیں۔ کمیشن نے مقامی خود مختاری کے پورے موضوع کا جائزہ لیا اور اپنی ناکامی کی وجہ بتایا، جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ضرورت سے زیادہ سرکاری کنٹرول
- تنگ حق رائے دہی
- کم وسائل
- تعلیم و تربیت کی کمی
- قابل اور پُر عزم افراد کی کمی
- خدمات پر مقامی اداروں کا ناکافی کنٹرول

رائل کمیشن نے مقامی خود مختار حکومت کو مضبوط اور بااختیار بنانے کے لیے کچھ سفارشات کی تھیں:

- شہری علاقوں میں میونسپلٹی کو قائم کیا جانا چاہیے۔
- ہر گاؤں میں ایک پنچایت قائم کی جانی چاہیے۔
- میونسپلٹی کے زیادہ تر اراکین کا انتخاب ہونا چاہیے اور منتخب اراکین کو اپنا صدر منتخب کرنا چاہیے۔
- بلدیہ کو بجٹ بنانے اور ان کو ٹیکس لگانے کا اختیار ہونا چاہیے۔
- مقامی خود مختار حکومت کے تمام اداروں کو اپنے عہدیداروں پر کنٹرول کرنے کا اختیار ہونا چاہیے۔
- ابتدائی تعلیم کی ذمہ داری مقامی اداروں پر ہونا چاہیے۔
- اقلیتوں کے نمائندوں کا علیحدہ انتخاب نہ ہو کر ان کے تقرری کا بندوبست ہونا چاہیے۔

ہندوستانی حکومت نے 1909 کے رائل کمیشن کے رپورٹ پر کوئی فیصلہ نہیں لیا۔ 1915ء میں حکومت نے قرار داد منظور کیا جس کا ہندوستانی عوام نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ 1917ء میں برطانیہ کی پارلیمنٹ میں مونٹیگ نے یہ اعلان کیا کہ برطانیہ حکومت کا مقصد ہندوستان میں جوابدہ حکومت قائم کرنا ہے۔ اس قرارداد کے ذریعے سے بھی ہندوستان میں مقامی حکومت کے میدان میں کچھ نئی تجویز پیش کی گئی۔ 1917 کی تاریخی اعلان کی جس کے ذریعہ ہندوستانیوں کو انتظامیہ کی ہر برانچ میں شراکت داری کی بات کہی گئی ہے اور مقامی حکومت کے ذریعے سے ہندوستان میں جوابدہ حکومت قائم کرنے پر زور دیا گیا۔ 1918 کے موٹیگ۔ چیمسفورڈ رپورٹ میں مقامی حکومت مکمل نمائندہ اور جوابدہ بنائے جانے کی سفارش کی گئی۔ اسی بنیاد پر 16 مئی 1918 کے ہندوستانی حکومت کے قرارداد میں صوبوں کو یہ تجویز دی گئی کہ میونسپل بورڈ میں زیادہ سے زیادہ منتخب اراکین کی اکثریت ہونی چاہیے۔ حق رائے دہی کو نچلے سطح تک لے جایا جائے جس سے زیادہ سے زیادہ اس حل کو حاصل کر سکیں۔ سرکاری چیرمین کی جگہ غیر سرکاری چیرمین کو تعینات کیا جانا چاہیے، کیونکہ اس وقت تک شہر کے صرف 6 فیصد لوگوں کو حق رائے دہی حاصل تھی اور دو تہائی صدر سرکاری اہلکار تھے۔ اور میونسپل بورڈ کو یہ اختیار دیا گیا کہ قانونی دائرے میں رہتے ہوئے مقامی ٹیکس بھی لگا سکتے ہیں، تاہم وہ انفرادی بلدیاتی اداروں کے لیے مقرر کردہ بجٹ کے توازن سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتے۔ انہیں یہ بھی اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی آمدنی کا کوئی بھی حصہ اپنی پسند کے مضامین کو الاٹ کرنے کے لیے آزاد تھے۔ باہری کنٹرول کو بھی محدود کر دیا گیا۔ حکومت انہیں معاملات میں دخل اندازی کرے گی جب اسے ایسا محسوس ہوگا کہ بورڈ اپنے فرائض کو انجام دینے میں نااہل ہو گئی ہے۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ اقلیتوں کی نمائندگی الگ الگ انتخابی حلقوں کے بجائے نامزدگی کے ذریعے کی جائے۔

3۔ تیسرا دور (1920-1937)

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919 صوبے میں ڈائریکی کا نظام متعارف کرایا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919 نے نظام حکومت کو متعارف کرایا۔ مقامی حکومت کا محکمہ ایک منتقل شدہ موضوع ہونے کی وجہ سے صوبائی مقننہ کے ذمہ دار ایک مقبول وزیر کے تحت آیا۔ ایکٹ نے ٹیکسوں کا ایک شیڈول مرتب کیا جو صرف بلدیاتی اداروں کے ذریعے یا ان کے لیے لگایا جا سکتا تھا۔ اس ایکٹ نے نہ صرف ٹیکس کے موثر دائرہ کو وسعت دی بلکہ مقامی اداروں کو نسبتاً خود مختار بنایا۔ مرکزی حکومت نے اس موضوع سے متعلق صوبائی حکومتوں کو ہدایات دینے بند کر دیئے اور ہر صوبے کو اپنی اپنی ضروریات کے مطابق خود مختار اداروں کو فروغ کرنے کی اجازت حاصل ہو گئی۔ مختلف صوبوں میں میونسپل ایکٹ میں ترمیم کی گئی، جس نے میونسپل کونسلوں کے اختیارات اور آزادی میں مزید اضافہ کیا۔ اس ایکٹ نے بلدیاتی اداروں کے ٹیکس کے اختیارات میں اضافہ کیا، حق رائے دہی کو کم کیا، نامزد عنصر کو کم کیا اور فرقہ وارانہ رائے دہندگان کو بڑی تعداد میں میونسپلٹی تک بڑھا دیا۔ 1919 کے ایکٹ کے بعد پنچایتیں اپنے روایتی امتیازی اختیارات کھو کر قانونی ادارے بن گئیں۔ اس طرح 1919 کے ایکٹ نے مقامی حکومت کے شعبے میں نئی دلچسپی اور سرگرمی کے دور کا آغاز کیا۔ اس دور میں ہر صوبے میں مقامی حکومتوں سے متعلق ایکٹ میں ترمیم کا ایک سلسلہ دیکھنے کو ملا۔ اس تبدیلی نے مقامی خود مختاری حکومت کے میدان میں ایک نئی دلچسپی پیدا کیا تھا۔ اس ایکٹ کے لاگو ہونے سے مقامی خود مختار حکومت کا موضوع ہندوستانی حکومت کے کنٹرول سے آزاد ہو کر مکمل طور سے صوبائی حکومتوں کے زیر نگرانی میں ہو گیا۔ اس صورتحال کا

ایک نتیجہ یہ ہوا کہ مقامی خود مختار حکومت کے میدان میں جو یکسانیت پائی جاتی تھی وہ ختم ہو گئی۔ ہر صوبے اس نئے صورتحال میں پنچایتوں، ضلع بورڈوں یا بلدیہ کے لیے نئے ایکٹ بنانے کے لیے آزاد تھے۔ اس دور میں مختلف صوبوں کے ذریعے جو ایکٹ بنائے گئے ان میں بنیادی طور پر مندرجہ ذیل بندوبست کیا گیا تھا۔

- مقامی حکومتوں کی تشکیل عام طور سے بالکل انتخابات کی بنیاد پر کیا گیا۔ ان انتخابات کے لیے انتخاب کرنے والے کی توسیع بھی کی گئی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انتظامی اختیار عوام کے ذریعے منتخب اراکین کے ہاتھوں میں ہو گیا۔
- مقامی خود مختار حکومت کے اداروں کے صدر کے عہدہ پر غیر سرکاری رکن کو تقرر کرنے کا بندوبست کیا گیا۔
- مقامی اداروں کو بہت زیادہ انتظامی اختیار دینے کا ماحول تیار کیا گیا۔
- مقامی خود مختار کو دیہی اور شہری دونوں طرح کے اداروں کو بجٹ تیار کرنے میں پہلے سے زیادہ اختیار فراہم کیے گئے۔

لیکن اس صورتحال کے بعد ہی مختلف وجوہات سے مقامی خود مختار حکومت کے میدان میں کوئی بہت زیادہ ترقی نہیں ہو سکی۔ بلاشبہ ان اقدامات نے بلدیاتی ڈھانچے کو جمہوری رنگ دیا، لیکن انتظامی عمل اور کارکردگی بگڑ گئی۔ بعض بلدیاتی اداروں کو بدعنوانی اور نااہلی کے الزام میں برطرف کر دیا گیا۔ سیاسی مداخلت بھی ان اداروں کے ترقی میں رکاوٹ بنا۔ ڈائی آر کی حکومت کی وجہ سے ضلع کلکٹر اور اس کے عہدیداروں کا جو مدد ان اداروں کو پہلے ملتا تھا۔ یہ مدد بند ہو گئی۔ ضلع کلکٹر کے کنٹرول کم ہو جانے کی وجہ سے ان اداروں کی کارکردگی کا سطح ختم ہو گیا۔ مقامی حکومت کی اس نفاذ کا تشخیص 1930ء میں سائمن کمیشن نے کیا اور اس حقیقت کی طرف توجہ دیا کہ اتر پردیش، بنگال اور مدراس کے علاوہ اور گرام پنچایتوں کے حلقے میں کوئی ترقی نہیں دیکھنے کو ملی۔ مقامی خود مختار اداروں کی حالات 1919 کے بعد بہت زیادہ خراب ہو گئی، لہٰذا کمیشن نے مشورہ دیا کہ ان اداروں پر سرکار کا کنٹرول بڑھا دینا چاہیے۔

لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس دور میں شہری خود مختار حکومت کے اداروں کو جمہوری بنیاد پر منعقد کیا گیا، جس سے مقامی انتظامی کارکردگی میں کمی آئی۔ اس دور میں شہری اداروں کے طریقہ کار میں نہ مکمل طور سے ناکام اور نہ پوری طرح سے کامیاب مانا جا سکتا ہے۔ کچھ صوبوں میں ان اداروں کے ذریعے بہتر مظاہرہ کیا گیا تو صوبوں میں یہ تجربہ ناکام ہو گیا۔

4۔ چوتھا دور (1937-1947)

ہندوستان حکومت قانون 1935 کے ذریعے مقامی حکومت کو صوبائی موضوع کا اعلان کیا گیا۔ اس ایکٹ نے ہندوستان میں میونسپل حکومت کی ترقی کو مزید تقویت دی۔ اس ایکٹ نے ڈاآر کی نظام کو ختم کیا اور صوبوں میں مقبول حکومتیں متعارف کرائیں۔ مقامی حکومت کو صوبائی موضوع کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا۔ ہندوستان میں آزادی کی سمت میں ایک مضبوط پہل ہوئی، جس کا مقامی حکومتوں پر ایک مثبت اثر ہوا۔ مقامی ادارے اب صرف تجربہ کار ادارہ نہیں رہے بلکہ انہیں خود مختار حکومت کی اکائیاں بنانے کی سمت میں کوشش شروع ہوئی۔ سبھی صوبے میں ان اداروں کو زیادہ جمہوریتی کے لیے حق رائے دہی کی عمر کو کم کیا گیا۔ ان اداروں میں سرکاری نامزد اراکین کے تعداد کو بھی کم کیا گیا۔

مدھیہ پردیش، بمبئی اور اتر پردیش میں میونسپلٹیوں کے مسائل پر بات چیت کرنے اور ان میں اصلاح کے لیے تجویز دینے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی گئی۔ صوبائی حکومتیں ٹیکس کو کنٹرول کرتی تھیں، لیکن ایکٹ کے تحت بلدیاتی اداروں کے لیے کوئی ٹیکس مختص نہیں کیا گیا۔ ٹیکس صوبائی حکومتیں عائد کر سکتی تھیں۔ صوبائی مقامی ٹیکسوں کے درمیان جو علیحدگی تھی وہ ختم کر دی گئی۔ تقریباً تمام صوبوں میں مقامی اداروں کو بہت زیادہ کام کا بوجھ دے دیا گیا تھا۔ لیکن ان کے ٹیکس لگانے کے اختیار تقریباً وہی تھا لیکن کچھ کم کر دیا گیا۔ لامرکزیتی نظام کی سفارشوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کو برطانوی ہندوستان میں پنچایتوں کے ارتقاء کا ایک اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی دوران دوسری عالمی جنگ کی شرعات 1939 میں ہوگئی، جس کی وجہ سے صوبائی خود مختاری حاصل ہونے کے باوجود مقامی اداروں کا بااختیار بنانا ممکن نہ ہو سکا، کیونکہ سبھی کی توجہ مقامی خود مختاری سے ختم ہو کر صرف حفاظت تک ہی محدود ہو گیا، جس کی نگرانی مکمل طور سے ضلع انتظامیہ کی سطح سے ہونی تھی۔

1935 کے ایکٹ کو 1937 میں صوبائی حصہ میں نافذ کیے جانے سے صوبوں میں مقامی خود مختار اداروں کو بہت زیادہ حرکت ملی۔ مقبول حکومتیں خزانہ کی نگرانی کرتی تھیں اور اس لیے ان اداروں کو زیادہ رقم حاصل ہو جاتی تھی۔ صوبائی مقامی ٹیکس کے درمیان جو علیحدگی تھی وہ ختم ہو گئی۔ تقریباً سبھی صوبوں میں مقامی اداروں کو زیادہ ذمہ داری فراہم کر دی گئی لیکن ان ٹیکس کو نافذ کرنے کا اختیار پرانا رہا، لیکن پہلے سے کچھ کم کر دی گئی۔ لامرکزی کمیشن کی سفارشوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔ آزادی کے وقت نئے ٹیکس کو نافذ کرنے کے لیے صوبائی حکومت سے اجازت لینا ضروری تھا۔

اگرچہ 1939ء میں دوسری جنگ عظیم کے اعلان کے بعد کانگریس کے زیر انتظام صوبوں میں مقبول حکومت نے دفتر خالی کر دیا تھا۔ لیکن مقامی حکومت کے اداروں کے حوالے سے یہ حالات اگست 1947ء تک برقرار رہی۔ جب ملک نے آزادی حاصل کی۔ اگرچہ برطانوی حکومت کو گاؤں کی خود مختاری میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، لیکن وہ ہندوستان میں زمین حکمرانی جاری رکھنے اور مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنے پر مجبور ہوئے۔ ہندوستانی دیہی جمہوریہ انگریزوں کی آمد تک پروانہ چڑھی تھی۔ برطانوی حکمرانی کے انتہائی مرکزی نظام میں گاؤں کی خود مختاری ختم ہوتی دیکھائی دیتی ہے۔ 1939 سے 1945 تک مقامی حکومت کی ترقی میں رکاوٹ آگئی۔

5۔ پانچواں دور (1950)

1947ء میں ہندوستان کی آزادی کے ساتھ شہری انتظامیہ اور مقامی حکومت کا جدید دور شروع ہوا۔ ملک میں مرکزی، ریاستی اور مقامی سطح پر خود مختاری قائم ہوئی۔ 1950ء میں دستور نافذ ہو جانے کے بعد مقامی حکومت میں کافی اصلاح کیے گئے۔ ساتھ ہی مختلف طرح کی شہری مقامی اداروں کو قائم کی گئی۔ دستور نافذ ہونے کے بعد بالآخر پنچایتوں کو ریاستی پالیسی کی ہدایتی اصولوں کی دفعہ 40 میں پنچایتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ 1947 کی آزادی کے بعد مقامی خود مختاری حکومت کے جوش و خروش میں ایک نئے سبق کی شروعات ہوئی۔ برطانوی حکومت کی زیر نگرانی میں کام کرنے والے ادارے اب آزاد ملک کے ادارے بن گئے۔ 1948 کے ایک کانفرنس میں اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل

نہرو نے کہا تھا کہ ''مقامی خود مختار حکومت کسی بھی سچی جمہوری نظام کی بنیاد ہے اور ہونا چاہیے۔ ہم لوگوں کی یہ فطرت ہو گئی ہے کہ ہم جمہوریتی نظام کے اعلیٰ سطحوں کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں نچلے سطحوں پر نہیں جب تک جمہوریت کے نچلے سطحوں کی سنگ بنیاد پر تعلیم اور ترقی نہیں کیا جاتا جب تک وہ اعلیٰ سطحوں پر کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا''

1950ء میں دستور نافذ ہونے کے بعد مقامی خود مختار حکومت کو ریاستی فہرست کا موضوع کا اعلان کیا گیا۔ آزاد ہندوستان میں مقامی خود مختار حکومت جو ڈھانچہ اپنایا گیا ہے۔ اسے بنیادی طور سے برطانوی حکومت کی وراثت مانا جا سکتا ہے۔ برطانیہ حکومت کی طرح یہاں پر بھی مقامی حکومت کو شہری اور دیہی حکومت میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آزادی کے بعد ایک ترقیاتی پہل کے طور پر ہندوستان نے 2 اکٹوبر 1952 کو گاندھی جینتی کے موقع پر کمینوٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (*CDP*) کو لاگو کیا گیا۔ اس میں دیہی ترقی کی تمام سرگرمیاں شامل تھیں اور اُمید کی گئی کہ اس پروگرام میں عوام کی طرف سرگرم مدد حاصل ہو گی۔ حکومت کے ذریعے اسپانسر شدہ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام نے دیہی ترقی کے لیے جدید انتظامی اکائیوں کو قائم کرنے کی ضرورت پیدا کی۔ لہٰذا کمیونٹی ڈیولپمنٹ ڈویژن قائم کیا گیا اور بی ڈی او کو تقرر کیا گیا۔ لیکن یہ پروگرام بہت کامیاب نہیں رہا اور 1953ء میں نیشنل ایکسٹینشن سرویس کو بھی کمیونٹی ڈیولپمنٹ کی طرز پر متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن یہ پروگرام بھی ناکام رہا۔ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام مختلف وجوہات تھیں جیسے دفتر شاہی اور ضرورت سے زیادہ سیاست، لوگوں کی شرکت کا فقدان، تربیت یافتہ اور قابل عملہ کی کمی اور کمیونٹی ڈیولپمنٹ کو نافذ کرنے میں بلدیاتی اداروں کی عدم دلچسپی وغیرہ۔ 1957ء میں نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کی ناکامی کا جائزہ لینے کے لیے بلونت رائے مہتا کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کی ناکامی کی وجہ لوگوں کی شرکت کی کمی تھی۔

کمیٹی نے تین سطحی پنچایتی راج اداروں کی تجویز پیش کی، یعنی گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت بلاک کی سطح پر پنچایت سمیتی اور ضلع کی سطح پر ضلع پریشد۔ جمہوری لامرکزیت کی اس اسکیم کے نتیجے میں راجستھان میں 2 اکٹوبر 1959 متعارف کرائی گئی تھی۔ پنچایتی راج اداروں کو مزید طاقتور بنانے کی کوشش سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دور میں شروع ہوئی۔ ہندوستانی تاریخ میں پنچایتی راج اداروں کو 23 اپریل 1953 کو دستوری درجہ ملا اور 73ویں اور 74ویں دستور ترمیم وجود میں آئی اور گاؤں کی حکومت کو پنچایتی راج نظام سے بہت سے اختیار حاصل ہو گئے اور مقامی حکومت کو دستوری درجہ حاصل ہو گیا۔

1.8 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبہ! اس اکائی میں ہم نے

- مقامی حکومت کے معنی و مفہوم کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کی خصوصیات کو سمجھا۔
- ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ کا تفصیل سے مطالعہ کیا۔

1.9 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

- مقامی حکومت: گاؤں اور ضلع سطح کی طرز حکومت مقامی حکومت کہتے ہیں۔
- گرام سبھا: گاؤں کی حکمرانی کو گرام سبھا کہتے ہیں۔
- گریمکا: گپتا دور حکومت میں گاؤں کے سربراہ کو گریمکا کہتے ہیں۔
- مقدم: مغلوں کے دور حکومت میں گاؤں کے سربراہ کو مقدم کہتے ہیں۔
- گرامنی: موریہ سلطنت میں گاؤں کے سربراہ کو گرامنی کہتے ہیں۔
- پنچایت: کسی گاؤں میں لوگوں کے ذریعے منتخب اراکین کی اسمبلی۔

1.10 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

1.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟

(a) گاؤں اور ضلع سطح کی حکمرانی (b) شہریوں کی خود کی حکمرانی

(c) لوگوں کی اپنی حکمرانی (d) یہ تمام سبھی

2۔ کونسی حکومت عام لوگوں کے سب سے قریبی ہوتی ہے؟

(a) مرکزی (b) ریاستی

(c) مقامی (d) یہ تمام سبھی

3۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کو دستوری درجہ کب حاصل ہوا؟

(a) 1992 (b) 1993

(c) 1994 (d) 1995

4۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟

(a) *Lord Curzon* (b) *Lord Mayo*

(c) *Lord Ripon* (d) *Lord Wellesley*

5۔ مقامی حکومت کس حکومت کے ذریعے قائم کی جاسکتی ہے؟

(a) مرکزی (b) ریاستی

(c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

6۔ میئو قرارداد کب ہوا؟

(a) 1857 (b) 1860

(c) 1870 (d) 1947

7۔ ''ارتھ شاسترا'' کا مصنف کون ہے؟

(a) چرک (b) منو

(c) کوٹلیہ (d) چندر گپت موریہ

8۔ مغلیہ دور میں مقامی اکائی کا اعلیٰ افسر کون تھا؟

(a) صوبے دار (b) کوتوال

(c) فوجدار (d) ان میں کوئی نہیں

9۔ لارڈ رپن قرارداد کب وجود میں آئی؟

(a) 1871 (b) 1872

(c) 1882 (d) 1886

10۔ بلونت راؤ مہتا کمیٹی کب تشکیل دی گئی؟

(a) 1952 (b) 1957

(c) 1960 (d) 1960

1.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟
2. مقامی حکومت کی خصوصیات مختصراً بیان کیجیے۔

3. لارڈ رپن قرارداد پر مختصر نوٹ لکھیے۔
4. قدیم زمانے میں مقامی حکومت کیسی تھی؟ واضح کیجیے۔
5. مغلوں کے دور میں مقامی حکومت کی وجہ کو بیان کیجیے۔

1.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. برطانوی دور میں مقامی حکومت کے ارتقاء کی وضاحت کیجیے۔
2. آزادی کے بعد مقامی حکومت کے ارتقاء کی وضاحت کیجیے۔
3. قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء پر بحث کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	*(d)*	2۔	*(c)*	3۔	*(a)*	4۔	*(c)*	5۔	*(b)*
6۔	*(c)*	7۔	*(c)*	8۔	*()*	9۔	*(c)*	10۔	*(b)*

اکائی 2—ہندوستان میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر

(Organizational and Functional Perspective of Local Government of India)

اکائی کے اجزا:

2.0	تمہید
2.1	مقاصد
2.2	دیہی مقامی حکومت
2.3	گرام پنچایت کی ساخت
2.4	گرام پنچایت کے اہم فرائض
2.5	پنچایت سمیتی
2.6	پنچایت سمیتی کے فرائض اور ذمہ داریاں
2.7	ضلع پریشد
2.8	ضلع پریشد کے فرائض
2.9	شہری مقامی حکومت
2.10	میونسپل کارپوریشن
2.11	میونسپل کارپوریشن کی ساخت
2.12	میونسپل کارپوریشن کے فرائض
2.13	میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض
2.14	میونسپل کونسل یا نگرپا لیکا یا نگرپریشد
2.15	میونسپل کونسل کے اختیارات اور فرائض
2.16	مطلع شدہ علاقہ کمیٹی
2.17	ٹاؤن علاقہ کمیٹی
2.18	چھاؤنی بورڈ

2.19 چھاؤنی بورڈ کے فرائض اور اختیارات
2.20 ٹاؤن شپ یا بستی
2.21 ٹاؤن شپ کی خصوصیات
2.22 ٹاؤن شپ کے فرائض
2.23 محکمہ بندرگاہ
2.24 خصوصی اہداف ایجنسی
2.25 اکتسابی نتائج
2.26 کلیدی الفاظ
2.27 نمونہ امتحانی سوالات
2.27.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
2.27.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
2.27.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

2.0 تمہید *(Introduction)*

مقامی حکومت مقامی خود حکمرانی کے ادارے میں جو کسی علاقہ یا چھوٹی کمیونٹی جیسے دیہات، قصبوں یا شہروں کی انتظامیہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ مقامی حکومت کا مطلب وہ حکومت جو ہمارے گاؤں، قصبوں اور شہروں میں مقامی مسائل پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے خدمات اور سہولیات کا انتظام کرتی ہیں۔ یہ حکومتیں عام طور پر کسی گاؤں، قصبے، شہر اور ایک بڑے میٹروپولیٹن شہر کے مخصوص محدود علاقے میں کام کرتی ہیں۔ مقامی حکومتیں گاؤں اور قصبوں کے لوگوں کے درمیان حکومت کے ساتھ بنیادی رابطہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ مقامی سطح پر ترقی کے لیے کون کونسے کام ہونے چاہیے، اس کی معلومات سب سے زیادہ وہاں کے باشندوں کو ہوتی ہے۔ اپنے گاؤں یا شہر کے مسائل اور ضرورتوں کو وہاں کے مقامی لوگوں سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ لہٰذا، گاؤں یا شہر کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے مقامی لوگ منصوبہ بنا کر اور حکومت کی مدد سے اسے نافذ کریں۔ مقامی حکومت یہی کام کرتی ہے۔ ترقی کی منصوبہ بندی اور نفاذ میں مقامی لوگوں کی حصہ داری ضروری ہوتی ہے۔ مقامی حکومت جمہوری لامرکزیت کا مؤثر اقدامات ہے۔ شہری سہولیات جیسے عوام کو سڑکوں کی مرمت، گلیوں میں پانی کا جمنا، سڑکوں پر نالیوں کی تعمیر اور مرمت، نالیوں کی صفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، تعلیم، صحت اور چھوٹے آبائی ذخائر اور تفریحی پارکوں کی تعمیر وغیرہ کام کو انجام دینے کے لیے مقامی سطح پر وہاں کے لوگوں کی شراکت سے منصوبہ بنا کر نافذ کریں۔ مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ

گاؤں اور قصبوں میں کسی بھی ہنگامی صورتحال، پیدائش یا موت سے نمٹنے کے لیے حاضر ہوں اور کام کریں۔ مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو علاقے کی رہائشوں کے رہائش، پیدائش، موت اور آمدنی وغیرہ کے ثبوت کی سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہیں۔ مجموعی طور پر مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو لوگوں کی ایسی تمام مقامی ضروریات کے لیے ذمہ دار ہوتی ہیں۔ قانونی طور پر مقامی حکومت اس علاقے کی عوام کے مسائل پر بات کرنے اور ان کا حل کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ قانونی طور پر مقامی حکومت اس علاقے کی عوام کے مسائل پر بات کرنے اور ان کا حل کرنے کی پابند ہوتی ہیں اور حکومت کی اعلیٰ سطح جیسے ریاست بھی اس سلسلے کی نمائندگی کرتی ہے۔ چونکہ مقامی حکومتیں جمہوری عمل کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں، اس لیے مقامی حکومت کے زیر بحث تمام مسائل کو بحث و مباحثے کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا، مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو مقامی مسائل کے حل اور مقامی سطح کے مسائل کو حل کرنے کے مقاصد کے لیے بنائے گئے ہیں۔ مقامی حکومتیں عام طور پر مقامی آبادی سے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں جو مقامی عوام کی نمائندگی کرتی ہیں اور مقامی مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مختلف سطحوں پر مقامی حکومت کی نوعیت الگ الگ ہے۔ مقامی حکومتیں نچلی سطح پر عوام تک وسائل اور پروگراموں کو پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ ہندوستان میں بلدیاتی اداروں کو بڑے پیمانے پر دو زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- دیہی مقامی حکومت: دیہی علاقوں میں مقامی منصوبہ بندی، ترقی اور انتظامیہ کے لیے بنائے گئے مقامی اداروں کو دیہی مقامی ادارے کہا جاتا ہے۔
- شہری مقامی حکومت: شہری علاقوں میں مقامی منصوبہ بندی، ترقی اور انتظامیہ کے تشکیل دیے جاتے ہیں، انہیں شہری مقامی حکومت کہتے ہیں۔

تاہم، دستور کے 11ویں شیڈول اور 12ویں شیڈول میں شامل دفعات بالترتیب پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے لیے فراہم کرتی ہیں۔ بعض علاقوں کو ان حصوں کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیتی ہیں۔ ہندوستان کے دستور کا پانچواں شیڈول ان علاقوں میں مقررہ علاقوں اور درج فہرست قبائل کے انتظام اور کنٹرول سے متعلق ہے۔ اس طرح چھٹے شیڈول نے آسام، میگھالیہ، تریپورہ اور میزورم کی ریاستوں میں قبائلی علاقوں کے انتظام کے حوالے سے انتظامات کیے ہیں۔ تاہم ناگالینڈ، منی پور کے پہاڑی حصہ نہ تو دستور کے 11ویں اور 12ویں شیڈول میں شامل دفعات کے تحت آتے ہیں اور نہ ہی دستور کے چھٹے شیڈول میں شامل ہیں اور ان علاقوں کی مقامی حکومت کی خود مختاری ان کے ریاستی قوانین کے زیر انتظام ہے۔ میزورم مکمل طور سے شیڈول 11 اور شیڈول 12 کے تحت نہیں آتا ہے۔ تاہم کچھ علاقے چھٹے شیڈول کے تحت آتے ہیں اور ان علاقوں کی خود مختاری ریاست کے قانون سے قائم ہوتی ہے۔ آسام میں کچھ خود مختار ادارے مقامی حکومت کے لیے ریاستی قوانین کے تحت قائم کیے گئے ہیں۔ دستور کا 83واں ترمیم ایکٹ 2000 کے مطابق پنچایتوں میں سیٹوں نے ریزرویشن سے متعلق دفعہ 243D ارونا چل پردیش میں لاگو نہیں ہے۔ دارجلنگ کے پہاڑی ضلع کے کچھ حصے مغربی بنگال میں، دارجلنگ گورکھا ہل کونسل کے زیر احاطہ بھی دستور کا حصہ 11واں اور حصہ 12واں میں شامل نہیں ہے اور اس کی خود مختاری ریاستی قانون کے زیر انتظام ہے۔ جموں اور کشمیر میں لداخ

خود مختار ضلع کونسل اور کارگل خود مختار ضلع کونسل اور پنچایتوں کو ریاستی حکومت نے ختم کر دیا ہے اور جموں اور کشمیر کے لیے دفعہ 371 کی خصوصی دفعات کی وجہ سے حصہ 11واں میں شامل نہیں ہے۔

مقامی حکومت کے مختلف حصوں پر خود مختاری کی نوعیت الگ الگ ہے۔ دیہی اور شہری مقامی حکومت کی نوعیت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ لہٰذا، شہروں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے زیادہ رقم اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہر گاؤں کے مقابلے میں بہت زیادہ بڑے ہوتے ہیں اور ان کے مسائل بھی گاؤں سے الگ ہوتے ہیں۔ دستور کے 73ویں ترمیم کے مطابق گاؤں کسی ترقی کے لیے پنچایتی راج نظام اور 74ویں دستور ترمیم کے مطابق شہری علاقوں کے لیے شہری خود مختاری کو اور زیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا گیا۔

2.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلباء! اس اکائی میں آپ نے

- دیہی مقامی حکومت کا مطالعہ کریں گے۔
- گرام پنچایت کو جانیں گے۔
- پنچایت سمیتی کو سمجھیں گے۔
- ضلع پریشد پر بحث کریں گے۔
- شہری مقامی حکومت کا مطالعہ کریں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کو جانیں گے۔
- میونسپل کونسل کو سمجھیں گے۔
- مطلع شدہ علاقے پر بحث کریں گے۔
- چھاؤنی بورڈ کو جانیں گے۔
- ٹاؤن شپ یا بستی کو سمجھیں گے۔
- محکمہ بندرگاہ کا مطالعہ کریں گے۔
- خصوصی اہداف ایجنسی پر بحث کریں گے۔

2.2 دیہی مقامی حکومت *(Rural Local Government)*

مقامی حکومتیں لامرکزیت اور شراکتی جمہوریت کے آلات ہیں۔ یہ گاؤں اور ضلع کی سطح پر حکومت ہے۔ یہ حکومت وہ شکل ہے جو عام لوگوں کے قریب ہوتی ہے۔ مقامی خود حکومت جمہوری طریقے سے معاشرے کے بنیادی سطح پر حکومت کرتی ہے۔ مقامی خود حکومت جمہوری طرز

حکمرانی کی ایک شکل ہے جہاں معاشرے کی نچلی سطح تک کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور اسے شامل کیا جاتا ہے۔ ہندوستان مقامی حکومت قدیم زمانے سے موجود ہے۔ آہستہ آہستہ ایک مدت کے بعد ان گاؤں کے اداروں کو پنچایتوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ پنچایت یا پنچایتی راج ہندوستان کے قدیم ترین مقامی خود حکومتی نظاموں میں سے ایک ہے۔ لفظ پنچایت کا مطلب ہے اسمبلی (آپت) یا پنچ (پانچ) جو حکومت کرتے ہیں۔ منتخب مقامی خود حکومتی ادارے 1882 کے بعد وجود میں آئے جب مقامی خود حکومت کے خالق لارڈ رپن نے ان اداروں کو تشکیل کرنے میں پہل کی۔ اس وقت یہ مقامی بورڈ کے طور پر جانا جاتا تھا۔ 1919ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے بعد کئی صوبوں میں گاؤں کی پنچایتیں مضبوطی سے قائم کی گئیں، جہاں رپن کو مقامی حکومت کے بانی کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ گاندھی جی بھی نچلی سطح پر سیاسی اور اقتصادی طاقت کو لامرکزیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ گاندھی جی نے گاؤں کی پنچایتوں کو مضبوط بنانے کی حمایت کی اور تمام ترقیاتی اقدامات میں مقامی خود حکومتوں کی شمولیت کو یقینی بنایا۔

ہندوستان کی دیہی مقامی حکومت کا ادارہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی تہذیب۔ آزادی کے بعد ہندوستان کے دستور نے دفعہ 50 (مملکت ہدایتی پالیسی کے اصول) کے تحت ریاستوں کے ساتھ ایک مضمون کے طور پر مقامی اداروں اور پنچایتی راج کے قیام کا انتظام کیا ہے، لیکن اس کے ڈھانچے، افعال اور دیگر تفصیلات کی مزید وضاحت نہیں کی ہے۔ ساٹھ کی دہائی میں پنچایتی راج کا آغاز دیہی ترقی میں لوگوں کو فروغ دینے کے لیے ادارہ سازی کے عمل کی طرف ایک بڑا قدم تھا۔ دیہی علاقے میں تمام طبقوں کے لوگوں کی جمہوریت میں زیادہ سے زیادہ شراکت درج کروانے اور مقامی ترقی کے لیے ہمارے ملک میں پنچایتی راج نظام کو اپنایا گیا۔ گاؤں کی سطح پر موجود مقامی حکومت کو پنچایتی راج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پنچایتی راج نظام کا اعلان ہندوستان میں سب سے زیادہ اہم سیاسی تبدیلی میں سے ایک ہے۔ اسے انقلابی قدم کہا جاسکتا ہے۔ پنچایتی راج نظام مقامی حکومت کا ایک ایسا نظام ہے جس میں لوگ ترقی کی ذمہ داری خود لیتے ہیں۔ یہ لوگوں کی پہل اور ساجھیداری کے ذریعے دیہی ترقی کا ادارہ جاتی نظام ہے۔ ان اداروں کو جمہوریت کا تربیتی میدان اور سیاسی تعلیم کا ادارہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ دیہی ترقیاتی پروگرام اور منصوبہ اس سطح پر نافذ کیے جاتے ہیں تاکہ ترقی کے فائدے براہ راست طور سے معاشرے کو حاصل ہو سکے۔

پنچایتی راج کا قیام منصوبہ کمیشن کے ذریعے مقررہ کی گئی بلونت راؤ مہتا کمیٹی کی سفارش کے مطابق کی گئی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ 1957 میں پیش کی جس میں دیہی علاقے کو جمہوری لامرکزیت کے اصول کو تشکیل کر کے گاؤں، بلاکس اور ضلع کی سطح پر تین سطحی جمہوری اداروں کی تشکیل کی سفارش کی گئی۔ کمیٹی کی سفارش کو قومی ترقی کمیٹی نے 1958ء میں منظوری دی اور اس کے مطابق ریاستی حکومتوں کو اپنی مقامی حالات کو خیال میں رکھتے ہوئے پنچایتی راج اداروں کی تشلیل کرنے کا حکم دیا۔ راجستھان پہلی ریاست تھا جہاں 2 اکتوبر 1959ء کو پنچایتی راج نافذ کیا گیا۔ اس کے بعد آندھرا پردیش، آسام، مدراس، مہاراشٹر، میسور، اڑیسہ، پنجاب، اترپردیش، بہار، گجرات اور مدھیہ پردیش وغیرہ تمام ریاستوں نے اپنالیا۔ اس کے بعد پنچایتی راج نظام بااثر بنانے کے لیے کئی کوشش کی گئی، لیکن کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ آخر میں 1992ء میں ہندوستان میں ہندوستانی دستور کی 73ویں ترمیم نے موجودہ مرحلے کا آغاز کیا جہاں پنچایتوں کو مقامی اداروں کے طور پر بیان کیا گیا۔ دیہی مقامی حکومت کی سطح پر بھارت میں پنچایتی راج نظام کام کر رہا ہے۔ ہندوستان کا پنچایتی راج نظام تین سطحی نظام ہے جس میں گاؤں،

تعلقہ اور ضلع کی سطح پر منتخب ادارے ہوتے ہیں۔ یہ نظام لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت اور دیہی ترقیاتی پروگراموں کے موثر نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔ اس وقت تقریباً 250,000 گرام پنچایتوں، 6,500 پنچایت سمیتی اور 500 ضلع پریشد ہیں۔ بلونت رائے مہتا کمیٹی نے ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کو درج ذیل پر مشتمل بتایا ہے۔

- گرام سبھا اور پنچایت: اس میں سب سے پہلے سطح پر گاؤں کی گرام پنچایت کا تشکیل بتایا ہے۔
- پنچایت سمیتی: دوسری سطح پر یعنی بلاک کی سطح پر پنچایت سمیتی۔
- ضلع پریشد: تیسرے سطح پر یعنی ضلع میں ضلع پریشد کی تشکیل بتایا ہے۔

آج مقامی حکومت یعنی پنچایتی راج نظام ہندوستان کے حکمرانی کے ڈھانچے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ نظام اہم تبدیلیوں سے گزرا ہے، لیکن یہ طاقت کی لامرکزیت اور مقامی ترقی کو فعال کرنے کے لیے ایک ضروری ادارہ ہے۔ پنچایتیں سرکاری اسکیموں کو نافذ کرنے سے لے کر مقامی وسائل کے انتظام اور کمیونٹی کے تنازعات کو حل کرنے تک وسیع پیمانے پر سرگرمیوں میں شامل ہے۔ پنچایتی راج کا نظام سماجی انصاف اور شمولیت کو فروغ دینے کا ایک لازمی ذریعہ ہے، کیونکہ پسماندہ گروہوں جیسے کہ خواتین، دلت اور قبائلیوں کو مقامی حکومت میں آواز اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ خواتین کی شرکت میں خاص طور سے 73ویں ترمیم کے بعد نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے۔ خواتین کے لیے ایک تہائی نشستوں کے ریزرویشن کے نتیجے میں نچلی سطح پر زیادہ صنفی شمولیت والے سیاسی منظر نامے کا باعث بنے۔

2.3 گرام پنچایت کی ساخت *(Composition of Gram Panchayat)*

دیہی مقامی حکومت کے ماتحت گرام پنچایتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مقامی حکومت کا ادارہ ہے جو اپنے آپ میں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ بھی۔ گرام پنچایت کو مقامی حکومت کی کابینہ کہا جاتا ہے۔ گرام پنچایت میں ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں ہو سکتے ہیں۔ پنچایت ہندوستان میں مقامی حکومت کا قدیم ادارہ ہے جو ملک میں بہت سی سماجی اور سیاسی انقلاب اور تبدیلی کے ہوتے ہوئے بھی مستحکم رہی ہے۔ پنچایت کو مختلف ریاستوں میں مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ ایک گرام پنچایت تقریباً 70,000 کی آبادی پر مشتمل ہوتی ہے۔ پنچایت سے مراد دیہی علاقوں کے لیے دستور ہند کے دفعہ 243B کے تحت تشکیل دی گئی خود مختار حکومت کا ادارہ ہے۔ پنچایت دیہی مقامی حکومت کا بنیادی درجہ ہے۔ اس کی ساخت ایک ریاست سے دوسرے ریاست میں مختلف ہوتی ہے۔ یہ ایسے دیہاتوں میں قائم کیا جاتا ہے جن کی کم از کم آبادی 300 ہو۔ کبھی کبھی جب انفرادی دیہات کی آبادی 300 سے کم ہوتی ہے تو دو یا دو سے زیادہ گاؤں کو گروپ۔ گرام پنچایت بنانے کے لیے لیا جاتا ہے۔ اس کے اراکین کی تعداد 5-31 تک ہوتی ہے۔ اترپردیش اور اڑسہ کا تعلق اعلیٰ رکنیت والے گروہ سے ہے۔ اترپردیش میں پنچایت کے اراکین کی تعداد 16 سے 31 تک ہوتی ہے۔ ریاستی قوانین کے مطابق درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلیوں کا تحفظ ان کی آبادی کے مناسب ہوگا۔ محفوظ اور غیر محفوظ زمرہ میں 50 فیصد نشستیں خواتین کے لیے محفوظ ہوں گی۔ اس کے علاوہ کچھ ریاستوں کے پسماندہ طبقے کے لوگوں

کے لیے تحفظ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ پنچایت میں حلقے مجلس ایک بہت ہی اہم اکائی ہے جس کا مطلب حلقہ پنچایت کے تمام ووٹر ہیں۔ گرام پنچایت یا حلقہ پنچایت کی تشکیل 7 سے 11 اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ پنچایتوں کے اراکین کی اہلیت مندرجہ ذیل ہیں:

وہ ہندوستان کا شہری ہو اور اسے اسمبلی کا رکن منتخب کیے جانے کی بھی اہلیت حاصل ہو۔

- وہ اس گاؤں کا باشندہ ہو۔
- اس کی عمر 21 سال سے کم نہ ہو۔
- وہ مقامی حکومت یا مرکزی حکومت کا ملازم نہ ہو۔
- اسے کسی عدالت کے ذریعے دیوالیہ نہ قرار دیا گیا ہو۔
- وہ کسی بھی جرم میں سزا نہ پا چکا ہو۔
- ایک غیر موزوں دماغ نہیں ہونا چاہیے۔

گرام پنچایت کا سربراہ سرپنچ ہوتا ہے اور گرام پنچایت حلقے کے سبھی وارڈ پنچ گرام پنچایت کے رکن ہوتے ہیں۔ سرپنچ کا انتخاب براہ راست بالغ رائے دہی سے ہوتا ہے اور نائب سرپنچ اور حلقہ پنچایت چیرمین کا انتخاب حلقہ پنچایتوں کے منتخب پنچوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ہر پنچایت کو کئی وارڈوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر وارڈ کا سربراہ یعنی پنچ ہوتا ہے۔ سرپنچ کا انتخاب گرام سبھا یا گاؤں کی کونسل کے اراکین کرتے ہیں۔ گرام پنچایت سرپنچ یا مکھیا یا پردھان 5 سال کی میعاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کے ذریعے ایک سکریٹری کا تقرر کیا جاتا ہے۔ پنچایت کا یہ سکریٹری اجلاس طلب کرتا ہے جہاں گرام سبھا اور سرپنچ کی موجودگی میں ترقیاتی پروگراموں کی پیشرفت پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے اور اس کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ سرپنچ یا وارڈ کے اراکین کی وفات، استعفیٰ نااہلیت اور دیگر وجوہات سے پنچ یا مکھیا کا عہدہ ختم ہونے پر ریاستی انتخابی کمیشن کے ذریعہ ان عہدوں کو پُر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سرپنچ یا نائب سرپنچ کا عہدہ ختم ہونے پر سکریٹری 15 دن کے وقفے سے وارڈ اراکین کی میٹنگ منعقد کر کے سرپنچ کا انتخاب کراتا ہے، جس کے لیے وارڈ اراکین کو 7 دن پہلے اطلاع دی جائے گی۔

گرام پنچایت کا اجلاس ایک ماہ میں کم سے کم دو مرتبہ گرام پنچایت کے دفتر میں منعقد کیا جانا ضروری ہے۔ اس کے لیے سرپنچ جب بھی مناسب سمجھے تب اطلاع دے کر گرام پنچایت کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گرام پنچایت کے ایک تہائی اراکین کی تحریری درخواست پر 15 دن کے اندر مخصوص اجلاس منعد کیے جا سکتے ہیں۔ گرام پنچایت کے اجلاس میں گاؤں کی ترقی کا منصوبہ تشکیل کرنے، ان کو نافذ کرنے اور دیگر ضروری مدوؤں پر بحث اور فیصلہ لیے جاتے ہیں۔

گرام پنچایت کے اجلاسوں اور کورم سے متعلق یکسانیت نہیں ہے۔ یہ مختلف مختلف ریاستوں میں مختلف، مختلف میں کسی ریاست میں ایک مرتبہ تو کسی میں دو مرتبہ اور کچھ ریاستوں میں دو مہینے میں صرف ایک مرتبہ پنچایت کا اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ گرام پنچایت کے اجلاس

کے لیے اراکین کی کل تعداد میں سے کم سے کم 50 فیصد کا موجود ہونا لازمی ہے۔ کورم مکمل نہ ہونے پر گرام پنچایت میں لیے گئے فیصلوں کی کوئی قانونی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔

گرام سبھا(*Gram Sabha*)

گرام سبھا ایک قانون ساز ادارہ ہے جو گاؤں کی سطح پر کام کرتا ہے۔ یہ ان تمام لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے نام گاؤں کی سطح پر پنچایت کے انتخابی فہرست میں شامل ہوتے ہیں۔ گرام سبھا کی تعریف ہندوستانی دستور کی دفعہ 243(*B*) میں کی گئی ہے۔ گرام سبھا پنچایتی راج نظام کا بنیادی ادارہ ہے اور سب سے بڑا ادارہ بھی ہے۔ یہ ایک مستقل ادارہ ہے۔ گرام سبھا گاؤں کے ووٹرز پر مشتمل ہوتی ہے۔ گرام سبھا کے ذریعے لیے گئے فیصلوں کو کوئی ادارہ منسوخ نہیں کر سکتا۔ گرام سبھا کے فیصلوں کو منسوخ کرنے کا حق صرف گرام سبھا کے پاس ہے۔ گرام سبھا کے ارکان منتخب نہیں ہوتے ہیں۔ گرام سبھا گرام پنچایت کے سالانہ بجٹ اور آڈٹ رپورٹوں کو مد نظر رکھتی ہے۔

18 سال سے کم عمر کے لوگ گرام سبھا کے رکن نہیں بن سکتے۔ جو لوگوں کی عمر 18 سال ہے اور گاؤں میں رہتے ہیں لیکن گرام پنچایت کے ووٹر لسٹ میں رجسٹرڈ نہیں ہیں وہ بھی گرام سبھا کے رکن نہیں بن سکتے۔ ریاستی پنچایتی راج ایکٹ کے مطابق گرام سبھا کی اجلاس سال میں کم از کم دو بار ہونی چاہیے۔ لوگوں کی سہولت کے لیے زیادہ تر ریاستوں میں چار قومی بین الاقوامی دنوں کو ان ملاقاتوں کے لیے حوالہ تاریخ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اگر پنچایت کو اپنی سہولت کے مطابق دیگر تاریخوں پر گرام سبھا کے اجلاس منعقد کرنے کا حق ہے۔ گرام سبھا کا کام گرام پنچایت کے کاموں کا مشاہدہ کرنا ہے۔ گرام سبھا پنچایت کو من مانی کام کرنے سے روکتی ہے۔ گرام سبھا کے اجلاس کے دوران تمام اراکین کو گرام پنچایت کے غلط کاموں اور پیسے کے غلط استعمال کے بارے میں سوال اُٹھانے کا حق ہے۔ گرام سبھا کے ذریعے کسی بھی منصوبہ کو صحیح طریقے سے نافذ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح گرام سبھا منتخب نمائندوں پر نظر رکھتی ہے۔ یہ لوگوں کو جوابدہ بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ گرام سبھا کے اراکین کو گرام سبھا میں شامل ہونے، تجویز پیش کرنے، کسی تجویز پر سمجھاؤ دینے، اس کی حمایت اور مخالفت کرنے کا حق ہے۔ گرام سبھا کا اجلاس سال میں 4 مرتبہ ہوتا ہے۔ گرام کی ایک سالانہ اجلاس ہوتا ہے جس میں پنچایت کا سالانہ حساب کتاب، پچھلے مالیاتی سال کی انتظامی رپورٹ، آڈٹ رپورٹ، گرام پنچایت کا سالانہ بجٹ اور اگلے سال کے کام کا منصوبہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ضلع پریشد نے گرام سبھا میں تجویز کے لیے کوئی مدعا بھیجا ہو تو اس پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ اجلاس کا مدعا سرپنچ طے کرتا ہے۔ گرام سبھا کا کوئی بھی ووٹر کسی بھی موضوع پر بحث کرنے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ اجلاس کے دوران سرپنچ یا صدر کی اجازت سے کوئی بھی موضوع زیر بحث ہو سکتا ہے۔ گرام پنچایت کا سکریٹری گرام سبھا کے اجلاس کی مکمل کارروائی رجسٹر میں لکھتا ہے۔ پوری کارروائی تمام اراکین کو پڑھ کر سناتا ہے۔ اس کے بعد موجود تمام اراکین کے دستخط لیتا ہے۔ گرام سبھا کے فیصلے اور تجویز کی رپورٹ گرام پنچایت سپرد کرتا ہے۔ گرام پنچایت تمام اجلاسوں کے تجاویز کی بنیاد پر منصوبہ تیار کر کے ضلع پریشد کو بھیجتا ہے۔

گاؤں کے ہر طرح کے ترقی کی ذمہ داری گرام سبھا کی ہوتی ہے۔اس لیے اس کو گاؤں کے معاشی و سماجی ترقی کے لیے منصوبہ بنانے،اس کی منظوری کرنے، ترقی کے لیے منظور کیے گئے کام صحیح طریقے سے ہو سکیں اس نگرانی رکھنے کا حق ہے۔ گرام سبھا گاؤں کی ترقی کے لیے اس کی ضرورتوں اور آمدنی کے اخراجات گرام پنچایت کو بھیجتی ہے۔اس کی بنیاد پر گرام پنچایت اُسے آگامی بجٹ میں شامل کرتی ہے۔ گرام سبھا کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے کہ سرکاری منصوبوں کا فائدہ خاص کر غریبوں کو صحیح سے حاصل ہو رہا ہے کہ نہیں۔ گرام سبھا گاؤں کے جنگل' زمین' پانی کے وسائل اور جائیداد کی دیکھ بھال اور اس کا ناجائز استعمال کو روکنے کا کام کرتی ہے۔گاؤں میں سرکاری اور غیر سرکاری کاموں پر نظر رکھتی ہے۔اس کے علاوہ ضلع پنچایت یا ضلع پریشد اور حکومت کے ذریعے سپرد کیے گئے کام، گاؤں میں صفائی کرنا، سڑکوں اور گلیوں میں روشنی کا انتظام کرنا، پیدائش' وفات اور شادی کا ریکارڈ رکھنا بھی گرام سبھا کا کام ہے۔ گرام سبھا کی ذمہ داری ہے کہ وہ جہیز' چھوچھات' بچہ شادی' مادہ جنین قتل جیسے خرابیوں کو روکے اور گاؤں میں عوامی بیداری پیدا کرے۔ گاؤں میں نوجوان فلاح و بہبود' خاندانی بہبود' کھیل کود' ثقافتی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا بھی گرام سبھا کی ذمہ داری ہے۔

گرام سبھا اپنے علاقے میں کام کرنے والے سرکاری ملازموں کے فرائض کی نگرانی کرتی ہے۔ان تعطیل وغیرہ کو منظور کرنا وغیرہ بھی حق ہے۔اگر کوئی ملازم کام میں لاپرواہی یا سستی کرتا ہے تو اسے سزا دینے کے لیے گرام سبھا سفارش کر سکتی ہے۔

گرام سبھا گاؤں کے سارے کام کو دو کمیٹیوں کے ذریعے سے کرتی ہے:

- گاؤں کی تعمیراتی کمیٹی
- گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی

گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی گاؤں کی ترقی کے سبھی کاموں کے لیے منصوبہ اور بجٹ بناتی ہے۔گاؤں کی تعمیراتی کمیٹی گرام سبھا کے ذریعے طئے کیے گئے سبھی تعمیراتی کام کراتی ہے اور کام کی پیش رفت گرام سبھا کو بتاتی ہے۔ سبھی تعمیراتی کاموں کا معائنہ کلکٹر یا ضلع پنچایت کی ایجنسی سے کرائے جاتے ہیں۔ یہ کمیٹی گرام سبھا علاقے کے اندر 5 لاکھ روپیے تک کا تعمیراتی کام کراتی ہے۔ یہ کمیٹیاں مستقل ہوتی ہیں۔اس کی تشکیل کے لیے گرام پنچایت کے سرپنچ گاؤں سبھا کا پہلا اجلاس منعقد کریں گے۔ گرام سبھا کے رکن اپنے درمیان میں سے سب کے مشورے یا اکثریت سے کمیٹیوں ایک۔ایک صدر منتخب کریں گے۔ صدر کی میعاد ڈھائی سال ہوگا۔ گرام پنچایت کا سرپنچ کسی بھی کمیٹی میں صدر نہیں ہوگا۔ہر کمیٹی میں صدر کو لے کر کل چھ رکن ہوں گے۔

ترقی سے جڑے تمام کاموں کو خاکہ سازی' گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کرتی ہے جیسے کونسا کام کیا جانا ہے اور کام پر کتنا خرچ آئے گا اور پیسے کا انتظام کہاں سے ہوگا، یعنی مالیات کا انتظام بھی ترقیاتی کمیٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ترقیاتی کاموں میں لوگوں کی ترقی اور گاؤں کی ترقی سے جڑے سبھی مدعا شامل ہیں جیسے عوامی تعمیر' ماحولیات سے جڑے کام' زمین اصلاحات' جانوروں کی دیکھ بھال' کوآپریٹیو' منصوبہ بندی' اسکول تعلیم' تجاوزات وغیرہ۔

2.4 گرام پنچایت کے اہم فرائض *(Important Functions of Gram Panchayat)*

گرام پنچایت کے اہم فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- صاف اور پاک پینے کا پانی، صفائی اور عوامی علاقوں میں روشنی وغیرہ کا انتظام کرنا۔
- مہاتما گاندھی نریگا وغیرہ روزگار منصوبوں کی کارروائی۔
- صحت خدمات مہیا کرانا۔
- گلیوں، نالیوں اور راستوں کی صفائی۔
- بحران میں مدد فراہم کرنا۔
- پرائمری اسکولوں کا معائنہ۔
- مویشیوں کی افزائش کے مراکز کا قیام کرنا۔
- سڑک کنارے درخت لگانا۔
- عوامی کنویں کی تعمیر۔
- سماجی صحت اور بنیادی اور بالغ تعلیم۔
- بجلی کا انتظام کرنا۔
- غربت کے خاتمے کے پروگراموں پر عمل درآمد اور نگرانی۔
- ماہی گیری، مویشی، ڈیری فارمنگ اور پولٹری کو فروغ دینا۔
- پل اور تالاب کی تعمیر کرنا۔
- گاؤں میں صفائی ستھرائی کا انتظام کرنا۔
- زراعت کے لیے کسانوں کو سہولیات، بیج، کھاد وغیرہ فراہم کرنا۔
- گاؤں میں لائبریری قائم کرنا۔
- بازاروں کی تعمیر اور ضوابط کرنا۔
- گاؤں میں دھرم شالہ اور مسافر خانوں کی تعمیر کرنا۔
- بے گھر افراد کی آبادکاری کرنا۔
- پنچایت کے فنڈز کی نگرانی اور انتظام کرنا۔
- گاؤں میں فلاحی منصوبوں کو نافذ کرنا وغیرہ۔
- سڑک، نالیوں اسکول عمارت وغیرہ کا تعمیر کروانا۔

- عوامی عمارتوں کی تعمیر۔
- پیدائش اور موت رجسٹریشن کرانا۔
- گاؤں میں روشنی کا انتظام۔
- گاؤں کی سڑکوں، پلوں اور جانوروں سے متعلق ریکارڈ
- پسماندہ طبقہ کی فلاح و بہبود۔
- زراعت کا فروغ کرنا۔
- بچوں اور زچگی کی فلاح و بہبود کا اہتمام کرنا۔
- عوامی بیت الخلاء کا انتظام۔
- پینے کے پانی کا انتظام کرنا۔
- قدرتی آفات میں مدد کرنا۔
- سرکاری زمینوں پر تجاوزات کا خاتمہ وغیرہ۔
- گاؤں کی سڑکوں کی تعمیر کرنا۔
- گاؤں میں ہسپتال کو قائم کرنا۔
- گاؤں کی جائیداد اور ان کی خرید و فروخت کا ریکارڈ رکھنا۔
- سماجی اور تعلیمی سطح پر پسماندہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے مواقع فراہم کرنا۔
- عام راستہ پر روشنی کا انتظام کرنا۔
- گاؤں میں چھوٹی صنعتوں اور کھادی صنعتوں کو قائم کرنا۔
- عوامی نقل و حمل کا انتظام کرنا۔
- ٹیکس، فیس کا نفاذ وصولی اور تشخیص۔
- گاؤں کی سماجی اور معاشی ترقی کو فروغ دینا۔

2.5 پنچایت سمیتی *(Panchayat Samiti)*

پنچایت سمیتی کو بلاک سمیتی یا جنپد سمیتی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ پنچایتی راج نظام میں پنچایت سمیتی درمیانی سطح ہے۔ یہ گرام پنچایت اور ضلع پریشد کے درمیان میں مقامی ادارے کو بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی کہتے ہیں۔ یہ گرام پنچایت اور ضلع پریشد کے درمیان ایک کڑی کے طور پر اپنے کام انجام دیتی ہے۔ اس کا نام میں یکسانیت نہیں ہے۔ آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر، اڑیسہ، راجستھان، مغربی بنگال، تریپورا، پنجاب، ہریانہ اور ہماچل پردیش میں اسے پنچایت سمیتی کہتے ہیں جبکہ گجرات اور کرناٹک میں اسے تالق پنچایت کہتے ہیں۔ مدھیہ پردیش بلاک پنچایت،

آسام میں آنچلک پنچایت، تمل ناڈو میں پنچایت یونین کونسل، اُتر پردیش علاقائی پنچایت اور اروناچل پردیش میں اسے آنچل سمیتی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بلونت راؤ مہتا کے مطابق پنچایت سمیتی دیہی علاقے میں ایک صرف نمائندہ ہوتی ہے جو وہاں ہونے والی سبھی ترقی کی سرگرمیوں کی ذمہ داری اپنے خود ایک جمہوری ادارے کے طور پر لیتی ہے۔ یہ مقامی حکومت کی ایک درمیانی، اہم انضمام تبدیلی کرنے والی اکائی ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ گرام پنچایت اور ضلع پریشد سے بھی زیادہ اہم اور طاقتور ادارہ ہوتا ہے۔ گرام پنچایت کی طرح پنچایتی سمیتی کا ایک علاقائی حلقہ ہوتا ہے، جس کا تعین تقریباً 5000 کی آبادی سے ہوتا ہے۔

پنچایت سمیتی کی ساخت *(Composition of Panchayat Samiti)*

تقریباً 5000 کی آبادی والے ہر علاقائی حلقے سے پنچایت سمیتی کے لیے ایک نمائندہ براہ راست ووٹروں کے ذریعے پنچایت سمیتی کا رکن منتخب کیا جاتا ہے۔ علاقائی حلقوں سے براہ راست منتخب ہونے والے اراکین کے علاوہ پنچایت سمیتی کے درج ذیل اراکین ہوتے ہیں:

- لوک سبھا اور قانون ساز اسمبلی کے اراکین جو متعلقہ بلاک یا اس کے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔
- راجیہ سبھا اور قانون ساز کونسل کے وہ اراکین جو پنچایت سمیتی علاقہ (بلاک) کے تحت ووٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔
- پنچایتی سمیتی علاقے (بلاک) کے اندر آنے والی تمام گرام پنچایتوں کے سربراہان، پنچایت سمیتی کا ایگزیکٹیو آفیسر، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (*BDO*) ہوتا ہے۔
- بلاک سے خواتین، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے نمائندے۔

پنچایت سمیتی یا بلاک سمیتی دراصل بالواسطہ طور پر منتخب ادارہ ہے۔ ایک بلاک میں گاؤں کی پنچایتوں کے پردھان اور پنچ اپنے نمائندوں کا انتخاب بلاک سمیتی کے لیے کرتے ہیں۔ ہر بلاک پنچایت میں مقررہ نشستیں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں کے لیے مخصوص ہوں گی۔ مخصوص نشستوں کی تعداد کا تعین ریاستی حکومت کرے گی اور اس طرح مقرر کردہ نشستوں کی تعداد اس بلاک پنچایت میں نشستوں کی کل تعداد یعنی آبادی کے لیے تقریباً اتنی ہی تجویز کرے گی۔

ایک بلاک پنچایت میں ایک صدر اور ایک نائب صدر ہوگا، جسے بلاک پنچایت کے منتخب اراکین اپنے درمیان سے منتخب کرتے ہیں۔ بلاک سمیتی کے روزمرہ کے کام کی دیکھ بھالی صدر کرتا ہے، جسے بلاک پرمکھ بھی کہا جاتا ہے۔ صدر یا بلاک پرمکھ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں نائب صدر، صدر کے تمام کاموں کو دیکھتا ہے۔ اگر بعد میں کسی وجہ سے صدر یا نائب صدر کے عہدہ خالی ہو جائیں تو پھر اپنے میں سے صدر یا نائب صدر کا انتخاب کریں گے۔ سب ڈیویژنل مجسٹریٹ پنچایت سمیتی کے علاقائی حلقے سے منتخب ہونے والے اراکین کو حلف دلائیں گے۔ منتخب صدر یا بلاک پرمکھ یا نائب صدر یا بلاک پرمکھ کو سب ڈیویژنل مجسٹریٹ حلف دلائیں گے۔ وہ پہلے اجلاس کی تاریخ طئے کریں گے اور اجلاس کی صدارت بھی کریں گے۔ پہلے اجلاس کے بعد میں ہونے والی تمام پنچایت سمیتی کے اجلاس کی صدارت اور اس کی غیر موجودگی میں نائب صدر کی طرف سے کی جائے گی۔ پنچایت سمیتی کا عام اجلاس دو ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ اس اجلاس کے متعلق میں ایگزیکٹیو

آفیسر کو پنچایت سمیتی کے تمام اراکین کو اجلاس کی تاریخ، جگہ اور موضوع کی فہرست کے ساتھ دس دن پہلے بھیجنا ہوگا۔ پنچایتی سمیتی کا ہر اجلاس عام طور پر پنچایت سمیتی کے دفتر میں منعقد ہوگا۔

بلاک سمیتی کے تمام منصوبے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (BDO) کی مدد سے نافذ کیے جاتے ہیں۔ جو پورے بلاک کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ریاستی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ بلاک سمیتی کو تحلیل کر سکتی ہے۔ اگر کسی بلاک سمیتی کے ممبران کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ صدر اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے انجام نہیں دے رہا ہے تو وہ اس شخص کو اس کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دے کر برطرف کر سکتے ہیں۔

بلاک سمیتی کے عام اجلاس میں ایک تہائی اور مخصوص اجلاس کے لیے 50 فیصد اراکین کا موجود ہونا لازمی ہے۔ اگر اجلاس میں کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں اجلاس دوبارہ منعقد کرنے کا انتظام ہے۔ اس طرح دوبارہ منعقد کیے گئے اجلاس میں کل ارکان کی تعداد کا پانچواں حصہ یعنی 20 فیصد کی موجودگی سے کورم پورا کرنے کا انتظام ہے۔ اس سے کم درست نہیں ہوگا۔ تمام معاملات کا فیصلہ اجلاس میں موجود اراکین کی اکثریت سے کیا جائے گا۔ کسی بھی معاملے پر ووٹوں کی تقسیم کی صورت میں فیصلہ ووٹنگ کے ذریعے کیا جائے گا۔ اگر پریزائیڈنگ ممبر چاہے تو ووٹوں کی تعداد کا اعلان ہونے سے پہلے ووٹنگ میں حصہ لے سکتا ہے۔ ووٹ برابر ہونے کی صورت میں وہ اپنا فیصلہ کون ووٹ ڈالے گا۔ پنچایت سمیتی کے اجلاس میں زیر غور معاملے میں صدر یا پرمکھ یا نائب صدر یا نائب پرمکھ یا رکن جس کا براہ راست معاشی یا ذاتی فائدہ ہو وہ ووٹ نہیں دے گا یا اجلاس میں حصہ نہیں لے گا۔ ہر اجلاس کی کارروائی کا تحریری اور دستخط شدہ ہونا چاہیے۔ کارروائی کا رجسٹر پنچایت سمیتی کے دفتر میں رکھا جانا چاہیے۔ ایگزیکٹیو آفیسر یعنی بی ڈی او رجسٹر کا نگہبان ہوگا۔ متعلقہ آفیسر پنچایت سمیتی اجلاس میں موجود رہیں گے اور انہیں بروقت اجلاس کی اطلاع دی جائے گی۔

2.6 پنچایت سمیتی کے فرائض اور ذمہ داریاں

(Functions and Responsibilities of Panchayat Samiti)

پنچایت سمیتی کے فرائض اور ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:

- گرام سمیتی گاؤں کی پنچایتوں کی نگرانی کرتی ہے۔
- مرکزی اور ریاستی حکومت اور ضلع پریشد کی طرف سے تفویض کردہ کاموں کو انجام دیتی ہے۔
- تمام گرام پنچایتوں کے سالانہ منصوبوں پر تبادلہ خیال اور ان کو مستحکم کرنا اور مربوط منصوبوں کو ضلع پریشد کو پیش کرنا۔
- پنچایت سمیتی کا سالانہ منصوبہ بجٹ پیش کرنا۔
- قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کو امداد فراہم کرنا۔
- قدرتی آفات کی صورت صدر یا بلاک پرمکھ کو 25 ہزار روپیہ خرچ کرنے کا اختیار ہے۔
- زراعت اور باغبانی کو آگے بڑھانے اور ترقی دینے کے لیے کاشتکاری کے جدید طریقوں کی تشہیر کرنا، کسانوں کی تربیت کا انتظام کرنا۔

- سرکاری زمین ترقی اور زمین کے تحفظ کی سرگرمیوں کے نفاذ میں حکومت اور ضلع پریشد کی مدد کرنا۔
- چھوٹے آبپاشی کے کاموں کی تعمیر اور دیکھ بھال میں حکومت اور ضلع کونسل کی مدد کرنا۔
- غربت کے خاتمے کے پروگراموں اور اسکیموں کو منظم اور نافذ کرنا۔
- مویشی خانہ اور ویٹرنری خدمات کی ترقی اور توسیع۔
- ماہی گیری کی صنعت کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- کھادی گرام اور کاٹیج صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- بلاک کا بجٹ تیار کر کے ضلع پریشد کو بھیجنا۔
- اپنے علاقے میں آنے والی گرام پنچایتوں کے ذریعے ترقی کے فرائض کو نافذ کرنے کے لیے ضروری مالی خدمات فراہم کرنا۔
- اپنے علاقے میں تعلیمی ترقی کی طرف توجہ دینا۔
- پرائمری اور ثانوی تعلیم کو بڑھاوا دینا۔
- تعلیم بالغانہ اور غیر رسمی تعلیم کو بڑھاوا دینا۔
- دیہی کاریگروں، ہنرمندوں وغیرہ کو تجارتی اور تکنیکی تربیت دینا۔
- کتاب خانوں، پڑھنے کا کمرہ وغیرہ کی تعمیر، دیکھ ریکھ اور ترقی کرنا۔
- اپنے علاقے کی صفائی اور صحت کا صحیح انتظام کرنا۔
- صحت اور خاندان کی فلاح و بہبود سے متعلق تمام پروگراموں کو بڑھاوا دینا۔
- بیماریوں کی روک تھام کے لیے ٹیکہ کاری یا ویکسینیشن اور دیگر بندوبست کرنا۔
- خواتین اور بچوں کے صحت سے متعلق پروگراموں اور ٹیکہ کاری کے پروگراموں کو بڑھاوا دینا۔
- زچگی اور بچوں کی بہبود کا قیام کرنا۔
- خواتین اور بچوں کے فلاح و بہبود پروگراموں میں غیر سرکاری اداروں کو پرجوش کرنا۔
- اسکولی بچوں کے صحت اور غذائیت سے متعلق پروگراموں کو بڑھاوا دینا۔
- میلوں اور تہواروں وغیرہ عوامی نمائشوں میں صفائی کا مخصوص خیال رکھنا۔
- پیدائش، وفات اور شادیوں کا رجسٹریشن درج کرنا۔
- یتیم خانوں کا انتظام کرنا۔
- لاوارث نعشوں کا آخری رسومات کرنا۔
- صاف اور پینے کے قابل پانی کا بندوبست کرنا۔

- پانی کوآلودگی سے حفاظت کرنااور پانی کی آلودگی کے خطروں سے بیدار کرنا۔
- دیہی پانی کی تبدیلی پروگرام کونافذ کرنا۔
- جنگلات اور درخت کے فروغ کے لیے نرسریوں کی ترقی کرنا۔
- سڑکوں کے کنارے درخت لگانا۔
- درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائلوں، پسماندہ طبقوں اور معاشرے کے دیگر پسماندہ طبقوں کے لوگوں کی سماجی بے انصافی اور استحصال سے محفوظ رکھنا۔
- معذوروں، یتیموں، ذہنی طور پر غیر مستحکم شخص کے فلاح و بہبود کے لیے پروگرام بنانا۔
- درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائلوں، پسماندہ طبقوں اور سماج کے دیگر پسماندہ طبقوں کے لوگوں کے فلاحی پروگرام نافذ کرنا۔
- ضعیفی وظیفہ، بیوہ پنشن اور معذوروں کے لیے وظیفہ یا معاشی مدد کرنا۔
- جہیز و دیگر سماجی خرابیوں کو روکنا۔
- گندے اور خطرناک تجارت پر روک لگانا۔
- سرکاری جائیداد کا انتظام اور اس کی دیکھ بھال کرنا۔
- مشترکہ جائیدادوں، معاشرتی مراکز وغیرہ کی دیکھ بھال کرنا۔
- تفریح، کھیل کود، فن اور ثقافتی پروگرام منعقد کرنا۔
- سرائیوں، آرام گاہوں، دھوبی گھاٹوں، ذبح خانوں کا انتظام کرنا۔
- چراگاہوں کا انتظام اور دیکھ ریکھ کرنا۔
- سڑکوں اور گلیوں کو نقصان اور غیر قانونی قبضوں سے محفوظ رکھنا۔
- وبائی امراض کی روک تھام کے لیے مؤثر قدم اٹھانا۔
- دیہی علاقوں میں بجلی اور روشنی کا انتظام کرنا۔

2.7 ضلع پریشد *(Zila Panchayat)*

ہندوستان میں ضلع پریشد مقامی حکومت کی پنچایتی راج نظام کا ایک اعلیٰ نظام ہے۔اس کا قیام تمام ریاستوں میں ضلع کے سطح پر کیا گیا ہے۔ ضلع پنچایت یا ضلع پریشد مقامی حکومت سب سے بڑا ادارہ ہے۔ ہندوستان کی کچھ ریاستوں ضلع پنچایت تو کچھ ریاستوں میں ضلع پریشد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دیہی ترقی کی نظر سے ہر ضلع م۔یں ضلع پریشد قائم کی گئی ہے۔ لع پنچایت دیہی ہندوستان کی خدمات کو نافذ کرنے کا ایک بڑا ادارہ ہے۔ ضلع پنچایت، گرام پنچایت اور پنچایت سمیتی اور ریاستی حکومت کے درمیان ہم آہنگی قائم کرنے کا ایک اعلیٰ ادارہ ہے۔ ہر ضلع میں ایک ضلع

پریشد ہوتی ہے۔ یہ پنچایتی راج نظام کا تیسرا سطح ہے۔ ضلع پریشد پنچایت کو حکومت کے تمام احکام سے متعلق اطلاع اور مشورہ فراہم کرتا ہے۔ اس کا دائرہ پورا ضلع ہوتا ہے اور یہ ضلع سطح کی اکائیوں کو مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔ گرام پنچایت کی طرح ضلع پریشد بھی ایک منتخب ادارہ ہے۔ بلاک سمیتیوں کے صدر یا بلاک پرمکھ بھی ضلع پریشد کی نمائندگی کرتا ہے۔ ضلع پنچایت ریاستی حکومت اور گاؤں کی سطح کی گرام پنچایت کے درمیان رابطے کا کام کرتی ہے۔ ضلع پنچایت ہندوستان میں پنچایت راج نظام کا ایک اہم ادارہ ہے جو ضلعی سطح پر مقامی خود مختاری اور ترقیاتی کاموں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ ضلع پنچایت ایک کارپوریٹ ادارہ ہے۔

ضلع پریشد یا ضلع پنچایت کی ساخت (*Composition of Zila Parishad*)

ضلع پنچایت پنچایتی راج نظام کا تیسرا اور اعلیٰ سطح ہے۔ 50,000 کی آبادی پر ضلع پریشد کا رکن منتخب ہوتا ہے۔ گرام پنچایت اور پنچایت سمیتی کی طرح اس میں بھی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائلوں، پسماندہ طبقوں اور خواتین کے تحفظ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ضلع پریشد کے دائرہ اختیار میں ضلع کی تمام پنچایت سمیتی ہوتی ہیں۔ ضلع پریشد کی میعاد 5 سال ہوتی ہے۔ حکومت اگر چاہے تو ضلع پریشد کی صلاح پر کسی پنچایت یا بلاک سمیتی کو ضلع پریشد کے دائرہ اختیار میں شامل یا بے دخل کر سکتی ہے۔ ضلع پریشد کو تشکیل کرنے کے لیے پورے ضلع کو وارڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ضلع پریشد کے ہر وارڈ کے ووٹر اپنے ایک نمائندے کا انتخاب کرتے ہیں جو ضلع پریشکار کن ہوتا ہے۔ یہ رکن اپنے ہی درمیان کسی ایک رکن کو ضلع صدر یا ضلع ادھیکشا اور ایک رکن کو نائب ضلع صدر یا نائب ضلع ادھیکشا کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان ضلع سے منتخب ودھان سبھا، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے رکن اور ضلع کی تمام پنچایت سمیتیوں کے پرمکھ یا صدر بھی ضلع پریشد کے رکن ہوتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ضلع پریشد کے تمام عہدیداروں کو ضلع پریشد کے اجلاس میں ووٹ دینے کا حق ہے، لیکن وہ ضلع پریشد صدر اور نائب صدر کے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے ہیں۔ ضلع پریشد کے براہ راست منتخب اراکین کی تعداد 10 سے کم اور 30 سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہے۔

ضلع پریشد کے انتخاب میں مندرجہ ذیل طرح کے تحفظ کا بندوبست کیا گیا ہے۔

- درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں کے لیے محفوظ
- 1/3 نشستیں خواتین کے لیے تحفظ
- پسماندہ طبقوں کے لیے تحفظ
- صدر کے عہدے کے لیے تحفظ

ضلع پریشد کا اجلاس ایک سال میں کم سے کم چھ مرتبہ ہونا لازمی ہے اور دو اجلاسوں کے درمیان کا وقت دو ماہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ ضلع پریشد کا صدر اور ان کی غیر حاضری میں نائب صدر اجلاس منقد کیے جانے کی تاریخ، مقام اور ایجنڈا کا فیصلہ کرتا ہے۔ ضلع پریشد کی منعقد کی گئی اجلاسوں کی اطلاع پر رکن کو عام اجلاس شروع ہونے سے 10 دن پہلے اور مخصوص اجلاس ہونے سے 4 دن پہلے دی جاتی ہے۔ ضلع پریشد کا صدر، ضلع پریشد کے اراکین کی درخواست پر مخصوص اجلاس منعقد کر سکتا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ضلع پریشد کا اجلاس ضلع دفتر پر ہی

منعقد کی جائے۔ ضلع پریشد کا اجلاس ضلع کے کسی بھی مقام پر منعقد کیا جاسکتا ہے۔ ضلع پریشد کے منتخب اراکین، صدر اور نائب صدر کو حلف ضلع مجسٹریٹ دلاتا ہے۔ ضلع پریشد کے پہلے اجلاس کی صدارت ضلع مجسٹریٹ کرتا ہے۔ ضلع پریشد کے اجلاس منعقد کرنے کے لیے ضلع پریشد کے اراکین کی کل تعداد کا ایک تہائی موجود ہونا لازمی ہے۔

ضلع پریشد کا صدر ہر اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ اس کی غیر موجودگی میں نائب صدر اور نائب صدر کی غیر موجودگی میں اراکین کے ذریعے منتخب ایک رکن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ سبھی فیصلہ اراکین کی اکثریت کی بنیاد پر ہوگا اور اگر کسی موضوع پر ووٹ برابر یا ٹائیز ہونے پر اجلاس کے صدر کو فیصلہ لینے کا اختیار ہوتا ہے۔ لیکن صدر کے انتخاب و برطرف کے طریقے کے دوران اسے فیصلہ لینے کا اختیار نہیں حاصل ہوتا ہے۔ ضلع پریشد کے ذریعے لیے گئے کسی آخری فیصلہ کو تب تک اجلاس میں دوبارہ پیش نہیں کیا جائے گا جب تک پرید کے 4/3 اراکین کی منظوری نہ حاصل ہو جائے یا حکومت کوئی حکم نہ دے۔ ضلع پریشد کے اجلاس کے کارروائیوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے، جس کا معائنہ کوئی بھی رکن کر سکتا ہے۔ ضلع پریشد کے اجلاس کی کارروائیوں کی کاپی 3 دن کے اندر حکومت کو بھیجی جاتی ہے۔

ضلع پریشد کی کارروائی کو چلانے کے لیے عام اجلاس کے لیے کل اراکین میں سے 3/1 اراکین کی موجودگی ہونا لازمی ہے۔ مخصوص اجلاس کے لیے کل اراکین میں سے 2/1 اراکین کی موجودگی لازمی ہے۔ ضلع پریشد کا کوئی بھی اجلاس 2/1 اراکین کی منظوری سے کسی آنے والی تاریخ تک ملتوی کی جاسکتی ہے۔ آنے والے اجلاس میں ملتوی اجلاس کے غیر فیصلہ کن موضوع پر بحث نہیں کی جائے گی۔

ضلع پنچایت کا صدر پریشد کے اجلاس کو منعقد کرتا ہے اور اس کی صدارت بھی کرتا ہے۔ وہ ضلع پریشد کے اعلیٰ عہدیداروں، ملازموں وغیرہ جن کی خدمات ریاستی حکومت کے ذریعے ضلع پنچایت کو سپرد کی گئی ہیں، ان کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ ضلع پریشد کے ذریعے واضح کیے گئے ہدایات اور ریاستی حکومت کے ذریعے بنائے گئے قوانین کے تحت اپنے فرائض کو انجام دیتا ہے۔ اس کے اہم فرائض میں مالیاتی اور انتظامیہ پر مکمل نگرانی کرنا ہوتا ہے۔

ہر ضلع پریشد میں ایک سکریٹری ہوتا ہے جو ضلع پریشد کے روزمرہ کے انتظامیہ کو چلاتا ہے۔ اسے ہر ماہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس کی تقرر ریاستی حکومت کرتی ہے۔ ضلع کلکٹر، ایک سینئر سرکار افسر ضلع پریشد کے *Ex-Offico* کے طور پر کام کرتا ہے۔ کلکٹر ترقیاتی کوششوں کو مربوط کرنے اور ضلعی سطح پر حکومتی پالیسی کے نفاذ کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مختلف محکموں جیسے زراعت، صحت اور تعلیم کے اہکار بھی شامل ہو سکتے ہیں جو تکنیکی مہارت اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ ضلع پریشد کی مجموعی ترقی کی نگرانی کرتی ہے۔ ضلع پریشد ضلع منصوبہ بندی، پنچایت سمیتیوں کی سرگرمیوں کی نگرانی اور ہم آہنگی اور مالی وسائل کے انتظام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

2.8 ضلع پریشد کے فرائض *(Functions of Zila Parishad)*

ضلع پریشد گرام پنچایتوں اور ریاستی حکومت کے درمیان ایک کڑی کا کام کرتی ہے اور ترقی کے کاموں کے بارے میں ریاستی حکومت کو صلاح دیتی ہے۔ یہ پنچایت سمیتوں کے کاموں کی دیکھ ریکھ کرتی ہے۔ یہ پورے ضلع کی ترقیاتی منصوبہ بناتی ہے اور ضلع میں ہونے والے ترقیاتی

کاموں کا معائنہ اور مشاہدہ کرتی ہے۔ ہندوستان میں ضلع پریشد کے فرائض وسیع اور کثیر جہتی ہیں جو دیہی ترقی، ڈھانچے اور سماجی بہبود پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ ضلع پنچایت کے فرائض درج ذیل ہیں:

- ضلع پریشد پنچایت سمیتی کے کام کرنے کے طریقے کا معائنہ کرنے کے لیے جوابدہ ہے۔
- ضلع پریشد پنچایت سمیتی کے بجٹ کی جانچ بھی کرتی ہے اور اسے منظوری دیتی ہے۔ یہ پنچایت سمیتی کا کوئی بھی ریکارڈ، بیان یا معلومات کے لیے حکم دے سکتی ہے۔ یہ پنچایت کے ذریعے کی گئی کسی بھی بے قاعدگی یا بے ضابطگی کی رپورٹ کلکٹر یا ڈیویژنل کمشنر کو بھیج سکتی ہے۔
- ضلع پریشد پنچایت سمیتی کو حکم دیتی ہے اور ضلع میں ہونے والے کاموں سے متعلق ریاستی حکومت کو بھی مشاورت کرتی ہے۔ یہ پنچایت سمیتوں کو تعاون اور مدد کرتی ہے۔
- ضلع پریشد کا ایک اہم کام پنچایت سمیتوں اور پنچایت کے درمیان ہم آہنگی قائم کرنا ہوتا ہے۔
- یہ پنچایت سمیتوں کے ذریعے تیار ترقیاتی منصوبوں کے لیے مدد اور تعاون فراہم کرتی ہے۔ یہ ان منصوبوں یا دیگر پروگراموں یا اسکیموں کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- ضلع پریشد ضلع کے دیہی ترقی کے لیے منصوبہ بناتی ہے۔
- ضلع پریشد کو ترقیاتی فرائض جیسے زراعت، آبپاشی، تعلیم، مواصلات، بنیادی صحت کی دیکھ بھال، عوامی سڑکوں کی صفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، عوامی کنٹوں کی تعمیر، دیہی بجلی، سماجی صحت وغیرہ۔
- غیر بجلی والے علاقے میں بجلی کی توسیع کو فروغ دینا اور بجلی کی غیر قانونی ٹیپنگ میں مدد کرنا۔
- ضلع پریشد کو دیگر فرائض جیسے اعلیٰ تعلیم کا انتظام، کتب خانوں کو قائم کرنا، اساتذہ کی تربیت کا انتظام، عوامی سڑکوں، پلوں کی تعمیر کرنا، مرمت اور دیکھ بھال کرنا۔
- دیہی اور کاٹیج صنعتوں کی تربیت کے لیے مرکز، غریبوں کے لیے مکانات کی تعمیر، پاگل خانہ اور یتیم خانہ قائم کرنا اور انتظام کرنا۔
- زراعت، مویشی خانہ قائم کرنا، جانوروں کی دیکھ بھال کرنا، جنگل، سماجی تعلیم، سماجی فلاح بہبود، عوامی صحت، رہائش، دیہی صنعت اور کمیونٹی کی ترقی کے لیے جوابدہ ہے۔
- ضلع پریشد گرام پنچایت اور پنچایت سمیتی کے درمیان تنامعات کو حل کرتی ہے۔
- سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اپنے فرائض انجام دینا۔
- ضلع پریشد قدرتی آفات والے علاقوں کے لیے مخصوص منصوبہ تیار کرتی ہے۔
- زراعت کے فروغ اور ترقی کے لیے اپنے فرائض انجام دینا۔
- یہ ضلع میں تعلیم نسواں، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائلوں اور پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے کام کرتا ہے۔

- یہ ضلع میں تعلیم کو فروغ دیتا ہے اور نافذ کرتا ہے۔
- دیہی علاقوں کو ضروری خدمات اور سہولیات فراہم کرنا۔
- پنچایت سمیتی کو ترقیاتی پراجیکٹ کو تعاون کرنا۔
- ضلع پریشد میلہ اور نمائش کا بندوبست کرنے کے لیے لائسنس کا انتظام کرتی ہے۔ یہ فلاحی سرگرمیوں جیسے زراعت، ماہی گیری، کھادی، سچائی، خواتین اور بچوں کی ترقی کے لیے مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔
- ثانوی، پیشہ وارانہ اور صنعتی اسکول قائم کرنا، برقرار رکھنا اور پھیلانا۔
- ضلع پریشد مقامی حکام کی سرگرمی سے متعلق اعداد و شمار یا دیگر معلومات شائع کرتی ہیں۔
- حکومت کی طرف سے دیئے گئے فنڈز پنچایتی سمیتی میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- یہی دیہی علاقوں میں روزگار پیدا کرنے کے لیے چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی کرتی ہیں۔
- ضلع پریشد مختلف انتظامی کاموں کو بھی دیکھتی ہے، جیسے ٹیکس، لائسنس اور بازار فیس وغیرہ۔
- ضلع پریشد وبائی امراض اور متعدی بیماریوں کی روک تھام کرتی ہے۔
- یہ زمین کے تحفظ اور زمینی اصلاحات کو فروغ دیتا ہے۔
- ضلع پریشد ثقافتی اور تفریحی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور منظم کرتی ہے۔
- یہ کھیلوں اور کھیلوں کی حوصلہ افزائی اور دیہی اسٹیا کی تعمیر کرتی ہے۔

2.9 شہری مقامی حکومت *(Urban Local Government)*

شہری مقامی حکومت ہمارے شہری علاقوں میں ضروری شہری خدمات اور سہولیات اور خدمات فراہم کرتی ہیں اور یہ مقامی سطح پر جمہوریت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ شہری مقامی حکومت سے متعلق قانون صرف ریاستی حکومت بناتی ہے۔ تمام قسم کی شہری مقامی ادارے جمہوری طور پر عوام کے ذریعے انتخابی وارڈز کی بنیاد پر منتخب کی جاتی ہیں۔ ہمارے قصبوں اور شہروں میں مقامی حکومتیں، اداروں کو میونسپلٹی اور میونسپل کارپوریشن یا شہری مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں شہری مقامی حکومت چھوٹے مقامی ادارے ہیں جو کسی شہری یا مخصوص آبادی والے قصبے کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ شہری مقامی حکومتیں وسیع فرائض انجام دیتی ہیں۔ صحت عامہ فلاح و بہبود، ریگولیٹری افعال، عوامی تحفظ، عوامی بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی سرگرمیوں سے متعلق فرائض انجام دیتی ہیں۔ ہندوستان میں مختلف قسم کی مقامی ادارے ہیں جیسے میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی، نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی، ٹاؤن ایریا کمیٹی، ٹاؤن شپ، پورٹ ٹرسٹ، کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ شہری مقامی حکومت آٹھ قسم کے شہری مقامی اداروں پر مشتمل ہے۔ شہری مقامی حکومت کے اداروں کی ابتداء اور ترقی ہندوستان برطانوی دورِ حکومت میں ہوئی۔ اس طرح بلدیاتی یا شہری مقامی حکومتوں کے نظام کو 1992 کے 74ویں دستوری ترمیم ایکٹ کے ذریعے دستوری شکل دی گئی۔ اس ترمیم کے دفعات ہندوستانی دستور کے حصہ *IXA* میں شامل ہیں جو یکم جون 1993 کو نافذ ہوا تھا۔ اس طرح اس نے شہری علاقوں میں مقامی حکومتوں کی

اکائیوں کو دستوری بنیاد فراہم کی ہے۔اس ایکٹ کا مقصد شہری حکومتوں کو بحال اور مضبوط کرنا ہے تاکہ وہ مقامی حکومت کی اکائیوں کے طور پر مؤثر طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ پی وی نرسمہاراؤ کی حکومت ستمبر 1991 کو لوک سبھا میں ترمیم شدہ میونسپلٹی بل بھی پیش کیا۔ شہری مقامی حکومت اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شہری آبادی براہ راست فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لیں۔اس طرح شہری ترقی کے اقدامات کی تاثر اور جوابدہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

2.10 میونسپل کارپوریشن *(Municipal Corporation)*

میونسپل کارپوریشن عام طور پر بڑے شہروں جیسے دہلی، ممبئی، کولکتہ، چنئی وغیرہ میں موجود ہوتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن شہری مقامی حکومت کے انتظامیہ کی ایک اعلیٰ اکائی ہے۔ یہ بڑے شہروں یا میٹروپولیٹن علاقوں کی انتظامیہ کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے میونسپل کارپوریشن کو برطانیہ دور میں 1687ء میں مدراس میں قائم کیا گیا تھا۔1726ء میں ممبئی اور کلکتہ میں میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی۔آزادی کے بعد سب سے پہلے 1951ء میں کلکتہ میں میونسپل کارپوریشن قائم کیا گیا۔74ویں دستوری ترمیم 1993ء میں بڑے شہری علاقوں کے لیے ایک میونسپکل کارپوریشن قائم کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ریاستوں میں ریاستی حکومت اور مرکزی زیر ریاستوں میں مرکزی حکومت کے مخصوص قانون کے تحت قائم کی جاتی ہیں۔ان کا وجود اور اختیار ریاست یا مرکزی حکومت پر انحصار کرتا ہے۔ کسی ریاست میں تمام میونسپل کارپوریشن کے لیے ایک مشترکہ ایکٹ ہو سکتا ہے یا ریاست میں ہر میونسپل کارپوریشن کے لیے ایک الگ ایکٹ ہو سکتا ہے۔ اگر ہندوستان میں کسی شہری علاقے کی آبادی 10 لاکھ یا اس سے زیادہ ہے تو اسے میونسپل کارپوریشن قرار دیا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ایک انتظامیہ کے طور پر اپنے علاقے کے شہریوں کو بہتر اور مؤثر شہری سہولیات فراہم کرتی ہے۔

2.11 میونسپل کارپوریشن کی ساخت *(Composition of Municipal Corporation)*

میونسپل کارپوریشن چار اداروں پر مشتمل ہے۔

- جنرل کونسل(*General Council*)
- میئر(*Mayor*)
- میونسپل کمشنر(*Municipal Commissioner*)
- قائمہ کمیٹیاں(*Standing Committee*)

1۔جنرل کونسل(*General Council*): جو مختلف وارڈز سے منتخب ہوتے ہیں۔ان ارکان کو کونسلر کہا جاتا ہے۔ یہ براہ راست طور پر شہر کے بالغ شہریوں اس میں ایسے اراکین بھی شامل ہوتے ہیں جو شہر کے معزز اور مقبول شہری ہوتے ہیں۔

2۔ میئر (*Mayor*): میونسپل کارپوریشن کی سربراہی میئر کرتا ہے۔ میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب میونسپل کارپوریشن کے اراکین اپنے درمیان کرتے ہیں۔ میئر کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔ وہ 5 سال کی میعاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی ترقی کا منصوبہ تشکیل کرنے سے متعلق پروگراموں کی نگرانی اور نافذ کرنے کا کام میئر اور کونسلر کے ساتھ انتظامی آفیسر کا بھی ہوتا ہے۔

3۔ میونسپل کمشنر (*Municipal Commissioner*): میونسپل کمشنر کو چیف ایگزیکٹیو آفیسر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ وہ میونسپل کارپوریشن کی پوری انتظامیہ کا انچارج ہوتا ہے۔ اور افسران کے کام کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ ان کا تقرر ریاستی حکومت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس کے عہدے کی میعاد 5 سال کے درمیان ہوتی ہے۔ عام طور پر آئی ے ایس افسران کو میونسپل کمشنر کے طور پر مقرر کیا جاتا تھا۔ وہ کونسل اور قائمہ کمیٹیوں کے فیصلوں پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

4۔ قائمہ کمیٹیاں (*Standing Committee*): مختلف کمیٹیں جو کارپوریشن کو بہت سے کام انجام دینے میں مدد کرتی ہیں انہیں قائمہ کمیٹیاں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ قائمہ کمیٹیاں مختلف شعبے جیسے عوامی کام، تعلیم، صحت، ٹیکس وغیرہ کے حوالے سے فیصلے کرتی ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کا انتخاب انتخابی کمیشن کے رہنمائی، قیادت، کنٹرول اور نگرانی میں منعقد کیا جاتا ہے۔ کارپوریشن، ریاستی کمیشن کے دائرہ اختیار میں ہوتی ہیں، اس لیے میونسپل کمیٹی کے انتخابات کے لیے کوئی یکساں انتظام نہیں ہے۔ کچھ ریاستوں میں یہ انتخابات ریاستی حکومتوں کے ذریعے منعقد کیے جاتے ہیں جب کہ کچھ ریاستوں میں یہ ایگزیکٹیو اتھارٹی کے ذریعے کرائے جاتے ہیں۔

میونسپل کارپوریشن کے اراکین براہ راست عوام کی ووٹنگ کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔ یہ انتخابات شہر کے ایک مخصوص وارڈ میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ اپنے وارڈ کے لیے نمائندہ یا کونسلر کا انتخاب ایک مخصوص وارڈ کی انتخابی فہرست کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

ہر وارڈ میں ووٹر لسٹ کو اسی وارڈ کے علاقے کی بنیاد پر ایک یا کئی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر حصے میں شامل ووٹرز کا تعلق کسی گلی یا محلہ سے ہے یا اس وارڈ کے اندر کسی مخصوص علاقے سے ہے۔ تمام حصوں کے ووٹر مل کر مخصوص وارڈ کی انتخابی فہرستیں بناتے ہیں۔

میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت (*Eligibility to Contest Municipal Corporation*)

میونسپل کارپوریشن میں حصہ لینے کے لیے درج ذیل شرائط پر پورا اترتا ہے:

- وہ ہندوستان کا شہری ہونا چاہیے۔
- اس کی عمر 21 سال ہونی چاہیے۔
- اس کا نام وارڈ کی ووٹر لسٹ میں درج ہونا چاہیے۔
- اسے میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کے لیے پہلے کبھی نااہل نہیں قرار دیا گیا ہو۔
- اسے ہندوستان میں کسی میونسپل کارپوریشن کا ملازم نہیں ہونا چاہیے۔

- حکومت کے تحت کسی فائدہ مند عہدے پر قائم نہیں ہونا چاہیے۔
- کارپوریشن کے تحت کسی منافع بخش عہدے پر نہیں ہونا چاہیے۔
- غیر اخلاقی طرزِ عمل کی وجہ سے سزا یافتہ یا حراست میں نہیں لیا گیا ہو۔

میونسپل کارپوریشن کی کچھ ایسی بھی نشستیں ہیں جو درج ذیل فہرست قبائل، درج فہرست ذات، پسماندہ طبقات اور خواتین کے لیے مخصوص ہیں۔ ہر امیدوار کی نامزدگی فارم میں اس زمرے' ذات یا قبیلے کی تفصیلات بھی بھرنا لازمی ہے جس سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر نشست کسی خواتین امیدوار کے لیے مخصوص ہے تو یہ اعلان کیا جانا چاہیے کہ یہ نشست خاتون امیدوار کے لیے مختص ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی میعاد *(Tenure of Municipal Corporation)*

میونسپل کارپوریشن کا دفتر اپنی پہلی میٹنگ کے آغاز سے 5 سال کی میعاد تک ہوتا ہے۔ صرف تحلیل کی حالت میں اس کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے کارپوریشن کو تحلیل کر دیا گیا ہو تو تحلیل ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد میں دوبارہ انتخاب کرانے ہوں گے۔ ذیل میں دی گئی وجوہات کی بنیاد پر میونسپل کارپوریشن کو تحلیل کیا جا سکتا ہے:

- اگر ریاست کارپوریشن کے فرائض میں غفلت برتتی نظر آئے۔
- اگر ریاست محسوس کرتی ہے کہ کارپوریشن اپنے اختیارات کا غلط استعمال کر رہی ہے۔

ریاست میں میونسپل انتخابات منسوخ کرنے ہوں۔

میئر *(Mayor)*

میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب میونسپل کارپوریشن کے اراکین کرتے ہیں جنہیں میونسپل کونسلر کہتے ہیں۔ کونسلرز عوام کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کا حقیقی سربراہ میئر ہوتا ہے۔ تاہم زیادہ تر ہندوستانی ریاستوں اور علاقوں میں میونسپل کمشنر کے پاس انتظامی اختیار ہوتا ہے جو میئر کے عہدے کو رسمی بتاتا ہے۔ یہ شہر کا پہلا یا اول شہری تصور کیا جاتا ہے۔ کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت میئر کرتا ہے۔ نائب میئر کا انتخاب میئر کی صدارت میں ہوتا ہے۔ میئر اور ڈپٹی میئر کی میعاد 5 سال ہوتی ہے۔ میئر شہر کا لیڈر ہوتا ہے۔ وہ شہری حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ جس طرح ایک صدر ایک ملک کی قیادت کرتا ہے اسی طرح ایک میئر شہر کی قیادت کرتا ہے۔ میئر شہر کی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ میئر عاملہ کردار ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہے کہ قانون صحیح طرح سے نافذ کیا جا رہا ہے کہ نہیں اور اعلیٰ عہدیدار اور دیگر ملازمین اپنے فرائض صحیح سے انجام دے رہے ہیں کہ نہیں۔ ڈیویژنل کمشنر جنرل کونسل کے کل اراکین میں سے 3/1 اراکین کو تحریری درخواست پر اگر وہ مطمئن ہیں تو 14 دن کا نوٹس دے کر میئر ڈپٹی میئر کو برطرف کرنے کی غرض سے اجلاس بلا سکتا ہے۔ اس اجلاس میں اگر جنرل کونسل 3/2 اراکین کی حمایت تجویز پیش کر دے تو میئر، ڈپٹی میئر کو اپنے عہدے سے برطرف ہونا پڑ سکتا ہے۔ میئر میونسپل کارپوریشن کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ میئر شہر کا اول شہری ہوتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن کے میئر کے اختیارات اور فرائض *(Powers and Functions of Mayor)*

میونسپل کارپوریشن کے میئر کے مندرجہ ذیل اختیارات اور فرائض ہیں:

- میئر میونسپل کارپوریشن کا پریسیڈنگ آفیسر ہوتا ہے۔ کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔
- کارپوریشن کا شہری سربراہ ہونے کی وجہ سے رسمی مواقع پر شہر کی نمائندگی کرتا ہے۔
- میئر عام لوگوں کی شکایات سنتا ہے اور ان کی شکایتوں کو حل کرتا ہے۔
- کارپوریشن کے تمام ریکارڈنگ تک رسائی ہوتی ہے۔
- کارپوریشن کے تمام کاموں کی نگرانی اور معائنہ کرتا ہے۔
- میونسپل کمشنر اور ریاستی حکومت کے درمیان رابطہ کے چینل کے طور پر کام کرتا ہے۔
- کارپوریشن کے تمام قائمہ کمیٹیوں کا سابقہ رکن کے طور پر کام کرتا ہے۔
- میئر میونسپل کارپوریشن میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور تمام عاملانہ اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔
- میئر کارپوریشن کی عاملہ کا سربراہ ہوتا ہے۔
- میئر کارپوریشن کی مخصوص اجلاس بلا سکتا ہے۔
- وہ بحران کے وقت رکے ہوئے تمام کاموں کی شروعات کرا سکتا ہے۔

2.12 میونسپل کارپوریشن کے فرائض *(Functions of Municipal Corporation)*

میونسپل کارپوریشن کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں:

- عوامی سڑکوں اور نالوں کی صفائی کرانا۔ سڑکوں پر جمع کوڑے کرکٹ وغیرہ کی صفائی کرانا اور ان پر دوائیاں چھڑکوانا تاکہ کوئی خطرناک بیماری نہ پھیلے۔
- عوامی بیت الخلاء اور پیشاب خانوں کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا۔
- میونسپل کارپوریشن اپنے علاقے کی عوام کے سہولیات اور ضرورتوں کے مطابق شہر میں صاف پینے کے پانی کا انتظام کرتی ہے۔ کارپوریشن علاقے میں پانی کے استعمال کو دیکھتے ہوئے ان علاقوں میں ٹیوب ویل اور ٹینکوں کا انتظام کرتی ہے۔ گندے پانی کی صفائی کراتی ہے۔ کارپوریشن کے ملازم پانی میں جراثیم کش دوا ڈالتے ہیں تاکہ لوگوں کو صاف پانی حاصل ہو سکے۔
- میونسپل کارپوریشن سڑکوں پر روشنی کا انتظام کرتی ہے۔ یہ شہر کی سڑکوں، بازاروں، گلیوں میں بجلی اور روشنی کا مناسب بندوبست کرتی ہے۔ کارپوریشن اپنے علاقے میں خراب بجلی کے ٹرانسفارمروں کو تبدیل کرتی ہے اور ضرورت کے مطابق نئے ٹرانسفارمروں کا انتظام کرتی ہے۔

- میونسپل کارپوریشن میونسپلٹی کے حدود کا سروے اور نشان لگاتی ہے۔
- جارحانہ، خطرناک یا قابل اعتراض تجارت، معاش یا مشق کو منظم کرنا۔
- صحت کے لیے نقصاندہ پیشوں کو کنٹرول کرنا۔
- آوارہ و خطرناک جانوروں کو شہری علاقوں سے پکڑنا۔
- مردہ جانوروں کی لاشوں کو ٹھکانے لگانا۔
- کارپوریشن کی جائیدادوں اور زمین وغیرہ پر ناجائز قبضے کو ختم کرنا۔
- غیر ترقی یافتہ باغات کی ترقی کرنا۔
- ترقی یافتہ باغ کی دیکھ بھال کرنا۔
- کارپوریشن ماحولیاتی تحفظ کرتی ہے۔
- پارکنگس کیجگہوں کا ٹینڈر پر مبنی ٹھیکا دے کر پارکنگ کا ضابطہ اور کنٹرول کرنا۔ کارپوریشن اپنے علاقے میں موجود گندی بستیوں میں بہتری کے لیے کوشش کرتی ہے۔ گندی بستیوں میں رہنے والے غریب بے سہارا لوگووں کے لیے کارپوریشن آباد کاری کا انتظام کرتی ہے۔ ان کے رہنے کے لیے کم خرچ اور سستے مکان تیار کرتی ہے تاکہ شہر کی گندی بستیوں میں کچھ بہتری ہو سکے۔
- مردہ کی تدفین کے لیے جگہ کا انتظام کرتی ہے اور ان کی دیکھ بھال کرنا کارپوریشن کے ذمہ داری ہوتی ہے۔
- گھریلو، صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لیے پانی کی فراہمی۔
- سڑک کے اطراف اور عوامی مقامات پر درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا۔
- پیدائش اور موت کا اندراج کرنا۔ کارپوریشن اپنے علاقے میں پیدا ہونے والے بچوں کا اندراج 4 دن کے دوران کرنا ضروری ہے۔ کسی فرد کی موت ہو جانے پر اس کا 10 دن کے درمیان اندراج کرنا لازمی ہوتا ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لیے تعلیم کا بھی بندوبست کرتی ہے۔ تعلیم کی توسیع اور فروغ کے لیے کارپوریشن اپنے علاقے میں پرائمری، ثانوی، اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کرتی ہے اور ان کا انتظام کرتی ہے۔ کارپوریشن یتیم خانوں، نابینا اسکولوں، بالغ آشرموں، خواتین نیکیتن میں بھی تعلیم کا مناسب انتظام کراتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کی صحت کا پورا پورا خیال رکھتی ہے۔ کارپوریشن کی طرف سے شہریوں کے لیے بہتر صحت کے لیے ہسپتال قائم کرنا، دیکھ بھال اور مدد کرنا اور آبادی پر قابو پانے خاندانی بہبود اور چھوٹے خاندانی معیارات کو فروغ دینا۔
- عوامی ویکسینیشن نظام کا قیام اور دیکھ بھال۔
- کارپوریشن جانوروں کا ہسپتال قائم کرتی ہے اور ان کی دیکھ بھال میں مدد کرتی ہے۔
- معذور اور ذہنی معذور افراد سمیت معاشرے کے کمزور طبقات کے مفادات کے تحفظ کرنا۔

- شہری غربت کو کم کرنااور شہری سہولیات جیسے پارکس، باغات اور کھیل کے میدانوں کا بندوبست کرنا۔
- خطرناک عمارتوں یا جگہوں کو محفوظ بنانا۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لیے اجازت نامہ جاری کرتی ہے چلنے والے تانگوں، ٹھیلا رکشاں اور چھوٹے دکانوں کو اجازت نامہ جاری کرتی ہے۔ یہ اجازت نامہ ایک سال کے لیے ہوتے ہیں۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لیے نقل وحمل کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہر کے حالات بہتر کرنے کے لیے مرکز اور ریاست کے علاوہ اپنے شہریوں سے مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرسکتی ہے۔
- یہ شہریوں کے تفریح کے طرف خیال کرتی ہے اس کے لیے وہ اپنے شہر میں سنیما ہال، نمائشوں، میلوں اور کھیلوں وغیرہ مناسب بندوبست کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہر میں کتب خانہ، اکھاڑے اور اسٹیڈیم کی تعمیر کرواتی ہے تاکہ لوگوں کی جسمانی وذہنی ترقی ہوسکے۔
- کارپوریشن مستقل اور غیر مستقل بازاروں کا بندوبست کراتی ہے۔
- یہ شہر میں ہونے والی شادیوں کا اندراج کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے علاقے کے بزرگوں، بے سہارا لوگوں، معذوروں کے کھانے کا انتظام کراتی ہے۔
- یہ شہر میں مختلف علاقوں میں غریبوں کے لیے دواخانہ کا انتظام کراتی ہے۔

میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض *(Powers and Functions of Municipal Commissioner)*

میونسپل کمشنر میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کا اعلیٰ ترین عہدیدار ہوتا ہے جو میونسپل کارپوریشنوں اور میونسپلٹیوں کو مؤثر شہری انتظامیہ کے حصول کے لیے میونسپل ایڈمنسٹریشن اور شہری ترقی کی طرف سے فراہم کردہ پالیسیوں، طریقہ کار اور رہنما خطوط پر عمل کرتے ہوئے اپنی روز مرہ کی سرگرمیاں انجام دینے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

- میونسپل کارپوریشن کے انتظامی اختیارات میونسپل کمشنر کو حاصل ہوتے ہیں۔
- میونسپل کارپوریشن کا چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہوتا ہے۔
- میونسپل کمیٹیوں کا اجلاس میں شرکت کا اختیار ہوتا ہے۔
- ضمنی قوانین کی تجویز اور دیگر اہم فیصلے کی تجویز ان کی طرف سے شروع کی جاتی ہے۔
- ضمنی خواتین کی تشکیل
- کارپوریشن کی طرف سے منظور شدہ قراردادوں پر عمل درآمد۔
- قرارداد کی کاپیاں ڈپٹی کمشنر کو بھیجتا ہے۔

- کارپوریشن کی جانب سے معاہدہ کرتا ہے۔
- کچھ لائسنس، اجازت نامہ وغیرہ جاری کرتا ہے۔
- صدر کو مدد فراہم کرتا ہے۔
- میونسپل کے کاموں کا معائنہ کرتا ہے۔
- عملے کے مالی اختیارات کی نگرانی اور رہنمائی کرتا ہے۔
- بجٹ کی تیاری میں ہدایت اور نگرانی فراہم کرتا ہے۔
- میونسپل کمشنر کارپوریشن کے دیگر تمام افسران کو ضروری ہدایات دیتے ہیں۔
- وہ کارپوریشن کے قواعد، فیصلے اور پالیسیوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہے۔
- وہ جنرل کونسل کے اجلاس اور بحث میں حصہ لیتا ہے۔ وہ جنرل کونسل کے سکریٹری کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کے اجلاس میں طئے شدہ چیزوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔
- وہ بجٹ کے تخمینے اور پالیسیاں جنرل کونسل کے سامنے تیار کرتا ہے۔ وہ عملے کے تمام ارکان کے تمام ریکارڈ اور ذاتی فائلوں کا نگراں ہوتا ہے۔
- کارپوریشن کا کوئی بھی بیان، اکاؤنٹس، رپورٹس وغیرہ فراہم کرتا ہے۔
- مقررہ فرائض اور مشقتوں کی نگرانی اور تمام قوانین کے اعمال پر نگرانی۔
- بجٹ کی کاپی ڈپٹی کمشنر کو بھیجتا ہے۔
- اس کی نگرانی میں میونسپل کارپوریشن کا ریکارڈ ہوتا ہے۔
- وہ ٹیکس، فیس اور جرمانے کی وصولی سے متعلق تمام اختیارات استعمال کرتا ہے۔
- میونسپل اکاؤنٹس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔
- بجٹ پر عمل درآمد۔
- بلدیاتی واجبات کی وصولی۔
- وسیع قانون سازی، انتظامی اور مالیاتی اختیارات کا استعمال کرتا ہے جس سے اس کی حالت مضبوط ہوتی ہے۔
- مجموعی انتظامیہ انچارج یا ٹیم کے کپتان کے طور پر کام کرنا۔
- سیاسی مداخلت

میونسپل کمشنر کو ایمرجنسی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر اسے ایسے حالات کی امید ہو جس سے کارپوریشن کی جائیداد کو بہت زیادہ نقصان ہونے کی صورت پیدا ہو سکتی ہو یا شہر کے شہریوں کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہو تو وہ فوراً جائز کارروائی کر سکتا ہے تاکہ ایسے حالات کو قابو میں کیا جا سکے۔

2.14 میونسپل کونسل یا نگرپا لیکا یا نگر پریشد (*Municipal Corporation*)

میونسپل کونسل شہری مقامی حکومت کی ایک قسم ہے جو چھوٹے شہروں اور قصبوں کی انتظامیہ کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ میونسپل کونسل کو دوسرے مختلف ناموں سے بھی جانا جاتا ہے، جیسے میونسپلٹی، میونسپل کمیٹی، میونسپل بورڈ، بارو میونسپلٹی اور سٹی میونسپلٹی وغیرہ۔ 1992 کا 74ویں ترمیمی ایکٹ مختلف سطحوں پر میونسپل اداروں کو اختیارات اور اقتدار کی لامرکزیت کا بنیادی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اس ایکٹ نے میونسپل کونسل کو دستوری حیثیت فراہم کی۔ یہ متعلقہ ریاستوں میں متعلقہ ریاستی مقننہ کے ایکٹ کے ذریعے اور متعلقہ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی ہیں۔

ریاست کا گورنر مندرجہ ذیل عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عبوری علاقہ، ایک چھوٹا شہری علاقہ یا ایک بڑا شہری علاقہ بتانا ہوگا۔

- علاقے کی آبادی
- اس میں آبادی کی کثافت (*density*)
- مقامی انتظامیہ کے لیے حاصل ہونے والی آمدنی
- غیر زرعی سرگرمیوں میں ملازمت کا فیصد
- اقتصادی اہمیت اور
- ایسے دیگر عوامل جو وہ مناسب سمجھیں۔

میونسپل کونسل کی ساخت (*Composition of Municipal Council*)

ایک میونسپل کونسل یا میونسپلٹی عام طور پر ایک صدر یا چیئرپرسن اور دیگر اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ میونسپل کونسل کے صدر کا عہدہ بہت ہی اہم مقام رکھتا ہے۔ وہ میونسپل کونسل کی عاملہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ شہر کا اول شہری ہوتا ہے۔ وہ میونسپل ایکٹ کے ذریعے سپرد کیے گئے تمام اختیار کا استعمال خود کرتا ہے۔ کچھ ریاستوں میں میونسپل کونسل کے صدر کو چیرمین کہتے ہیں۔ عام طور پر 20 ہزار سے زیادہ کی آباد والے علاقے میں میونسپلٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ میونسپلٹی میں کل کتنے اراکین ہوں گے۔ ان کی تعداد الگ الگ ریاستوں میں الگ الگ ہوتی ہے۔ میونسپلٹی میں عام طور سے دو طرح کے رکن ہوتے ہیں:

منتخب اراکین: میونسپلٹی کو وارڈوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر وارڈ سے ایک رکن منتخب ہو کر آتا ہے۔ علاقے کے سبھی ووٹر انتخاب میں حصہ لیتے ہیں۔

نامزد اراکین: ان اراکین کا براہ راست طور سے انتخاب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ نامزد ہوتے ہیں۔ ان اراکین کو میونسپلٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کا حق ہوتا ہے۔ لیکن صدر، نائب صدر کے انتخاب اور ان کو برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا ہے۔ ریاست میں نامزد اراکین مندرجہ ذیل ہیں:

- میونسپل کونسل کے صدر کے ساتھ ساتھ دیگر اراکین کو پنچایتوں کے اجلاس میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔
- ریاستی مقننہ میونسپلٹی میں درج افراد کی نمائندگی بھی فراہم کر سکتی ہے۔
- ریاستی مقننہ میونسپل کونسل کے صدر کے انتخاب کا طریقہ فراہم کر سکتی ہے۔
- میونسپلٹی انتظامیہ میں 2 اراکین خصوصی علم یا تجربہ رکھنے والے افراد جنہیں میونسپل کونسل کے اجلاس میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔
- لوک سبھا اور ریاستی کونسل ساز اسمبلی کے اراکین ان حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو مکمل یا جزوی طور پر میونسپل ایریا پر مشتمل ہوں۔
- راجیہ سبھا اور ریاستی قانون ساز کونسل کے ممبران میونسپل ایریا میں انتخاب کنندگان کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔
- کمیٹیوں کے صدر (وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ)۔
- میونسپلٹی کی تشکیل میں مندرجہ ذیل نشستوں کا تحفظ کیا گیا ہے۔
- ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں کے لیے ان کی آبادی کے تناسب سے میونسپل علاقے کی کل آبادی کے لیے نشستوں کی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا نشستوں میں سے 3/1 نشستیں ان ذاتوں کی خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں گی۔
- میونسپلٹی کی کل نشستوں میں سے 3/1 نشستیں خواتین کے لیے تحفظ کی جائیں گی۔
- میونسپلٹی کی کل نشستوں میں سے ایک نشست اور میونسپلٹی میں دو نشست پسماندہ طبقات کے لیے محفوظ رکھی جائیں گی۔

ہر میونسپلٹی کی میعاد اپنی پہلی اجلاس کی تاریخ سے 5 سال کے لیے مقررہ مدت ہوتی ہے۔ ریاستی حکومت کسی بھی میونسپل کونسل کو نااہلی، سزا اور اختیار کے ناجائز استعمال کی بنیاد پر برخواست کر سکتی ہے۔ اگر میونسپلٹی 5 سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تحلیل ہو جاتی ہے تو ایک نئی میونسپلٹی کی تشکیل کے لیے انتخابات اس کی تحلیل کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔ میونسپل کونسل کی رکنیت کی اہلیت مندرجہ ذیل ہیں:

- وہ ہندوستان کا شہری ہو۔
- وہ میونسپلٹی کا رکن ہو۔
- اس کا نام علاقے کے ووٹر لسٹ میں ہونا چاہیے۔

- وہ پاگل اور دیوانہ نہ ہو۔
- اس کی عمر کم از کم 21 سال ہونی چاہیے۔
- اسے کسی سرکاری عہدے یعنی منافع بخش عہدے نہیں رکھنا چاہیے۔
- اسے الیکشن کے لیے نااہل اقرار نہیں دینا چاہیے۔

میونسپل کونسل کا سربراہ صدر / چیرمین ہوتا ہے۔ میونسپلٹی کا صدر / چیرمین صرف ایک سجاوٹی شخصیت نہیں ہے۔ وہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میونسپل کونسل اپنے اراکین میں سے ایک کو صدر اور نائب صدر منتخب کرتے ہیں۔ صدر / چیرمین کونسل کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے اور اسے عاملہ کے اختیار بھی حاصل ہوتے ہیں۔ صدر میونسپل کونسل کا اجلاس طلب کرتا ہے اور اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ میونسپل کے صدر کے عہدے کی میعاد 5 سال ہوتی ہے تاہم وہ اپنی میعاد ختم ہونے سے پہلے استعفیٰ دے کر عہدہ چھوڑ سکتا ہے۔

میونسپل کونسل کے اراکین صدر کو اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے 2/3 اکثریت سے قرارداد منظور کر کے اس کو عہدے سے ہٹا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر وہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتا ہے یا اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے سے قاصر ہے تو حکومت اسے عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔

میونسپل کونسل کا اجلاس مہینے میں ایک بار ہوتا ہے۔ ایک سال میں بارہ اجلاس ہوتے ہیں۔ میونسپل کونسل کے ارکان کا 5/1 حصہ خصوصی اجلاس بلانے کی درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے بعد میونسپل کونسل کے صدر کو ایسی درخواست موصول ہونے کے 14 دنوں کے اندر ایک خصوصی اجلاس بلانا ہوگا۔

میونسپل کونسل کا کورم کل ممبر شپ کے 2/1 پر طئے ہوتا ہے۔ میونسپل کونسل کے تمام فیصلے اکثریت سے کیے جاتے ہیں۔ برابری ہونے کی صورت میں صدر اپنے ووٹ کا استعمال کرتا ہے۔

چیف ایگزکٹیو آفیسر (CEO) جسے چیف میونسپل آفیسر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ میونسپلٹی کے روز بروز نظم و نسق کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ چیف میونسپل آفیسر کا تقرر ریاستی حکومت کرتی ہے۔ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ میونسپل کونسل کے فیصلوں پر عمل درآمد کرے۔ وہ میونسپل کونسل کے ملازموں کو کنٹرول کرتا ہے۔ میونسپل کونسل کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس جمع کرتا ہے، لائسنس جاری کرتا ہے اور اسے مسترد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ میونسپل آفیسر کے علاوہ کئی دوسرے آفسران بھی ہوتے ہیں جیسے ہیلت آفیسر، انجینئر، سینٹری انسپکٹرز وغیرہ۔

2.15 میونسپل کونسل یا میونسپلٹی کے اختیارات اور فرائض

(Powers and Functions of Municipalities)

میونسپلٹی کے اختیارات اور فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- شہری منصوبہ بندی اور ترقی

- میونسپلٹیوں کو خود حکومت کے لیے ضروری اختیارات اور ذمہ داریوں کے ساتھ بااختیار بنایا گیا ہے۔ بشمول اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کی منصوبہ بندی اور اسکیم پر عمل درآمد
- زمین کے استعمال اور عمارتوں کی تعمیر کا ضابطہ
- سماجی اور معاشی ترقی کے لیے منصوبہ بندی
- سڑکیوں اور پلوں کی تعمیر کرنا
- عوامی، صحت، صفائی ستھرائی کا تحفظ اور فیصلہ سازی کا انتظام
- گھریلو، صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لیے پانی کی فراہمی
- آگ سے حفاظت کرنا
- شہری جنگلداری ماحولیات کا تحفظ اور ماحولیاتی پہلوؤں کا فروغ کرنا
- معاشرے کے کمزور طبقوں کے مفاد کا تحفظ بشمول جسمانی اور ذہنی معذور اشخاص
- کچی آبادی کی بہتری اور ترقی کا انتظام کرنا
- شہری سہولیات اور وسائل جیسے پارکس، باغات، کھیل کے میدانوں کی فراہمی
- ثقافتی، تعلیمی اور جمالیاتی پہلوؤں کا فروغ
- تدفین کے لیے قبرستان اور شمشان گھاٹ اور برقی شمشان گھاٹ کی فراہمی
- میونسپلٹیوں کو مقامی قوانین اور آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار ہوتا ہے جو کمیونٹی کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتے ہیں جیسے زوننگ قوانین، بلڈنگ کوڈز اور صحت عامہ کے ضوابط
- میونسپلٹیوں کو ضروری خدمات فراہم کرنے کا اختیار ہے بشمول پانی کی فراہمی، فضلہ کا انتظام، عوامی نقل و حمل، اسٹریٹ لائٹنگ، پارکنگ لائٹس وغیرہ
- میونسپلٹی اہم اور ضروری اعداد و شمار بشمول پیدائش اور اموات کا اندراج کرتی ہے۔
- ذبح خانوں اور ٹینریز کا ضابطہ کرنا
- عوامی بیت الخلاء کی فراہمی
- پرائمری اسکولوں کو قائم کرنا اور ان کی دیکھ ریکھ کرنا
- غریبوں و بے سہارا لوگوں کے لیے پناہ گاہ کا انتظام کرنا
- نفرت انگیز اور جارحانہ تجارت اور کاروبار پر روک لگانا
- خطرناک عمارتوں کو اپنی نگرانی میں لینا یا مسمار کر دینا

- سڑکوں کے کنارے درخت لگانا
- عوامی پارکوں، باغوں، کتب خانوں، عجائب گھروں، یتیم خانوں، نجات گھروں کی تعمیر کرنااور معائنہ کرنا
- معائنہ کرنااور مختلف علاقوں کا خاکہ تیار کرنا
- میونسپلٹی ملازوں کے فلاح بہبود کاانتظام کرنا
- پاٹوں اور بازاروں کاانتظام کرنا
- پرائمری تعلیم کے علاوہ دیگر تعلیموں کا بندوبست کرنا
- عوامی وثقافتی نقطہ نظر کے تحت دیگر کام کرنا

2.16 مطلع شدہ علاقہ کمیٹی *(Notified Area Committee)*

تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں اور بنیادی سہولیات سے محروم قصبوں کے لیے مطلع شدہ ایریا کمیٹی قائم کی جاتی ہے۔ مطلع شدہ ایریا کمیٹی کے تمام اراکین حکومت کی طرف سے نامزد کیے جاتے ہیں۔ایک مطلع شدہ ایریا کمیٹی شہری مقامی حکومت کی ایک قسم ہے جو درج ذیل دو قسم کے شہری علاقوں کے لیے بنائی جاتی ہے۔

1۔صنعت کاری کی وجہ سے ترقی کرتا ہوا شہر اور

2۔ایک ایسا قصبہ جو ابھی تک میونسپلٹی کی تشکیل کے لیے ضروری تمام شرائط پوری نہیں کرتا ہے، لیکن جسے ریاستی حکومت دوسری صورت میں اہم سمجھا ہے۔ سرکاری گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ایک مطلع شدہ ایریا کمیٹی قائم کی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسے نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کہا جاتا ہے۔ میونسپلٹی کے برعکس، یہ مکمل طور پر نامزد ادارہ ہے، یعنی چیرمین سمیت تمام اراکین ریاستی حکومت کی طرف سے نامزد کیے جاتے ہیں۔اس طرح یہ نہ تو کوئی قانونی ادارہ ہے اور نہ ہی کوئی منتخب ادارہ ہے۔ایک مطلع شدہ ایریا کمیٹی ریاستی میونسپل ایکٹ کے فریم ورک کے اندر کام کرتی ہے۔تاہم ایکٹ کی صرف وہی دفعات اس پر لاگو ہوتی ہیں جو سرکاری گزٹ میں مطلع ہوتی ہیں جس کے ذریعے اسے قائم کیا گیا ہے۔مزید یہ کہ اسے کسی دوسرے ایکٹ کے تحت اختیارات استعمال کرنے کی بھی ذمہ داری سونپی جاسکتی ہے۔ مجموعی طور پر مطلع شدہ ایریا کمیٹی کے اختیارات تقریباً میونسپلٹی کے برابر ہیں۔ریاستی حکومت کو ایک اور ایکٹ کے تحت کمیٹی کو مخصص اختیارات فراہم کرنے کا حق ہے۔ مطلع شدہ ایریا کمیٹی بہت سے کام انجام دیتی ہے:

- یہ قصبوں کے بہبود کے لیے صفائی کے پروگرام کراتی ہے۔
- شہری علاقوں میں اسکول قائم کراتی ہے۔
- یہ بالغوں کے خواندگی کے لیے پروگرام منعقد کرواتی ہے اور کتب خانوں کو قائم کرتی ہے۔
- یہ قصبوں کے ہر باشندے کو پانی کی فراہمی کراتی ہے۔

- پیدائش اور اموات کا ریکارڈ رکھتی ہے۔
- یہ گلیوں کی روشنی اور سڑکوں کی مرمت کرواتی ہے۔
- ایک مطلع شدہ علاقہ کمیٹی مطلع شدہ علاقے کی انتظامی ذمہ داریوں کا خیال رکھتی ہے۔
- مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کسی علاقے میں انفرااسٹرکچر کی ترقی کی ذمہ دار ہوتی ہے، اگر یہ علاقہ صنعت میں تیزی سے ترقی کرتا ہے۔
- یہ کمیٹی شہری ذمہ داریاں انجام دیتی ہیں جیسے نکاسی کا نظام اور سڑکوں کی مرمت کرنا۔
- ریاست کسی علاقے کی مخصوص ضروریات کی بنیاد پر مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کو مزید ذمہ داریاں تفویض کر سکتی ہے۔

2.17 ٹاؤن علاقہ کمیٹی *(Town Area Committee)*

ٹاؤن علاقہ کمیٹی چھوٹے شہروں میں موجود ہوتی ہیں۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی ایک شہری بلدیاتی ادارہ ہے جسے شہری علاقوں کی انتظامیہ کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ چھوٹے شہروں کی انتظامیہ کے لیے بنائی گئی ہے۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی ریاستی مقننہ کے پاس کردہ ایکٹ کے ذریعے تشکیل دی جاتی ہے۔ یہ ایکٹ کمیونٹی مختلف خصوصیات، افعال اور ساخت کو کنٹرول کرتا ہے۔ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے اراکین ریاست پر منحصر ہے کہ وہ مکمل یا جزوی طور پر منتخب ہو سکتے ہیں یا مکمل یا جزوی طور پر نامزد ہو سکتے ہیں۔ یہ نیم میونسپل ادارہ ہے اور درج ذیل شہری کام کرتے ہیں:

- نکاسی آب
- سڑکوں کی روشنی
- سڑکیں اور دیگر فرائض جنگلی حیات اور ماحولیات کا تحفظ

2.18 چھاؤنی بورڈ *(Cantonment Board)*

یہ عام طور سے فوجی چھاؤنی کے علاقے میں رہنے والے شہری آبادی کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ (وہ علاقہ جہاں فوجی دستے مستقل طور پر تعینات ہیں) یہ کنٹونمنٹ ایکٹ 2006 کی دفعات کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے اور مرکزی حکومت کی وزارت دفاع کے تحت کام کرتا ہے۔ یہ جزوی طور پر منتخب اور جزوی طور پر نامزد ادارہ ہے جس میں ملٹری آفیسر اس کے سابق صدر کے طور پر کمانڈ کرتا ہے۔ نائب صدر کا انتخاب بورڈ کے منتخب اراکین میں سے ہوتا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کے ایگزیکٹیو آفیسر کا تقرر صدر ہند کرتے ہیں۔ صدر کنٹونمنٹ بورڈ کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ نائب صدر کا انتخاب 5 سال کی میعاد کے لیے کیا جاتا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کا صدر بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کی تمام قراردادوں اور فیصلوں پر عمل درآمد کرتا ہے۔

فوج کا اعلیٰ عہدیدار ہی چھاؤنی پریشد یا بورڈ کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس طرح چھاؤنی پریشد کے مقامی موضوع کے انتظامیہ کا دارومدار اسی کے اوپر ہوتا ہے۔ چھاؤنی پریشد میں دو طرح کے رکن ہوتے ہیں۔ پہلے 2/1 اراکین کا انتخاب اس علاقے میں رہنے والے باشندوں کے ذریعے براہ راست

طور سے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور دوسرے 2/1 اراکین وزیر داخلہ یا حکومت کے ذریعے نامزد کیے جاتے ہیں۔ ان میں منتخب اراکین کی میعاد 3 سال ہوتی ہے جبکہ نامزد رکن کی میعاد جب تک رکن رہتے ہیں۔ چھاؤنی بورڈ کی تین زمرہ میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کا ذکر مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔

- اول زمرہ چھاؤنی پریشد جس کی شہری آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہے۔
- دوم زمرہ چھاؤنی پریشد جس کی شہری آبادی 25 سو سے زیادہ اور 10 ہزار سے کم ہے۔
- تیسرے زمرہ چھاؤنی پریشد جس کی شہری آبادی 25 سو سے کم ہے۔
- نامزد اراکین میں بنیادی طور پر مندرجہ ذیل عہدیدار شامل ہوتے ہیں۔
- مرکز کا کمانڈ آفیسر صدر ہوتا ہے اس لیے پریشد میں انتخاب کی صورت میں موافق اور خلاف میں برابر ووٹ ہونے پر اسے فیصلہ کن ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔
- ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے نامزد ایک اول درجہ کا مجسٹریٹ ہوتا ہے۔
- چھاؤنی کا طبّی افسر
- چھاؤنی کا ایگزیکٹیو انجینئر
- مرکز کا کمانڈنگ آفیسر کے ذریعے نامزد چار دوسرے فوجی آفیسر
- عوام کے ذریعے منتخب رکن

2.19 چھاؤنی بورڈ کے فرائض اور اختیارات *(Powers and Functions of Cantonment Board)*

چھاؤنی پریشد کے فرائض اور اختیارات مندرجہ ذیل ہیں:

- عوامی مقاموں، راستوں اور نالیوں کی صفائی کا انتظام کرنا۔
- ناگوار اور خراب تجارت اور کاروبار اور طرز عمل کا ضابطہ۔
- عوامی مقاموں اور سڑکوں پر روشنی کا انتظام۔
- صاف اور خالص پانی کا انتظام۔
- عوامی صحت، حفاظت و سہولیات کے لیے راستوں اور دیگر مقاموں سے روک تھام رکنے والے اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے کو ختم کرنا۔
- پرائمری تعلیم کا انتظام کرنا۔
- ہسپتالوں کو قائم کرنا اور ٹیلہ کاری انتظام کرنا۔
- سڑکوں کے کنارے و عوامی مقاموں پر سزر کاری اور ان کی دیکھ ریکھ کرنا۔

- پیدائش ووفات کا رجسٹریشن کرنا۔
- خطرناک مکانوں کو ہٹانااور محفوظ کرنا۔
- آگ بجھانے کاانتظام کرنا۔
- شمشان گھاٹوں کی دیکھ بھال اور ضابطہ۔
- پلوں،پلیوں،راستوں،قاضی یاوسوں،پاٹوں کاانتظام تعمیر اور دیکھ بھال۔
- صحت کے لیے غیر موزوں مقاموں کو رہائش گاہ بنانا۔
- عوامی مقاموں،تالابوں اور کنوؤں کی تعمیر کرنا۔
- سروے کرنا۔
- متعدی وبائی امراض پھیلنے پر امدادی کام کرنا۔
- بجلی کاانتظام کرنا۔
- عوامی نقل وحمل کاانتظام کرنا۔

2.20 ٹاؤن شپ یا صنعتی شہر یا شہرستان یا بستی *(Township)*

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں صنعتی ترقی کی ایک بھرپور اور متنوع تاریخ ہے۔ ہندوستان کے بہت سے سرکردہ صنعت کاروں نے صرف ملک کی اقتصادی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے بلکہ ان کمیونٹیوں کی سماجی اور ماحولیاتی بہبود میں بھی جہاں وہ کام کرتے ہیں انہوں نے ایسا کرنے کے لیے جو طریقے اپنائے ہیں ان میں سے ایک ٹاؤن شپ قائم کرنا ہے جو ان کے ملازموں اور ان کے خاندانوں کے لیے رہائش،تعلیم، صحت کی دیکھ بھال،تفریح اور دیگر سہولیات مہیا کرتی ہے۔ یہ بستیاں یاٹاؤن شپ نہ صرف کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کی مثالیں ہیں بلکہ شہری منصوبہ بندی،ڈیزائن اور اختراعات کی بھی ہیں۔ یہاں ایسی پانچ بستیاں یاٹاؤن شپ ہیں جنہیں ہندوستان کے معروف صنعت کاروں نے بنایا تھا۔

جمشید پور ہندوستان کا پہلا منصوبہ بند ٹاؤن شپ یا صنعتی شہر یا شہرستان ہے جس کی بنیاد سر جمشید جی ٹاٹا نے 1907 میں رکھی تھی۔ یہ ٹاٹا اسٹیل کا گھر ہے جو ہندوستان کا پہلا اور سب سے بڑا اسٹیل پلانٹ ہے۔ نیز ٹاٹا کی دیگر کمپنیاں جیسے ٹاٹا موٹرز،ٹاٹا پاور اور ٹاٹا کنسلٹنسی سرویسز وغیرہ۔ جمشید پور چوڑی سڑکوں،سایہ دار درختوں،پارکوں،باغات،مندروں،مساجد،گرجاگھروں،اسکولوں،کالجوں،ہسپتالوں اور چڑیاگھر کے ساتھ اپنے عالی معیار زندگی کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔

اوڈیشہ میں روورکیلا ایک ٹاؤن شپ ہے جو اسٹیل کی صنعت اور تعلیمی اداروں کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ روورکیلا اسٹیل پلانٹ کا مقام ہے جو ہندوستان کا پہلا پبلک اسٹیل پلانٹ ہے جسے اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا نے 1959 میں قائم کیا تھا۔ روورکیلا میں روورکیلا اسٹیل پلانٹ کے

ملازمین کے لیے ایک ٹاؤن شپ بھی ہے جسے اسٹیل ٹاؤن شپ کے نام سے جانا جاتا ہے جو 6 ہزار ایکر پر محیط ہے اور اس کی آبادی 2.5 لاکھ ہے۔ ٹاؤن شپ میں تعلیمی ادارے، کلب، اسٹیڈیم، گولف کورس، تفریح کے لیے بہت سی دوسری سہولیات موجود ہیں۔

شانتی گرام احمد آباد کے قریب 600 ایکر پر مشتمل ایک مربوط ٹاؤن شپ ہے جسے اڈانی گروپ نے 2010 میں قائم کیا تھا۔ اس کے تین زون ہیں۔ رہائشی، تجارتی اور تفریحی۔ اس میں 22,000 رہائشی یونٹس ہیں جن میں اپارٹمنٹس، ویلاز اور بزرگوں کے دوستانہ گھر شامل ہیں۔ اس کی آبادی 1.1 لاکھ ہے۔ اس میں 9 گولف کورس، کرکٹ گراؤنڈ، فٹبال گراؤنڈ، میوزیکل فاؤنٹین، شاپنگ پلازہ، ایک اسکول، ایک ہسپتال اور ایک مندر بھی ہے۔ شانتی گرام عیش وآرام اور طرزِ زندگی کی ایک مثال ہے، جس میں عالمی معیار کی سہولیات موجود ہیں۔

جام نگر گجرات کا ایک شہر ہے جو تیل صاف رکنے والی اور پیتل کی صنعتوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک ٹاؤن شپ یا بستی ہے جسے ریلائنس انڈسٹریز نے تیار کیا ہے جو ہندوستان میں نجی شعبے کی سب سے بڑی کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ یہ 750 ایکر پر محیط ہے اور اس میں 6500 خاندان ہیں جو ریلائنس انڈسٹری کے لیے کام کرتے ہیں۔ بستی میں اسکول، ہسپتال، پارکس، مندر اور دیگر سہولیات موجود ہیں۔ ریلائنس انڈسٹری ایک کارپوریٹ ہے جو سماجی ذمہ داری اور شہری ترقی کی ایک مثال ہے۔

مودی نگر اتر پردیش کا ایک قصبہ ہے جس کی بنیاد رائے بہادر گجر مل مودی نے 1933 میں مودی گروپ کے بانی نے رکھی تھی۔ یہ مودی انڈسٹریز کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جو کاغذ، چینی، کیمیکل، ربڑ اور ٹیکسٹائل میں دلچسپی رکھتی ہے۔ مودی نگر ایک ٹاؤن شپ یا بستی ہے جس میں مودی انڈسٹریز کے ملازم رہتے ہیں۔ اس کی آبادی تقریباً 1.8 لاکھ ہے اور اس کی شرح خواندگی 80 فیصد ہے۔ بستی میں اسکول، کالج، ہسپتال، ریلوے اسٹیشن ہے۔ مودی نگر اپنی سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں جیسے کھیل، موسیقی، ڈرامہ اور تہواروں کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ٹاؤن شپ بنیادی طور پر بڑے پیمانے پر رہائشی ترقیات ہے جو ایک ہی پراجیکٹ کے اندر مختلف سہولیات اور بنیادی ڈھانچے کو مربوط کرتی ہے۔ ان منصوبوں میں عام طور پر رہائشی مکان، اسکول، ہسپتال، شاپنگ کمپلیکس، پارکس اور دیگر تفریحی سہولیات شامل ہیں۔ یہ سب ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند اور گیٹڈ کمیونٹی کے اندر ہوتی ہیں۔ خیال یہ ہے کہ ایک ایسا مائیکروسٹی بنایا جائے جو رہائشیوں کو کام، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور تفریح کے لیے طویل فاصلے تک سفر کرنے کی ضرورت کو کم کرنے کے لیے ایک مکمل زندگی کا تجربہ فراہم کرے۔

ٹاؤن شپ یا بستی کا تصور نیا نہیں ہے۔ یہ کئی دہائیوں سے دنیا کے کئی حصوں میں رائج ہے، تاہم ہندوستان میں اس رجحان نے پچھلی دہائی میں کئی عوامل کی وجہ سے زور پکڑا ہے جس میں تیزی سے شہری کاری، آمدنی میں اضافہ، طرز زندگی کی ترجیحات میں تبدیلی اور معیاری مکانات کی بڑھتی ہوئی مانگ شامل ہیں۔

ٹاؤن شپ یا شہرستان یا صنعتی شہر حکومت کی ایک اور شکل ہے جو پلانٹ یا صنعت کے پاس قریب قائم کالونیوں میں رہنے والے عملے اور کارکنوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ یہ تکنیکی، غیر تکنیکی عملہ اور کچھ انجینئرز پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے کوئی منتخب اراکین نہیں ہوتے ہیں اور یہ محض بیوروکریٹک ڈھانچے کی توسیع ہے۔ عوامی صنعت ٹاؤن شپ کی انتظامیہ کی دیکھ بھال کے لیے ٹاؤن ایڈمنسٹر کا تقرر کرتا ہے۔

ٹاؤن ایڈمنسٹریٹر کی مدد کچھ انجینئرز اور دیگر تکنیکی اور غیر تکنیکی عملہ کرتے ہیں۔ ایک ٹاؤن شپ یا بستی بنیادی طور پر ایک منصوبہ بند کمیونٹی ہے۔ یہ ایک خود ساختہ علاقہ ہے جو مربوط انفراسٹرکچر اور خدمات کے ساتھ رہائش کے لیے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ یہ حکومت کی اکائی نہیں ہوتی ہے بلکہ ایک تصفیہ ہے جس کا انتظام ایک بڑی اتھارٹی جیسے کونسل یا شہر کرتا ہے۔ بستی یا شہرستان یا صنعتی شہر کی ساحت میں رہائشی علاقوں، تجارتی جگہوں اور عوامی بنیادی ڈھانچے کا امتزاج شامل ہے۔ یہ سب ایک ہم آہنگ رہنے کا ماحول بنانے کے لیے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ ٹاؤن شپ میں عام طور پر رہائش کے مختلف اختیارات ہوتے ہیں۔ اپارٹمنٹس سے لے کر ایک خاندان کے گھروں تک، مختلف ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتے ہیں۔ ان میں اکثر تجارتی مراکز، شاپنگ مالز اور دیگر کاروباری ادارے شامل ہوتے ہیں۔ اس میں اسکول، اسپتال، پارک اور تفریحی سہولیات جیسی ضروری سہولیات کے ساتھ ساتھ پانی، صفائی اور بجلی جیسی سہولیات بھی شامل ہوتی ہیں۔ بستی یا ٹاؤن شپ کی تشکیل دیہی علاقوں میں کی جاتی ہے موجود شہروں کی سرحدی علاقوں میں کی جاتی ہے۔

2.21 ٹاؤن شپ بستی کی خصوصیات *(Characteristics of Township)*

ٹاؤن شپ دیگر شہری اداروں سے بہت زیادہ مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- ٹاؤن شپ یا بستی مکمل طور سے منصوبہ بند اور منظم ہوتی ہیں کیونکہ ان کو صنعتی اداروں کے مطابق ہی قائم کیا جاتا ہے۔
- ان ٹاؤن شپ یا بستی پر کیا جانے والا خرچ عوامی صنعتی اداروں کے بجٹ کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے، اس لیے ان میں موجود شہری سہولیات دیگر شہری اداروں سے کافی اعلیٰ سطح کی ہوتی ہیں۔ ان میں بنیادی طور پر پانی، بجلی، سڑک، پانی کا انخلاء، علاج، تعلیم، بازار، کلب، کمیونٹی مرکز، کھیل کا میدان، پارک، کانفرنس ہال وغیرہ۔
- ٹاؤن شپ کے کام کے مقام میں رہنے والے لوگوں کو مہیا کرائی جانے والی سہولیات اور خدمات کا تمام خرچ صنعتی ادارے کے ذریعے برداشت کیا جاتا ہے۔
- ان علاقوں میں موجود روزگار اور دیگر خدمات لوگوں کو تیزی کے ساتھ اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں، جس سے نزدیک غیر منظم ترقی کو ترغیب حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے شہری سہولیات اور خدمات کی نظر سے اس مکمل علاقے کو نظر میں رکھ کر ترقیاتی پروگرام تشکیل کیا جانا چاہیے۔
- عوامی صنعتی اداروں کے ذریعے قائم ٹاؤن شپ سرحدی علاقوں کے ساتھ اپنے انضمام کی مخالفت کرتی ہیں کیونکہ ان کو خوف ہے کہ اس طرح کے انضمام سے صنعت کا بجٹ اور انتظامی دمہ داری میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

2.22 ٹاؤن شپ کے فرائض *(Functions of Township)*

اس کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- ٹاؤن شپ ایک اچھی طرح سے منظم اور مؤثر ماحول پیدا کرنے کے لیے قائم کی جاتی ہیں جو کسی علاقے کی مخصوص ترقی کرتی ہیں۔

- یہ کمیونٹی کے ہموار کام کو یقینی بناتے ہوئے ضروری انفراسٹرکچر کو برقرار رکھتی اور چلاتی ہیں۔
- ٹاؤن شپ یا بستی رہائشیوں کو مختلف خدمات فراہم کرتی ہیں بشمول تحفظ، ویسٹ مینجمنٹ اور کمیونٹی سپورٹ وغیرہ۔
- یہ مقامی کاروبار کو مدد کرتی ہیں اور بستی کے اندر روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں۔
- ٹاؤن شپ اکثر رہائشیوں کے درمیان کمیونٹی کے احساس کو فروغ دینے کے لیے تقریبات اور سرگرمیوں کا اہتمام کرتی ہیں۔

2.23 محکمہ بندرگاہ *(Port-Trust)*

محکمہ بندرگاہ ایک قسم کا شہری مقامی ادارہ ہے جو بندرگاہ کے علاقے میں قائم کیا جاتا ہے جس کا اہم مقصد بندرگاہوں کا انتظام اور تحفظ کرنا اور شہری سہولیات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ پورٹ ٹرسٹ بورڈ ہندوستان میں ایک قانونی ادارہ ہے جو شہری اور سمندری قانون کے تحت تجارتی بندرگاہ کے ذریعے جہازرانی اور تجارت کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ پورٹ ٹرسٹ بندرگاہی شہروں جیسے ممبئی، کولکتہ اور چنئی میں قائم ہیں۔ ملک میں کل 12 بڑی بندرگاہ ہیں اور 200 معمولی بندرگاہیں ہیں۔ بڑی بندرگاہوں کی ہندوستان دستور کے یونین میں شامل ہیں۔ 1963 کا پورٹ ٹرسٹ ایکٹ تمام 12 بڑے بندرگاہوں اور معمولی بندرگاہوں کو 1908 کے *IPA* ایکٹ کے تحت کنٹرول کرتا ہے۔ جبکہ جہازرانی کی وزارت بڑی بندرگاہوں کو کنٹرول کرتی ہیں جبکہ معمولی بندرگاہیں ان کے متعلقہ ریاستی پری ٹائم بورڈز/ریاستی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہوتی ہیں۔ ایک پورٹ ٹرسٹ پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایک قانونی ادارہ ہے۔ منتخب اور نامزد اراکین پر متشمل ہوتا ہے۔ اس کے چیرمین ایک سرکاری افسر ہوتا ہے۔ اس کے شہری فرائض تقریباً میونسپلٹی کے مساوی ہوتے ہیں۔

ہندوستان کے بڑے بندرگاہوں کے ٹرسٹ درج ذیل ہیں:

- ممبئی پورٹ ٹرسٹ
- کولکتہ پورٹ ٹرسٹ
- چنئی پورٹ ٹرسٹ
- کوچین پورٹ ٹرسٹ
- دین دیال پورٹ ٹرسٹ
- جواہر لعل نہرو پورٹ ٹرسٹ
- پارادیپ پورٹ ٹرسٹ
- مورموگاو پورٹ ٹرسٹ
- نیو منگلور پورٹ ٹرسٹ
- وشاکھاپٹنم پورٹ ٹرسٹ

- وی او چیدامبنار پورٹ ٹرسٹ

بندر گاہوں کا انتظام ایک بڑے بورڈ آف ٹرسٹیز کے ذریعے کیا جاتا ہے جو مختلف مفاداتی گروپوں جیسے کہ بندر گاہ کے صارفین، مزدوروں اور تجارتی انجمنوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوتا ہے جو فیصلہ سازی کو مشکل بناتا ہے۔

بندر گاہوں کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- یہ مؤثر اور سرمایہ کاری مؤثر پورٹ خدمات فراہم کرتا ہے۔
- یہ بین الاقوامی معیار کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور جہازوں کی تیزی سے تبدیلی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔
- افرادی قوت کو ایک اثاثہ کے طور پر پہچان کر اسے بدلتے ہوئے بندر گاہ کے منظر نامے کے مطابق ڈھالنے کے لیے پُرامن مزدور طبقات کو برقرار رکھتا ہے۔
- مجموعی طور پر معاشرے میں منصفانہ حصہ دیگر سماجی ترقی میں شرکت کرتا ہے۔

2.24 خصوصی اہداف ایجنسی *(Special Purpose Agency)*

ایک خصوصی اہداف ایجنسی شہری مقامی ادارہ کی ایک قسم ہے جو ریاست کی طرف سے مقرر کردہ سرگرمیاں یا مخصوص کام انجام دینے کے لیے قائم کی گئی ہے جو جائز طور پر میونسپل کارپوریشنز یا میونسپلٹی یا دیگر مقامی شہری حکومتوں کے ڈومین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح، ایک خصوصی اہداف ایجنسی ایک فرائض پر مبنی شہری مقامی ادارہ ہے۔ یہی چیز اسے دوسرے قسم کے شہری مقامی حکومت ادارے سے مختلف بناتی ہے جو علاقے پر مبنی ہے۔ یہ ان کی مخصوص فرائض پر مبنی تخلیق کی وجہ سے ہے۔ انہیں حصوصی مقصد ایجنسی یا ایک مقصد ایجنسی، ایک کام پر مبنی شہری مقامی ادارے کے نام سے جانا جاتا ہے۔ خصوصی مقاصد کی ایجنسیوں کی کچھ نمایاں مثالیں یہ ہیں:

- پانی کی فراہمی اور سیوریج بورڈ
- رہائشی بورڈ
- بجلی کی فراہمی کا بورڈ
- شہری نقل و حمل بورڈ
- آلودگی کنٹرول بورڈ وغیرہ

یہ ایک ایگزیکٹیو ریزرویشن کے دریعے محکموں یا ریاستی مقننہ کے ایکٹ کے ذریعے قانونی ادارے کے طور پر قائم کیے گئے ہیں۔ یہ خود مختار اداروں کے طور پر کام کرتے ہیں اور مقامی شہری حکومتوں (میونسپل کارپوریشنز اور میونسپلٹیز وغیرہ) سے آزادانہ طور پر انہیں تفویض کردہ کاموں سے نمٹتے ہیں۔ اس طرح یہ بلدیاتی اداروں کے ماتحت ایجنسیاں نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ٹاؤن امپرومنٹ ٹرسٹ، اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹیز جسے *DDA*، *HUDA* شامل ہیں۔ یہ ایجنسیاں خود مختار طور پر کام کرتی ہیں اور دیگر مقامی شہری حکومتوں سے آزادانہ طور پر اپنے

مخصوص کاموں کے لیے ذمہ دار ہیں۔ مثال کے طور پر آگرہ اسمراٹ سٹی اسپیل پرپز وہیکل، آگرہ میونسپل کارپوریشن سے آزادانہ طور پر اسمارٹ سٹی پراجیکٹ کو نافذ کرتی ہے۔

2.25 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں آپ نے:

- دیہی مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔
- گرام پنچایت کو جانا۔
- پنچایت سمیتی کو سمجھا۔
- ضلع پریشد پر بحث کیا۔
- شہری مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔
- میونسپل کارپوریشن کو جانا۔
- میونسپل کونسل یا میونسپلٹی کو سمجھا۔
- مطلع شدہ علاقے پر بحث کی۔
- چھاؤنی بورڈ کو جانا۔
- ٹاؤن شپ یا بستی کو سمجھا۔
- خصوصی اہداف ایجنسی پر بحث کیا۔

2.26 کلیدی الفاظ (Keywords)

- میونسپلٹی: ایک بنیادی طور پر شہری سیاسی اکائی ہے، جس میں کارپوریٹ اور خود حکومت کی طاقت ہوتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن: ایک قسم کا شہری مقامی ادارہ ہے جو شہری علاقوں کو کنٹرول اور نگرانی کرتا ہے۔
- شہریانہ: اس سے مراد دیہی علاقوں میں بسنے والی آبادی کا شہری علاقوں میں منتقل ہونے کا عمل ہے۔
- منصوبہ بندی کمیشن: منصوبہ بندی کمیشن حکومت ہند کا ایک ادارہ تھا جس نے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے 5 سالہ منصوبے کو بھی مرتب کیے تھے۔
- ٹاؤن شپ: ٹاؤن شپ یا بستی ایک قسم کا شہری ادارہ ہے۔
- ٹاؤن ایریا کمیٹی: ایک شہری ادارہ ہے جو کسی شہر کے انتظامی امور کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔
- کنٹونمنٹس بورڈ: ہندوستان میں ایک شہری بلدیاتی ادارہ ہے جو وزارت دفاع کے کنٹرول میں آتا ہے۔

2.27 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

2.27.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ ہندوستان میں سب سے پہلے میونسپل کارپوریشن کہاں قائم کیا گیا تھا۔

(*a*) مدراس (*b*) کلکتہ

(*c*) ممبئی (*d*) دہلی

2۔ میونسپل کارپوریشن کے انتظامی سربراہ کو کیا کہا جاتا ہے؟

(*a*) کارپوریٹر (*b*) میئر

(*c*) کمشنر (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ شہری علاقہ میں مقامی حکومت کے کتنے اقسام ہیں؟

(*a*) 6 (*b*) 8

(*c*) 10 (*d*) 12

4۔ کس دستوری ترمیم سے شہری بلدیاتی نظام کو دستوری حیثیت حاصل ہوئی؟

(*a*) 71ویں (*b*) 72ویں

(*c*) 73ویں (*d*) 74ویں

5۔ کنٹونمنٹس بورڈ ہندوستان میں کس وزارت کے تحت کام کرتا ہے؟

(*a*) وزارت داخلہ (*b*) وزارت دفاع

(*c*) وزارت مالیات (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

6۔ گرام پنچایت کے مکھیا کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

(*a*) 3 (*b*) 4

(*c*) 5 (*d*) 7

7۔ گرام پنچایت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) سرپنچ (b) سکریٹری

(c) قانون گو (d) پٹواری

8۔ بلاک سمیتی کا انتظامی سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) چیرمین (b) نائب چیرمین

(c) بی ڈی او (d) ایم ایل اے

9۔ بلاک سمیتی میں خواتین کے لیے نشستوں کا ریزرویشن کتنا ہوتا ہے؟

(a) 1/2 (b) 1/4

(c) 1/3 (d) 1/10

10۔ ضلع پریشد کے اجلاس کی صدارت کون کرتا ہے؟

(a) ضلع پریشد کا صدر (b) نائب صدر

(c) ضلع مجسٹریٹ (d) ان میں سے کوئی نہیں

2.27.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. میونسپل کارپوریشن کی ساخت کو بیان کیجیے۔
2. میونسپل کونسل یا میونسپلٹی کی تشکیل کا جائزہ لیجیے۔
3. ٹاؤن شپ یا بستی پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. گرام پنچایت کے فرائض بیان کیجیے۔
5. ضلع پریشد کے صدر کے انتخاب کا جائزہ لیجیے۔

2.27.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. میونسپل کارپوریشن کے اختیارات اور فرائض بیان کیجیے۔
2. ضلع پریشد کے فرائض اور اختیارات بیان کیجیے۔

3. چھاؤنی پریشد کے فرائض اور اختیارات بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	*(a)*	2۔	*(c)*	3۔	*(a)*	4۔	*(d)*	5۔	*(b)*
6۔	*(c)*	7۔	*(a)*	8۔	*(c)*	9۔	*(c)*	10۔	*(a)*

اکائی 3—ہندوستان میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر

(Financial Perspective of Local Government in India)

اکائی کے اجزا:

3.0 تمہید

3.1 مقاصد

3.2 مقامی حکومت کی مالیات

3.3 گرام پنچایت کے مالی وسائل

3.4 پنچایت سمیتی کے آمدنی کے ذرائع

3.5 ضلع پریشد کے آمدنی کے ذرائع

3.6 میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع

3.7 میونسپل کونسل یا میونسپلٹی کے آمدنی کے ذرائع

3.8 نگر پنچایت کے آمدنی کے ذرائع

3.9 مطلع شدہ ایریا کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع

3.10 ٹاؤن ایریا کمیٹی یا شہری علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع

3.11 بستی کے آمدنی کے ذرائع

3.12 کنٹونمنٹ بورڈ یا چھاؤنی کے آمدنی کے ذرائع

3.13 پورٹ ٹرسٹ کے آمدنی کے ذرائع

3.14 مخصوص اہداف ایجنسی کی آمدنی کے ذرائع

3.15 اکتسابی نتائج

3.16 کلیدی الفاظ

3.17 نمونہ امتحانی سوالات

3.17.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

3.17.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

3.17.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

3.0 تعارف *(Introduction)*

مقامی حکومت کا مالیاتی ایک اہم نظام ہے جو ہندوستان میں مقامی اداروں کو فنڈز یکجا کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ نظام مقامی لوگوں کو ان کی ضروریات کو پورا کرنے اور ان کی حکمرانی کے نظام کو مزید مؤثر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ مقامی حکومت کا مالیات ایک پیچیدہ اور متحرک موضوع ہے۔ مقامی حکومتوں کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ وہ اپنے مالیات کو مؤثر طریقے سے انتظام کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ ضروری خدمات فراہم کر سکیں اور اپنے رہائیشیوں کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ مقامی حکومت کے ادارے عوام کی اُمیدوں پر تبھی پورا اتر سکتے ہیں جب انہیں زیادہ مالی آزادی دی جائے اور ایسی مالی آزادی انہیں زیادہ مؤثر اور جوابدہ بنا سکتی ہے۔ اس نظام کو تسلیم کرنے کا سب سے اہم مقصد یہی ہے کہ اس کے ذریعے سے ملک کے سبھی شہری اپنے جمہوری حقوق کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے معاشرے کے آخری شہری کی شراکت یقینی بنائی جاسکتی ہے، جس کی وجہ سے دور دراز کے دیہی علاقوں کے شہری بھی جمہوری تنظیموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں 3/2 سے بھی زیادہ آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے۔ وہاں مقامی حکومت کا کردار اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ اگر مقامی حکومتوں کو مالیاتی تعاون نہیں حاصل ہو گی تو مقامی حکومت کے نچلی سطح پر بہت بڑی رکاوٹیں بن جائیں گی۔ اس لیے مقامی حکومتوں کو آزاد اور مالی طور پر مضبوط ہونے کے لیے مالی لامرکزیت بہت ضروری ہے۔

3.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلباء! اس اکائی میں آپ

- مقامی حکومت کے مالیات کا جائزہ لیں گے۔
- گرام پنچایت کے مالی وسائل کو جانیں گے۔
- پنچایت سمیتی کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کریں گے۔
- ضلع پریشد کے آمدنی کے ذرائع پر بحث کریں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کریں گے۔
- میونسپلٹی کے آمدنی کے ذرائع کا جائزہ لیں گے۔
- نگر پنچایت کے آمدنی کے ذرائع کو جانیں گے۔
- مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع پر بحث کریں گے۔

- ٹاؤن ایریا کمیٹی یا شہری علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع کو جانیں گے۔
- ٹاؤن شپ یا بستی کے آمدنی کے ذرائع کو جانیں گے۔
- کنٹونمنٹ بورڈ کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کریں گے۔
- پورٹ ٹرسٹ اور مخصوص اہداف ایجنسی کی آمدنی کے ذرائع کو جانیں گے۔

3.2 مقامی حکومت کی مالیات *(Finances of Local Government)*

ہندوستان میں مقامی حکومتیں مرکزی حکومت سے مختلف اسکیموں کے ذریعے مالی امداد حاصل کرتی ہیں جیسا کہ 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ جو پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے قیام کو لازمی قرار دیتی ہیں اور انہیں کچھ مالی اختیارات منتقل کرتی ہیں۔ انہیں مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں اور مخصوص منصوبوں کے لیے گرانٹس کے ذریعے مالی مدد بھی ملتی ہے۔ 73ویں اور 74ویں ترمیمی ایکٹ نے ہندوستان میں مالیات کو مرکزیت دینے اور مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ ترامیم دیہی علاقوں میں پنچایتی راج اداروں اور شہری علاقوں میں میونسپلٹیوں کے قیام کے لیے فراہم کرتی ہیں اور یہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپنے وسائل جمع کرنے اور مالی مختص کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ مرکزی حکومت مختلف اسکیموں کے ذریعے مقامی حکمونوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہیں بشمول مخصوص ترقیاتی منصوبوں کے لیے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیمیں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی، تعلیم اور صفائی جیسے منصوبوں کے لیے گرانٹس، ریاستی حکومتیں مقامی حکومتوں کو ان کے اپنے ٹیکس محصولات کا ایک حصہ منتقل کرکے اور مخصوص پروگراموں اور منصوبوں کے لیے فنڈز مختص کرکے بھی مالی مدد فراہم کرتی ہیں۔ مقامی حکومتیں بھی ٹیکسوں، فیسوں اور دیگر چارجز کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ کرتی ہیں۔ ریاستی اور مرکزی حکومت کی طرف سے جمع کیے گئے ٹیکسوں کا ایک حصہ مقامی اداروں کو مختص کیا جاتا ہے، جس کا تعین اکثر ریاستی مالیاتی کمیشن کرتے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ دیگر اداروں کی طرف سے مالی مدد گرانٹس اور قرضوں کی شکل میں فراہم کی جاتی ہیں۔ میونسپل سرویس فینانسنگ اور ڈیلیوری میں نجی سیکٹر کی شراکت کے امکان بہت تیزی سے اضافہ ہو رہے ہیں۔ خاص طور سے شہری علاقوں میں 73ویں اور 74ویں دستوری ترامیم کا مقصد مالی اختیارات مقامی حکومتوں کو منتقل کرنا تھا۔ لیکن منتقلی کی حد ریاستوں کے درمیان مختلف ہوتی ہے جس کی وجہ سے مقامی اداروں میں مالیاتی صالاحیت غیر مساوی ہوتی ہے۔ مرکزی مالیاتی کمیشن مقامی اداروں کو فنڈز مختص کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خاص طور پر مرکزی حکومت کی جانب سے منتقلی کے ذریعے مقامی حکومتوں کو ان خدمات اور سرگرمیوں کی مالی اعانت کے لیے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جن کے لیے وہ ذمہ دار ہیں۔

مقامی حکومت کی دستوری حیثیت 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ میں بندوبست کرتی ہے کہ ریاستی حکومتوں کو ہر 5 سال بعد ریاستی مالیاتی کمیشن تشکیل دینا چاہیے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن ریاست اور مقامی اداروں (دیہی اور شہری دونوں) کے درمیان وسال کی تقسیم کے بارے میں سفارشات پیش کریں گی۔ 73ویں دستوری ترمیمی ایکٹ 1992 نے پنچایتی راج اداروں کو دستوری درجہ دیا اور یکساں ڈھانچہ

(پنچایتی راج کے تئیں درجات) انتخاب، درج فہرست دات، درج فہرست قبائل اور خواتین کے لیے نشستوں کے تحفظ اور پنچایتی راج کے فنڈز اور کاموں کی تقسیم کا نظام قائم کیا۔

- دستور ہند کی دفعہ G243 ریاستی مقننہ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ پنچایتوں مقامی حکومتی اداروں کے طور پر کام کرنے کا اختیار فراہم کریں۔
- پنچایتوں کو مالیاتی بااختیار بنانے کے لیے دفعہ G243، دفعہ 284(3) ھطر دفعہ I243 کے مطابق انتظامات کیے گئے ہیں۔
- دفعہ H243 ریاستی مقننہ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ پنچایتوں کو ٹیکس، ڈیوٹیز، ٹولز، فیسیس لگانے، جمع کرنے اور مناسب ٹیکس لگانے کا اختیار دیں۔ یہ انہیں یہ ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیس پنچایتوں کو تفویض کرنے بھی اجازت دیتا ہے۔ شرائط اور حدود کے ساتھ۔
- دفعہ 280(3) یہ مرکزی مالیاتی کمیشن کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ صدر جمہوریہ کو سفارشات پیش کرے کہ ریاست کے مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کو پورا کرنے کے لیے ریاست کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ کو بڑھانے کے لیے درکار اقدامات کی سفارشات کرے۔
- دفعہ 243(I) گورنر کے ذریعے ہر 5 سال بعد ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کا حکم دیتا ہے۔ ان کمیشنوں کو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لینے اور گورنر کو مشورہ دینے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔
- ریاست اور پنچایتوں کے درمیان ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں کی تقسیم کے لیے رہنما اصول بشمول ان کے متعلقہ حصص اور پنچایتوں کے مختلف سطحوں کے درمیان مختص۔
- پنچایتوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے اقدامات۔
- گورنر کی طرف سے بھیجا گیا کوئی اور مالیاتی امور۔

تمام سرکاری پروگرام مناسب وسائل نہ ہونے کی صورت میں تمام سرکاری پروگرام محض کاغذی چیزیں رہیں گی۔ درحقیقت، حکومت اپنے کوئی بھی سماجی اور معاشی اہداف مطلوبہ مالیاتی کے بغیر حاصل نہیں کر سکتی۔ اس طرح یہ محفوظ طریقے سے نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ پنچایتی راج کی کامیابی کے لیے مالیات ضروری ہے۔ پنچایتی راج کا آمدنی ایک ریاست سے دوسرے ریاست میں مختلف ہوتی ہے۔ لیکن پنچایتی راج اداروں کی آمدنی کے ذرائع عام طور پر دیل میں گروپ کیے جاسکتے ہیں۔

- ٹیکس ریونیو
- نان ٹیکس ریونیو
- امدادی امداد
- قرض

- ریاستی ٹیکس کا حصہ
- عطیات اور شراکت

3.3 گرام پنچایت کے مالی وسائل *(Financial Resource of Gram Panchayat)*

پنچایت مالیات سے مراد ہندوستان میں پنچایتی راج اداروں سے وابستہ مالیاتی انتظام اور فنڈنگ کے طریقہ کار سے ہے۔ پنچایت مالیات میں ان اداروں کی آمدنی پیدا کرنا، بجٹ سازی اور اخراجات کے عمل شامل ہیں۔ اس میں مقامی سطح پر مختلف ترقیاتی اور انتظامی کاموں کو انجام دینے کے لیے وسائل جمع کرنا اور فنڈز مختص کرنا شامل ہے۔ پنچایتوں کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے گرانٹ ملتی ہے۔ یہ گرانٹس مخصوص اسکیموں کے تحت یا مرکزی مالیاتی کمیشن کے تحت اور ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ زیادہ تر گرام پنچایتوں کے پاس بھی بڑے پیمانے پر غیر استعمال شدہ آمدنی کے ذرائع ہیں۔ زمینی محصول، گاڑیوں کا ٹیکس، گاؤں کی جغرافیائی حدود میں واقع صنعتوں پر ٹیکس، ٹول ٹیکس اور تہوار ٹیکس سبھی گرام پنچایت کے لیے فنڈنگ کے ذرائع ہیں۔

گرام پنچایتیں غیر سرکاری تنظیموں، تعلیمی ٹرسٹوں، مذہبی اداروں اور بین الاقوامی ایجنسیوں سے جامع گاؤں کی ترقی کے لیے فنڈز کے لیے بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ بحران کے وقت ضلع کلکٹر کے پاس فنڈز کی تقسیم کا اختیار ہوتا ہے۔ حکومت کی اعلیٰ سطحوں سے فنڈز کی منتقلی پنچایت کے وسائل کا ایک اہم جز ہے۔ مقامی ٹیکسیشن نظام کا وجود کسی منتخب ادارے کے معاملات میں شہریوں کی شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ یہ ادارے کو اپنے اجزاء کے لیے کبھی دمہ دار ٹھہراتا ہے۔ گرام پنچایتیں اپنے وسائل جمع کرنے کے معاملے میں بہتر حیثیت میں ہوتی ہیں کیونکہ ان کا اپنا ٹیکس ڈومین ہے جبکہ پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد داخلی وسائل پیدا کرنے کے لیے مکمل طور پر ٹول ٹیکس، فیس اور غیر ٹیکس محصول پر انحصار کرتے ہیں۔ ریاستی پنچایتی راج ایکٹ کے تحت زیادہ تر ٹیکس کے اختیارات گاؤں کی پنچایتوں کو سونپے گئے ہیں۔ بلونت راؤ مہتا کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ٹیکس وصول کا کام سرکاری ملازموں پٹواریوں سے لے کر گرام پنچایت کو دیا جاسکتا ہے۔ کمیٹی نے تجویز پیش کی تھی کہ گرام پنچایتیں دیہی علاقوں کو تمام ترقیاتی پروگراموں کے لیے کام کرے گی۔ سمیتی نے گرام پنچایت کے مالی وسائل مندرجہ ذیل ذرائع بیان کیے ہیں:

- زمین جائیداد اور مکانات پر ٹیکسوں کی وصولی۔
- کسٹم ڈیوٹی یا چنگی۔
- پاٹوں اور بازاروں پر ٹیکس۔
- ٹرانسپورٹ اور مواصلات پر لائسنس فیس ٹیکس۔
- بجلی پر ٹیکس، روشنی پر ٹیکس۔
- پانی پر ٹیکس

- صفائی پر ٹیکس
- مویشی خانوں سے مالی وسائل
- مقامی علاقوں میں کام کر رہے قصائی خانوں پر ٹیکس
- مقامی علاقوں میں خرید و فروخت کی چیزوں پر ٹیکس۔
- پنچایتی سمیتی اور ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس۔
- عام استعمال کے وسائل پر فیس جیسے چرائی زمین، ٹیوبیل پر ٹیکس۔
- بازاروں میں فروخت ہونے والے جانوروں پر ٹیکس۔
- ٹیلی فون پر ٹیکس
- تجارتی پیشوں، سڑکوں، ہسپتالوں، اسکولوں اور عام لوگوں کے زیر استعمال جگہوں کو روشن کرنے کے لیے ٹیکس۔
- مرکزی مالیاتی کمیشن کی سفارش پر مرکز سے گرانٹس حاصل کرتی ہیں۔
- پنچایت عوامی نمائندوں جیسے ایم پی، ایم ایل اے اور ایم ایل سی سے بھی مالی تعاون حاصل کرتی ہیں۔
- یہ ریاستی حکومت سے قرض بھی لے سکتی ہیں۔
- گرام پنچایتیں گاؤں کی ترقی کے لیے غیر سرکاری اداروں، تعلیمی ٹرسٹ، مذہبی اداروں اور بین الاقوامی اداروں سے بھی مالی تعاون اور امداد حاصل کر سکتی ہیں۔
- معاشی بحران اور آفات کے دوران ضلع مجسٹریٹ بھی پنچایتوں کو مالی تعاون فراہم کر سکتا ہے۔
- پنچایت کے مالی وسائل کا ذرائع اس کے ذریعے لگائے گئے جرمانہ اور دیگر فیس ہے، جیسے پنچایت آرام گھر کے استعمال کے لیے فیس، گلی اور بازاروں میں روشن کی فیس، پانی، ٹیکس وغیرہ۔ ان ٹیکسوں کا استعمال صرف انہیں پنچایتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جو سہولیات فراہم کرتی ہیں۔
- پنچایتوں کے مالی وسائل کے اور بھی ذرائع ہیں جیسے جیسے پنچایت کے سرحد میں کوڑا کرکٹ، گوبر، گندگی کو فروخت کرنے سے، میلوں وغیرہ سے پنچایت کی جائیداد سے بھی مالی وسائل ہوتا ہے۔ مچھلی پالنے اور بیچنے سے بھی پنچایتوں کو مالی امداد حاصل ہوتی ہے۔
- دیہاتوں اور دیگر ذرائع سے عطیات اور تعاون۔
- نکاسی آب ٹیکس
- رجسٹریشن
- اجتماعی کاموں کے لیے عطیہ
- حکومت دیہاتوں میں مالی وسائل پیدا کرنے کے لیے مختلف پروگرام چلاتی ہیں۔

- پنچایتی بزنس ٹیکس اور ٹریول ٹیکس وصول کرتی ہیں۔
- پنچایتیں تمام مجرموں سے مختلف شکلوں کے جرمانے وصول کرتی ہیں۔
- پنچایتیں عارضی تھیٹر پر تفریحی ٹیکس لگا سکتی ہیں۔
- رضاکارانہ عوامی کارپوریشنز

گرام پنچایت پنچایتی راج نظام کی سب سے نچلی سطح ہے جو گاؤں کی سطح پر کام کرتی ہے۔ یہ مقامی حکمرانی، ترقی اور کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ پنچایتیں جو حکومتی پروگراموں کو نافذ کرنے اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے نچلی سطح کے اداروں کے طور پر کام کرتی ہیں۔ مرکز اور ریاستی حکومتوں سے گرانٹس حاصل کرتی ہیں اور ساتھ ہی مقامی ٹیکس محصولات اور صارف کے معاوضوں جیسے اندرونی ذرائع سے اپنی آمدنی کو محدود طریقے سے اکٹھا کرتی ہے اور بیرونی ذرائع سے بشمول عالمی بینک جیسے بین الاقوامی اداروں سے گرانٹس حاصل کرتی ہیں۔ پنچایتوں کو اپنا ذریعے آمدنی پیدا کرنے کے لیے ریاستیں انہیں ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیس لگانے کا اختیار دے سکتی ہیں اور یہ ٹیکس پر مبنی اپنا ذریعہ آمدنی پنچایت کی شناخت کو مقامی حکومت کے طور پر مضبوط کرتی ہیں، تاہم محدود منتخب نمائندوں کی ہچکچاہت اور انتظامی حدود اکثر اسے محدود کر دیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں پنچایتیں اکثر مندرجہ ذیل طریقوں سے فنڈز حاصل کرتی ہیں:

- مرکزی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر مبنی دستور کی دفعہ 280 کے ذریعے مرکزی حکومت کی طرف سے گرانٹس۔
- دفعہ 243(I) اور ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کے ذریعے ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس۔
- مرکزی اسپانسرڈ پروگراموں اور اضافی مرکزی امداد کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے پروگرام کے لیے مخصوص قرضے یا گرانٹس۔
- اندرونی وسائل کی پیداوار (ٹیکس اور نان ٹیکس)۔

3.4 پنچایت سمیتی کے آمدنی کے ذرائع *(Financial Sources of Block Panchayat)*

پنچایت سمیتی یا بلاک سماتی مقامی حکومت دوسرا درجہ ہے۔ ہر بلاک کی ایک کمیٹی ہوتی ہے۔ (a) یہ گرام پنچایتوں کے تمام پردھان (b) ہر گرام پنچایت علاقے سے براہ راست منتخب ہونے والی تین ارکان (c) بلاک سے ضلع پریشد کے منتخب ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسمبلی کے منتخب اراکین اس کے علاقے سے لوک سبھا کے منتخب رکن اور اس علاقے سے منتخب رجیہ سبھا کے رکن سماتی کے رکن ہوتی ہیں۔ پنچایت سمیتی جیسے بلاک سماتی بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بلاک کی سطح پر ایک مقامی حکومتی ادارہ ہے اس کے آمدنی کے مختلف ذرائع ہیں جو بلاک کی ترقی اور انتظامیہ میں مدد کرتے ہیں۔ بلونت رائے مہتا کمیٹی نے پنچایت سمیتی کے مالی آمدنی کے مختلف ذرائع اپنے رپورٹ میں پیش کیے تھے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ہسپتال، ڈسپنسری، اسکول، دھرم شالہ، آرام گھر، اور دیگر عوامی اداروں کے استعمال کے بدلے میں لی گئی فیس۔
- پانی کی فراہمی پر لیا گیا پانی ٹیکس۔
- دلدل، مٹی، کیچڑ بحالی کرنے پر ٹیکس۔
- زراعت اور صنعت سے متعلق منعقد نمائشوں سے حاصل آمدنی۔
- حکومت کی منظوری سے وقت۔وقت پر نافذ کیے گئے ٹیکس جیسے نظام پر ٹیکس، جائیداد پر میکس اور راستے پر ٹیکس وغیرہ۔
- پنچایت سمیتی کی جائیدادوں سے حاصل آمدنی۔
- سمیتی کی زمین اور جائیدادوں سے حاصل کرایہ۔
- حکومت سے لیا گیا قرض۔
- سڑکوں اور پلوں پر چنگی۔
- غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر ٹیکس۔
- تجارتوں اور صنعتوں پر ٹیکس۔
- پاٹوں، بازاروں اور مچھلی پالنے اور بیچنے سے حاصل آمدنی۔
- تفریحی پروگراموں پر ٹیکس۔
- تیرتھ یاتریوں پر ٹیکس
- موٹر گاڑیوں پر ٹیکس۔
- میلوں اور پاٹوں سے ہونے والی آمدنی۔
- ہندوستان کے مرکزی مالیاتی کمیشن کی سفارش سے حاصل گرانٹس۔
- ریاستی حکومت کے ذریعے معاشرتی ترقی اور دیگر کاموں کے لیے دیا جانے والا گرانٹس۔
- بلاک سمیتی اپنے دائرہ اختیار میں رہنے والوں پر کچھ ٹیکس اور فیس لگا سکتی ہے۔اس میں پراپرٹی ٹیکس، پانی ٹیکس اور سمیتی کی طرف سے فراہم کردہ مختلف خدمات کی فیسیں شامل ہیں۔
- بعض صورتوں میں بلاک سماتی بڑے پیمانے پر منصوبوں یا بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مالیاتی اداروں سے قرض یا فنڈز بھی حاصل کر سکتی ہے۔
- پنچایت سماتی غیر ٹیکس ذرائع جیسے آمدنی پیدا کرنے والے پروگرام اور دیگر فیسوں سے بھی آمدنی حاصل کر سکتی ہے۔

3.5 ضلع پریشد کے آمدنی کے ذرائع (*Financial Sources of Zila Parishad*)

ہندوستان میں ضلع پریشد یا ضلع پنچایت پنچایتی راج نظام کا ایک بہت ہی اعلیٰ ادارہ ہے۔ ضلع پنچایت پنچایتی راج نظام کا ایک مشاورتی، نگرانی کار اور تعاونی ادارہ ہے۔ اس کا دائرہ پورا ضلع ہوتا ہے اور یہ ضلعی سطح کی اکائیوں کو مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔ ضلع پنچایت بلاک پنچایت اور ریاستی حکومت کے درمیان ایک پُل کا کام کرتی ہے۔ ضلع پریشد جسے ضلع کونسل یا ضلع پنچایت بھی کہا جاتا ہے۔ پنچایتی راج نظام کا تیسرا اور سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ ضلع پریشد ہندوستان میں ایک ضلعی سطح کی مقامی حکومت ہے جو اپنے آمدنی کا انتظام مختلف ذرائع سے کرتی ہے۔ بشمول ٹیکس، سرکاری گرانٹس اور اپنی جائیدادوں سے آمدنی۔ ضلع پریشد کا محکمہ خزانہ بجٹ کی تیاری اور اکاؤنٹنگ سمیت تمام مالیاتی لین دین کو ہینڈل کرتا ہے اور اس کی نگرانی چیف اکاؤنٹس آفیسر کرتا ہے۔ ہندوستان میں ضلع پریشدوں یا ضلع کونسلوں کو ٹیکسوں، ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی گرانٹس اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کے مجموعے سے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ فنڈ جو ان مالیات کا انتظام کرتا ہے مختلف شراکتوں کے ذریعے بنایا جاتا ہے۔

- ضلع پریشد مختلف اشیاء جیسے پانی، زراعت، بازار اور لائسنس فیس پر ٹیکس لگا سکتی ہیں۔
- ضلع پریشد مختلف ترقیاتی سرگرمیوں اور اسکیموں کے لیے ریاستی اور مرکزی حکومت دونوں سے فنڈ حاصل کرتی ہیں۔
- ضلع پرید ضلع کے اندر جمع ہونے والے زمینی محصول کا حصہ وصول کرتی ہیں۔
- ضلع پریشد اپنی ملکیتی جائیدادوں سے آمدنی پیدا کرتی ہیں۔
- ریاستی حکومت ضلع پریشد کے مخصوص ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز مختص کرتی ہیں۔
- ضلع پریشد اپنے تمام مالیات یا آمدنی کا انتظام کرنے کے لیے ایک ضلعی فنڈ قائم کرتی ہے۔
- ضلع پریشد مختلف اسکیموں اور پراجیکٹوں کے لیے مختص فنڈز کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہیں جن میں زراعت بنیادی ڈھانچے، تعلیم اور صحت سے متعلق ہیں۔
- کاٹیج، گاؤں اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی کے لیے کل ہند تنظیموں اور اداروں سے گرانٹس۔
- ضلع پریشد کے زیر انتظام ٹرسٹوں سے آمدنی۔
- ضلع بورڈ کی ایسی آمدنی جو حکومت حکم کے ذریعے اسے مختص کر سکتی ہے۔
- ضلع پریشد قرض کے ذریعے اپنی آمدنی کر سکتی ہے۔
- پنچایت سمیتی یا عوام کی طرف سے کسی بھی مشکل میں عطیات اور تعاون۔
- ضلع پریشد اپنی فراہم کردہ خدمات کے لیے فیس جمع کرا سکتی ہیں یا اپنے دائرہ اختیار کے اندر ضوابط کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کر سکتی ہیں۔ خدمات کی فیس اور جرمانہ سے بھی ضلع پنچایت کی آمدنی ہو سکتی ہے۔
- ضلع پریشد کو مقامی ٹیکسوں کی آمدنی سے حصہ ملتا ہے۔

- ضلع پریشد حکومت کی منظوری سے پنچایتوں سے کچھ رقم جمع کر سکتی ہے۔
- ضلع پریشد ضلعی سطح کی سرگرمیوں کے لیے سالانہ بجٹ تیار کرتا ہے اور مختلف منصوبوں اور پروگراموں کے لیے فنڈز مختص کرتا ہے۔ بجٹ ضلع پریشد کی منظوری سے مشروط ہے۔

پنچایتوں کے ذریعے لگائے جانے والے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور ان کے لیے تفویض کی گئی ہیں اور ان کو دی جانے والی امداد کو ریاستی حکومتوں کے صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن 73ویں دستوری ترمیم کے بعد ہمارے پاس ہر ریاست میں ایک مالیاتی کمیشن ہے اور ہر پانچ سال میں ایک بار تشکیل دیا جاتا ہے۔ مالیاتی کمیشن ریاست اور پنچایتوں کے درمیان ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں کی تقسیم اور پنچایتوں کے درمیان تمام سطحوں پر اس کی تقسیم کو کنٹرول کرنے کے اصولوں سے متعلق سفارشات پیش کرتا ہے۔ کمیشن ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں کے تعین کے اصول بھی تجویز کرتا ہے اور ریاست کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ سے دی جانے والی امداد۔ اس کے پاس پنچایتی راج ادارے کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے طریقے اور تجویز کرنے کا مینڈیٹ بھی ہے۔ یونین فینانس کمیشن مرکزی مالیاتی کمیشن سے بھی پنچایتوں، بلاکی سمیتوں اور ضلع پریشد کو فنڈ حاصل ہوتا ہے۔

3.6 میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Municipal Corporation)*

میونسپل کارپوریشن ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کا ایک اعلیٰ ادارہ ہے جو ایک ملین یعنی دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والے شہری علاقے کا انتظام کرتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن ایک انتظامیہ کے طور پر اپنے علاقے کے شہریوں کو بہتر اور مؤثر شہری سہولیات فراہم کرتی ہے۔ دستور کے 74ویں ترمیمی ایکٹ میں اس کا ذکر ہے۔ یہ تعلیم اور رہائش جیسی خدمات فراہم کرتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن کا قیام ریاست میں ریاستی مقننہ اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن اپنے کاموں کو فنڈ دینے اور کمیونٹی کو خدمات فراہم کرنے کے لیے مختلف ذرائع سے آمدنی پیدا کرتی ہے۔

میونسپل کارپوریشن بنیادی طور پر ٹیکس پراپرٹی ٹیکس اور سروس چارجز کے ساتھ ساتھ لائسنس اور پرمٹ کی فیسوں اور حکومت کی اعلیٰ سطحوں سے گرانٹس اور سبسیڈی کی پراپرٹی کو کرائے پر دینے کے جرمانے اور جرمانے سے بھی آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن مندرجہ ذیل طریقوں سے مالیات کا نظم کرتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے اہم ذرائع میں شامل ہیں:

- ٹیکس لگا کر
- غیر ٹیکس کے ذریعے
- منافع بخش منصوبہ
- عطیہ گرانٹس

1۔ ٹیکس لگا کر میونسپل کارپوریشن مختلف طریقے سے ٹیکس وصول کر سکتی ہے جیسے:

- جائیداد ٹیکس: مکان اور زمین جائیداد پر ٹیکس۔ یہ ایک ٹیکس ہے جو مکانات اور زمین جائیداد ان کی تشخیص شدہ قیمت کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ یہ میونسپل کارپوریشنز کے لیے آمدنی کے بنیادی ذرائع میں سے ایک ہے۔
- تجارت اور کاروبار پر ٹیکس: میونسپل کارپوریشن اپنے دائرہ اختیار میں فروخت ہونے والی اشیاء اور خدمات پر سیلز ٹیکس کا ایک حصہ جمع کر سکتی ہے۔
- سرویس چارجز: میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کردہ مخصوص خدمات جیسے پانی کی فراہمی، فضلہ کے انتظام اور صفائی کی خدمات پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن بجلی کے استعمال کرنے پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔
- یہ گاڑی اور جانوروں پر خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔
- کچھ ریاستوں میں میونسپل کارپوریشن دکانداروں وغیرہ سے ٹیکس وصولتے ہیں۔
- میونسپل کارپوریشن اپنے شہر میں شائع ہونے والے اخبارات کے علاوہ دیگر سبھی طرح کے اشتہاروں پر حکومت کی اجازت سے ٹیکس عائد کر سکتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن اپنے علاقے کے شہریوں سے مختلف طرح کے چنگی ٹیکس (*Toll Tax*) وصول کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہر میں ہونے والی ہر عمارت کا نقشہ پاس کرتی ہے اور اس کے لیے شہریوں سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں سے تفریح کے لیے قائم کیے گئے سنیما گھروں، تھیٹر، دنگل وغیرہ پر بھی ٹیکس وصول کرتی ہے۔
- کارپوریشن خانگی کالجوں/اسکولوں سے ضرورت پڑنے پر تعلیمی ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن اپنے شہریوں سے مختلف قسم کے ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن میونسپل کے ضوابط کے خلاف ورزیوں جیسے پارکنگ کے خلاف ورزی پر بلڈنگ کوڈ کی خلاف ورزیوں پر عائد جرمانے سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- میونسپل کارپوریشن کی طرف سے مختلف مالیاتی آلات میں کی گئی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور خدمات کی فراہمی کے لیے نجی اداروں کے ساتھ تعاون سے حاصل ہونے والی آمدنی۔ یہ ذرائع اجتماعی طور پر میونسپل کارپوریشنوں کو مقامی بنیادی ڈھانچے اور خدمات کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

2۔ غیر ٹیکس کے ذریع

- میونسپل کارپوریشن گھریلو ٹیکس، ترسیل عامہ سے حاصل ٹیکس، میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں آنے والے خطرناک کارخانے، نفرت انگیز تجارت وغیرہ۔

3۔ منافع بخش منصوبہ

- میونسپل کارپوریشن اپنے علاقے میں پولٹری کی صنعت، سنیما گھر اور دیگر منافع بخش ادارے قائم کر سکتی ہے۔ ان تجارتی اداروں سے بھی میونسپل کارپوریشن کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

4۔ ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس یا امداد یا عطیہ

- میونسپل کارپوریشن اپنے آمدنی کا ایک اہم حصہ ریاستی حکومت سے امداد کے طور پر حاصل کرتی ہے۔ ریاستی حکومت یہ امداد یا عطیہ کارپوریشن کی مالی اعانت سدھارنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

خلاصہ کے طور پر میونسپل کارپوریشنز کی آمدنی کے ذرائع میں پراپرٹی ٹیکس، سیلز ٹیکس، سروس چارجز، لائسنس اور پرمٹ، گرانٹس اور سبسیڈیز، جرمانے اور سزا، سرمایہ کاری اور عوامی خانگی شراکت شامل ہے۔

3.7 میونسپل کونسل یا میونسپلٹی یا نگر پالیکا کے آمدنی کے ذرائع

(Sources of Income of Municipal Councilor or Municipalities or Nagar Palika)

میونسپل کونسل سے مراد شہری بلدیاتی اداروں کے ذریعے مقامی معاملات کا انتظام ہے، جنہیں مقامی لوگ منتخب کرتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ قصبہ اور شہر کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہندوستان میں ایک میونسپل کونسل جسے نگر پالیکا یا نگر پریشد یا میونسپلٹی بھی کہا جاتا ہے جو ایک خود مختار ادارہ ہے جو چھوٹے شہری علاقوں کا انتظام کرتا ہے۔ یہ کونسلیں عام طور پر ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والے علاقوں کا انتظام کرتی ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ہندوستان کے دستور میں 74ویں ترمیم کے ذریعے قائم کردہ مقامی خود مختاری ادارہ ہے۔ میونسپل کونسل بنیادی طور پر ٹیکس ریونیو پر انحصار کرتی ہیں۔ بشمول پراپرٹی ٹیکس، پانی ٹیکس اور دیگر سروس پر مبنی ٹیکس ان کے آمدنی کے اہم ذرائع ہیں۔

مزید براں، یہ غیر ٹیکس ذرائع سے آمدنی پیدا کرتی ہے جیسے صارف کی فیس، لائسنس، اجازت نامے اور جرمانے، ریاستی حکومتیں میونسپل کارروائیوں میں مدد کے لیے گرانٹس اور سبسیڈی بھی فراہم کرتی ہیں۔ مناسب مالیاتی آمدنی کے فقدان میں تمام منصوبے اور پروگرام صرف کاغذی رہیں گے۔ مناسب مالیاتی آمدنی کے بغیر کوئی بھی حکومت اپنے سماجی اور معاشی مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتی۔ چونکہ حکومت عوامی مالیات صرف فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرتا ہے۔ میونسپلٹی کے آمدنی کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

- جائیداد ٹیکس: یہ میونسپل کونسل کے آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے جو میونسپل حدود کے اندر جائیدادوں پر لگایا جاتا ہے۔
- پانی کی فراہمی کی خدمات کے لیے فیس لی جاتی ہے۔
- گھر پر ٹیکس (*Housing Tax*): یہ میونسپلٹی کے آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔

- پیشہ وارانہ ٹیکس(*Professional Tax*): میونسپلٹی بوچڑخانوں، جانوروں کی ہڈیوں، تجارت رکشا چلانے والے، جانوروں کی خرید وفروخت کرنے والے لوگوں سے تجارت ٹیکس لیتی ہے۔ پیشہ وارانہ ٹیکس کے ذریعے میونسپلٹی کو بہت زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- زیارت ٹیکس(*Pilgrim Tax*): میونسپلٹی زیارت پر جانے والے لوگوں سے کچھ ٹیکس لیتی ہے اور اس کے بدلے میں زائرین کو کچھ ضروری سہولیات فراہم کرتی ہیں۔ لہٰذا، مسافروں یا زائرین پر لگایا گیا ٹیکس ان کی آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- تجارت ٹیکس(*Trade Tax*): میونسپلٹی علاقہ کے اندر کیے جارہے تجارت پر ٹیکس لگانے سے بھی نگرپا لیکا یا میونسپلٹی کی آمدنی ہوتی ہے۔
- تح بازاری ٹیکس(*Bazar Tax*): ہندوستان میں کچھ میونسپلٹیاں اپنے علاقے کے اندر تح بازاری ٹیکس بھی عائد کرتی ہیں۔ اس سے میونسپلٹی کو آمدنی ہوتی ہے۔
- صفائی ٹیکس(*Scavenging Tax*): میونسپلٹی کے اندر صفائی کا کام میونسپلٹی کا ہے۔ اس سے میونسپلٹی کے اندر رہنے والے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے میونسپلٹی کو کافی رقم خرچ کرتی پڑتی ہے اور میونسپلٹی اس خدمات کے لیے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ یہ بھی میونسپلٹی کے آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔
- جانوروں پر ٹیکس(*Tax on Animal*): میونسپلٹی ان شہریوں سے جو میونسپلٹی علاقے میں جانور جیسے گائے، بھینس، گھوڑے، کتے وغیرہ رکھتے ہیں ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اس سے بھی نگرپا لیکا کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- گاڑی ٹیکس(*Vehicle Tax*): میونسپلٹی گاڑیوں پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔
- اشتہارات ٹیکس(*Advertisement Tax*): میونسپلٹی اشتہاروں پر حکومت کی اجازت سے ٹیکس عائد کرسکتی ہے۔
- چنگی(*Octroi*): چنگی میونسپلٹی کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ میونسپلٹی شہر میں داخل ہونے والی ہر چیز پر چنگی لگاتی ہے۔
- ٹرمینل ٹیکس(*Terminal Tax*): میونسپلٹی ٹرمینل ٹیکس عائد کرتی ہے۔ یہ ٹیکس میونسپلٹی کی آمدنی کا ایک حصہ ہے۔
- تفریحی شو ٹیکس(*Entertainment Show Tax*): میونسپلٹی اپنے شہر میں سنیما، سرکس، فیٹ وغیرہ پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔ یہ ٹیکس بھی میونسپلٹی کے آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔
- گھاٹ ٹیکس(*Ferries Tax*): جن میونسپلٹی علاقوں میں کسی ندی کو کشتی سے آنا جانا پڑتا ہے وہاں میونسپلٹی کشتی سے آنے جانے والے شہریوں سے ٹیکس وصولتی ہے اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔
- ٹول ٹیکس(*Toll Tax*): ٹول ٹیکس میونسپلٹی کے آمدنی کے اہم ذرائع میں سے ہے۔ میونسپلٹی کے علاقے میں سے گزرنے والے گاڑیوں سے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔
- بجلی ٹیکس(*Electricity Tax*): بجلی کے استعمال اور فروخت پر ٹیکس۔

میونسپلٹی مندرجہ ذیل فیس لگاتی ہے جیسے

- رجسٹریشن، دستاویزوں اور نقسوں کاپیوں پر
- مختلف خدمات جیسے فضلہ انتظامیہ، صفائی اور عمارت پرمٹ کے لیے فیس
- ٹیکس کی ادائیگی کے مطالبات کے نوٹس کے لیے
- غیر منقولہ اور منقولہ جبری قبضوں کو عوامی مقاموں پر رکھنے کی فیس
- خطرناک اور ناگوار تجارت کے لائسنس کے لیے
- ڈرائیوروں کو گاڑیاں چلانے، جانوروں کو پالتو بنانے اور کرائے پر چلانے کے لیے
- ہوٹل اور لاج گھروں کے لیے لائسنس
- قلی اور جانوروں کے لیے لائسنس کے لیے
- کتوں کے اندراج کے لیے
- ذبیحہ خانوں کی جگہوں کے لیے
- نہانے اور کپڑے دھونے کے مقام کے استعمال کے لیے
- فیس کے علاوہ میونسپلٹی کے مالیات کا بہت بڑا حصہ میونسپلٹی کی جائیداد کے کرایوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں زمین اور عمارتوں، ڈاک بنگلوں، آرام گھروں، سرایوں وغیرہ شامل ہیں۔
- میونسپلٹی کو کرائے کے علاوہ سزا اور جرمانوں کے طور پر بھی مالیات حاصل کرتی ہے۔ میونسپلٹی کو پلاٹوں کے فروخت، درختوں اور زمین سے ہوئی دیگر طرح کی پیداوار کے فروخت سے بھی بہت زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- میونسپلٹی کو سرکاری گرانٹس جیسے مرکزی مالیاتی کمیشن اور ریاستی مالیاتی کمیشن سے گرانٹس حاصل ہوتا ہے۔
- میونسپلٹی قرض کے ذریعے بھی اپنی مالی حالات بہتر بناتی ہے۔
- میونسپلٹی کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری حاصل آمدنی
- میونسپل انڈر ٹیکنگس سے آمدنی۔ میونسپلٹی کی ملکیت والے کاروبار جیسے بازاروں اور پارکنگ کی سہولیات سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

3.8 نگر پنچایت یا یاٹاؤن کونسل کے آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Nagar Panchayat)*

نگر پنچایت کو ٹاؤن پنچایت یا ٹاؤن کونسل بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کی ایک قسم ہے۔ یہ خاص طور سے ان علاقوں کے لیے جو دیہی سے شہری میں منتقل ہو رہے ہیں۔ جو دس ہزار سے چالیس ہزار کے درمیان آبادی کی خدمت کرتے ہیں۔ نگر پنچایت صحیح طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکے، اس لیے اس کے پاس مالیاتی ذرائع کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے آمدنی کے اہم ذرائع گرانٹس، ٹیکس، غیر ٹیکس اور فائدہ مند تجارت وغیرہ ہیں۔

- نگر پنچایت مرکزی اور ریاستی حکومت سے گرانٹس حاصل کرتی ہیں۔ یہ گرانٹس ان کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔
- نگر پنچایت اپنی مالیاتی حالات کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے علاقے کے اندر رہنے والے باشندوں سے مختلف طرح کے ٹیکس وصول کرتی ہے جیسے جائیداد ٹیکس، کاروبار ٹیکس، چنگی، جانور اور گاڑی پر ٹیکس، پانی کی فراہمی پر ٹیکس، تفریح ٹیکس، روشنی ٹیکس اور بیت الخلاء پر ٹیکس اور پانی کا انخلاء پر ٹیکس وغیرہ۔
- نگر پنچایت جائیداد ٹیکس وصول کرتی ہے۔ نگر پنچایت کی آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے جو نگر پنچایت کے دائرہ اختیار میں عمارتوں اور زمینوں پر لگایا جاتا ہے۔
- نگر پنچایتیں پیشوں، تجارت، گاڑیوں اور ممکنہ طور پر دیگر اشیاء پر بھی ٹیکس لگا سکتی ہے۔ یہ نگر پنچایت کے آمدنی ایک اہم ذریعہ ہے۔
- نگر پنچایت عمارت تعمیر کرنے کے اجازت نامے، کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے اور دیگر میونسپل خدمات جیسی خدمات کے لیے فیس وصول کر سکتی ہیں۔
- یہ مختلف سرگرمیوں کے لیے لائسنس اور پرمٹ جاری کر کے بھی آمدنی حاصل کر سکتی ہے۔
- نگر پنچایتوں کو مختلف مقاصد کے لیے مرکزی حکومت سے گرانٹس ملتی ہے بشمول ترقیاتی پروگرام اور پراجیکٹس کے لیے۔
- نگر پنچایتیں اپنی عوامی عمارتوں یا دیگر علاقوں میں اشتہارات کی جگہ فروخت کر کے آمدنی حاصل کر سکتی ہیں۔
- نگر پنچایت سرمایہ کاری کر کے اضافی فنڈز حاصل کرتی ہیں۔
- نگر پنچایتیں عمارتوں سے فیس وصول کرتی ہیں۔ مواصلات کے ذرائع سے آمدنی اور ناگوار اور خطرناک تجارتوں کے لیے لائسنس وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر کسی کے ذریعے نگر پنچایتوں کے شرائط کی خلاف ورزی کی جائے تو نگر پنچایتیں اس پر جرمانہ عائد کر سکتی ہیں۔ نگر پنچایت ریاستی حکومت کی اجازت سے اپنے کسی کام کو پورا کرنے کے لیے حکومت سے قرض بھی لے سکتی ہے۔

نگر پنچایت اضافی آمدنی حاصل کرنے کے مقصد سے فائدہ مند تجارت بھی شروع کر سکتی ہے۔ تجارت یا صنعت جو نگر پنچایت کے ذریعے شروع کیے جاتے ہیں وہ پولٹری فارمنگ، تھیٹر، سنیما وغیرہ تجارتی ادارے اہم ہیں۔

خلاصہ کے طور پر نگر پنچایتیں اپنے کاموں اور ترقیاتی سرگرمیوں کو فنڈ دینے کے لیے ٹیکس، ریونیو، گرانٹس اور مختلف خدمات اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی پر انحصار کرتی ہے۔

3.9 مطلع شدہ ایریا کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Notified Area Committee)*

ایک مطلع شدہ علاقہ کمیٹی ایک شہری مقامی ادارہ ہے جو ایک مطلع شدہ علاقے کے انتظامی کاموں کا انچارج ہوتا ہے۔ ریاستی حکومتیں مطلع شدہ علاقے کی انتظامی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے مطلع شدہ علاقہ کمیٹیاں قائم کرتی ہیں۔ ریاستی حکومت کمیٹی کے اراکین اور چیرمین کو نامزد کرتی

ہے۔ لہٰذا، ایک مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کوئی قانونی ادارہ یا منتخب کونسل نہیں ہے۔ یہ کمیٹی شہری ذمہ داریاں انجام دیتی ہیں جیسے نکاسی کے نظام اور سڑکوں کی تعمیر کرانا، اسٹریٹ لائٹ کو شامل کرنے جیسی ساختی ترقی بھی کمیٹی کے اہم فرائض میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کی آمدنی کا بنیادی ذریعہ ٹیکس کی آمدنی ہے۔ اس میں جائیداد ٹیکس (ہاؤس ٹیکس)، کاروباری ٹیکس اور لائسنس فیس جیسے ٹیکس شامل ہیں۔ مطلع شدہ علاقہ کمیٹی غیر ٹیکس ذرائع سے بھی آمدنی پیدا کرتی ہے جیسے پانی کی فراہمی پر ٹیکس، صفائی کے معاوضے اور دیگر خدمات کے لیے فیس۔ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی جانب سے گرانٹس اور ٹرانسفر بھی مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کے لیے آمدنی کے اہم ذرائع ہیں۔

مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کو مختلف سرگرمیوں کے لیے جائیداد ٹیکس، ہاؤس ٹیکس، کاروباری ٹیکس اور لائسنس فیس سمیت مختلف ٹیکس لگانے اور جمع کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ پراپرٹی ٹیکس شہری بلدیاتی اداروں بشمول مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کے مجموعی محصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مطلع شدہ علاقہ کمیٹی غیر ٹیکس ریونیو جیسے پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی اور نکاسی آب (*Sewerage*) جیسی خدمات کے لیے شہریوں سے ٹیکس لیتی ہے، جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ مطلع شدہ علاقہ کمیٹی جرمانہ، میونسپل جائیداد سے کرایہ اور مختلف میونسپل خدمات سے متعلق دیگر فیسوں سے بھی آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ مطلع شدہ علاقہ کمیٹی ترقیاتی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے ریاستی اور مرکزی حکومتوں سے گرانٹس حاصل کرتے ہیں۔ یہ فنڈز مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کی اپنی آمدنی بڑھانے اور انہیں ضروری خدمات فراہم کرنے کے قابل بنانے کے لیے اہم ہیں۔

بعض حالات میں مطلع شدہ علاقہ کمیٹی سرمایہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مالیاتی اداروں سے قرض بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

3.10 ٹاؤن ایریا کمیٹی یا شہری علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع

(Sources of Income of Town Area Committee)

ہندوستان میں ٹاؤن ایریا کمیٹی جو بنیادی طور پر چھوٹے شہروں میں مقامی حکمرانی کے لیے ذمہ دار ہے۔ یہ اپنے کاموں اور ترقیاتی منصوبوں کو فنڈز دینے کے لیے آمدنی کے مختلف ذرائع پر انحصار کرتی ہے۔ ان میں ٹیکس، غیر ٹیکس، ریونیو، ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی جانب سے گرانٹ اور بعض صورتوں میں قرض شامل ہیں۔ شہری علاقہ کمیٹی کے اہم آمدنی کے ذرائع کی تفصیل دی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- زمین، جائیداد اور عمارتوں پر ٹیکس ٹاؤن ایریا کمیٹی کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے جو شہر کے دائرہ اختیار میں رہائشی، تجارتی اور صنعتی جائیدادوں سے حاصل ہوتے ہیں۔
- کاروباروں، تجارتوں اور ملازمتوں میں مصروف افراد سے آمدنی۔
- ٹاؤن ایریا کمیٹی تھیٹر، سینما گھروں اور دیگر تفریحی مقامات پر ٹیکس سے آمدنی حاصل کرتی ہے۔
- مختلف طرح کی گاڑیوں پر ٹیکس عائد کرنے سے شہری علاقہ کمیٹی کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

- شہری علاقہ کمیٹی قصبے کے علاقے میں جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس عائد کرتی ہے اس سے بھی شہری علاقہ کمیٹی کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- یہ شہر میں کھپت، استعمال یا فروخت کے لیے داخل ہونے والے سامان ٹیکس عائد کرتی ہے۔
- ٹول ٹیکس یا چنگی: شہری علاقہ کمیٹی پلوں، سڑکوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کا استعمال کرنے والے تجارتی گاڑیوں سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- پانی سیوریج کی خدمات فراہم کرنے کے لیے جمع کی گئی فیس۔
- شہری علاقہ کمیٹی شہریوں کی صفائی کی خدمات کے لیے ٹیکس عائد کرتی ہے۔اس سے شہری علاقہ کمیٹی کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ میونسپل کی جائیدادوں سے کرایہ وصول کرتی ہے اس سے شہری علاقہ کمیٹی کو بہت زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- شہری علاقہ کمیٹی شہریوں سے تجارتی لائسنس، عمارت کے اجازت نامے اور دیگر اجازت ناموں کے لیے وصول کی جانے والی فیس سے بھی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
- قوائد وضوابط کی خلاف ورزی پر عائد جرمانے سے حاصل آمدنی۔
- شہری علاقہ کمیٹی مارکیٹ کی سہولیات کو استعمال کرنے کے لیے فیس لیتی ہے۔
- یہ شہریوں سے پارکنگ فیس کے ذریعہ آمدنی بڑھاتی ہے۔
- شہری علاقہ کمیٹی کی طرف سے فراہم کردہ دیگر خدمات کے لیے فیس۔
- یہ مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے مالی امداد حاصل کرتی ہیں۔
- یہ ترقیاتی اسکیموں کے لیے مرکزی حکومت سے مالی امداد حاصل کرتی ہیں۔
- یہ ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر ریاستی حکومت سے فنڈز منتقل کیا جاتا ہے۔
- یہ مالیاتی اداروں سے قرضہ لیتی ہیں۔
- اگر ٹاؤن ایریا کمیٹی تجارتی ادارے چلاتی ہیں تو ان منصوبوں سے حاصل ہونے والی آمدنی محصول کا ذرائع ہو سکتی ہیں۔

میونسپل سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی کمیٹی کے محصول میں تعاون کر سکتی ہیں۔

3.11 بستی کے آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Township)*

ہندوستان میں بستی یا ٹاؤن شپ ایک شہری مقامی ادارہ ہے جو مختلف ذرائع سے آمدنی پیدا کرتی ہے۔ بشمول ٹیکس، غیر ٹیکس، محصولات، صارفین فیس، میونسپل انڈر ٹیکنگز اور سرمایہ کاری سے آمدنی۔ یہ ذرائع بستی کی مالی استحکام اور اس کو چلانے میں تعاون کرتی ہیں۔ بستی کے آمدنی کے ذرائع کا تفصیل سے ذکر مندرجہ ذیل ہیں:

- بستی کے آمدنی کا ایک اہم ذریعہ بستی کے اندر رہائشی اور تجارتی املاک پر لگایا گیا ٹیکس ہے۔
- ٹاؤن شپ کے اندر کام کرنے والے افراد اور کاروبار پر جمع کیا جانے والا ٹیکس۔
- بستی کے دائرہ اختیار میں رجسٹرڈ گاڑیوں پر ٹیکس۔
- بستی کے دیگر ٹیکس جیسے تفریح، بجلی، پانی اور زمین پر ٹیکس۔
- پانی کی فراہمی، بجلی کی فراہمی، سیوریج ڈسپوزل اور کوڑا کرکٹ جمع کرنے جیسی خدمات کے لیے فیس۔
- عمارت کی پرمٹ، تجارتی لائسنس اور ٹاؤن شپ کی طرف سے جاری کردہ دیگر اجامت ناموں کی فیس۔
- ٹاؤن شپ کے اندر جائیداد یا اثاثے کو کرائے پر دینے سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر عائد جرمانے اور سزاؤں سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- ٹاؤن شپ کو موصول ہونے والے رضاکارانہ عطیات سے آمدنی۔
- ٹاؤن شپ کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری سے آمدنی (مثلاً بانڈز اور سکیوریٹیز وغیرہ)۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور دیگر مقاصد کے لیے ریاست یا مرکزی حکومت سے مالی امداد۔
- ریاست کے جمع کردہ ٹیکس یا دیگر محصولات کا ایک حصہ بستی کو مختص کرنا۔
- بستی کے ذریعے فراہم کردہ سامان یا خدمات کی فروخت سے آمدنی۔
- بستی کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور بہتری کے لیے ترقیاتی فیس عائد کرنا۔

3.12 کنٹونمنٹ بورڈ یا چھاؤنی کے آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Cantonment Board)*

کنٹونمنٹ بورڈ یا چھاؤنی ہندوستان میں شہری بلدیاتی ادارہ ہے۔ یہ چھاؤنی یا فوجی علاقوں میں رہنے والی شہری آبادی کے لیے میونسپل کام انجام دینے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ یہ وزارت دفاع کے انتظامی کنٹرول اور 1924 کے مرکزی ایکٹ کے ذریعے تشکیل کیے جاتے ہیں۔ کنٹونمنٹ بورڈ کے آمدنی کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

- کنٹونمنٹ بورڈ کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ٹیکسوں، فیسوں، لیز کے کرایوں اور خدمات فیس کے ذریعے اپنی آمدنی حاصل کرتی ہیں۔
- یہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی گرانٹس سے امداد حاصل کرتی ہے۔
- کنٹونمنٹ بورڈ کے آمدنی کے اہم ذرائع مقامی ٹیکس جیسے ہاؤس ٹیکس، جائیداد ٹیکس، تحفظ ٹیکس، پانی کی فراہمی پر ٹیکس، روشنی ٹیکس، تجارت اور کاروبار ٹیکس ہیں۔ اخراجات زیادہ تر استحکام اور ہسپتالوں اور اسکولوں کی دیکھ بھال سمیت شہری خدمات کی فراہمی سے منسلک ہنگامی حالات پر ہوتے ہیں۔
- ان کے زیر انتظام جائیدادوں اور زمینوں کو کرایے پر دینے سے حاصل ہونے والی آمدنی ایک اہم ذریعہ ہے۔

- سرکاری املاک کے بدلے میں مرکزی اور ریاستی حکومتیں سرویس چارجز ادا کرتی ہیں۔
- مختلف لائسنسوں کے لیے جمع کی جانے والی فیس جیسے کہ کاروبار کے لیے بھی آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔
- مختلف خدمات جیسے پاؤنڈ فیس، جرمانے، مارکیٹ فیس اور عمارت کی درخواست کی جانچ پڑتال کی فیس آمدنی میں تعاون کرتی ہیں۔
- مرکزی حکومت خسارے میں جانے والے کنٹونمنٹ بورڈز کو اپنے بجٹ میں توازن اور مخصوص منصوبوں کے لیے مالی امداد (گرانٹس) فراہم کرتی ہیں۔
- چھاؤنی بوڈروں کو ریاستی حکومتوں سے بھی مالی امداد حاصل ہوتا ہے جس میں مالیاتی کمیشن کے مالیاتی تعاون کا ایک حصہ بھی شامل ہے۔
- درختوں اور پھلوں کی فروخت، ہسپتالوں کے قیام اور تعلیمی گرانٹس جیسے ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی کل آمدنی میں تعاون کر سکتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ کنٹونمنٹ بورڈز اپنے کاموں کی مالی اعانت اور کنٹونمنٹ کے علاقوں کے رہائشیوں کو خدمات فراہم کرنے کے لیے مقامی ٹیکسوں، فیسوں اور گرانٹس پر انحصار کرتی ہیں۔

3.13 پورٹ ٹرسٹ یا بندرگاہ کی آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Port Trust)*

ہندوستان میں پورٹ ٹرسٹ یا بندرگاہ کو شہری مقامی ادارہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ بندرگاہ کے علاقوں کے انتظام اور انتظام کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو عام طور پر شہری علاقوں میں واقع ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں پورٹ ٹرسٹ بورڈ ایک قانونی ادارہ ہے جو تجارتی بندرگاہوں پر تجارت اور شپنگ کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ بورڈ مختلف اسٹیک ہولڈرز پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں حکومتی نمائندے، منتخب نمائندے اور تجارتی اور مزدور شعبوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ پورٹ ٹرسٹ کا بنیادی کام بندرگاہ کا انتظام کرنا ہے۔ بشمول انفراسٹرکچر کا انتظام کرنا، بندرگاہ کے کاموں کو منظم کرنا اور سامان اور جہازوں کی مؤثر ہینڈلنگ کو یقینی بنانا ہے۔

ہندوستان میں پورٹ ٹرسٹ جو بڑی بندرگاہوں کا انتظام کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر کارگو ہینڈلنگ چارجز، بندرگاہ اور ڈاک کے اجبات اور بندرگاہ سے متعلق دیگر مختلف خدمات سے آمدنی پیدا کرتے ہیں۔ مزید براں وہ زمین کے کرائے اور ترقیاتی چارجز سے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے آمدنی کے ذرائع کا تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- کارگو ہیڈلنگ چارجز: یہ بندرگاہ سے گزرنے والے سامان جیسے کنٹینرز، بلک کارگو وغیرہ کی ہینڈلنگ پر عائد کیے جاتے ہیں۔
- پورٹ اور ڈاک اجبات: یہ بحری جہازوں اور پورٹوں کے ذریعے بندرگاہ کی سہولیات کے استعمال کے لیے وصول کی جانے والی فیس ہے۔
- دیگر بندرگاہ خدمات: اس میں برتھنگ، پائلٹیج اور ڈریجنگ جیسی حدمات کے چارجز شامل ہیں۔

- زمین کا کرایہ: بندرگاہ اکثر نجی اداروں کو بنیادی ڈھانچے کی ترقی، گودام یا بندرگاہ سے متعلق دیگر سرگرمیوں کے لیے زمین لیز پر دیتی ہیں جس سے پورٹ ٹرسٹ کو آمدنی ہوتی ہے۔
- ترقیاتی چارجز: یہ انفراسٹرکچر کی بہتری اور ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز فراہم کرنے کے لیے بندرگاہ صارفین پر عائد کیے جا سکتے ہیں۔
- پورٹ ٹرسٹ جہازوں، کارگو اور دیگر بندرگاہوں کے صارفین پر لگائے چارجز کے ذریعے آمدنی پیدا کرتے ہیں۔
- مرکزی اسپانسرڈ اسکیموں کے تحت حکومت ہند کی طرف سے امداد۔
- مرکزی مالیاتی کمیشن سے گرانٹس۔

3.14 مخصوص اہداف ایجنسی کی آمدنی کے ذرائع *(Sources of Income of Special Purpose Agency)*

مخصوص اہداف ایجنسی ایک شہری مقامی ادارہ ہے جو ریاست کی طرف سے مخصوص کام انجام دینے کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ اکثر یہ میونسپلٹی یا دیگر مقامی شہری سرکاری اداروں کے دائرے میں آتے ہیں۔ انہیں واحد مقصدی یا فعال مقامی اداروں کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ کسی مقامی شہری حکومتی ادارے کے ماتحت نہیں ہوتی ہیں۔ مخصوص اہداف ایجنسی ریاستی قانون سازی یا ایگزیکٹیو ریزرویشن کے ذریعے بنائے جاتے ہیں اور مخصوص منصوبوں یا کاموں کو منظم کرنے کے لیے آزادانہ طور پر کام کرتے ہیں۔

مخصوص اہداف ایجنسی کے آمدنی کے مختلف درائع ہیں بشمول ٹیکس، فیس اور چارجز سے ان کی اپنی آمدنی، مرکز یا ور ریاستی حکومتوں سے مالی امداد اور ممکنہ طور پر قرضے اور قرضہ لینے کے اختیارات۔ مزید براں، یہ میونسپل کے کاموں یا سرمایہ کاری سے اور اپنے دائرہ اختیار میں جائیداد یا زمین جیسے اثاثوں سے آمدنی پیدا کر سکتے ہیں۔ مخصوص اہداف ایجنسی کی آمدنی کے ذرائع کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

- جائیداد ٹیکس، پیشہ وارانہ ٹیکس، گاڑیوں پر ٹیکس اور دیگر مقامی ٹیکس مخصوص اہداف ایجنسی کے لیے عام آمدنی کے ذرائع ہیں۔
- بلڈنگ پرمٹ، تجارتی لائسنس، پانی کی فراہمی پر ٹیکس، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ فیس اور دیگر یوزر چارجز ان کی آمدنی کے اہم ذرائع ہیں۔
- میونسپل اثاثوں جیسے دکانوں، بازاروں یا تجارتی اداروں کو کرائے پر دینے سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی ان کی آمدنی کا اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔
- میونسپل سرمایہ کاری یا کاموں سے حاصل ہونے والی آمدنی جیسے عوامی نقل و حمل یا پانی کی فراہمی۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کے مطابق ریاستی حکومت کی طرف سے جمع کردہ مشترکہ ٹیکس اور ڈیوٹیز کا ایک حصہ۔

3.15 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبہ !اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم نے

- مقامی حکومت کے مالیات کا جائزہ لیا۔
- گرام پنچایت کے مالی وسائل کو جانا۔
- پنچایتی سمیتی کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کیا۔
- ضلع پرید کے آمدنی کے ذرائع پر بحث کیا۔
- میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع کو جانا۔
- نگر پنچایت کے آمدنی کے ذرائع کو جانا۔
- مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع پر بحث کیا۔
- ٹاؤن ایریا کمیٹی یا شہری علاقہ کمیٹی کے آمدنی کے ذرائع کو جانا۔
- ٹاؤن شپ یا بستی کے آمدنی کے ذرائع کو جانا۔
- کنٹونمنٹ بورڈ کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کیا۔
- پورٹ ٹرسٹ اور مخصوص اہداف ایجنسی کی آمدنی کے ذرائع کو جانا۔

3.16 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

- مالیاتی گرانٹس یا امداد: مالی گرانٹ ایک رقم ہے جو حکومت 'ادارے یا تنظیم کو کسی خاص مقصد کے لیے فراہم کرتی ہے۔
- قرض یا لون: قرض یا لون عام طور پر بینک یا مالیاتی ادارے سے اُدھار لی گئی رقم ہوتی ہے جس میں سود کے ساتھ وقت کے ساتھ اسے واپس کرنے کا معاہدہ ہوتا ہے۔
- لینڈرز اور بارووَر: مالی لحاظ سے لینڈرز (قرض دینے والا) ایک ایسا ادارہ ہے جو ادائیگی کی توقع کے ساتھ عام طور پر سود کے ساتھ رقم یا سامان فراہم کرتا ہے۔ دوسری طرف بارووَر (قرض لینے والا) ایک ایسا ادارہ ہے جو قرض دینے والے سے رقم یا سامان وصول کرتا ہے اور اسے ایک مخصوص وقت پر عام طور پر سود کے ساتھ واپس کرنے کا پابند ہوتا ہے۔
- سود رقم: سود رقم وہ سود ہے جو قرض لینے والے کی طرف سے وصول کی جانے والی فیس ہے اور یہ عام طور پر اصل رقم کے اوپر ادا کی جاتی ہے۔

3.17 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

3.17.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کتنے سال کے لیے قائم کیا جاتا ہے؟

(*a*) 5 (*b*) 4

(*c*) 7 (*d*) 10

2۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کون کون قائم کرتا ہے؟

(*a*) صدر ہند (*b*) وزیر اعظم

(*c*) گورنر (*d*) وزیر اعلیٰ

3۔ پنچایتوں کو مالیاتی بااختیار بنانے کے لیے دستورِ ہند کس کس دفعہ میں ذکر کیا گیا ہے؟

(*a*) *243(H)* (*b*) *280(3)*

(*c*) *243(I)* (*d*) یہ سبھی

4۔ پنچایتی راج اداروں کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں؟

(*a*) ٹیکس (*b*) غیر ٹیکس

(*c*) قرض (*d*) یہ سبھی

5۔ گرام پنچایتیں جامع گاؤں کی ترقی کے لیے کس سے فنڈز لیتی ہیں؟

(*a*) غیر سرکاری تنظیموں (*b*) تعلیمی ٹرسٹ

(*c*) بین الاقوامی ایجنسیوں (*d*) یہ سبھی

6۔ پنچایتی سمیتی کن کن سے ٹیکس لے سکتی ہے؟

(*a*) مرکزی حکومت (*b*) ریاستی حکومت

(*c*) مالیاتی اداروں (*d*) یہ سبھی

7۔ میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع ہیں؟

(a) جائیداد ٹیکس (b) خرید و فروخت ٹیکس

(c) خدمات ٹیکس (d) یہ سبھی

8۔ ہندوستان میں پورٹ ٹرسٹ کے آمدنی کے کون سے ذرائع ہیں؟

(a) کارگو ہینڈلنگ (b) پورٹ اور ڈاک اجبات

(c) جہازوں، کارگو پر چارجز (d) یہ سبھی

9۔ ٹاؤن شپ یا بستی کے آمدنی کے اہم ذرائع کون کون سے ہیں؟

(a) ٹیکس (b) محصولات

(c) صارفین فیس (d) یہ سبھی

10۔ ایک مطلع شدہ علاقہ کمیٹی کے آمدنی کا بنیادی ذریعہ کیا ہے؟

(a) جائیداد ٹیکس (b) کاروباری ٹیکس

(c) لائسنس فیس (d) یہ سبھی

3.17.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. مقامی حکومت کے مالیات پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. مقامی حکومت کے پنچایتی سمیتی ادارے کے آمدنی کے ذرائع بیان کیجیے۔
3. ٹاؤن شپ یا بستی کے اہم آمدنی کے ذرائع بتایئے۔
4. نگر پنچایت کے آمدنی کے ذرائع پر روشنی ڈالیے۔
5. پورٹ ٹرسٹ کے آمدنی کے ذرائع پر نوٹ لکھیے۔

3.17.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع کا تفصیل سے ذکر کیجیے۔
2. گرام پنچایت کے آمدنی کے ذرائع کو واضح کیجیے۔

3. میونسپلٹی کے آمدنی کے ذرائع پر تفصیلی بحث کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	*(a)*	2۔	*(c)*	3۔	*(d)*	4۔	*(d)*	5۔	*(d)*
6۔	*(d)*	7۔	*(d)*	8۔	*(d)*	9۔	*(d)*	10۔	*(d)*

اکائی4—ہندوستان میں مقامی حکومت کے چیلنجز

(Challenges of Local Government in India)

اکائی کے اجزا:

4.0	تمہید
4.1	مقاصد
4.2	ہندوستان میں مقامی حکومت کا تعارف
4.3	ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کے چیلنجز
4.4	ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کے چیلنجز
4.5	اکتسابی نتائج
4.6	کلیدی الفاظ
4.7	نمونہ امتحانی سوالات
4.7.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
4.7.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
4.7.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

4.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلبا! اس اکائی میں ہم ہندوستان میں مقامی حکومت کے چیلنجز پر بحث کریں گے۔ مقامی حکومتیں وہ عوامی ادارے ہیں جو ایک چھوٹی جغرافیائی اور سیاسی اکائی گاؤں یا شہر/قصبہ میں حکومت اور افعال کا انتظام کرتے ہیں۔ عام طور پر ان کو قانون بنانے کا اختیارات نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن یہ زمینی سطح پر حکمرانی کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔ مقامی حکومت مقامی لوگوں کے قریب ترین عوامی حلقہ ہے، اسے نچلی سطح پر موجودہ مسائل تک بہترین رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ مقامی ادارے خود حکومت کے ادارے ہیں جو دیہی اور شہری علاقوں میں منصوبہ بندی، ترقی اور انتظامیہ کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ نچلی سطح پر ریگولیٹرز، سروس فراہم کرنے والے، فلاحی ایجنٹوں اور ترقی کے سہولت کار کے طور پر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مقامی حکومت دستور کے ساتویں شیڈول (فہرست II) کے تحت ریاست کا موضوع ہے۔ مزید براں، مقامی حکومت مقامی آبادی کے سب سے زیادہ پسندیدہ طبقوں تک پہنچنے کے قابل ہے اور انہیں مساوی سہولیات کے ساتھ جو بدلے میں بہتر مواصلات اور

معلومات کے زیادہ آسان تبادلے کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔اس کے بعد یہ جمہوری ادارے عوامی اور فلاحی خدمات کی براہ راست فراہمی اور انتظام دونوں کے لیے زیادہ سے زیادہ شہریوں کی ذمہ داری فروغ دینے کے ذریعے فعال شہریت کی حکمت عملی کو خوش دلی سے فروغ دے سکتے ہیں۔ مقامی خود حکومت کے طریقوں میں شراکتی کنونشنوں کو مضبوط کرنا گورننس حکام کو شہریوں کے قریب لاتا ہے۔ اس سے شہری دوست انتظامیہ کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ شہریوں کی عوامی' مقامات کو وسعت دیتی ہے، معاشرے اور حکومت کے درمیان تعلقات کو بڑھاتی ہے۔ جمہوری طور پر منتخب مقامی حکام کو زیادہ قانونی حیثیت دیتی ہے۔ شہریت کے حقوق کے احترام کو فروغ دیتی ہے۔ سیاست کے معیار کو بہتر بناتی ہے اور یکجہتی اور تعاون کو مضبوط کرتی ہے۔اس طرح مقامی اداروں کی فعال کارکردگی شراکتی جمہوریت کی بہتر پیروی کے لیے ایک دلیل کے طور پر کام کر سکتی ہے جو مقامی شہریوں کو آسانی اور کارکردگی کے ساتھ خود مختار فیصلہ سازی کے نظام کو چلانے کے قابل بناتی ہے۔اس کے باوجود ہندوستان میں مقامی حکومتوں کے بے شمار چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں ناکافی مالی وسائل' کاموں کی محدود منتقلی' بیوروکریٹک کنٹرول اور صلاحیت کی رکاوٹیں شامل ہیں۔ یہ چیلنجز ان کی خدمات کو مؤثر طریقے سے فراہم کرنے، وسائل کا انتظام کرنے اور شہریوں کے ساتھ مشغول ہونے کی صلاحیت میں رکاوٹ ہیں۔ مقامی حکومت کے ہر ایک ریاست میں الگ مسائل ہیں لیکن کچھ مسائل ایسے ہیں جو ہر ریاست میں مشترکہ ہیں۔

4.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا اس اکائی میں

- مقامی حکومتوں کا تعارف پیش کریں گے۔
- دیہی مقامی حکومت کے متعلق چیلنجز کو جانیں گے۔
- شہری مقامی اداروں سے متعلق چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔

4.2 ہندوستان میں مقامی حکومت کا تعارف *(Introduction of Local Government in India)*

ہندوستان میں مقامی حکومت ایک متحرک ہندوستانی جمہوریت کا سنگ بنیاد ہے۔ فیصلہ سازی اور عمل درآمد میں نچلی سطح کی شرکت کو قابل بنا کر ہندوستان میں مقامی حکومت نے نمائندہ جمہوریت کو شراکتی جمہوریت میں تبدیل کرنے میں مدد کی ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت انتظامیہ کا ایک ایسا نظام ہے جو بلدیاتی ادارے جو براہ راست لوگوں کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں جو مقامی کمیونٹی کے معاملات جیسے دیہات' قصبوں یا شہروں کا انتظام کرتے ہیں۔ ہندوستان میں مقامی حکومت' مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کے نیچے حکومت کے تیسرے درجے کے طور پر قائم کی گئی ہے۔ اس کا مقصد اختیارات اور گوسائل کو مقامی سطح پر منتقل کرنا ہے تاکہ مقامی لوگوں کو ان معاملات میں اپنی رائے دینے کے لیے اختیار بنایا جائے جو ان کی روزمرہ کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ مقامی حکومت میں دیہی اور شہری دونوں حکومتیں شامل ہیں۔ ہندوستان میں دو قسم کی مقامی حکومتیں کام کرتی ہیں، دیہی علاقوں میں پنچایتیں اور شہری علاقوں میں میونسپلٹی۔

پنچایتی راج ادارے ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کا ایک نظام ہے۔ یہ عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے دیہی علاقوں کا نظام ہے۔ یہ دیہی علاقوں میں حکومت کے تیسرے درجے کے طور پر 73ویں دستوری ترمیمی ایکٹ 1992 کے ذریعے تمام ریاستوں میں قائم کیے گئے ہیں۔ نچلی سطح پر جمہوریت کی تعمیر کا مقصد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ فیصلہ سازی کے عمل میں مقامی آبادی براہ راست شرکت کریں۔ اس کے ذریعے نچلی سطح پر جمہوریت کی تعمیر اور ملک میں دیہی ترقی کا کام سونپا گیا ہے۔ اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا باب *IX* شامل کیا ہے۔ یہ بات پنچایتوں کا حقدار ہے اور یہ دفعہ 243 سے 243(*O*) تک کے دفعات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ، ایکٹ کے دستور میں ایک نیا گیارہویں شیڈول بھی شامل کیا ہے۔ اس شیڈول میں پنچایتوں کی 29 فعال چیزیں شامل ہیں۔ یہ دفعہ *G*243 سے متعلق ہے۔

شہری مقامی ادارے جسے میونسپلٹی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے شہری علاقوں کی حکمرانی کا نظام ہے۔ شہری مقامی حکومتیں جمہوری لامرکزیت کے مقصد سے قائم کی گئی ہیں۔ یہ شہری علاقوں میں حکومت کے تیسرے درجے کے طور پر 1992 کے 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے ذریعے تمام ریاستوں میں ان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شہری آبادی براہ راست فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لیں۔ اس طرح شہری ترقی کے اقدامات کی تاثیر اور جوابدہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں آٹھ قسم کی شہری مقامی حکومتیں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی، ٹاؤن ایریا کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ، ٹاؤن شپ، پورٹ ٹرسٹ اور حصوصی مقصد کی ایجنسی۔

مرکزی سطح پر شہری مقامی حکومت کا موضوع درجہ ذیل تین وزارتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

- شہری ترقی کی وزارت کو 1985 میں ایک علیحدہ وزارت کے طور پر قائم کیا گیا تھا (اب ہاؤزنگ اور شہری امور کی وزارت ہے)۔
- کنٹونمنٹ بورڈ کے معاملے میں وزارت دفاع۔
- مرکزی زیر انتظام علاقوں کے معاملے میں وزارت داخلہ۔

شہری مقامی حکومت سے متعلق 74ویں ترمیمی ایکٹ پی وی نرسمہاراؤ کے دور حکومت میں منظور کیا گیا تھا۔ یہ یکم جون 1993 کو نافذ کیا گیات ھا۔ اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا باب *IXA* شامل کیا گیا اور دفعہ 243-*P* سے 243-*G* پر مشتمل ہے۔ اس ایکٹ کے ذریعے دستور میں 12ویں شیڈول کا اضافہ ہوا۔ اس میں میونسپلٹی کے 18 فرائض شامل ہیں اور دفعہ 243-*W* سے متعلق ہے۔

74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ 1992 نے شہری بلدیاتی اداروں کو خود حکومت کی جمہوری اکائیوں کے طور پر اپنے کام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

1992 میں نافذ کی گئی 73ویں اور 74ویں دستور ترامیم نے دیہی اور شہری دونوں مقامی حکومتوں کے لیے ایک مشترکہ نقشہ راہ اور دستوری تحفظ فراہم کیا۔

مقامی حکومتیں ریاستوں کا موضوع ہے جبکہ مرکزی حکومت کے پاس مقامی حکومت سے متعلق وزارتیں ہیں۔ ان اداروں کے کام کرنے کی بنیادی ذمہ داری انفرادی ریاستی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے۔

مقامی حکومتیں ادارے نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے خواتین (کم از کم ایک تہائی)، درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے نشستیں محفوظ رکھتی ہیں۔

مقامی حکومت کا ایک بنیادی کام سیاسی لامرکزیت ہے، جس میں مقامی مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے مقامی سطح کو اختیارات سونپنا شامل ہے۔

4.3 ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کے چیلنجز *(Challenges of Local Government in India)*

ہندوستان میں اگرچہ مقامی حکومتی اداروں کے قیام کے ذریعے سیاسی لامرکزیت کامیابی کے ساتھ حاصل کی گئی۔ لیکن ان اداروں کے کاموں، مالیات اور افعال حقیقی منتقلی ناممکن ہے۔ یہ نظام کو کمزور کرتا ہے اور اس کے مناسب کام کو روکتا ہے۔ 2015-16 میں پنچایتی راج کی وزارت کی طرف سے شائع ہونے والی ایک منتقلی رپورٹ کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریاستوں نے کس حد تک کام، مالیات اور کاموں کو منتقل کیا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ جب کچھ ریاستیں نسبتاً زیادہ اختیار مقامی اداروں کو منتقل کی ہیں، لیکن ہندوستان لامرکزیت کے لیے ابھی طویل سفر طئے کرنا ہے۔ ہندوستان میں وفاقی سیاسی نظام میں مقامی حکومت کی مشکلات گورننگ نظام کے بنیادی ڈھانچے میں بدامنی یا بدعنوانی، مرکز کے ساتھ باضابطہ طور پر بات چیت کرنے کا ایک طویل اور پیچیدہ طریقہ کار، مرکزی حکومت سے فنڈز کی کمی وغیرہ۔ مقامی حکومت کے مختلف مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

- مقامی حکومت کا سب سے بڑا مسئلہ فنڈز کی کمی ہوتی ہے۔ مقامی حکومت کو جو فنڈز دیا جاتا ہے ان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہوتا ہے۔ مقامی حکومت کو اتنے فنڈز نہیں دیئے جاتے کہ وہ اپنا کام آسانی سے کر سکیں۔ ان کے سامنے بہت زیادہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ لیکن ان کو فنڈ کی بہت کمی ہوتی ہے۔ ہندوستان میں مقامی حکومت میں فنڈز کی کمی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ زیادہ تر دیہی اور شہری دونوں مقامی ادارے اپنے اندرونی ذرائع سے مناسب فنڈز پیدا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اور اس لیے فنڈنگ کے لیے بیرونی ذرائع پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 80 فیصد سے 95 فیصد آمدنی بیرونی ذرائع سے حاصل ہوتی ہے خاص طور پر ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے قرضوں اور گرانٹس سے۔
- دیہی مقامی حکومتوں کی کمزور مالیاتی بنیاد کم از کم مالیاتی بنیاد کی دو اہم وجوہات ہیں۔ ٹیکس لگانے کے مبہم اصولوں، قابل اعتماد ریکارڈ کی کمی وغیرہ کی وجہ سے مقامی اداروں میں مناسب طریقے سے ٹیکس لگانے کی صلاحیت کی کمی ہوتی ہے۔ ریاستی حکومتوں نے ٹیکس لگانے کے کافی اختیارات نہیں دیئے ہیں۔ زیادہ تر ریاستیں صرف مقامی اداروں کو جائیداد ٹیکس اور پانی کی فراہمی ٹیکس جمع کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ زمینی ٹیکس یا ٹول نہیں جس سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔

- مالیاتی اداروں سے قرض لینے کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ عوامی بنیادی ڈھانچے اور خدمات کی فراہمی کے لیے قرضوں تک رسائی کے لیے بااختیار ہونے کے باوجود زیادہ تر مقامی ادارے قرض نہیں لیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ طویل مدتی کے لیے مؤثر طریقے سے منصوبہ بندی کرنے سے قاصر ہیں۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد نہ کرنا، چونکہ ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات ریاستی حکومت کے لیے غیر پابند ہیں، اس لیے ان پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے ریاستی مالیاتی کمشین کا عمل مکمل تباہی کے دہانے پر ہوتا ہے۔
- دیہی مقامی حکومتوں کو بہت محدود ٹیکس لگانے کا اختیار ہے۔
- مقامی اداروں کو ٹیکس، ڈیوٹیز، ٹولس فیسیں لگانے، جمع کرنے کے لیے مناسب اختیارات دینا۔
- بہت محدود قرض لینے کا اختیار ہے۔
- باقاعدہ مالیاتی آڈٹ کا فقدان۔
- ریاستوں کی طرف سے امدادی تعاون میں بے قاعدگی، غیر یقینی، محدود اور ضرورت کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کام اور کارکردگی میں تاخیر کرتی ہے۔
- اس میں ماہرین کا تقرر بہت کم ہوتا ہے۔ یہ ریٹائرڈ سیاست دانوں کا اڈہ بن چکا ہے۔
- یہ زیادہ تر معاملات میں لاجسٹک مسائل اور مقامی اداروں کے ریکارڈ کے خراب رکھ رکھاؤ کی وجہ سے مقامی اداروں کے مالیاتی کا مناسب سروے نہیں کرتے ہیں۔
- زیادہ تر معاملات میں ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کو ریاستی حکومتیں قبول نہیں کرتی ہیں جن کو قبول کیا جاتا ہے۔ اکثر مطلع نہیں کیا جاتا ہے، جن کو مطلع کیا جاتا ہے وہ اکثر نافذ نہیں کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ اسکیموں میں ریاستی مالیاتی کمیشن کی رپورٹس اور ایکشن ٹیکن رپورٹس کو جمع کرنے میں تاخیر ہوتی ہے۔
- مقامی حکومت دستور میں ریاست کا موضوع ہے اور اس کے نتیجے میں پنچایتوں کو اختیارات کی منتقلی ریاستوں کی صوابدید پر چھوڑ دی جاتی ہے۔
- بنیادی ڈھانچے کے چیلنجز کچھ مقامی اداروں کے پاس اپنی عمارت نہیں ہے اور وہ اسکولوں، آنگن واڑی مراکز اور دیگر جگہوں کے ساتھ مقامی ساجھا کرتے ہیں۔ کچھ مقامی اداروں کی اپنی عمارت ہے لیکن بیت الخلاء، پینے کا پانی اور بجلی کی فراہمی جیسی بنیادی سہولیات نہیں ہے۔
- اگرچہ کچھ مقامی اداروں کے پاس انٹرنیٹ کنکشن ہوتے ہیں لیکن وہ بہت سے معاملات میں کام نہیں کرتے ہیں۔ کسی بھی ڈیٹا انٹری کے مقاصد کے لیے پنچایت افسران کو بلاک ڈیولپمنٹ دفاتر کا دورہ کرنا پڑتا ہے جس سے کام میں تاخیر ہوتی ہے۔

- مقامی حکومتوں کے لیے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہوتی ہے۔ مقامی حکومتیں وسائل سے محروم ہیں۔ مرکزی مالیاتی کمیشن نے مطلوبہ سفارشات کی ہیں۔ لیکن فنڈز کی حقیقی منتقلی بہت خراب رہی ہے۔ یونین ٹیکس کے قابل تقسیم پول کا 5 فیصد سے زیادہ مقامی حکومتوں کو نہیں دیا جاتا ہے۔
- فنڈز کی منتقلی ان شرائط سے منسلک ہے جو انہیں مخصوص استعمال کرنے سے باندھتی ہے۔ یعنی مقامی ضرورتوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ مرکزی/ریاستی حکومتوں کے ذریعے چلنے والی اسکیمیں۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن دستوری تقاضوں کے مطابق ہر 5 سال بعد قائم نہیں کیے جاتے۔ 2014-15 تک ہر ریاست کو اپنے اپنے ریاست میں ہر 5 سال بعد ریاستی مالیاتی کمیشن قائم کرنا تھا، لیکن 2014-15 تک صرف 13 ریاستوں نے ہی ریاستی مالیاتی کمیشن قائم کیا تھا۔
- کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ مقامی حکومتیں عوام کے رد عمل کے خوف کی وجہ سے جائیداد ٹیکس اور یوزر چارجز وصول کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ وہ کچھ پروگراموں کو نافذ کرنے میں خوش ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ ٹیکس جمع کرتے ہیں تو ان کے انتخابی امکانات کو نقصان پہنچے گا۔
- افعال کی نامکمل منتقلی: مقامی حکومت کو اختیارات کی منتقلی ایک لازمی شق نہیں ہے جو ریاستوں کو مقامی ادارے کو مزید اختیارات دینے سے روکتی ہے۔
- مالیاتی خود مختاری کا فقدان: ان کے پاس بہت سی ریاستوں میں ٹیکس لگانے کی خود مختاری طاقت کا فقدان ہے اور وہ گرانٹس پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں جو کہ منسلک نوعیت کی ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستی مالیاتی کمیشن کی خراب یا ناقص کارکردگی۔
- وسائل کی غیر مساوی تقسیم: وسائل کو غیر مساوی طریقے سے تقسیم کیا جاتا ہے جس میں سیاسی طور پر امیر خطوں کو بڑا حصہ ملتا ہے۔
- سماجی، ثقافتی رکاوٹیں: اس سے اکثر انتخاب میں حصہ لینے والی نچلی ذات اور خواتین کی شراکت اور جیتنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔
- باقاعدہ انتخاب کرانے میں ناکامی: کئی ریاستوں میں مقامی اداروں کے انتخابات کے انعقاد میں تاخیر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، کوئی بھی بنیاد بیان نہیں کی گئی ہے، جس کے مطابق مقامی حکومت کو تحلیل کیا جا سکتا ہے، جس سے حکومت کی صوابدیدی اختیارات میں اضافہ ہوتا ہے۔
- صلاحیت کا فقدان: مقامی قائد بہت سی اہم اسکیموں کو نافذ کرنے کے لیے کافی علم نہیں رکھتے ہیں اور دفتر شاہ کی خواہشات کے سامنے جھک جاتے ہیں۔
- ریڈ ٹیپزم: دفتر شاہی کی غیر مؤثر کارکردگی مقامی حکومتوں کے کام کو بھی متاثر کرتی ہے۔
- انتظامات مداخلت: مقامی حکومت کے روزمرہ کی سرگرمیوں میں مرکزی اور ریاستی حکومت کی مداخلت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ سیاسی مداخلت مقامی حکومتوں کی انتظامی خود مختاری کے عملے کے انتظام پر مداخلت کرتی ہے۔

- مقامی اداروں کی اپنے مینڈیٹ کو پورا کرنے کی صلاحیت کو اکثر ریاستی حکومت کے عملے یا اہلکار محدود کر دیتے ہیں۔ مزید براں، مقامی حکومتوں کے سکریٹریٹ مکمل طور پر کم عملہ اور کم ہنر مند ہوتے ہیں اور اس وجہ سے منتخب ادارے کو مطلوبہ مدد فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔
- مقامی حکومتوں میں تربیت یافتہ اہلکاروں کی کمی ہوتی ہے۔ تربیت یافتہ اور تجربہ کار افراد کی شدید کمی مقامی حکومتوں کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔ موجودہ اہلکاروں کی تربیت اور نئے عملے کی بھرتی کے ذریعے ان کی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ مقامی اداروں کو عملہ بھرتی کرنے کا اختیار ہے لیکن اسے محدود فنڈنگ کی وجہ سے روکا جاتا ہے۔
- مختلف حکومتی پروگراموں کے ہم آہنگی کا فقدان: مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مختلف ترقیاتی پروگراموں میں ہم آہنگی کا واضح فقدان ہوتا ہے۔ مختلف محکموں کی طرف سے مختلف رہنما خطوط کو سرگرمیوں کے ہم آہنگی کی کمی کے لیے ایک بڑی رکاوٹ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- معاون عملہ کا فقدان: اسٹینڈنگ کمیٹی برائے دیہی ترقی نے 2018 میں مشاہدہ کیا کہ مقامی اداروں میں معاون عملہ اور عملے کی شدید کمی ہے جیسے کہ سکریٹریز، جونیئر انجینئر، کمپیوٹر آپریٹر اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز وغیرہ۔ یہ ان کے کام کاج اور ان کے ذریعے خدمات کی فراہمی کو متاثر کرتا ہے۔
- متوازی اداروں کی تخلیق: اکثر متوازی (*parallel bodies*) کی تخلیق تیزی سے نفاذ اور زیادہ احتساب کے لیے بنایا جاتا ہے۔ تاہم اس بات کا بہت کم شواہد موجود ہیں کہ اس طرح کے متوازی اداروں نے برائیوں سے بچایا ہے جن میں متعصبانہ سیاست، مال غنیمت کی تقسیم، بدعنوانی اور اشرافیہ کی گرفت شامل ہیں۔ متوازی ادارے پنچایتی راج اداروں کی جائز جگہ پر قبضہ کر لیتے ہیں اور ان کے اعلیٰ وسائل کی وجہ سے ان کا حوصلہ پست کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھاپ پنچایتیں ملک کے مختلف حصوں میں ایک متوازی ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں اور یہ عام طور پر پنچایتی راج اداروں کے کاموں میں مداخلت کرتی ہیں۔
- مختلف درجوں کے درمیان افعال غیر سائنسی تقسیم: متعدد ریاستوں میں ریاستوں کی طرف سے پنچایتی راج اداروں کو افعال اور حکام کی بہت کم حقیقی منتقلی کی وجہ سے مقامی حکومتوں کے کردار اور ذمہ داریاں غیر واضح ہیں۔ مقامی حکومتوں کی سیاست کاری: اگر پنچایتی راج اداروں کو سرکاری ادارے تصور کیا جاتا ہے لیکن ریاست حکومت کرنے والی سیاسی جماعتیں انہیں خود مختاری دینے سے گریز کرتی ہیں، انہیں اپنا تنظیمی ہتھیار بناتی ہیں، جس کے نتیجے میں ان کے روزمرہ کے کاموں میں بار بار مداخلت ہوتی ہے اور تقرری کی سیاست ہوتی ہے۔ علاقے کے ایم پیز اور ایم ایل ایز کی مداخلت مقامی اداروں کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔
- پنچ پتی اور پراکسی نمائندوں کی موجودگی بھی مقامی حکومت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

- ناقص احتساب اور شفافیت: سماجی آڈٹ جو شفافیت کو بہتر بنانے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی جو یا تو باقاعدگی سے نہیں کی جاتی ہے یا اس میں ہیرا پھیری کی جاتی ہے۔ فلاحی اسکیمیں جیسے مڈ ڈے میل اسکیم، پردھان منتری آواس یوجنا گرامین اور پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم میں فنڈز کے غلط استعمال نے مقامی گورننس میں بدعنوانی کے بارے میں خدشات کو جنم دیا ہے۔
- تیز شہر کاری کے اثرات: تیزی سے شہر کاری کے ساتھ پالیسی کا فوکس دیہی نظم و نسق کے بجائے شہروں اور میونسپل اصلاحات کی طرف مبذول ہو گیا ہے۔ 1990 میں ہندوستان کی تقریباً 75 فیصد آبادی دیہی علاقوں میں رہتی تھی، لیکن اب یہ گھٹ کر تقریباً 60 فیصد رہ گئی ہے۔ اس نے مقامی اداروں کے مطابقت اور کارکردگی کو متاثر کیا ہے۔
- کم حوصلہ افزائی اور کم تربیت یافتہ، ہنر مند، پیشہ وارانہ انسانی وسائل کا فقدان۔
- مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کی ایک بڑی تعداد نیم خواندہ یا خواندہ ہیں اور اپنے کردار اور ذمہ داریوں، پروگراموں، طریقہ کار، نظام کے بارے میں بہت کم آگاہ ہیں۔
- ریاستوں میں تغیرات: مصروفیت کے لحاظ سے ریاستوں میں اہلیت اور بھرتی کا طریقہ، مدت، معاوضہ سفری الاؤنس اور اسی طرح کے کیڈرز کے لیے وسیع تغیرات ہیں۔
- معاوضہ میں تغیرات: مقامی سطح پر کام کرنے والی مختلف اسکیموں کے تحت معاوضے میں فرق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ملازمین کی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقلی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایک اسکیم سے دوسری اسکیم میں بھی فرق ہوتا ہے۔ مثال کے طور رپ ہریانہ میں منریگا کے تحت یومیہ ادائیگی 309 روپیہ ہے جبکہ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں یہ 200 روپیے سے بھی کم ہے۔ منتخب اور غیر منتخب اراکین کے لیے کوئی معیاری کم از کم اہلیت نہیں ہے۔

4.4 ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کے چیلنجز

(Challenges of Urban Local Government in India)

ہندوستان میں شہری مقامی حکومتی ادارے قدیم دور سے کسی نہ کسی طور میں موجود ہیں۔ ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کی اپنے چیلنجز ہیں۔ ملک میں شہری مقامی اداروں کے مؤثر اور خود مختار کام کاج میں کچھ اہم ادارہ جاتی اور غیر ادارہ جاتی رکاوٹیں ہیں۔ بھارت میں شہری مقامی حکومتوں کے کئی مسائل ہیں۔ ہندوستان میں شہری مقامی حکومتی اداروں کو قصبوں اور شہروں کا انتظام کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے، لیکن یہ شہریوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب طور پر لیس نہیں ہیں کیونکہ لامرکزیت اور منتقلی کی اصلاحات نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ میونسپل اداروں کو مشکلات سے نمٹنے کے لیے خاطر خواہ طاقت اور خود مختاری نہیں سونپی گئی ہے۔ ہندوستان میں شہری مقامی حکومتوں کو متعدد چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں ناکافی مالی وسائل، محدود خود مختاری، سیاسی مداخلت اور کمزور احتسابی میکنزم وغیرہ شامل ہیں۔ یہ چیلنجز ان کی خدمات کو مؤثر طریقے سے فراہم کرنے اور شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں خلل ڈالتی ہیں۔ ان کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

- شہری مقامی حکومتی ادارے مرکزی اور ریاستی منتقلی پر انحصار کرتے ہیں۔ شہری بلدیاتی ادارے اپنی آمدنی کے تقریباً 35 فیصد مالی تعاون کے لیے ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی منتقلی پر منحصر ہیں۔
- تنگ ٹیکسیشن اختیارات: ہندوستان میں شہری مقامی حکومتوں کے پاس دیگر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے وسیع ٹیکسیشن اختیار نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر چین شہری مقامی اداروں کا ایک بڑا حصہ زمین کے استعمال کے فروخت سے آتا ہے۔ ڈنمارک میں شہری مقامی اداروں کو مقامی ذاتی انکم ٹیکس سے آتا ہے۔ امریکہ میں شہری مقامی ادارے وسیع پیمانے پر ٹیکس لگا سکتی ہیں۔
- شہری مقامی حکومتوں کو اپنی آمدنی پیدا کرنے کے اس محدود وسائل کے نتیجے میں میونسپلٹی سیکٹر کا حکومت کی اعلیٰ سطحوں پر انحصار بڑھ رہا ہے۔
- مالیاتی خود مختاری کا فقدان اور میونسپل اداروں میں آمدنی کی ناکافی بنیاد۔

ہندوستان میں شہری مقامی اداروں کی آمدنی کا ملک کے دستور میں کوئی خاص بندوبست نہیں ہے۔ شہری مقامی ادارے کا تعین کرنے کا اختیار اور طاقت یعنی ٹیکس اتھاریٹی، ٹیکس کی بنیاد، ٹیکس کی شرح کی ترتیبات، مقامی ٹیکس کی خود مختاری یا یہاں تک کہ گرانٹس ان ایڈ اور مالیاتی منتقلی کی دیگر شکلیں ریاستی حکومتوں کے پاس ہیں۔ اس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ شہری مقامی اداروں میں مالی خود مختاری کا فقدان ہے اور مالی وسائل کو میونسپل حکام کو منتقل کرنے کے لیے کسی منظم اور منظم طریقہ کار کا فقدان ہے جس کی وجہ سے وہ پوری طرح سے ریاستی حکومت کے رحم و کرم پر منحصر ہیں۔ مزید براں، کافی تعداد میں میونسپلٹیز خاص طور پر چھوٹی میونسپلٹی اپنے ملازمین کو اپنے محصول سے تنخواہیں ادا کرنے سے بھی قاصر ہیں اور اس طرح انہیں ریاستی حکومتوں کے معاون کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ بظاہر یہی واحد ممکنہ طریقہ ہے۔

شہری حکومتی اداروں کے ملازمین میں مناسب مہارت کا فقدان:

ہندوستان میں شہری مقامی حکومت انسانی وسائل کے سنگین بحران سے دوچار ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ شہری حکومتی اداروں کی قانونی ذمہ داریوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن مختلف سطحوں پر میونسپل ملازمین کی اسی طرح کی صلاحیت سازی کی کوششوں سے مماثل نہیں ہے۔ یہ مسائل سبھی شہری مقامی اداروں میں موجود ہیں اور کئی طرح سے دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ شہری مقامی اداروں میں عملے کی تعداد کی کمی ہے جبکہ کچھ محکموں میں ایسے ملازمین ہیں جو مطلوبہ مہارت سے محروم ہیں۔ شہری مقامی اداروں میں ہنر مند افرادی قوت کی شدید کمی کا سامنا ہے جس سے انہیں عام لوگوں کو آسانی اور تیزی عوامی خدمات فراہم کرنے مشکل ہو رہی ہے۔ منتخب نمائندوں کی ایک خاص تعداد بلدیاتی دفاتر میں آتی ہے اور کافی حد تک یہ نگر پالیکا دفتر انتظامیہ کا ان کا پہلا دورہ ہوتا ہے۔ وہ مقامی شہری اداروں کے نظام یعنی اس کے قوانین، طریقہ کار اور عمل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ پچھلی دو تین دہائیوں میں شہری مقامی اداروں میں ہنر مند افرادی قوت کا مسئلہ ایک اختلافی معاملہ کے طور پر اُبھرا ہے، کیونکہ شہری آبادی میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے اور شہری مسائل کی پیچیدگی نے متعدد شکلیں اختیار کر لی ہیں۔ شہری مقامی اداروں کے ملازمین کی ناکافی پیشہ وارانہ مہارتیں شہری مقامی اداروں کے ملازمین کے شہریوں کے ساتھ ناقص رابطہ سے ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ زیادہ

حکومتی خدمات لوگوں کے ساتھ مستقل طور پر سیدھے جڑی ہوتی ہیں، جیسے پانی کی فراہمی، صفائی، نقل و حمل، تعلیم، ہر قسم کی بدعنوانی آسانی سے نظر آتی ہے۔

- شہری شہریوں کے ساتھ ناقص رابطہ: 74ویں دستوری ترمیم 1992 ایک اہم قدم تھا جس نے شہری مقامی حکومتوں کو دستوری حیثیت دی تھی۔ شہری مقامی اداروں میں شہری مقامی لوگوں کو بحث مباحثہ میں شرکت دلانے کی ذمہ داری کی۔ تاہم زمینی حقائق اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ شہری علاقوں میں رہنے والے لوگ خاص کر سماج کے غریب اور کمزور طبقہ جو شہری کاری کے اُبھرتے ہوئے بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، فیصلہ سازی میں بہت کم شامل ہوتے ہیں۔ فیصلہ سازی میں شہر کے امیر طبقہ کے لوگ زیادہ شامل ہوتے ہیں اور فیصلہ سازی میں وہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ شہری مقامی ادارے جنہیں قصبوں اور شہروں کے نظم و نسق کا کام سونپا گیا ہے۔ شہریوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب طریقے سے تیار نہیں ہیں کیونکہ لامرکزیت اور منتقلی کی اصلاحات نتیجہ خیز نہیں ثابت ہوئی ہیں۔ بلدیاتی انتخابات میں رائے دہندگان کی کم شرکت ہندوستان کے بہت سے شہری مقامی اداروں میں عام بات ہے کیونکہ شہریوں کو سیاسی فیصلہ سازی کے عمل میں فعال طور پر حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ہے۔ شہری انتخاب میں رائے دہندگان کی کم شرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شہر کے لوگ شہری مقامی اداروں کے کاموں میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔
- چھوٹے شہروں کے تحت لاپرواہی: حکومتیں چھوٹے شہروں کے تحت متعصب ہوتی ہیں۔ شہری بنیادی ڈھانچہ اور حکمرانی کی ترقی کے لیے زیادہ تر نتیجہ خیز مشن اور پروگرام بڑے شہروں کی طرف متعصب ہوتے ہیں۔ بڑے شہری مقامی ادارے زیادہ فعال اور خود مختاری کے ساتھ ان پروگراموں کے فوائد کو بہتر طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح وہ زیادہ آسانی اور کارکردگی کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کو تیار کرنے اور شہری خدمات فراہم کرنے میں زیادہ قابل ہو سکتے ہیں۔ بعد ازاں، ملک کے چھوٹے اور درمیانی درجے کے شہروں کے لیے مرکزیت اور وفود کی اصلاحات کی خاطر فائدہ مند نتیجہ نہیں حاصل ہوئے۔
- ناکافی گرانٹس/فنڈز: دستوری طور پر بااختیار ہونے کے باوجود شہری مقامی حکومتوں کو مختلف سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے ناکافی مالیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ تر ریاستوں میں ریاستی مالیاتی کمیشن کے ذریعے کی گئی منتقلی بھی بہت کم ہوتی ہے جو پراپرٹی ٹیکس جیسے ذرائع سے کافی آمدنی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں جن کی ہندوستان میں وصولی کی شرح بہت کم ہے۔ تفویض کردہ ٹیکسوں سے براہ راست مالیات جمع کرنے میں ناکامی ہوتی ہے۔ ان کے پاس ٹیکسیشن کے اختیار بہت کم ہوتے ہیں۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کی بروقت تشکیل کا فقدان ہوتا ہے۔
- ریاستی حکومتوں پر انحصار: شہری مقامی ادارے ریاستی حکومتوں پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں۔ یہ ریاستی حکومتوں کی طرف سے منتقلی پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں۔ شہری بلدیاتی ادارے اپنی آمدنی کے تقریباً 35 فیصد کے لیے ریاستی اور مرکزی حکومتوں پر منحصر ہوتے ہیں۔

- ضرورت سے زیادہ ریاستی کنٹرول: شہری اداروں پر ریاستی حکومت کا سخت کنٹرول ہوتا ہے۔ یہ ایک نعمت سے زیادہ لعنت ثابت ہوتا ہے، کیونکہ کنٹرول میکانزم کے ذریعے رہنمائی اور مدد فراہم کرنے کے بجائے کنٹرول منفی کام کرتا ہے جس سے ان اداروں کے کام کو محدود کر دیا جاتا ہے۔ ریاستی حکومت شہری بلدیاتی اداروں کو اپنے کنٹرول میں لے لیتی ہیں جو قانون سازی، انتظامی، عدالتی اور مالیاتی ہوتے ہیں جو شہری بلدیاتی اداروں کو خود مختاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے بجائے ماتحت اکائیوں کے طور پر کام کراتی ہیں۔ میونسپلٹیوں کو قانون کے مطابق اپنے بجٹ میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور میونسپلٹی کے کسی بھی قرضے کو ریاستی حکومت سے منظور کرنا ہوتا ہے۔ مرکز اور ریاستوں کے برعکس، شہری مقامی اداروں کی سطح پر آمدنی کے اخراجات اور سرمایہ کے اخراجات میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا ہے۔
- انتخابات میں تاخیر: شہری اداروں کے انتخابات غیر معینہ مدت کے لیے مسلسل التوا کا شکار ہوتے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں شہری بلدیاتی اداروں کے انتخابات برسوں سے نہیں ہوتے ہیں جس سے لامرکزیتی حکمرانی کے ہدف کو شکست ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن کے پاس اتنی آئینی طاقت نہیں ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات شفاف طریقے سے کرا سکے۔
- بنیادی ڈھانچوں کی کمی: زیادہ تر شہری مقامی اداروں کے پاس بنیادی ڈھانچے کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر نہ تو موجودہ بنیادی ڈھانچوں کی تجدید کے لیے آمدنی پیدا کرنے سے گریز کرتے ہیں اور نہ سرمایہ بازار کے فنڈز تک رسائی کے لیے قرض کی اہلیت کے لیے نئے ذرائع وضع کرتے ہیں۔
- ناقص منصوبہ بندی: زیادہ تر شہری مقامی اداروں کی تشکیل میں جدید اور نئے منصوبہ بندی کے فریم ورک کا فقدان ہے۔ ناقص شہری منصوبہ بندی کی وجہ سے تیز رفتار اور غیر منصوبہ بند شہر کاری کی وجہ سے کچی آبادیوں میں اضافہ، ٹریفک کی بھیڑ اور پارکس اور ہسپتالوں جیسی بنیادی سہولیات کی کمی جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ شہری منصوبہ بندی ریاستی حکومت کی سطح پر کی جاتی ہے اور بلدیات کا اس میں بہت کم یا کوئی کردار نہیں ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی کے نتائج کا کوئی برایہ راست ذمہ دار نہیں ہوتا ہے۔ ناقص منصوبہ بندی، ناقص احتساب اور ناقص حکمرانی کی وجہ سے ہر طرح تباہی ہے۔
- تعاون کا فقدان: مقامی سطح پر مرکز، ریاست اور مختلف محکموں کے درمیان ناقص تعاون شہری پالیسیوں کے ناقص نفاذ کا باعث بنتا ہے۔ تعاون میں ناکام انتظامی تاریکی اور اس طرح خراب شہری نظم و نسق کا باعث بنتی ہے۔
- انتظامی صلاحیت کا فقدان: ہندوستانی شہری مقامی اداروں کے پاس بہتر انتظامی صلاحیت نہیں ہوتی ہے کہ وہ اقتصادی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر سکیں یا اسے انجام دیں۔ بھرتی کا نظام شہری مقامی اداروں میں بہتر ملازم لانے میں ناکام ہیں۔ کئی اسامیاں برسوں سے پُر نہیں ہوتی ہیں اور تبادلے دفتر شاہی اور حکومت کے مرضی سے ہوتے ہیں۔

- اہم انسانی وسائل کی نمایاں کمی: پیچیدہ شہری کاموں کا انتظام کرنے کے لیے ہنر مند اور اہل افراد کی نمایاں کمی ہے۔ شہری مقامی حکومتوں میں معاون عملہ اور عملہ کی شدید کمی ہے، جیسے کہ سکریٹری، جونیئر انجینئر، کمپیوٹر آپریٹر اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز، یہ ان کے کام کاج اور ان کے ذریعے خدمات کی فراہمی کو متاثر کرتا ہے۔ یہ افراد جو پروگرام کے نفاذ کے لیے انتہائی اہم ہیں۔
- کمزور احتساب: مضبوط احتساب اور شفافیت کے طریقہ کار کی عدم موجودگی جیسے کہ سماجی آڈٹ، فنڈز کے ممکنہ غلط استعمال اور عوامی اعتماد کی کمی کا باعث بنتے ہیں۔
- بے تحاشہ بدعنوانی: ان اداروں میں بدعنوانی، جانبداری اور اقربا پروری عروج پر ہے۔ زیادہ تر اداروں کے معاملے میں ریاستی حکومت کو تادیبی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے اور شہری ادارے کا اپنے اہلکاروں پر بہت کم کنٹرول ہے۔ شہری مقامی اداروں میں بدعنوانی ایک پرانا مسئلہ ہے۔ یہ قابل توجہ ہے چاہے عوامی فنڈز کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو یا اختیارات کی لامرکزیت اور منتقلی یہ ایک قابل بحث مسئلہ رہا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر آڈٹ کا نظام ایک ڈھونگ دکھائی دیتا ہے۔ بدعنوانی وسائل کا رخ موڑ دیتی ہے اور ترقیاتی کوششوں میں رکاوٹ بنتی ہے جس سے شہری مقامی اداروں کی تاثیر کم ہوتی ہے۔
- عوامی شرکت اور مشغولیت کی کم سطح: یہ بہت ستم ظریفی ہے کہ بڑے پیمانے پر خواندگی اور تعلیمی معیار کے باوجود شہر کے باشندے شہری حکومتی اداروں کے کام کاج میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ ان کی مقامی طرز حکمرانی کے عمل میں شہریوں کی دلچسپی اور شرکت محدود ہوتی ہے۔ حکمرانی کے نظام میں حصہ لینے کے بارے میں لوگوں کی بے حسی ایسے اداروں کو لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کی حالت میں دھکیل دیتی ہے۔ ہندوستان میں لوگوں کو شہری سہولیات کے حصول میں کافی مایوسی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کمزور عوامی اعتماد شفافیت اور ہم آہنگی کا فقدان اکثر شہری نظم ونسق پر عوام کا اعتماد کم کرنے کا باعث بنتا ہے۔
- کم تاثیر یا کارکردگی: شہری مقامی حکومت کے ادارے شفافیت، جوابدہی، نگرانی اور کنٹرول کے اصولوں پر مبنی ہیں جس کا مقصد عوامی خدمات کو مؤثر طریقے سے فراہم کرنا ہے۔ ناکافی مالیات کے پیش نظر بلدیاتی ادارے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر پا رہے ہیں۔ نتیجتاً وہ عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے مخالفت کا شکار ہیں۔ سب سے بنیادی ضرورتیں جیسے پانی کی فراہمی مناسب طور سے نہیں ہو پاتی ہیں۔ نکاسی آب کی سہولیات پورے شہر کو نہیں ہو پاتی ہیں۔ غیر منصوبہ بند کالونیاں اور کچی آبادی میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے، سڑکوں پر آوارہ مویشیوں کا خطرہ جاری ہے، ٹریفک بہت خطرناک ہے، سڑکوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں ہے، غیر محفوظ عمارتوں کو واضح خطرے کے باوجود قائم رہنے دیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ ناقص صفائی، ناقص حفظانِ صحت اور بنیادی ضروریات کی کمی شہروں کو غیر محفوظ بناتی ہیں۔
- ایجنسیوں کی کثرت: خاص طور پر واحد مقصد کی ایجنسیوں کی تشکیل کے خلاف بے ہت زیادہ تنقید کی گئی ہے۔ ان سبھی ایجنسیوں پر دفتر شاہی کا غلبہ ہے جو کہ مقامی حکومت کے بنیادی فلسفہ کے خلاف ہے۔ عوامی نمائندوں کا کردار ثانوی ہے۔ مثال کے طور پر، ریاستی ٹرانسپورٹ کارپوریشن، ریاستی بجلی بورڈ، پانی کی فراہمی کے محکمے وغیرہ کو شہری مقامی حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر رکھا گیا

ہے اور وہ ریاستی حکومت کے براہ راست نگرانی میں کام کرتے ہیں اور یہ شہری مقامی حکومت کے تئیں کسی طرح جوابدہ نہیں ہوتے ہیں۔ جو کام ان کو تفویض کیے گئے ہیں، یہ واقعی منتخب شہری اداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بلدیاتی اداروں کے وقار اور اہمیت کو کم کرتے ہیں۔ بلدیاتی اداروں کو ان ایجنسیوں کو بجٹ میں حصہ دینا ہوتا ہے جبکہ ان پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے۔ ان کے کام ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ ریاستوں میں پانی کی فراہمی کا کام ٹرسٹوں کے ساتھ ساتھ میونسپل اداروں کو سونپا گیا ہے۔

- شہری مقامی اداروں میں مجرمانہ کاری: شہری مقامی اداروں میں مجرمانہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ بڑی تعداد میں مجرمانہ اور بدعنوان پس منظر رکھنے والے کارپوریٹر 'کارپوریشنوں اور کانسلوں میں منتخب ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے شہری مقامی اداروں کی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔
- دفتر شاہی کا کنٹرول: بہت سے مالدار کارپوریشنوں کو ریاستی حکومتوں کے ذریعے مقرر کردہ میونسپل کمشنر کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے اور میئر صرف ایک رسمی سربراہ ہوتا ہے۔
- خدمات کی فراہمی: زیادہ تر شہری خدمات بنیادی طور پر ایک قطار میں فراہم کی جاتی ہیں، یعنی ذمہ داری کے غیر واضح خطوط پر فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ عام طور پر مالی اور ماحولیاتی طور پر اچھی خدمات فراہم کرنے کے بجائے جسمانی بنیادی ڈھانچے یا عملے کے اضافے کا باعث ہوتی ہیں۔ اس سے مزید ایک ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں سروس فراہم کرنے والے مقدار کے مطابق خدمات فراہم کر رہے ہوتے ہیں جبکہ خود مختار ریگولیٹری اتھارٹیز کی عدم موجودگی ہوتی ہے۔ اس طرح ایک معیاری اپروچ کا فقدان ہوتا ہے۔
- دستور کی خلاف ورزی: ہندوستان میں کئی ریاستیں ایسی ہیں جنہوں نے آئین کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ پنجاب 'ہریانہ اور راجستھان جیسی ریاستوں نے مختلف ریاستی ٹیکسوں کو ختم کر دیا ہے۔ مقامی منصوبوں کے مسودے کے لیے ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی کے قیام کے مینڈیٹ کی کئی ریاستوں نے خلاف ورزی کی ہے۔ اگرچہ خواتین اور پسماندہ طبقے کے لیے تحفظ لازمی ہے لیکن اس کے باوجود اسے محض رسمی طور پر لاگو کیا جا رہا ہے یا بہت سے معاملات میں صرف کاغذوں میں ہی رہ گیا ہے جبکہ اس کا اصل مقصد حاصل کرنا تو دور کی بات ہے۔
- ناقص حکمرانی: ہندوستان کے شہروں کی خراب حالات کی سب سے بڑی وجہ میونسپل حکمرانی کی ناکامی ہے۔ شہری بلدیاتی سطح پر منصوبہ بندی اور حکمرانی کا فقدان ہے۔

4.5 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

اس اکائی میں آپ نے

- مقامی حکوتوں کا تعارف پیش کیا۔
- دیہی مقامی حکومت کے متعلق چیلنجز کی جانکاری حاصل کی۔

- شہری مقامی اداروں کے متعلق چیلنجز کا مطالعہ کیا۔

4.6 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

- خود مختاری (*Autonomy*): انتظامی خود مختاری سے مراد عوامی تنظیموں کے اختیارات کہ وہ اپنی ترجیحات کا تعین کریں اور اس ترجیحات کو مستند کارروائی میں نمائندگی کریں۔ یہ تصور کسی تنظیم اور تنظیم کے باہر کے کچھ نمائندوں جن میں سب سے اہم منتخب عہدیداروں اور ایگزیکٹیو سیاستدانوں کے درمیان تعلق کو بیان کرتا ہے۔
- بدعنوان (*Corruption*): یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب عہدیدار یا حکام چاہے سیاستدان ہوں یا دفتر شاہی غیر قانونی سلوک کرتے ہیں اور اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لیے عوامی طاقت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔
- لامرکزیت (*Decentralization*): یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے کسی تنظیم کی سرگرمیاں خاص طور سے منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی کو کسی مرکزی مستند مقام یا گروہ سے دور تقسیم یا تفویض کیا جاتا ہے۔
- منتخب نمائندہ (*Elected Representative*): یہ وہ ارکان ہوتے ہیں جنہیں کسی ملک یا شہر یا دیگر جغرافیائی علاقے میں عوام نے مقننہ یا حکومت میں نمائندگی کرنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ وہ قانون بناتے ہیں، رائے دہندگان کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور اپنے عہدوں کی وضاحت اور فروغ کے لیے مباحثوں اور انٹرویوز میں حصہ لیتے ہیں۔
- مالیاتی منتقلی (*Financial Devolution*): ایک ایسا عمل ہے جس میں مرکزی حکومت ملک کے ریاستی حکومتوں کو مالی اختیارات فراہم کرتا ہے۔

4.7 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

4.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ ایسی حکومت جو حکومت اور عاملوگوں کے بہت نزدیک ہوتی ہے۔

(*a*) مقامی حکومت (*b*) مرکزی حکومت

(*c*) ریاستی حکومت (*d*) وحدانی حکومت

2۔ مندرجہ ذیل میں کون ہندوستان کے دیہی مقامی حکومت کے مسائل ہیں؟

(*a*) فنڈز کی کمی (*b*) انتخابات وقت پر نہ ہونا

(*c*) گرام سبھا کی شرکت (*d*) یہ تمام سبھی

3۔ مقامی حکومتوں میں خواتین کے لیے کتنا تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

(a) 1/4 (b) 1/3

(c) 1/5 (d) 1/10

4۔ 74ویں دستوری ترمیمی قانون پارلیمنٹ میں کب منظور ہوا؟

(a) 1991 (b) 1992

(c) 1993 (d) 1994

5۔ کس سال بلدیاتی اداروں کو دستور میں شامل کیا گیا؟

(a) 1990 (b) 1991

(c) 1992 (d) 1995

6۔ کونسی دستوری ترمیم نے دفتر شاہی کے کردار کو کم کر دیا؟

(a) 72ویں (b) 73ویں

(c) 42ویں (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ دیہی مقامی حکومت کے اہم مسائل کیا ہیں؟

(a) غربت (b) بے روزگاری

(c) ناخواندگی (d) یہ تمام سبھی

8۔ کس دستوری ترمیم کے تحت پنچایتی راج اداروں (دیہی مقامی حکومت) کو دستوری درجہ دیا گیا؟

(a) 55 (b) 67

(c) 73 (d) 74

9۔ شہری مقامی اداروں کے اہم مسائل کون سے ہیں؟

(a) مالیاتی خود مختاری کا فقدان (b) ضرورت سے زیادہ ریاستی کنٹرول

(c) شہریوں کے ساتھ ناقص رابطہ (d) یہ تمام سبھی

10۔74ویں دستوری ترمیمی قانون کے تحت کونسے جدول کو شامل کیا گیا ہے؟

(*a*) 9 (*b*) 10

(*c*) 11 (*d*) 12

4.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. مقامی حکومت سے متعلق ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
2. شہری مقامی اداروں پر مختصر بحث کیجیے۔
3. بے تحاشہ بدعنوانی کس طرح شہری مقامی اداروں کو اثرانداز کرتی ہے؟ واضح کیجیے۔
4. مالیاتی فنڈز کی کمی کس طرح دیہی مقامی حکومت کو متاثر کرتی ہے؟ واضح کیجیے۔
5. کس طرح انتظامی مداخلت مقامی حکومت کا ایک مسئلہ ہے؟ واضح کیجیے۔

4.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کے اہم مسائل تفصیل سے بیان کیجیے۔
2. ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کے اہم مسائل کی وضاحت کیجیے۔
3. ہندوستان میں مقامی حکومتوں کا تفصیلی تعارف پیش کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ *(a)*	2۔ *(d)*	3۔ *(b)*	4۔ *(b)*	5۔ *(c)*
6۔ *(b)*	7۔ *(d)*	8۔ *(c)*	9۔ *(d)*	10۔ *(d)*

اکائی5– برطانیہ میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر

(Historical Context of Local Government in Britain)

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 مقامی حکومت کی تریخ کے اہم مراحل

5.3 برطانیہ میں اینگلو- سیکسن دور کی مقامی حکومت (700–1066 عیسوی)

5.4 نارمن فتح (1066–1100) کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

5.5 ابتدائی قرونِ وسطیٰ (1100–1300) میں برطانیہ کی مقامی حکومت

5.6 بعد از قرونِ وسطیٰ (1300–1500) کے دوران مقامی حکومت

5.7 1500 سے 1832 کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

5.8 انگلینڈ میں 1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون

5.9 میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835

5.10 لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972

5.11 اکتسابی نتائج

5.12 کلیدی الفاظ

5.13 نمونہ امتحانی سوالات

5.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

5.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

5.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

5.0 تمہید *(Introduction)*

برطانیہ کی مقامی حکومت کا نظام ایک طویل ارتقائی سفر کا نتیجہ ہے، جو صدیوں پر محیط سماجی، سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں سے تشکیل پایا۔ برطانوی معاشرے میں مقامی حکومت کی ابتدا قرونِ وسطیٰ کے زمانے سے ہوئی، جب سماج کا نظم و نسق زیادہ تر مقامی سطح پر جاگیرداروں اور چرچ کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

انگلینڈ میں مقامی حکومت کی تاریخ قرونِ وسطیٰ سے تدریجی تبدیلی اور ارتقاء کی کہانی ہے۔ برطانیہ کے پاس کبھی کوئی باضابطہ تحریری آئین نہیں رہا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جدید انتظامیہ (اور عدالتی نظام) نظیروں پر مبنی ہے، اور یہ ان انتظامی اختیارات سے اخذ کیا گیا ہے جو (عموماً تاجِ برطانیہ کے ذریعے) پرانے نظاموں، جیسے کہ "شائرز" کے نظام کو دیے گئے تھے۔

انگلینڈ میں مقامی حکومت کا تصور اینگلو۔ سیکسن دور (700 تا 1066 عیسوی) کی تاریخ تک پھیلا ہوا ہے، اور اس کے جدید نظام کے بعض پہلو براہ راست اسی زمانے سے اخذ کیے گئے ہیں؛ خاص طور پر یہ اصول کہ شہروں اور دیہی علاقوں کا انتظام الگ الگ ہونا چاہیے۔ اس تناظر میں، نورمنز کے ذریعے متعارف کردہ جاگیرداری نظام، جو تقریباً تین سو سال تک جاری رہا، محض ایک "عارضی انحراف" کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، جس کے بعد پرانے انتظامی انداز دوبارہ ابھر کر سامنے آئے۔

صنعتی انقلاب کے نتیجے میں آبادی میں ڈرامائی اضافہ اور آبادی کی تقسیم میں تبدیلی نے برطانیہ میں مقامی انتظامیہ میں اسی نوعیت کی ڈرامائی اصلاحات کو ناگزیر بنا دیا، جو کہ بتدریج انیسویں صدی کے دوران عمل میں آئیں۔ بیسویں صدی کا زیادہ تر حصہ ایک مثالی مقامی حکومت کے نظام کی تلاش میں صرف ہوا۔ اس دور میں سب سے بڑی تبدیلی 1972ء کے "مقامی حکومت ایکٹ" کی صورت میں آئی، جس کے نتیجے میں 1974ء میں کاؤنٹیز اور اضلاع پر مشتمل یکساں دو سطحی نظام متعارف کرایا گیا؛ تاہم بعد میں اصلاحات کی مزید لہروں نے آج کے دور میں ایک زیادہ متنوع (*heterogeneous*) نظام کو جنم دیا۔

5.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ درج ذیل مضوعات کا مطالعہ کریں گے:

- مقامی حکومت کی تریخ کے اہم مراحل
- برطانیہ میں اینگلو۔ سیکسن دور کی مقامی حکومت (700–1066 عیسوی)
- نارمن فتح (1066–1100) کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت
- ابتدائی قرونِ وسطیٰ (1100–1300) میں برطانیہ کی مقامی حکومت
- بعد از قرونِ وسطیٰ (1300–1500) کے دوران مقامی حکومت
- 1500 سے 1832 کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

- انگلینڈ میں 1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون
- میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835
- لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972

5.2 مقامی حکومت کی تاریخ کے اہم مراحل *(Major Stages of History of Local Government)*

نویں صدی عیسوی میں اینگلو سیکسن دور حکومت میں مقامی انتظامی ڈھانچے کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت "شائرز" (*Shires*) اور "ہنڈرڈز" (*Hundreds*) جیسے اکائیاں موجود تھیں، جن کا مقصد ٹیکس جمع کرنا، عدالتی کارروائیاں انجام دینا اور مقامی نظم وضبط کو برقرار رکھنا تھا۔ ہر شائر کی نگرانی ایک "شیرف" (*Sheriff*) کرتا تھا، جو بادشاہ کا نمائندہ تصور کیا جاتا تھا۔

نورمن فتح کے بعد تبدیلیاں:

1066ء میں ولیم دی کونکرر کی قیادت میں نورمنز نے برطانیہ پر قبضہ کیا۔ نورمن حکومت نے موجودہ ڈھانچے کو برقرار رکھا لیکن اسے مزید مضبوط اور منظم کیا۔ جاگیرداری نظام کو وسعت دی گئی اور مقامی امور کی نگرانی کے لیے مخصوص عہدے تخلیق کیے گئے۔ بادشاہ کے نمائندے مقامی عدالتوں اور ٹیکسوں کی نگرانی کرتے تھے، جبکہ مقامی اشرافیہ کو کچھ اختیارات تفویض کیے گئے۔

قرون وسطیٰ اور شہری ترقی:

بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں، قصبوں اور شہروں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں کے بڑھنے کے ساتھ شہروں نے بادشاہ سے چارٹرز حاصل کیے، جن کے ذریعے انہیں خود مختار مقامی حکومت قائم کرنے کا حق دیا گیا۔ ان چارٹرز کے نتیجے میں میئرز (*Mayors*)، کونسلرز (*Councillors*) اور دیگر منتخب نمائندوں کے ذریعے مقامی معاملات چلائے جانے لگے۔

جدید مقامی حکومت کی بنیاد:

انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب کے بعد شہروں میں آبادی کا بے پناہ اضافہ ہوا جس کے باعث نئے انتظامی ڈھانچوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ 1835ء میں "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ" (*Municipal Corporations Act*) منظور ہوا، جس نے منتخب بلدیاتی اداروں کو قانونی حیثیت دی۔ یہ ایک اہم سنگ میل تھا جس نے مقامی حکومت کو شفافیت، عوامی نمائندگی اور مالی خود مختاری کی بنیادوں پر استوار کیا۔

مزید اصلاحات:

انیسویں اور بیسویں صدی میں متعدد اصلاحات ہوئیں، جیسے کہ 1888ء میں "لوکل گورنمنٹ ایکٹ" کے ذریعے "کاؤنٹی کونسلز" (*County Councils*) کا قیام عمل میں آیا۔ 1894ء میں دیہی علاقوں میں "پیراش کونسلز" (*Parish Councils*) قائم کی گئیں۔ ان اصلاحات نے مقامی سطح پر تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ اور دیگر خدمات کی فراہمی کو زیادہ منظم کیا۔

موجودہ دور:

آج برطانیہ میں مقامی حکومت کا ڈھانچہ کئی سطحوں پر مشتمل ہے، جن میں کاؤنٹی کونسلز، ڈسٹرکٹ کونسلز، اور یونٹاری اتھارٹیز (Unitary Authorities) شامل ہیں۔ ہر ادارے کو اپنے دائرہ کار کے مطابق مختلف اختیارات اور فرائض حاصل ہیں۔ اس نظام کا مقصد مقامی آبادی کو ان کی ضروریات کے مطابق سہولتیں فراہم کرنا اور جمہوری شراکت داری کو فروغ دینا ہے۔

برطانیہ میں مقامی حکومت کا ارتقا ایک مستقل جدوجہد اور اصلاحات کا نتیجہ ہے۔ ہر دور میں، سماجی اور اقتصادی تبدیلیوں کے مطابق، مقامی حکومت کے ڈھانچے میں بہتری لائی گئی۔ آج کا مضبوط اور فعال مقامی حکومت کا نظام برطانیہ کی جمہوری روایات اور عوامی خدمت کے جذبے کا مظہر ہے۔

برطانیہ میں مقامی حکومتوں کی تاریخ ایک طویل اور تدریجی ارتقاء کی داستان ہے۔ برطانیہ کی مقامی حکومتوں کا نظام آج جس شکل میں موجود ہے، وہ صدیوں پر محیط ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے، جس میں مختلف ادوار میں سماجی، سیاسی اور معاشی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔

مقامی حکومتوں کا آغاز برطانیہ میں رومی دور حکومت (43ء تا 410ء) میں ہوا جب رومیوں نے برطانیہ پر قبضہ کر کے منظم شہروں اور قصبوں کی بنیاد رکھی۔ ان بستیوں میں بلدیاتی امور کی نگرانی کے لیے ابتدائی قسم کے مقامی انتظامی ڈھانچے قائم کیے گئے۔ رومیوں کے انخلاء کے بعد، اینگلو-سیکسن دور (5ویں تا 11ویں صدی) میں مقامی حکومتوں کا نظام مزید ترقی یافتہ شکل اختیار کرتا گیا۔ اس دور میں "شائر" اور "ہنڈرڈ" جیسی انتظامی تقسیمات سامنے آئیں، جن کے سربراہ مقامی امور کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

1066ء میں نارمن فتح کے بعد، ولیم دی کنکرر نے مقامی حکومتوں میں مزید تنظیم اور نظم وضبط متعارف کروایا۔ اس دور میں "کاؤنٹی" اور "بارونیز" کی بنیاد رکھی گئی اور عدالتی وانتظامی اختیارات مقامی حکام کو تفویض کیے گئے۔ 13ویں صدی میں، میگنا کارٹا (1215ء) نے عوامی نمائندگی اور مقامی خود مختاری کے اصولوں کی بنیاد فراہم کی، جو بعد میں مقامی حکومت کے تصور میں مزید وسعت کا باعث بنے۔

17ویں اور 18ویں صدیوں میں صنعتی انقلاب کے آغاز نے برطانوی معاشرے کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا۔ شہروں کی آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہوا، اور اس کے نتیجے میں بنیادی سہولیات، صفائی، رہائش اور صحت جیسے مسائل شدت اختیار کر گئے۔ حکومت نے ان مسائل کے حل کے لیے مقامی حکومتوں کے دائرہ کار کو بڑھانے کی ضرورت محسوس کی۔ 1835ء میں "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ" پاس ہوا، جس نے ملک بھر میں منتخب شہری حکومتوں کے قیام کی راہ ہموار کی۔ اس ایکٹ کے تحت میونسپل کارپوریشنز کو باقاعدہ قانونی حیثیت دی گئی اور ان کے مالیاتی اور انتظامی اختیارات کو منظم کیا گیا۔

19ویں صدی کے آخر میں مزید اصلاحات متعارف ہوئیں، جن میں 1888ء کا "لوکل گورنمنٹ ایکٹ" نہایت اہم تھا۔ اس ایکٹ کے تحت برطانیہ میں "کاؤنٹی کونسلز" قائم کی گئیں، جنہیں تعلیم، سڑکوں، صحت اور دیگر مقامی خدمات کے انتظام کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اسی طرح،

1894ء کے "لوکل گورنمنٹ ایکٹ" کے ذریعے دیہی علاقوں میں "پارش کونسلز" کا قیام عمل میں آیا، جس نے دیہی برادریوں کو بھی مقامی سطح پر خود انتظامی کے مواقع فراہم کیے۔

20ویں صدی میں مقامی حکومتوں کا ڈھانچہ مزید ترقی کرتا رہا۔ 1972ء میں "لوکل گورنمنٹ ایکٹ" کے ذریعے برطانیہ اور ویلز میں مقامی حکومتوں کی از سر نو تنظیم کی گئی۔ اس کے تحت کاؤنٹیز اور ڈسٹرکٹس کو دو تہوں پر مشتمل نیا نظام دیا گیا۔ بعد ازاں، 1990ء اور 2000ء کی دہائیوں میں مزید اصلاحات کی گئیں، جن میں بعض علاقوں میں "یونٹری اتھارٹیز" (واحد سطح کی حکومتیں) قائم کی گئیں، اور میئرز کے انتخاب کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔

آج کے برطانیہ میں مقامی حکومتیں عوامی خدمات کی فراہمی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کا دائرہ کار تعلیم، سماجی بہبود، رہائش، صحت عامہ، صفائی، مقامی منصوبہ بندی، تفریحی سہولیات اور عوامی تحفظ جیسے شعبوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مقامی حکومتوں کی مالی معاونت بنیادی طور پر مقامی ٹیکسوں (*council tax*) اور مرکزی حکومت کی گرانٹس سے ہوتی ہے۔

مقامی حکومتوں کی موجودہ ساخت اور اختیارات ایک جمہوری اصول پر مبنی ہیں، جس کا مقصد مقامی آبادی کو اپنے معاملات میں زیادہ سے زیادہ خود مختاری دینا ہے۔ برطانیہ میں مقامی حکومتوں کی یہ ترقی اس بات کا مظہر ہے کہ جمہوریت اور شراکتی سیاست کس طرح عوام کی زندگیوں پر مثبت اثر ڈال سکتی ہے۔

برطانیہ میں مقامی حکومتوں کا ارتقاء ایک طویل تاریخی عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ نظام بتدریج معاشرتی ضروریات، سیاسی جدوجہد اور عوامی شمولیت کی بدولت پروان چڑھا ہے۔ آج بھی یہ نظام مستقل تبدیلی اور اصلاحات کے عمل سے گزر رہا ہے تاکہ مقامی سطح پر عوام کی بہتر خدمت کی جا سکے۔

5.3 برطانیہ میں اینگلو- سیکسن دور کی مقامی حکومت (700–1066 عیسوی)

برطانیہ کی تاریخ میں اینگلو- سیکسن دور (700 تا 1066 عیسوی) ایک نہایت اہم مقام رکھتا ہے، خصوصاً مقامی حکومت کے نظام کے حوالے سے۔ اس دور میں مقامی انتظامیہ کی جو بنیادیں رکھی گئیں، وہ بعد کے صدیوں میں برطانوی حکومت کے ارتقائی عمل پر گہرے اثرات ڈالتی رہیں۔ اینگلو- سیکسن عہد کا مقامی حکومت کا نظام سادگی، مقامی خود مختاری اور برادری پر مبنی تعاون پر استوار تھا۔

شائرز اور ہنڈرڈز کا نظام

اینگلو- سیکسن دور میں ملک کو چھوٹے چھوٹے انتظامی حصوں میں تقسیم کیا گیا، جنہیں "شائرز" کہا جاتا تھا۔ ہر شائر کا انتظام ایک "شائر ریو" (*Sheriff*) کے سپرد ہوتا تھا، جو بادشاہ کا نمائندہ ہوتا اور قانون کی عملداری، ٹیکس وصولی اور فوجی خدمات کی نگرانی کرتا تھا۔ شائرز مزید "ہنڈرڈز" (*Hundreds*) میں تقسیم کیے گئے تھے، جو مقامی سطح پر عوام کے چھوٹے گروہوں پر مشتمل انتظامی اکائیاں تھیں۔ ہر ہنڈرڈ میں ایک عدالت قائم ہوتی تھی جہاں تنازعات کے فیصلے کیے جاتے اور مقامی قوانین نافذ کیے جاتے۔

محلی عدالتوں کا کردار

عدالتی نظام مقامی حکومت کا اہم حصہ تھا۔ ہنڈرڈ کورٹس اور شائر کورٹس عوامی شرکت پر مبنی ہوتے تھے اور یہاں مقامی مسائل، جائیداد کے تنازعات، جرائم اور دیوانی مقدمات نمٹائے جاتے تھے۔ ان عدالتوں میں فیصلے اکثر مقامی بزرگوں اور معززین کی مشاورت سے کیے جاتے تھے۔ یہ عدالتی نظام عوام کو اپنے معاملات میں براہ راست شرکت کا موقع فراہم کرتا تھا، اور انصاف تک رسائی نسبتاً آسان تھی۔

فوجی اور مالیاتی ذمہ داریاں

اینگلو۔ سیکسن معاشرے میں ہر آزاد شخص پر لازم تھا کہ وہ "فرد" (*Fyrd*) کے تحت فوجی خدمات انجام دے۔ فرد بنیادی طور پر مقامی ملیشیا تھی جسے بادشاہ یا شائر ریف کی طلب پر مقامی سطح پر دفاعی خدمات کے لیے متحرک کیا جاتا تھا۔ اسی طرح مقامی آبادی پر ٹیکسوں اور خراجات کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی تھی، جن کے ذریعے شاہی حکومت کی ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔

چرچ کا اثر و رسوخ

اینگلو۔ سیکسن دور میں چرچ نہ صرف مذہبی بلکہ سماجی اور انتظامی میدان میں بھی ایک اہم ادارہ تھا۔ مقامی سطح پر خانقاہیں اور کلیسا (*Churches*) نہ صرف عبادت کے مراکز تھے بلکہ تعلیم، خیرات اور مقامی انتظامی خدمات میں بھی کردار ادا کرتے تھے۔ بعض اوقات چرچ کی زمینیں شائر یا ہنڈرڈ کے انتظامی اختیارات میں بھی شامل ہوتی تھیں۔

محلی خود مختاری اور برادری کا نظام

اینگلو۔ سیکسن معاشرے میں کمیونٹی (برادری) کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ مقامی برادریاں اپنے معاملات میں خود مختار تھیں اور اجتماعی فیصلے لینے میں پیش پیش رہتی تھیں۔ یہ ایک نچلی سطح کی جمہوریت کی ابتدائی شکل تھی جس میں ہر فرد کی رائے کو اہمیت دی جاتی تھی۔

اینگلو۔ سیکسن دور کا مقامی حکومت کا نظام برطانیہ میں جمہوری روایات کی بنیاد سمجھا جا سکتا ہے۔ شائرز، ہنڈرڈز، مقامی عدالتیں اور برادری پر مبنی تعاون نے ایک ایسا انتظامی ڈھانچہ فراہم کیا جس کی جھلک آج بھی برطانوی مقامی حکومت کے نظام میں دیکھی جا سکتی ہے۔ 1066ء میں نارمنز کے حملے کے بعد اگرچہ کچھ تبدیلیاں آئیں، لیکن اینگلو۔ سیکسن دور کے ادارے اور تصورات نے برطانیہ کی انتظامی تاریخ پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔

اینگلو سیکسن دور (700–1066 عیسوی) برطانیہ کی تاریخ کا ایک اہم زمانہ تھا جب مقامی حکومت کا نظام انتہائی منظم تھا۔ اس دور میں انگریزی معاشرہ چھوٹے چھوٹے علاقائی اکائیوں میں تقسیم تھا، جنہیں "شائرز" (*Shires*) اور "ہنڈریڈز" (*Hundreds*) کہا جاتا تھا۔ مقامی حکومت کا یہ نظام عدالتی، انتظامی اور فوجی امور کو کنٹرول کرتا تھا۔

مقامی حکومت کی ساخت

1. شائر سسٹم

این گلو سیکسن دور میں برطانیہ کو متعدد شائرز (*counties*) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر شائر کا انتظام ایک "ایرل" (*Earl*) یا "شائر ریو" (*Shire Reeve*) کے ہاتھ میں ہوتا تھا، جو بعد میں "شیرف" (*Sheriff*) کہلایا۔ شیرف کا کام ٹیکس وصول کرنا، قانون نافذ کرنا اور بادشاہ کے احکامات کو عملی شکل دینا تھا۔

2. ہنڈریڈ کورٹ

ہر شائر کو مزید چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کیا جاتا تھا، جنہیں "ہنڈریڈ" (*Hundred*) کہا جاتا تھا۔ ہنڈریڈ کی اپنی عدالت ہوتی تھی، جسے "ہنڈریڈ کورٹ" کہتے تھے۔ یہ عدالت معمولی مقدمات، جیسے جائیداد کے تنازعات اور چھوٹے جرائم کا فیصلہ کرتی تھی۔

3. ٹاؤن میٹنگ (فولک موٹ)

مقامی سطح پر "ٹاؤن میٹنگ" یا "فولک موٹ" (*Folk Moot*) منعقد ہوتی تھی، جس میں عام لوگ شامل ہوتے تھے۔ اس میٹنگ میں علاقے کے معاملات پر بحث ہوتی تھی اور فیصلے اجتماعی طور پر کیے جاتے تھے۔ یہ نظام جمہوریت کی ابتدائی شکل تھی۔

مقامی حکومت کے فرائض

- ٹیکس وصولی: مقامی حکومت کا اہم کام بادشاہ کے لیے ٹیکس اکٹھا کرنا تھا۔
- انصاف: ہنڈریڈ کورٹ اور شائر کورٹ میں مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔
- فوجی انتظام: شیرف مقامی فوج (*Fyrd*) کو منظم کرتا تھا تاکہ حملوں کے وقت دفاع کیا جا سکے۔
- عوامی بہبود: سڑکوں اور پلوں کی مرمت جیسے کام مقامی حکومت کی ذمہ داری تھے۔

این گلو سیکسن مقامی حکومت کا نظام انتہائی موثر تھا اور اس نے بعد میں نورمن دور میں بھی اثرات چھوڑے۔ شائرز، ہنڈریڈز اور فولک موٹ جیسے اداروں نے جدید برطانوی حکومت کی بنیاد رکھی۔ یہ نظام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ این گلو سیکسن معاشرہ منظم اور قانون پرست تھا۔

5.4 نارمن فتح (1066–1100) کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

1066ء میں ولیم دی کنکرر کی قیادت میں نارمنز نے برطانیہ پر قبضہ کر کے برطانوی تاریخ کا ایک نیا باب رقم کیا۔ اس دور میں اگرچہ اینگلو-سیکسن دور کے بہت سے مقامی ادارے باقی رہے، مگر نارمنز نے ان اداروں میں اپنی ضروریات کے مطابق گہرے اور بنیادی تبدیلیاں کیں۔ ولیم اور اس کے جانشینوں نے مقامی حکومت کو بادشاہت کے مرکز کی جانب زیادہ جھکاؤ دینے کی پالیسی اپنائی تاکہ وہ اپنی طاقت کو مستحکم کر سکیں اور برطانیہ پر مکمل کنٹرول حاصل کر سکیں۔

مقامی حکومت کی تنظیم نو

نارمن فتح کے بعد، پرانے "شائر" اور "ہنڈرڈ" نظام کو برقرار رکھا گیا، لیکن ان پر بادشاہ کی براہ راست عملداری سخت کر دی گئی۔ ہر شائر میں بادشاہ کا مقرر کردہ "شائر ریف" (*Sheriff*) انتظامی اور عدالتی امور کا سب سے بڑا ذمہ دار تھا۔ شائر ریف اب نہ صرف ٹیکس وصول کرتا بلکہ مقامی عدالتوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی نگرانی بھی کرتا۔ اس کی وفاداری براہ راست بادشاہ سے وابستہ تھی، نہ کہ مقامی برادری یا مقامی اشرافیہ سے۔

جاگیرداری نظام کا نفاذ

ولیم نے برطانیہ میں جاگیرداری نظام (*Feudalism*) کو باضابطہ طور پر رائج کیا۔ زمینیں بادشاہ کی ملکیت سمجھی جاتی تھیں، اور بادشاہ نے زمین کے بڑے حصے اپنے وفادار سرداروں (*Lords*) میں تقسیم کر دیے۔ ان سرداروں نے مزید زمینیں اپنے ذیلی وفاداروں میں تقسیم کیں۔ ہر سطح پر زمین کے عوض فوجی اور انتظامی خدمات فراہم کرنا لازمی قرار پایا۔ اس طرح مقامی حکومت اب زمین پر قبضے اور ذاتی وفاداری کے اصولوں پر مبنی ہو گئی۔

ڈومسڈے بک (*Domesday Book*)

1085ء میں ولیم نے برطانیہ میں زمینوں اور وسائل کے ایک جامع سروے کا حکم دیا، جس کا نتیجہ "ڈومسڈے بک" کی صورت میں سامنے آیا۔ یہ کتاب برطانیہ کے ہر علاقے، زمین کے مالکان، زمین کی نوعیت اور اس پر عائد محصولات کا مکمل ریکارڈ تھی۔ یہ اقدام مقامی حکومت اور ٹیکس وصولی کو موثر بنانے کے لیے ایک انقلابی قدم تھا اور ولیم کے مرکزی اقتدار کو مضبوط بنانے میں نہایت کارگر ثابت ہوا۔

عدالتی اور مالیاتی اصلاحات

نارمن دور میں مقامی عدالتوں کا کردار جاری رہا، لیکن شاہی عدالتوں (*Royal Courts*) کو اہمیت حاصل ہو گئی۔ اب بڑے مقدمات براہ راست بادشاہ یا اس کے نمائندوں کے زیر نگرانی چلائے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ محصولات کی وصولی اور فوجی خدمات کو مزید منظم کیا گیا۔ ٹیکس وصولی کا عمل زیادہ سخت، لیکن زیادہ شفاف بنایا گیا تاکہ بادشاہت کی مالی ضروریات پوری ہو سکیں۔

چرچ کا کردار

نارمنز نے چرچ کو بھی مقامی حکومت کا ایک اہم ستون بنایا۔ ولیم نے چرچ کی تنظیم نو کی، اعلیٰ عہدوں پر نارمن بشپ تعینات کیے اور چرچ کے انتظامی معاملات میں بادشاہت کا عمل دخل بڑھا دیا۔ اس طرح چرچ بھی مقامی حکومت کے استحکام اور مرکزی اقتدار کے فروغ میں شریک ہو گیا۔

1066ء سے 1100ء کے درمیان، برطانیہ میں مقامی حکومت کا نظام بنیادی طور پر اینگلو۔ سیکسن دور کے اداروں پر قائم رہا، مگر نارمنز نے ان میں مرکزیت، فوجی طاقت اور مالی نظم و ضبط کا رنگ بھر دیا۔ مقامی حکومت اب براہ راست بادشاہ کی طاقت کے تحت کام کرنے لگی اور زمین، سرداری، اور ذاتی وفاداری پر مبنی جاگیر داری ڈھانچے نے مقامی زندگی کو تشکیل دینا شروع کر دیا۔ یہ تبدیلیاں آنے والے صدیوں میں برطانیہ کے سیاسی و سماجی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کرتی رہیں۔

5.5 ابتدائی قرونِ وسطیٰ (1100–1300) میں برطانیہ کی مقامی حکومت

انگلینڈ میں ابتدائی قرون وسطیٰ (1100ء سے 1300ء تک) کا دور مقامی حکومت کے ارتقاء میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اس عرصے میں نارمنز کی جانب سے قائم کیے گئے جاگیر داری ڈھانچے کو مزید مضبوط کیا گیا، مگر ساتھ ہی ساتھ مقامی سطح پر عوام کی شمولیت اور قانونی اداروں کی ترقی نے بھی جنم لیا۔ یہ دور مقامی خود مختاری، عدالتی اصلاحات اور شاہی اقتدار کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوششوں کا دور تھا۔

شائرز اور ہنڈرڈز کا تسلسل

نارمن دور کی طرح، ابتدائی قرون وسطیٰ میں بھی شائرز اور ہنڈرڈز کا نظام برقرار رہا۔ ہر شائر کا نگران "شائر ریف" (*Sheriff*) ہوتا تھا، جو بادشاہ کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ شائر ریف مقامی عدالتوں کی نگرانی، ٹیکس وصولی، اور امن و امان کے قیام کا ذمہ دار تھا۔ ہنڈرڈ کورٹس میں عام لوگوں کے چھوٹے موٹے تنازعات نمٹائے جاتے تھے، جب کہ اہم مقدمات شائر کورٹ میں پیش ہوتے۔

عدالتی نظام میں اصلاحات

اس دور میں عدالتی نظام کو مزید منظم کیا گیا۔ بادشاہ ہنری دوم (1154–1189) کے دور میں اہم عدالتی اصلاحات ہوئیں، جن میں "کامن لاء" (*Common Law*) کا قیام شامل تھا۔ اس نظام کے تحت تمام علاقوں میں یکساں قانون لاگو کیا گیا، اور شاہی جج ملک بھر میں سفر کر کے مقدمات کی سماعت کرتے۔ اس عمل کو "سرکٹ کورٹس" کہا جاتا تھا۔ اس سے مقامی انصاف کا معیار بلند ہوا اور انصاف کی فراہمی میں شفافیت آئی۔

مقامی حکومت میں عوامی شمولیت

اس دور میں مقامی حکومت میں عوامی شمولیت بڑھنے لگی۔ مقامی برادریوں کو اپنے علاقوں کے نظم و نسق میں مزید حصہ دیا گیا۔ "فرینک پلیج" (*Frankpledge*) نظام کے تحت ہر بالغ مرد شہری کو مقامی امن برقرار رکھنے کی ذمہ داری دی گئی۔ افراد دس افراد کے گروپوں (*Tithings*) میں منظم ہوتے، اور اگر کسی رکن نے قانون توڑا تو پورا گروپ ذمہ دار سمجھا جاتا۔ یہ ایک قسم کا سماجی معاہدہ تھا جو مقامی سطح پر نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ثابت ہوا۔

چارٹر ڈ ٹاؤنز کا قیام

اس دور میں کئی شہروں اور قصبوں کو بادشاہ یا سرداروں کی جانب سے چارٹرز دیے گئے۔ ان چارٹرز کے تحت قصبوں کو مقامی خود مختاری حاصل ہو جاتی تھی۔ انہیں اپنے میئر اور کونسلرز منتخب کرنے کا حق حاصل ہوتا اور وہ اپنے قوانین اور بازاروں کا انتظام خود چلاتے۔ اس عمل نے شہری زندگی میں سیاسی بیداری اور معاشی ترقی کی راہیں ہموار کیں۔

مقامی حکومت اور میگنا کارٹا

1215ء میں دستخط ہونے والے میگنا کارٹا نے مقامی حکومت کے تصور پر گہرا اثر ڈالا۔ اگرچہ اس دستاویز کا بنیادی مقصد اشرافیہ کے حقوق کا تحفظ تھا، لیکن اس نے بادشاہ کے اختیارات کو محدود کر کے قانون کی حکمرانی (*Rule of Law*) کا اصول متعارف کروایا۔ میگنا کارٹا کے تحت مقامی اداروں کو کچھ تحفظ حاصل ہوا اور مقامی انصاف کی خود مختاری کو تسلیم کیا گیا۔

چرچ اور مقامی حکومت

چرچ نے بھی مقامی حکومت میں اہم کردار ادا کیا۔ خانقاہیں اور گرجا گھر نہ صرف مذہبی بلکہ تعلیمی، عدالتی اور فلاحی سرگرمیوں کے مراکز تھے۔ مقامی سطح پر بہت سے امور جیسے غریبوں کی امداد اور تعلیم چرچ کی نگرانی میں چلتے تھے۔

1100ء سے 1300ء تک کا دور برطانیہ میں مقامی حکومت کی ترقی کا ایک اہم مرحلہ تھا۔ اگرچہ جاگیرداری ڈھانچہ مضبوط رہا، مگر مقامی سطح پر عدالتی اصلاحات، شہری خود مختاری اور عوامی شمولیت میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔ یہ دور برطانیہ میں ایک متوازن نظام حکومت کی بنیاد بننے کا باعث بنا، جس نے آنے والی صدیوں میں جمہوریت، قانون کی حکمرانی اور عوامی نمائندگی کے اصولوں کی راہ ہموار کی۔

5.6 برطانیہ میں بعد از قرونِ وسطیٰ (1300–1500) کے دوران مقامی حکومت

1300ء سے 1500ء تک کا دور، جسے "بعد از قرونِ وسطیٰ" (*Later Middle Ages*) کہا جاتا ہے، برطانیہ میں مقامی حکومت کے میدان میں گہرے سیاسی، سماجی اور معاشی تغیرات کا زمانہ تھا۔ اس دور میں اگرچہ بنیادی ڈھانچے جیسے شائر، ہنڈرڈز، اور پارشز (*Parishes*) بدستور موجود رہے، مگر ساتھ ہی ساتھ شہری ادارے زیادہ مستحکم ہوئے اور مقامی خود انتظامی کی روایت نے مزید فروغ پایا۔

شائرز اور ہنڈرڈز کا تسلسل اور ارتقاء

اس دور میں شائرز اور ہنڈرڈز کا روایتی ڈھانچہ برقرار رہا، مگر شائر ریف (*Sheriff*) کا کردار نسبتاً کمزور ہو گیا کیونکہ نئے شاہی عہدے دار، مثلاً "جسٹس آف دی پیس" (*Justice of the Peace*)، متعارف کروائے گئے۔ 14ویں صدی کے وسط میں "جسٹس آف دی پیس" کا ادارہ قائم کیا گیا تاکہ مقامی سطح پر امن و امان قائم رکھا جا سکے اور مقدمات کی سماعت کی جا سکے۔ ان ججوں کو مقامی شرفا (*Gentry*) اور اشرافیہ میں سے منتخب کیا جاتا تھا، جو مقامی حکومت میں شاہی مفادات کے محافظ بھی ہوتے تھے۔

عوامی شرکت اور بلدیاتی حکومت کا ارتقاء

اس دور میں مقامی برادریوں کی سیاسی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ شہروں اور قصبوں کو زیادہ سے زیادہ چارٹرز دیے گئے، جن کے ذریعے وہ خود اپنا نظم ونسق سنبھالنے لگے۔ میئرز (*Mayors*)، کونسلرز اور ایلڈرمینز (*Aldermen*) جیسے منتخب نمائندے شہروں کی حکومت چلاتے تھے۔ ان بلدیاتی حکومتوں نے بازاروں کی نگرانی، بنیادی سہولیات کی فراہمی، سڑکوں اور پلوں کی مرمت، اور امن عامہ کے قیام جیسے امور سنبھالے۔

مقامی معیشت اور بلیک ڈیتھ کا اثر

1348–1350ء کے دوران برطانیہ میں "بلیک ڈیتھ" (طاعون) کی وبا پھیلی جس سے ملک کی آبادی میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں دیہی معیشت اور جاگیرداری نظام پر شدید اثر پڑا۔ مزدوروں کی قلت نے کسانوں کو زیادہ حقوق دلوائے اور مقامی سطح پر سماجی ڈھانچے میں تبدیلی آئی۔ اس تبدیلی نے دیہی علاقوں میں بھی مقامی حکومتوں کو زیادہ فعال اور خود مختار بننے پر مجبور کیا۔

پارلیمنٹ اور مقامی نمائندگی

اگرچہ پارلیمنٹ قومی سطح کا ادارہ تھا، لیکن 14ویں اور 15ویں صدیوں میں پارلیمنٹ کے اراکین اکثر مقامی علاقوں سے چنے جاتے تھے۔ مقامی شرفا اور شہری نمائندے پارلیمنٹ میں اپنے علاقوں کے مفادات کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس سے مقامی حکومتوں اور قومی حکومت کے درمیان رابطہ مضبوط ہوا۔

قانونی اصلاحات اور امن وامان کی بہتری

اس دور میں مقامی سطح پر انصاف کے نظام میں مزید بہتری لائی گئی۔ "قانون امن عامہ" (*Peace Bonds*) متعارف کروائے گئے، جس کے تحت افراد کو مالی ضمانت دینی پڑتی تھی کہ وہ امن قائم رکھیں گے۔ "جسٹس آف دی پیس" نے معمولی جرائم اور مقامی تنازعات میں فوری فیصلے کرنے کا اختیار حاصل کیا، جس سے مقامی سطح پر انصاف کی فراہمی زیادہ موثر ہو گئی۔

چرچ اور مقامی سطح پر سماجی خدمات

چرچ اب بھی مقامی حکومت میں ایک کلیدی کردار ادا کر رہا تھا۔ پارش چرچ کمیونٹی کا مرکز تھا جہاں مذہبی فرائض کے ساتھ ساتھ تعلیم، غربت کا خاتمہ، اور مقامی ترقیاتی منصوبے بھی چلائے جاتے تھے۔ بعض اوقات کلیسائی حکام بلدیاتی اداروں کے ساتھ مل کر سماجی خدمات سرانجام دیتے تھے۔

1300ء سے 1500ء تک کے دور میں برطانیہ میں مقامی حکومت نے بڑی حد تک ترقی کی۔ مقامی عدالتوں، شہری بلدیاتی اداروں اور عوامی نمائندہ حکومتوں نے مقامی نظم ونسق کو مستحکم کیا۔ اگرچہ شاہی اقتدار مضبوط تھا، لیکن مقامی سطح پر خود حکمرانی، قانون کی عملداری، اور کمیونٹی

کی شرکت جیسے عناصر نے برطانیہ میں جمہوریت کے مستقبل کی بنیاد رکھ دی۔ یہ وہ وقت تھا جب مقامی حکومت ایک نچلی سطح پر عوام کے لیے روزمرہ کی زندگی میں حقیقی اہمیت اختیار کرنے لگی۔

5.7 سنہ 1500 سے 1832 کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

انگلینڈ میں 1500ء سے 1832ء تک کا دور مقامی حکومت کی ترقی اور تبدیلی کا ایک نہایت اہم مرحلہ تھا۔ اس طویل عرصے میں مقامی حکومت کا ڈھانچہ رفتہ رفتہ عوامی شراکت، شاہی اقتدار اور مقامی خود مختاری کے درمیان ایک توازن کی صورت میں ڈھلتا رہا۔ اگرچہ اس دور کے بیشتر حصے میں پرانے جاگیرداری اور مذہبی اداروں کا غلبہ رہا، مگر وقت کے ساتھ ساتھ معاشی، سماجی اور سیاسی تبدیلیوں نے مقامی حکومت کے نظام کو بھی نئے خطوط پر استوار کیا۔

ٹیوڈر دور اور مقامی حکومت

16ویں صدی میں ٹیودرز (*Tudors*) خصوصاً ہنری ہشتم (*Henry VIII*) اور الزبتھ اوّل (*Elizabeth I*) نے مقامی حکومت کو اپنے اقتدار کا ایک مضبوط ستون بنایا۔ انہوں نے "جسٹس آف دی پیس" (*Justice of the Peace*) کے ادارے کو مزید فعال کیا۔ جسٹس آف دی پیس نہ صرف عدالتی معاملات بلکہ مقامی انتظامی امور مثلاً غربت کے انسداد، امن و امان کے قیام، اور مقامی ٹیکسوں کے انتظام میں بھی اہم کردار ادا کرتے تھے۔

ہنری ہشتم کی مذہبی اصلاحات (*Reformation*) نے چرچ کی زمینوں اور اختیارات میں کمی کر دی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مقامی حکومت میں چرچ کا کردار محدود ہوتا گیا اور سیکولر مقامی ادارے زیادہ نمایاں ہوئے۔

الزبتھین غربت کے قوانین (*Poor Laws*)

الزبتھ اوّل کے دور میں 1601ء میں "الزبتھین غریبی قوانین" (*Elizabethan Poor Laws*) نافذ کیے گئے، جنہوں نے مقامی حکومت کو غریبوں کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری سونپی۔ ہر پیرش (*Parish*) کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنے علاقے کے غریبوں کی امداد کرے، ان کے لیے کام کے مواقع فراہم کرے یا پناہ گاہیں مہیا کرے۔ اس کے لیے مقامی سطح پر ٹیکس (*Poor Rate*) عائد کیا گیا۔ یہ قوانین مقامی خود مختاری کا ایک اہم ستون بن گئے اور آنے والے ادوار میں فلاحی ریاست کے تصور کی بنیاد فراہم کی۔

اسٹیورٹ دور اور مقامی خود مختاری

17ویں صدی میں اسٹیورٹ بادشاہوں (*Stuarts*) کے دور میں مقامی حکومتیں شاہی دباؤ میں رہیں۔ چارلس اوّل (*Charles I*) نے ٹیکسوں کے ذریعے مقامی حکومتوں پر مالی بوجھ بڑھایا، جس سے مقامی اشرافیہ اور شاہی حکومت کے درمیان تناؤ پیدا ہوا۔ انگلش سول وار (1642–1651) کے دوران مقامی حکومتیں سیاسی کشمکش کا مرکز بن گئیں۔

آزادی پسندوں اور پارلیمنٹ کے حامیوں نے مقامی حکومت میں زیادہ خود مختاری اور عوامی شرکت کی حمایت کی۔ اگرچہ کراموئیل (*Oliver Cromwell*) کے دور میں فوجی حکومت قائم رہی، مگر مقامی اداروں نے اپنی اہمیت برقرار رکھی۔

رومنی بحالی (*Restoration*) اور 18ویں صدی کا دور

1660ء میں بادشاہت کی بحالی کے بعد بھی مقامی حکومت کا پرانا ڈھانچہ برقرار رہا۔ جسٹس آف دی پیس، پیرش حکام، اور مقامی میئرز اب بھی روزمرہ زندگی کے امور چلاتے رہے۔ 18ویں صدی میں صنعتی انقلاب کے ابتدائی اثرات نے شہروں میں آبادی میں تیزی سے اضافہ کیا، مگر مقامی حکومت کا پرانا نظام تیزی سے پھیلتی ہوئی شہری ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا۔

شہروں میں صحت، صفائی، پبلک سروسز، اور امن و امان کے شدید مسائل پیدا ہو گئے، مگر پارلیمنٹ نے اصلاحات میں تاخیر کی۔ بیشتر مقامی حکومتیں اب روایتی اشرافیہ یا مقامی ممتاز خاندانوں کے ہاتھ میں آ گئی تھیں، جو اکثر بدعنوانی اور عدم فعالیت کا شکار تھیں۔

1832ء کا ریفارم ایکٹ

1832ء میں "ریفارم ایکٹ" (*Reform Act*) نے قومی سطح پر انتخابات میں اصلاحات کیں، مگر اس کا اثر مقامی حکومت پر بھی بالواسطہ پڑا۔ عوام میں جمہوری شعور میں اضافہ ہوا اور مقامی حکومتوں میں اصلاحات کے مطالبے بلند ہونے لگے۔ اگرچہ براہ راست مقامی حکومت کا نظام 1835ء کے "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ" کے ذریعے بہتر بنایا گیا، لیکن 1832ء کی تحریک نے اس تبدیلی کی راہ ہموار کر دی۔

1500ء سے 1832ء تک کے دوران برطانیہ کی مقامی حکومت نے کئی نشیب و فراز دیکھے۔ ٹیوڈر دور میں مقامی حکومت کو ریاست کا مضبوط بازو بنایا گیا، الزبتھین غربت کے قوانین نے فلاحی ذمہ داریاں متعین کیں، سول وار نے مقامی خود مختاری کو اجاگر کیا، اور صنعتی انقلاب نے اس پر دباؤ بڑھایا۔ یہ تمام عوامل بتاتے ہیں کہ مقامی حکومت نہ صرف شاہی پالیسیوں کا آلہ تھی بلکہ عوامی زندگی کے مرکز میں ایک اہم کردار ادا کرتی رہی، جو آنے والے دور میں جمہوری اصلاحات کی بنیاد بنی۔

5.8 برطانیہ میں 1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون (*The Great Reform Act*) اور مقامی حکومت

1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون، جسے "دی گریٹ ریفارم ایکٹ" (*The Great Reform Act*) کہا جاتا ہے، برطانیہ کی سیاسی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس قانون کا بنیادی مقصد پارلیمانی نمائندگی میں اصلاحات لانا تھا، لیکن اس کے اثرات مقامی حکومت پر بھی نہایت اہم اور دور رس ثابت ہوئے۔ اس ایکٹ نے عوامی شعور، جمہوری قدروں اور مقامی حکومتی ڈھانچے میں تبدیلی کی بنیاد ڈالی، جس نے آنے والے سالوں میں مقامی حکومت کی اصلاحات کا راستہ ہموار کیا۔

1832ء سے قبل مقامی حکومت کی حالت: 1832ء سے پہلے برطانیہ میں مقامی حکومت کا نظام قدیم روایات اور طبقاتی مفادات پر مبنی تھا۔ شہروں اور قصبوں کی بلدیاتی حکومتیں محدود اور غیر منظم تھیں۔ اکثر مقامی کارپوریشنز (*Municipal Corporations*) چند امیر

خاندانوں کے زیرِ اثر تھیں، اور عام لوگوں کو مقامی انتظامیہ میں کوئی حقیقی نمائندگی حاصل نہیں تھی۔ بدعنوانی، غیر شفافیت، اور اقرباءپروری عام تھی۔ دیہی علاقوں میں بھی جسٹس آف دی پیس، مقامی اشرافیہ، اور پیرش حکام کی اجارہ داری قائم تھی۔

دی گریٹ ریفارم ایکٹ 1832ء کے اہم نکات

1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون بنیادی طور پر پارلیمانی انتخابات میں تبدیلی لانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس قانون کے اہم نکات درج ذیل تھے:

- ووٹ کا حق متوسط طبقے تک وسیع کر دیا گیا، یعنی اب جائیداد رکھنے والے زیادہ شہری مردوں کو ووٹ دینے کا حق ملا۔
- پرانے اور بے کار ہو چکے انتخابی حلقے (روٹن بروز - *Rotten Boroughs*) ختم کر دیے گئے اور نئی ابھرتی ہوئی شہری آبادیوں جیسے برمنگھم، مانچسٹر، اور لیڈز کو پارلیمنٹ میں نمائندگی دی گئی۔
- انتخابی حلقوں کی حد بندی میں نسبتاً انصاف پر مبنی نظام متعارف کروایا گیا۔

مقامی حکومت پر بالواسطہ اثرات

اگرچہ یہ قانون براہ راست مقامی حکومت کے لیے نہیں تھا، لیکن اس کے چند بڑے اثرات مقامی سطح پر مرتب ہوئے:

جمہوری شعور میں اضافہ:

1832ء کے بعد عوام میں اپنی سیاسی طاقت کے شعور میں اضافہ ہوا۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ وہ حکومت میں تبدیلی لا سکتے ہیں، جس سے مقامی سطح پر بھی اصلاحات کا مطالبہ زور پکڑنے لگا۔

بلدیاتی اصلاحات کا راستہ ہموار ہونا:

گریٹ ریفارم ایکٹ کے بعد مقامی حکومت میں بدعنوانی اور غیر جمہوری طریقہ کار پر شدید تنقید ہوئی۔ اس عوامی دباؤ نے 1835ء کے "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ" (*Municipal Corporations Act*) کی راہ ہموار کی، جس کے تحت بلدیاتی اداروں کو شفاف اور منتخب نمائندوں کے ذریعے چلانے کا قانون بنایا گیا۔

شہری طبقات کا ابھار:

درمیانے طبقے، بالخصوص تاجروں، صنعت کاروں اور پیشہ ور افراد نے، جو نئے ووٹر بنے تھے، مقامی حکومت میں زیادہ فعال کردار ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس سے مقامی انتظامیہ میں کاروباری طبقے کی شمولیت بڑھی اور پرانے اشرافیہ کا غلبہ کمزور پڑنے لگا۔

تعلیمی اور فلاحی اداروں کی ترقی:

جمہوری سوچ کے فروغ نے مقامی سطح پر تعلیم، صحت اور فلاحی اداروں کے قیام کی تحریک کو بھی تقویت دی، کیونکہ شہریوں نے بہتر شہری سہولیات کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون اگرچہ براہ راست مقامی حکومت کے بارے میں نہیں تھا، لیکن اس نے مقامی حکومت پر نہایت گہرے اور مثبت اثرات مرتب کیے۔ اس نے عوامی شعور بیدار کیا، جمہوری قدروں کو فروغ دیا، اور بالآخر مقامی حکومت کے ڈھانچے میں اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ یہی تحریک آگے چل کر 1835ء کے میونسپل کارپوریشنز ایکٹ جیسے اقدامات کی بنیاد بنی، جس نے برطانیہ میں جدید بلدیاتی نظام کی داغ بیل ڈالی۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ گریٹ ریفارم ایکٹ نے نہ صرف قومی سیاست میں بلکہ مقامی حکومتی سطح پر بھی ایک نئے دور کا آغاز کیا۔

5.9 برطانیہ کا "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835"

انگلینڈ کا "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835" ایک اہم قانونی اصلاح تھی جس نے مقامی حکومت کے ڈھانچے کو جمہوری اور شفاف بنانے کی سمت میں ایک سنگِ میل ثابت کی۔ اس ایکٹ نے برطانیہ کے مختلف شہروں اور قصبوں میں بلدیاتی اداروں کی تنظیم نو کی اور ان میں عوامی شراکت داری کو بڑھایا۔ اس ایکٹ نے مقامی حکومت میں اصلاحات کا عمل شروع کیا اور مقامی سطح پر عوامی نمائندگی اور شفافیت کو فروغ دیا۔ یہ ایکٹ "گریٹ ریفارم ایکٹ 1832" کے بعد آیا اور اس کا مقصد مقامی سطح پر اصلاحات کی راہ ہموار کرنا تھا۔

میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835 کا پس منظر

1832ء میں "گریٹ ریفارم ایکٹ" کے نفاذ کے بعد برطانیہ میں سیاسی اور سماجی سطح پر تبدیلی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ عوام میں جمہوریت اور شہری حقوق کے بارے میں آگاہی میں اضافہ ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومت میں اصلاحات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس دور میں شہروں اور قصبوں میں بلدیاتی ادارے اکثر بدعنوان اور غیر فعال تھے۔ مقامی حکومتوں کی اکثریت اشرافیہ یا مقامی ممتاز خاندانوں کے ہاتھوں میں تھی، جو عوام کے مفادات کو نظرانداز کرتے تھے۔ اس پس منظر میں "میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835" کو متعارف کرایا گیا تاکہ مقامی سطح پر بہتر حکومت قائم کی جا سکے۔

"میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835" کی خصوصیات

- بلدیاتی اداروں کی تنظیم نو: ایکٹ کے ذریعے برطانیہ کے بڑے شہروں اور قصبوں میں بلدیاتی اداروں کی تنظیم نو کی گئی۔ اس ایکٹ نے تمام شہریوں کے لیے شفاف اور منتخب بلدیاتی ادارے قائم کرنے کی بنیاد رکھی۔ اس ایکٹ کے تحت، مقامی شہریوں کو اپنے بلدیاتی اداروں کے سربراہ اور نمائندے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوا۔
- منتخب نمائندگان کا تعین: اس ایکٹ کے تحت مقامی سطح پر میئرز، کونسلرز اور ایڈرمینز (*Aldermen*) کے انتخاب کا عمل شروع ہوا۔ ان عہدوں پر انتخابات کا عمل زیادہ جمہوری اور عوامی شفافیت پر مبنی تھا۔ یہ افراد عوامی انتخاب سے منتخب ہوتے تھے، جس سے مقامی حکومت میں عوامی شمولیت بڑھی۔

- میونسپل کارپوریشنز کی تشکیل: اس ایکٹ کے ذریعے ہر شہر یا قصبے میں ایک میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی، جو مقامی حکومت کے امور چلانے کی ذمہ دار تھی۔ ان کارپوریشنز کو شہری زندگی کے مختلف پہلوؤں جیسے تعلیم، صحت، صفائی، سڑکوں کی مرمت، اور شہری ترقی کے معاملات کا اختیار حاصل تھا۔
- مقامی ٹیکس کا نظام: بلدیاتی حکومتوں کو اپنے مالی وسائل کے انتظام کے لیے مقامی ٹیکس وصول کرنے کا اختیار بھی دیا گیا۔ اس سے مقامی حکومتوں کو خود مختاری حاصل ہوئی، اور انہوں نے اپنے علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کیے۔
- انصاف اور قانون کی حکمرانی: اس ایکٹ کے ذریعے مقامی حکومتوں کو زیادہ اختیارات دیے گئے تاکہ وہ اپنے علاقوں میں امن و امان برقرار رکھ سکیں اور مقامی عدلیہ کے ذریعے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنا سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی عدالتوں کی فعالیت اور شفافیت میں بھی اضافہ ہوا۔

"میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835" کے اثرات

- جمہوری عمل کا آغاز: اس ایکٹ نے مقامی حکومت میں جمہوریت کی بنیاد رکھی۔ شہریوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوا، جس سے عوامی شراکت داری اور مقامی حکومت میں شفافیت آئی۔ اس سے مقامی سطح پر جمہوریت کے فروغ کا عمل شروع ہوا۔
- مقامی سطح پر حکومتی اصلاحات: اس ایکٹ کے ذریعے مقامی سطح پر حکومت کی کارکردگی میں بہتری آئی۔ بلدیاتی اداروں نے عوامی مسائل کو زیادہ ترجیح دی، اور شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف منصوبے شروع کیے۔ شہروں میں انفراسٹرکچر کی بہتری، صفائی، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں اقدامات کیے گئے۔
- اشرافیہ کی اجارہ داری کا خاتمہ: اس ایکٹ نے مقامی حکومت میں اشرافیہ کی اجارہ داری کو ختم کیا۔ پہلے، مقامی حکومتی ادارے بیشتر مقامی خاندانوں کے زیرِ اثر ہوتے تھے، جو عوام کے مفادات کو نظر انداز کرتے تھے۔ اب، عوامی انتخابات کے ذریعے نئے نمائندے منتخب ہونے لگے، جو عوام کے مفادات کی حفاظت کرتے تھے۔
- نیا مالیاتی نظام: مقامی حکومتوں کو خود مختار مالی وسائل حاصل ہوئے، جس سے انہوں نے اپنے منصوبوں کی فنڈنگ کے لیے مقامی ٹیکس وصول کرنا شروع کیا۔ اس سے مقامی سطح پر ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوئے اور حکومت کو مالی طور پر مضبوط بنانے میں مدد ملی۔

"میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835" برطانیہ کی مقامی حکومت میں اصلاحات کا ایک سنگِ میل ثابت ہوا۔ اس ایکٹ نے مقامی سطح پر جمہوریت، شفافیت اور خود مختاری کے اصولوں کو مضبوط کیا۔ اس کے ذریعے مقامی حکومتوں کو عوامی نمائندگی حاصل ہوئی، اور ان میں فلاحی اقدامات اور شہری ترقی کے لیے نئے مواقع پیدا ہوئے۔ اس ایکٹ کے اثرات آج بھی برطانیہ کے مقامی حکومتی نظام میں دیکھے جا سکتے ہیں، کیونکہ اس نے مقامی حکومت کی بنیادوں میں جمہوریت کو فروغ دیا اور اس کے نظام کو مضبوط کیا۔

5.10 برطانیہ کا "لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972"

انگلینڈ کا "لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" مقامی حکومت کے نظام میں ایک اہم سنگ میل تھا، جس نے مقامی حکومت کے ڈھانچے اور اس کے انتظامی طریقہ کار میں بنیاد سے لے کر نمایاں تبدیلیاں کیں۔ اس ایکٹ نے نہ صرف مقامی حکومتی اداروں کی تنظیم نو کی، بلکہ مقامی انتظامیہ کو مزید جمہوری اور مؤثر بنانے کے لیے نئے اصول متعارف کرائے۔ یہ ایکٹ مقامی حکومتوں کی حیثیت کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے تیار کیا گیا اور اس کا مقصد شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہتر نظام فراہم کرنا تھا۔

"لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" کا پس منظر

1970 کی دہائی میں برطانیہ کے مقامی حکومتی نظام میں کئی مسائل پیدا ہو چکے تھے۔ مقامی حکومتیں اکثر بدعنوانی، عدم کارکردگی اور وسائل کی کمی کا شکار تھیں۔ اس دور میں مقامی حکومت کے ادارے شہری ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام ہو رہے تھے، اور مقامی سطح پر انتظامی ڈھانچہ پیچیدہ اور غیر مؤثر ہو چکا تھا۔ ان مسائل کے حل کے لیے ایک جامع قانون کی ضرورت محسوس کی گئی، جس کے نتیجے میں "لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" متعارف کروایا گیا۔

"لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" کے اہم نکات

- نئے علاقائی ڈھانچوں کا قیام: اس ایکٹ کے تحت برطانیہ میں مقامی حکومتی سطح پر بڑے پیمانے پر اصلاحات کی گئیں۔ اس میں سب سے بڑی تبدیلی یہ تھی کہ اس نے مقامی انتظامیہ کو نئے علاقائی ڈھانچوں میں تقسیم کیا۔ پہلے کی متفرق اور چھوٹی سطح کی مقامی حکومتوں کو ضم کر کے نئے علاقے بنائے گئے، جس سے مقامی حکومت کی کارکردگی میں بہتری آئی۔
- کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ سسٹم کا قیام: لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972 کے ذریعے مقامی حکومت کے نظام کو دو سطحوں میں تقسیم کیا گیا: کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ۔ اس ایکٹ کے تحت کاؤنٹی سطح پر مقامی حکومتی ادارے قائم کیے گئے، جو زیادہ وسیع علاقوں کی نگرانی کرتے تھے، جبکہ ڈسٹرکٹ سطح پر چھوٹے شہروں اور قصبوں میں مقامی حکومت کے ادارے قائم کیے گئے۔
- منتخب کونسلرز اور مقامی انتخابات: اس ایکٹ کے ذریعے مقامی حکومت میں منتخب نمائندوں کا کردار مزید اہم ہو گیا۔ ہر علاقے میں منتخب کونسلرز کا انتخاب کیا گیا، جنہیں اپنے علاقے کے مسائل حل کرنے کے لیے اختیار دیا گیا۔ ان کونسلرز کو عوامی نمائندگی حاصل تھی، اور ان کی کارکردگی کو منتخب کرنے والے شہریوں کے ذریعے جانچا جا سکتا تھا۔
- مقامی خود مختاری کا اضافہ: لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972 نے مقامی حکومتوں کو زیادہ خود مختاری دی۔ اس کے تحت مقامی اداروں کو اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار دیا گیا، اور وہ اپنے علاقے کی ضروریات کے مطابق بجٹ اور منصوبے ترتیب دے سکتے تھے۔ اس نے مقامی حکومتی اداروں کو اپنے وسائل کے انتظام میں زیادہ آزادی دی۔

- مقامی خدمات کی بہتری: اس ایکٹ نے مقامی خدمات کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ اس کے تحت مقامی حکومتیں تعلیم، صحت، صفائی، اور انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے مؤثر طریقوں سے کام کر سکیں۔ اس ایکٹ کے ذریعے یہ یقینی بنایا گیا کہ مقامی حکومتیں شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں اور ان کی زندگی کے معیار کو بلند کریں۔

"لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" کے اثرات

- مقامی حکومتی اداروں کی تنظیم نو: اس ایکٹ نے مقامی حکومتی اداروں کو زیادہ فعال اور جمہوری بنایا۔ پہلے کی پیچیدہ انتظامیہ کو دوبارہ ترتیب دیا گیا، اور نئے نظام کے تحت مقامی حکومتوں کو زیادہ مؤثر طریقے سے کام کرنے کی صلاحیت حاصل ہوئی۔
- شہریوں کی شمولیت میں اضافہ: منتخب کونسلرز کی تشکیل نے شہریوں کو مقامی حکومت کے فیصلوں میں براہِ راست شمولیت کا موقع دیا۔ اس کے ذریعے عوامی نمائندگی میں اضافہ ہوا اور مقامی سطح پر جمہوریت کو مزید مستحکم کیا گیا۔
- مقامی حکومتوں کی کارکردگی میں بہتری: لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972 نے مقامی حکومتوں کو جدید طریقوں سے کام کرنے کی ترغیب دی۔ اس کے نتیجے میں مختلف مقامی خدمات جیسے تعلیم، صحت، اور صفائی کے معیار میں اضافہ ہوا، اور مقامی حکومتی ادارے شہریوں کے مسائل کے حل میں زیادہ فعال ہوئے۔
- مقامی سطح پر سرمایہ کاری میں اضافہ: ایکٹ نے مقامی حکومتوں کو اپنے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے اور اپنے علاقے کی ترقی کے لیے منصوبے بنانے کا اختیار دیا۔ اس سے مقامی سطح پر سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور شہروں میں انفراسٹرکچر کی ترقی کو فروغ ملا۔

انگلینڈ کا "لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972" مقامی حکومت کے نظام میں ایک اہم اصلاح تھا، جس نے مقامی اداروں کو زیادہ جمہوری، شفاف، اور مؤثر بنایا۔ اس ایکٹ نے مقامی سطح پر حکومت کے فیصلوں میں عوامی شراکت داری کو فروغ دیا اور مقامی حکومتی اداروں کو زیادہ خود مختاری اور مالی وسائل دیے، جس سے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہترین منصوبے اور خدمات فراہم کی جا سکیں۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کی کارکردگی میں بہتری آئی اور عوام کے مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کیا جا سکا۔ اس ایکٹ نے مقامی حکومت کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا، جس کے اثرات آج بھی برطانیہ کی مقامی حکومتوں پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

5.11 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے درج ذیل مضوعات کا مطالعہ کیا:

- مقامی حکومت کی تاریخ کے اہم مراحل
- برطانیہ میں اینگلو۔ سیکسن دور کی مقامی حکومت (700–1066 عیسوی)
- نارمن فتح (1066–1100) کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت

- ابتدائی قرونِ وسطیٰ(1100–1300)میں برطانیہ کی مقامی حکومت
- بعدازقرونِ وسطیٰ(1300–1500)کے دوران مقامی حکومت
- 1500سے1832کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت
- انگلینڈ میں1832ءکا عظیم اصلاحاتی قانون
- میونسپل کارپوریشنز ایکٹ1835
- لوکل گورنمنٹ ایکٹ1972

5.12 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

برطانوی آئین *(British Constitution)*

برطانیہ کا آئین دنیا کا قدیم ترین اور منفرد آئین ہے، جو تحریری شکل میں موجود نہیں بلکہ مختلف تاریخی دستاویزات، روایات، عدالتی فیصلوں، اور پارلیمانی قوانین پر مشتمل ہے۔اسے "غیر تحریری آئین" کہا جاتا ہے۔ برطانوی آئین کی اہم بنیادیں "میگنا کارٹا"(۱۲۱۵ء)، "بل آف رائٹس"(۱۶۸۹ء)،اور "پارلیمانی قوانین" ہیں۔اس آئین میں لچک پائی جاتی ہے، جس کی بدولت وقت اور ضرورت کے مطابق تبدیلیاں ممکن ہیں۔

مقامی حکومت *(Local Government)*

مقامی حکومت کسی ملک یا ریاست کے نچلے سطح کے انتظامی ڈھانچے کو کہتے ہیں، جو عوام کے بنیادی مسائل کے حل اور روزمرہ ضروریات کی فراہمی کے لیے کام کرتی ہے۔ مقامی حکومت شہریوں کے قریب ترین سطح پر عوامی خدمات فراہم کرتی ہے، جیسے کہ صفائی، پانی کی فراہمی، نکاسی آب، تعلیم، صحت،اور مقامی ترقیاتی منصوبے۔

مقامی حکومت کی اقسام میں شہری حکومتیں(میونسپل کمیٹیاں، کارپوریشنز)اور دیہی حکومتیں(یونین کونسلز، تحصیل کونسلز)شامل ہوتی ہیں۔

5.13 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

5.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ برطانیہ میں کس طرح کا آئین موجود ہے؟

(a) تحریر شدہ (b) غیر تحریر شدہ

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ برطانیہ میں اینگلو۔ سیکسن دور کب شروع ہوا؟

(a) 700عیسوی (b) 1000عیسوی

(c) 1066عیسوی (d) 1800عیسوی

3۔ برطانیہ میں اینگلو۔ سیکسن دور کب ختم ہوا؟

(a) 700عیسوی (b) 1000عیسوی

(c) 1066عیسوی (d) 1800عیسوی

4۔ برطانیہ میں میونسپل کارپوریشنز ایکٹ کب آیا؟

(a) 1800 (b) 1835

(c) 1972 (d) 2020

5۔ برطانیہ میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ کب آیا؟

(a) 1800 (b) 1835

(c) 1972 (d) 2020

6۔ برطانیہ میں نارمن فتح کا دور کب شروع ہوا؟

(a) 800 (b) 1066

(c) 1100 (d) 1300

7۔ برطانیہ میں نارمن فتح کا دور کب ختم ہوا؟

(a) 800 (b) 1066

(c) 1100 (d) 1300

8۔ برطانیہ میں عظیم اصلاحاتی قانون کب آیا؟

(a) 1832 (b) 1835

(c) 1972 (d) 2020

9۔ کاؤنٹی کا تعلق کس ملک کی مقامی حکومت سے ہے؟

(a) بھارت (b) نیپال

(c) برطانیہ (d) پاکستان

10۔ پیرش کا تعلق کس ملک کی مقامی حکومت سے ہے؟

(a) بھارت (b) نیپال

(c) برطانیہ (d) پاکستان

5.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. برطانیہ میں مقامی حکومت کی تاریخ کے اہم مراحل کیا ہیں؟
2. انگلینڈ میں 1832ء کا عظیم اصلاحاتی قانون کیا ہے؟
3. میونسپل کارپوریشنز ایکٹ 1835 پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972 پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. برطانیہ میں اینگلو۔ سیکسن دور کی مقامی حکومت کو بیان کیجیے۔

5.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. نارمن فتح (1066–1100) کے دوران برطانیہ میں مقامی حکومت کی تاریخ بیان کیجیے۔
2. ابتدائی قرونِ وسطیٰ (1100–1300) میں برطانیہ کی مقامی حکومت کی تاریخ بیان کیجیے۔
3. بعد از قرونِ وسطیٰ (1300–1500) کے دوران مقامی حکومت کی تاریخ بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (b)	2۔ (a)	3۔ (c)	4۔ (b)	5۔ (c)	6۔ (b)	7۔ (c)	8۔ (a)	9۔ (c)	10۔ (c)

اکائی6– برطانیہ میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر

(Organisational and Functional Perspective of Local Government of England)

اکائی کے اجزا:

6.0	تمہید
6.1	مقاصد
6.2	مقامی حکومت کی سطح
6.3	برطانیہ کی پیریش کونسل
6.4	برطانیہ کی مقامی حکومت میں لوکل اتھارٹیز
6.5	علاقائی حکومت
6.6	گریٹر لندن اتھارٹی
6.7	گریٹر لندن اتھارٹی کے اہم فرائض
6.8	اکتسابی نتائج
6.9	کلیدی الفاظ
6.10	نمونہ امتحانی سوالات
6.10.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
6.10.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
6.10.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

6.0 تمہید *(Introduction)*

برطانیہ میں مقامی حکومت عمومی طور پر تین سطحوں پر مشتمل ہوتی ہے: سول پیریشنز، مقامی حکام، اور علاقائی حکام۔ برطانیہ کا ہر حصہ کم از کم ایک مقامی اتھارٹی کے تحت آتا ہے، لیکن پیریش کونسلز اور علاقائی حکام ہر جگہ موجود نہیں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، 31 پولیس اور کرائم کمشنرز، چار پولیس، فائر اور کرائم کمشنرز، اور دس نیشنل پارک اتھارٹیز بھی مقامی حکومتی ذمہ داریوں کے ساتھ موجود ہیں۔

سِول پیرشز (*Civil Parishes*) مقامی حکومت کی سب سے نچلی سطح ہوتی ہیں، اور یہ زیادہ تر دیہی اور چھوٹے شہری علاقوں میں قائم ہوتی ہیں۔ پیرش کونسلز کی ذمہ داریاں محدود ہوتی ہیں اور عموماً عوامی مقامات اور سہولیات کی فراہمی اور دیکھ بھال تک محدود رہتی ہیں۔

مقامی حکام (*Local Authorities*) پورے برطانیہ کا احاطہ کرتے ہیں، اور وہ تعلیم، ٹرانسپورٹ، منصوبہ بندی کی درخواستوں، اور کچرے کی صفائی و تلفی جیسی خدمات کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ دو سطحوں والے نظام (*Two-Tier Areas*) میں ایک نان-میٹروپولیٹن کاؤنٹی کونسل اور دو یا زیادہ نان-میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹ کونسلز ان خدمات کی مشترکہ ذمہ داری سنبھالتی ہیں۔ ایک سطح والے نظام (*Single-Tier Areas*) میں یونٹری اتھارٹی، لندن بورو، یا میٹروپولیٹن بورو تمام خدمات فراہم کرتے ہیں۔ **سٹی آف لندن** اور **آئلز آف سِلی** کے پاس منفرد قسم کی مقامی حکومتیں ہوتی ہیں۔

لندن بورو، میٹروپولیٹن بورو اور کچھ یونٹری اتھارٹیز علاقائی حکام (*Regional Authorities*) کے ذریعے باہمی تعاون کرتے ہیں۔ **گریٹر لندن اتھارٹی (*GLA*)**، گریٹر لندن کی علاقائی اتھارٹی ہے، جو ٹرانسپورٹ، پولیس، فائر اینڈ ریسکیو، ترقی اور حکمت عملی کی منصوبہ بندی کی ذمہ دار ہے۔

کمبائنڈ اتھارٹیز (*Combined Authorities*) ایسے قانونی ادارے ہوتے ہیں جو دو یا زیادہ مقامی حکام کو رضاکارانہ طور پر اختیارات کے اشتراک کی اجازت دیتے ہیں، اور یو کے حکومت کے ساتھ خود اختیاری (*Devolution*) کا معاہدہ کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انہیں وہ اختیارات حاصل ہو سکتے ہیں جو عام طور پر ایک مقامی حکومت کے پاس نہیں ہوتے۔ فی الحال ایسی دس اتھارٹیز موجود ہیں، اور مزید کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

6.1 مقاصد (*Objectives*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- برطانیہ میں مقامی حکومت کی سطحوں کا مطالعہ کریں گے۔
- برطانیہ کی پیریش کونسل کا مطالعہ کریں گے۔
- برطانیہ کی مقامی حکومت میں لوکل اتھارٹیز کا مطالعہ کریں گے۔
- علاقائی حکومت کا مطالعہ کریں گے۔
- گریٹر لندن اتھارٹی کا مطالعہ کریں گے۔
- گریٹر لندن اتھارٹی کے اہم فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

6.2 مقامی حکومت کی سطح (Layers of Local Government)

برطانیہ میں مقامی حکومت (Local Government) کا ڈھانچہ ایک منظم اور کئی سطحوں پر مشتمل نظام ہے، جو عوام کو مقامی خدمات فراہم کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس کا ڈھانچہ درج ذیل اقسام پر مشتمل ہوتا ہے:

1۔ سنگل ٹائیر سسٹم (Single-Tier System)

کچھ علاقوں میں صرف ایک سطح کی مقامی حکومت ہوتی ہے، جسے یونٹری اتھارٹی (Unitary Authority) کہا جاتا ہے۔ یہ اتھارٹیز تمام مقامی خدمات خود ہی مہیا کرتی ہیں، جیسے:

- تعلیم
- صحت و سماجی خدمات
- ہاؤسنگ
- کوڑا کرکٹ
- پلاننگ

یہ نظام عام طور پر بڑے شہروں یا بعض مخصوص علاقوں میں ہوتا ہے، جیسے:

- برمنگھم (Birmingham)
- بریڈفورڈ (Bradford)
- لیسٹر (Leicester)

2۔ ٹو ٹائیر سسٹم (Two-Tier System)

زیادہ تر دیہی علاقوں میں یہ نظام پایا جاتا ہے، جو دو سطحوں پر کام کرتا ہے:

الف۔ کاؤنٹی کونسلز (County Councils)

بڑے پیمانے کی خدمات جیسے تعلیم، سڑکیں، سماجی خدمات اور پبلک ٹرانسپورٹ۔

ب۔ ضلع یا بورو کونسلز (District/Borough Councils)

مقامی خدمات جیسے ہاؤسنگ، کوڑا کرکٹ، مقامی پلاننگ، اور تفریحی سہولیات۔

مثال کے طور پر، کینٹ (*Kent*) میں کاؤنٹی کونسل کے ساتھ کئی ڈسٹرکٹ کونسلز موجود ہیں، جیسے میڈوے (*Medway*) یا کینٹ ڈسٹرکٹ کونسل۔

3۔ پیرش یا ٹاؤن کونسلز (*Parish or Town Councils*)

یہ سب سے نچلی سطح کی حکومت ہوتی ہے اور دیہی علاقوں یا چھوٹے شہروں میں پائی جاتی ہے۔

ان کا کام زیادہ تر کمیونٹی سطح کا ہوتا ہے، جیسے:

- مقامی ہالز
- چھوٹے پارک
- بس شیلٹرز
- مقامی تقریبات

4۔ خصوصی اتھارٹیز (*Combined Authorities / Greater London Authority*)

بعض بڑے شہری علاقوں جیسے لندن میں خاص ڈھانچے ہیں۔

مثال:

Greater London Authority (GLA): جس میں لندن کے میئر اور لندن اسمبلی شامل ہیں۔

کچھ جگہوں پر میئرل کمبائنڈ اتھارٹیز بھی ہوتی ہیں (مثلاً مانچسٹر)، جو کئی کونسلز کو ملا کر ایک اجتماعی فیصلہ ساز ادارہ بناتی ہیں۔

6.3 برطانیہ کی پیریش کونسل (*Parish Council of England*)

پیریش کونسل، برطانیہ میں مقامی حکومت کی سب سے نچلی سطح ہے۔ یہ عموماً دیہی علاقوں یا چھوٹے شہروں (ٹاؤنز) میں قائم کی جاتی ہے۔ بعض اوقات انہیں ٹاؤن کونسل بھی کہا جاتا ہے، اگر وہ کسی قصبے کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ سِول پیریش کونسلز برطانیہ میں اصلاحی "لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1894" کے تحت قائم کی گئیں، تاکہ دیہی قصبوں اور دیہاتوں میں شہری فرائض کی مقامی نگرانی سنبھالی جا سکے۔ اس قانون نے دو نئی اقسام کی مقامی اتھارٹیز متعارف کروائیں: پیریش کونسلز اور ڈسٹرکٹ کونسلز، تاکہ ان بے شمار اداروں کو منظم کیا جا سکے جو عوامی صحت، غیر مذہبی تدفین، پانی کی فراہمی اور نکاسی آب جیسے مختلف امور کے لیے موجود تھے۔

یہ قانون مقامی ویسٹری کمیٹیوں (*Vestry Committees*) سے دنیاوی (غیر مذہبی) اختیارات کو مکمل طور پر ختم کر کے، انہیں نئی پیریش کونسلز کے سپرد کرنے کا باعث بھی بنا۔

6.3.1۔ پیرش کونسل کی ساخت

پیریش کونسل کا ڈھانچہ عام طور پر درج ذیل ہوتا ہے:

منتخب اراکین (*Councillors*):

عوام کی طرف سے منتخب کیے گئے افراد ہوتے ہیں، جن کی مدت عام طور پر 4 سال ہوتی ہے۔

چیئرمین (*Chairperson*):

کونسل کا سربراہ، جسے کونسل اراکین خود منتخب کرتے ہیں۔

کلرک (*Parish Clerk*):

ایک تنخواہ دار ملازم جو کونسل کے روزمرہ انتظامی امور چلاتا ہے اور مشورہ فراہم کرتا ہے۔ یہ افسر قانونی اور مالیاتی معاملات کو بھی سنبھالتا ہے۔

6.3.2۔ پیرش کونسل کے فرائض وذمہ داریاں (*Functions and Responsibilities of Parish Council*)

پیریش کونسلز کے اختیارات محدود ہوتے ہیں، مگر ان کا دائرہ کار براہِ راست عوامی زندگی سے جڑا ہوتا ہے۔ ان کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

1۔ مقامی سہولیات کی فراہمی اور دیکھ بھال:

- پارکس اور کھیل کے میدان
- کمیونٹی ہالز
- قبرستان
- بس شیلٹرز
- عوامی بینچ اور گلیوں کی روشنی

2۔ منصوبہ بندی میں مشورہ دینا (*Planning Consultation*):

- پیریش کونسلز براہ راست منصوبہ بندی کی منظوری نہیں دیتیں، مگر وہ منصوبہ بندی درخواستوں پر اپنی رائے ضلعی کونسل کو دے سکتی ہیں۔

3۔ مقامی مسائل پر آواز اٹھانا:

- سڑکوں کی حالت، ٹریفک، یا کوڑا کرکٹ جیسے مسائل پر ضلعی یا کاؤنٹی کونسلز سے رابطہ
- مقامی تقریبات اور میلوں کی تنظیم

4۔ مقامی ٹیکس لگانا(*Precept*):

- پیریش کونسلز اپنے اخراجات کے لیے ایک چھوٹا سا ٹیکس وصول کرتی ہیں، جسے "پریسیپٹ" کہتے ہیں۔ یہ رقم مقامی کونسل ٹیکس کے ذریعے جمع کی جاتی ہے۔

5۔ کمیونٹی کو بااختیار بنانا:

- مقامی رضاکاروں اور گروپوں کے ساتھ کام کرنا، نوجوانوں کے لیے سرگرمیاں یا بوڑھوں کے لیے پروگرام ترتیب دینا۔

6.4 برطانیہ کی مقامی حکومت میں لوکل اتھارٹیز

(Local Authorities in Local Government of England)

برطانیہ بھر میں (پیرش کونسلز کو چھوڑ کر) کل 317 مقامی حکومتی ادارے (لوکل اتھارٹیز) موجود ہیں۔ مقامی حکومتی اداروں کی پانچ بنیادی اقسام ہیں: لندن بورو کونسلز، دو سطحی کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ کونسلز، میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹ کونسلز، اور یونٹری اتھارٹیز۔ بعض مقامی اداروں کو بورو، سٹی یا رائل بورو کا درجہ حاصل ہے، لیکن یہ صرف علامتی حیثیت رکھتا ہے۔

تمام مقامی ادارے کونسلرز پر مشتمل ہوتے ہیں، جو جغرافیائی وارڈز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دسمبر 2021 تک ایسے 7,026 وارڈز موجود تھے۔ مقامی ادارے چار سالہ انتخابی چکروں پر چلتے ہیں، اور کونسلرز کو ایک ساتھ، نصف یا تہائی کے حساب سے منتخب کیا جا سکتا ہے؛ اگرچہ الیکٹورل کمیشن نے سفارش کی ہے کہ تمام ادارے ہر چار سال بعد مکمل کونسل کے انتخابات منعقد کریں۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2000 کے تحت مقامی ادارے مختلف ایگزیکٹو نظام اپنا سکتے ہیں: میئر اور کابینہ ایگزیکٹو، لیڈر اور کابینہ ایگزیکٹو، کمیٹی سسٹم یا وہ مخصوص نظام جو سیکرٹری آف اسٹیٹ کی منظوری سے ہو۔ اپریل 2023 تک صرف 15 مقامی ادارے براہ راست منتخب میئر رکھتے ہیں۔ کچھ اختیارات صرف ایگزیکٹو کے ذمہ ہوتے ہیں، لیکن مقامی اداروں کو لازماً کم از کم ایک اوور ویو اور اسکروٹنی کمیٹی رکھنی ہوتی ہے تاکہ ایگزیکٹو کا احتساب کیا جا سکے۔

لندن گورنمنٹ ایکٹ 1963 کے تحت 32 لندن بورو کونسلز قائم کی گئیں۔ اسی قانون کے تحت گریٹر لندن کونسل بھی قائم کی گئی تھی، جو پورے گریٹر لندن کا احاطہ کرتی تھی، لیکن اسے بعد میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1985 کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔ گریٹر لندن میں ایک منفرد حیثیت رکھنے والا "سٹی آف لندن کارپوریشن" بھی شامل ہے۔ دیگر منفرد (*sui generis*) مقامی اداروں میں "کونسل آف دی آئلز آف سِلی"، "مڈل ٹیمپل" اور "انر ٹیمپل" شامل ہیں۔

گریٹر لندن اور آئلز آف سِلی کے علاوہ، لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1972 کے تحت برطانیہ کو میٹروپولیٹن اور نان-میٹروپولیٹن کاؤنٹیز میں تقسیم کیا گیا، جن میں سے ہر ایک میں ایک کاؤنٹی کونسل اور کئی ڈسٹرکٹ کونسلز موجود تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہر علاقے میں دو سطحی مقامی حکومت کام کرتی تھی—ایک کاؤنٹی کونسل اور ایک ڈسٹرکٹ کونسل، جو اختیارات میں شراکت دار ہوتی تھیں۔ مئی 2022 تک، 21 نان-میٹروپولیٹن کاؤنٹی کونسلز اور 164 نان-میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹ کونسلز موجود تھیں، جنہیں عمومی طور پر کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ

کونسلز کہا جاتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1985 کے تحت میٹروپولیٹن کاؤنٹی کونسلز کو بھی ختم کر دیا گیا، لیکن مئی 2022 تک 36 میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹ کونسلز اب بھی موجود تھیں۔

اپریل 2023 تک، 62 یونٹری اتھارٹیز بھی موجود تھیں۔ یہ ادارے کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ کونسلز دونوں کے فرائض انجام دیتے ہیں اور کچھ علاقوں میں دو سطحی مقامی حکومت کی جگہ لے چکے ہیں۔ ان کی تخلیق کا آغاز لوکل گورنمنٹ ایکٹ 1992 کے تحت ممکن ہوا، لیکن اب یہ عمل لوکل گورنمنٹ اینڈ پبلک انوالومنٹ اِن ہیلتھ ایکٹ 2007 کے تحت کیا جاتا ہے۔

مالی سال 24/2023 میں، مجموعی مقامی حکومت کے بجٹ میں سے 33 فیصد تعلیم، 19 فیصد بالغوں کی سماجی دیکھ بھال، 13 فیصد پولیس، 11 فیصد بچوں کی سماجی دیکھ بھال، اور 24 فیصد دیگر تمام خدمات پر خرچ کیا جانا طے ہے۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ کارنوال کونسل کو ایک ڈیوالوشن ڈیل کے تحت اختیارات دیے گئے ہیں، جو عام طور پر مشترکہ (کمبائنڈ) اداروں کو اضافی اختیارات اور فنڈنگ کے لیے دی جاتی ہیں۔ نیز، بعض مشترکہ اداروں اور پیرش کونسلز کی طرح، مقامی اداروں کو بھی عمومی اختیارات حاصل ہوتے ہیں (*general power of competence*) ۔ مشترکہ اداروں سے ہٹ کر، دو یا زیادہ مقامی ادارے باہمی تعاون سے مشترکہ بورڈز (قانونی طور پر لازمی خدمات جیسے فائر بریگیڈ، پبلک ٹرانسپورٹ، اور ویسٹ ڈسپوزل)، مشترکہ کمیٹیوں (رضاکارانہ طور پر) یا کنٹریکٹ آؤٹ اور ایجنسی معاہدوں کے ذریعے بھی کام کر سکتے ہیں۔

ڈھانچہ (*Structure*)

"لوکل اتھارٹیز" برطانیہ میں مقامی حکومت کا اہم اور بااختیار حصہ ہیں۔ ان کا مقصد عوامی خدمات کی فراہمی اور مقامی سطح پر فیصلہ سازی کو مؤثر بنانا ہے۔ ان کا ڈھانچہ علاقے کی نوعیت کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ درج ذیل اقسام پر مشتمل ہوتا ہے:

1. یونٹری اتھارٹیز (*Unitary Authorities*):

ایک ہی سطح پر کام کرتی ہیں اور تمام مقامی خدمات فراہم کرتی ہیں۔

بڑے شہروں اور کچھ خاص علاقوں میں قائم کی جاتی ہیں۔

2. کاؤنٹی کونسلز (*County Councils*):

دو سطحی نظام میں اعلیٰ سطح کی حکومت ہوتی ہیں۔

تعلیم، سماجی خدمات، بڑی سڑکیں اور ٹرانسپورٹ جیسے بڑے امور کی ذمہ داری ان پر ہوتی ہے۔

3. ڈسٹرکٹ/بورو کونسلز (*District / Borough Councils*):

دو سطحی نظام میں نچلی سطح کی حکومت ہوتی ہیں۔

ہاؤسنگ، کوڑا کرکٹ، مقامی پلاننگ، اور ٹیکس کی وصولی جیسے امور ان کے ذمے ہوتے ہیں۔

4. میٹروپولیٹن بروز اور لندن بروز (*Metropolitan & London Boroughs*):

شہری علاقوں میں قائم خود مختار اتھارٹیز ہیں، جیسے مانچسٹر یا لندن۔

یہ تمام مقامی خدمات مہیا کرتی ہیں، جیسے کہ یونٹری اتھارٹی۔

5. خصوصی ادارے (*Special Authorities*):

جیسے "سٹی آف لندن" یا "آئلز آف سِلی"، جن کا اپنا الگ انتظامی ڈھانچہ ہوتا ہے۔

فرائض وذمہ داریاں (*Functions and Responsibilities*)

لوکل اتھارٹیز کو قانون کے تحت مختلف عوامی خدمات کی فراہمی کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ان کے اہم فرائض میں شامل ہیں:

تعلیم (*Education*):

- سرکاری اسکولوں کا انتظام
- داخلہ پالیسی
- خصوصی تعلیم کی سہولیات

سماجی خدمات (*Social Services*):

- بزرگوں، بچوں اور معذور افراد کے لیے خدمات
- بچوں کی حفاظت اور فوسٹرنگ سسٹم

ٹرانسپورٹ اور سڑکیں (*Transport & Highways*):

- مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال
- پبلک ٹرانسپورٹ کی نگرانی

ہاؤسنگ اور منصوبہ بندی (*Housing & Planning*):

- سستی رہائش کی فراہمی
- زمین کے استعمال اور عمارتوں کی منظوری

صفائی اور نکاسی آب (*Waste Management*):

- کوڑا کرکٹ جمع کرنا اور تلف کرنا

- ری سائیکلنگ کے انتظامات

لائبریری، تفریح اور ثقافت:

- پبلک لائبریریز کا نظام
- کھیلوں کے میدان اور کمیونٹی سینٹرز

مقامی ٹیکس اور بجٹ (*Council Tax & Budget*):

- "کونسل ٹیکس" کی وصولی
- مقامی ترقیاتی منصوبوں کے لیے بجٹ بنانا اور خرچ کرنا

6.5 علاقائی حکومت *(Regional Government)*

برطانیہ میں "علاقائی حکومت" (*Regional Government*) کا کوئی رسمی، ملک گیر یکساں نظام نہیں ہے جیسا کہ بعض دیگر ممالک میں ہوتا ہے، لیکن کچھ مخصوص خطوں میں علاقائی سطح پر حکومت یا حکومتی تنظیمیں موجود ہیں جو مخصوص اختیارات اور فرائض انجام دیتی ہیں۔ یہ علاقائی ڈھانچے زیادہ تر "کمبائنڈ اتھارٹیز" (*Combined Authorities*) کی شکل میں موجود ہیں، جنہیں ڈیوالوشن کے تحت اختیارات اور فنڈنگ دی جاتی ہے۔

علاقائی حکومت کا ڈھانچہ

کمبائنڈ اتھارٹیز (*Combined Authorities*)

یہ وہ ادارے ہیں جو ایک سے زیادہ مقامی کونسلز (مثلاً ڈسٹرکٹ یا یونٹری اتھارٹیز) کے درمیان شراکت داری پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ ادارے عمومی طور پر بڑے شہری علاقوں میں قائم کیے جاتے ہیں تاکہ وہ علاقائی سطح پر منصوبہ بندی، ترقی، اور سرمایہ کاری کو مربوط کر سکیں۔

میئرز کے ساتھ علاقائی حکومت (*Mayoral Combined Authorities*)

کئی کمبائنڈ اتھارٹیز کے پاس براہِ راست منتخب میئر ہوتا ہے، جنہیں وسیع تر اختیارات دیے جاتے ہیں، جیسے کہ:

- معاشی ترقی
- ٹرانسپورٹ پالیسی
- ہاؤسنگ
- مقامی انفراسٹرکچر
- تعلیم اور تربیت کے بعض شعبے

مثال کے طور پر:

Greater Manchester Combined Authority اور *West Midlands Combined Authority*۔

فرائض *(Functions)*

ڈیوالوشن ڈیلز *(Devolution Deals)*

- حکومتِ برطانیہ بعض علاقائی اداروں کو مخصوص شرائط کے تحت اختیارات تفویض کرتی ہے، جنہیں ڈیوالوشن ڈیل کہا جاتا ہے۔ ان کے تحت علاقائی ادارے مرکزی حکومت کی طرف سے کچھ پالیسیوں پر خود مختاری سے فیصلے لے سکتے ہیں۔

معاشی ترقی:

- مقامی کاروباروں کی حمایت، سرمایہ کاری کا فروغ، روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔

نقل و حمل (ٹرانسپورٹ):

- علاقائی سطح پر ٹرانسپورٹ سسٹمز کی منصوبہ بندی اور مالی اعانت، جیسے بس سروسز، ٹرین نیٹ ورکس، اور سڑکوں کا نظم۔

ہاؤسنگ اور انفراسٹرکچر:

- نئی رہائش گاہوں کی تعمیر، مقامی انفراسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری، شہری ترقی۔

مہارت اور تعلیم:

- مقامی افراد کو تربیت دینے کے پروگرام، اپرنٹس شپ، اور نوجوانوں کے لیے تعلیم سے متعلق اسکیمیں۔

ماحولیاتی پالیسیاں:

- کاربن اخراج میں کمی، پائیدار ترقیاتی منصوبے، اور ماحولیاتی بہتری کے اقدامات۔

صحت اور سماجی بہبود (بعض مقامات پر):

- بعض علاقائی ادارے مقامی سطح پر صحت سے متعلق منصوبوں میں شراکت داری کرتے ہیں، جیسے کہ ذہنی صحت کی سروسز یا عوامی صحت کی مہمات۔

6.6 گریٹر لندن اتھارٹی *(Greater London Authority)*

گریٹر لندن اتھارٹی *(Greater London Authority)*، جسے اختصاراً *GLA* کہا جاتا ہے، برطانیہ کے دارالحکومت لندن کی ایک اعلیٰ سطحی انتظامی اور سیاسی تنظیم ہے۔ اس ادارے کا قیام جدید شہری حکمرانی کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے عمل میں آیا، تاکہ لندن جیسے

پیچیدہ میٹروپولیٹن شہر کو ایک منظم، شفاف اور عوامی فلاح پر مبنی نظام کے تحت چلایا جا سکے۔ GLA کا ڈھانچہ، اختیارات، اور اس کی پالیسی سازیاں لندن کے شہری سیاسی نظام کے جدید ارتقاء کی عکاس ہیں۔

تاریخی پس منظر

گریٹر لندن کا تصور 1965 میں متعارف کرایا گیا جب لندن کاؤنٹی کونسل (LCC) کو تحلیل کر کے گریٹر لندن کونسل (GLC) قائم کی گئی۔ 1986 میں مارگریٹ تھیچر کی حکومت نے GLC کو ختم کر دیا، جس کے بعد لندن کے لیے کوئی مرکزی حکومتی ادارہ موجود نہ تھا۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے، 1999 میں "Greater London Authority Act" منظور کیا گیا جس کے تحت GLA کا باضابطہ قیام مئی 2000 میں عمل میں آیا۔

یہ اقدام اس سوچ کی پیداوار تھا کہ ایک عالمی شہر جیسے لندن کے لیے ایک بااختیار، منتخب اور جوابدہ شہری ادارہ ہونا ضروری ہے جو نہ صرف روزمرہ انتظامی امور بلکہ طویل المدتی پالیسی سازی کا بھی مؤثر ذمہ دار ہو۔

ادارہ جاتی ڈھانچہ

گریٹر لندن اتھارٹی دو مرکزی اداروں پر مشتمل ہے:

میئر آف لندن (Mayor of London):

یہ عہدہ براہِ راست عوام کے ووٹ سے منتخب کیا جاتا ہے۔ میئر کے پاس منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، ماحولیات، پولیس، ہاؤسنگ اور اقتصادی ترقی جیسے اہم شعبوں میں حکمت عملی ترتیب دینے اور وسائل مختص کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ میئر کا کردار کسی حد تک صدارتی طرز پر مبنی ہے، جہاں وہ مرکزی منتظم اور فیصلہ ساز کی حیثیت رکھتا ہے۔

لندن اسمبلی (London Assembly):

لندن اسمبلی میں 25 منتخب اراکین شامل ہوتے ہیں جو میئر کے اقدامات کی نگرانی کرتے ہیں، بجٹ اور پالیسی تجاویز کا جائزہ لیتے ہیں، اور شہریوں کے مسائل کو ایوان میں اٹھاتے ہیں۔ اسمبلی کا کام میئر کو جوابدہ بنانا اور جمہوری احتساب کو یقینی بنانا ہے۔

GLA کی اہم ذمہ داریاں

گریٹر لندن اتھارٹی کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے، جو درج ذیل اہم شعبہ جات پر مشتمل ہے:

ٹرانسپورٹ پالیسی:

GLA، "ٹرانسپورٹ فار لندن (TfL)" کے ذریعے لندن کی بس، انڈر گراؤنڈ، سڑکوں اور دیگر سفری نظام کا انتظام و انصرام کرتی ہے۔

پولیس اور پبلک سیفٹی:

"میٹروپولیٹن پولیس" کی نگرانی اور امن وامان کی پالیسی سازی GLA کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

ماحولیاتی تحفظ:

فضائی آلودگی، کاربن اخراج میں کمی، اور پائیدار توانائی کے فروغ کے لیے GLA فعال کردار ادا کرتی ہے۔

ہاؤسنگ اور منصوبہ بندی:

GLA، لندن کی رہائشی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہاؤسنگ پراجیکٹس، لینڈ یوز اور زوننگ سے متعلقہ پالیسی سازی کرتی ہے۔

اقتصادی ترقی:

لندن کو عالمی مالیاتی اور تجارتی مرکز کے طور پر فروغ دینا، کاروباری ماحول بہتر بنانا، اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا بھی GLA کے دائرہ کار میں شامل ہے۔

جمہوری نمائندگی اور تنقید

GLA کو ایک جمہوری پیش رفت کے طور پر سراہا جاتا ہے کیونکہ یہ شہریوں کو اپنی مقامی حکومت منتخب کرنے کا حق دیتا ہے۔ تاہم، بعض ناقدین کے مطابق لندن میئر کو دیے گئے اختیارات بعض اوقات اسمبلی کی نگرانی کو محدود کرتے ہیں۔ نیز، GLA کی جانب سے وضع کردہ بعض پالیسیوں پر تنقید بھی ہوتی رہی ہے، خاص طور پر ہاؤسنگ بحران، مہنگی ٹرانسپورٹ فیس، اور کچھ ماحولیاتی منصوبوں پر۔

بین الاقوامی تناظر

دنیا کے دیگر بڑے شہروں جیسے نیویارک، ٹوکیو، اور پیرس کی طرح لندن نے بھی شہری حکومت کے ماڈل کو اپنایا ہے تاکہ عالمی شہریت کے تقاضے پورے کیے جا سکیں۔ GLA کو دنیا بھر کے شہری منصوبہ ساز ایک کامیاب ماڈل کے طور پر دیکھتے ہیں، جو اختیارات کی مرکزیت اور مقامی شرکت کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔

گریٹر لندن اتھارٹی جدید شہری حکومت کا ایک واضح اور کامیاب نمونہ ہے۔ اس کا وجود اس بات کا مظہر ہے کہ بڑے شہروں کی مؤثر حکمرانی کے لیے ایک مضبوط، بااختیار، اور جوابدہ ادارہ ناگزیر ہوتا ہے۔ GLA نہ صرف لندن کے شہریوں کو سہولیات فراہم کرتا ہے بلکہ ایک ترقی یافتہ، متنوع اور پائیدار شہری مستقبل کی جانب بھی رہنمائی کرتا ہے۔

گریٹر لندن اتھارٹی (Greater London Authority – GLA) کا بنیادی کام لندن شہر کے انتظامی، ترقیاتی اور پالیسی اُمور کی نگرانی اور رہنمائی کرنا ہے۔ اس ادارے کو برطانوی پارلیمنٹ نے 2000ء میں قائم کیا تاکہ لندن جیسے بڑے اور پیچیدہ شہر کو ایک مربوط اور منظم حکومتی ڈھانچے کے تحت چلایا جا سکے۔

6.7 گریٹر لندن اتھارٹی کے اہم فرائض (*Functions of Greater London Authority*)

1.ٹرانسپورٹ کاانتظام(*Transport Management*):

GLA، "ٹرانسپورٹ فار لندن"(*TfL*) کے ذریعے بسوں، انڈر گراؤنڈ ٹرینز(سب وے)، سڑکوں اور سائیکلنگ نظام سمیت پورے لندن کی سفری سہولیات کاانتظام کرتی ہے۔

2. منصوبہ بندی اور ترقی(*Planning and Development*):

GLA، لندن میں زمین کے استعمال(*land use*)، شہری منصوبہ بندی(*urban planning*)، اور بڑے تعمیراتی منصوبوں کی منظوری جیسے امور پر حکمت عملی طے کرتا ہے۔

3.ماحولیاتی تحفظ(*Environmental Protection*):

GLA، فضائی آلودگی کم کرنے، گرین ہاؤس گیسز میں کمی، توانائی کے پائیدار ذرائع کے فروغ، اور ماحولیاتی بہتری کے لیے پالیسیاں بناتا ہے۔

4.ہاؤسنگ(*Housing*):

لندن میں سستے اور معیاری گھروں کی فراہمی، بے گھری کے خاتمے، اور رہائشی منصوبوں کی منظوری *GLA* کی ذمہ داری ہے۔

5. معاشی ترقی(*Economic Development*):

GLA، لندن میں کاروبار، روزگار اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے مختلف منصوبے بناتا ہے تاکہ شہر کی معیشت مضبوط رہے۔

6. پولیس اور امن وامان(*Police and Public Safety*):

"میٹروپولیٹن پولیس" کے ذریعے *GLA* امن وامان کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے اور پولیسنگ سے متعلق پالیسیوں کی منظوری دیتا ہے۔

7. بجٹ اور مالیات(*Budget and Finance*):

GLA ہر سال پورے لندن کا بجٹ تیار کرتا ہے، وسائل کی تقسیم کرتا ہے اور مختلف محکموں کو فنڈز مہیا کرتا ہے۔

GLA ایک ایسا ادارہ ہے جو لندن کے لیے ایک مرکزی منصوبہ ساز، نگران اور منتظم کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس کا مقصد شہر کو بہتر، پائیدار، اور عوام دوست بنانا ہے۔ میئر آف لندن اور لندن اسمبلی مل کر ان فرائض کو انجام دیتے ہیں اور شہریوں کے مفاد میں فیصلے کرتے ہیں۔

6.8 اکتسابی نتائج(*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- برطانیہ میں مقامی حکومت کی سطحوں کا مطالعہ کیا۔
- برطانیہ کی پیریش کونسل کا مطالعہ کیا۔
- برطانیہ کی مقامی حکومت میں لوکل اتھارٹیز کا مطالعہ کیا۔
- علاقائی حکومت کا مطالعہ کیا۔
- گریٹر لندن اتھارٹی کا مطالعہ کیا۔
- گریٹر لندن اتھارٹی کے اہم فرائض کا مطالعہ کیا۔

6.9 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

عدم مرکزیت(*Decentralisation*)

عدم مرکزیت(*Decentralisation*)ایک ایسا نظامِ حکمرانی یا انتظامی طریقہ کار ہے جس میں اختیارات، فیصلے اور وسائل مرکزی حکومت سے نچلی سطح کی حکومتوں، اداروں یا مقامی حکام کو منتقل کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فیصلے ان لوگوں کے قریب کیے جائیں جن پر ان کا اثر پڑتا ہے۔

مقامی حکومت(*Local Government*)

مقامی حکومت(*Local Government*)ایک ایسا نظامِ حکومت ہے جو کسی مخصوص علاقے، شہر، گاؤں یا ضلع میں عوامی سہولیات، ترقیاتی منصوبوں، اور روزمرہ کے شہری معاملات کو چلانے کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ یہ حکومت عوام کے قریب ترین ہوتی ہے اور ان کے مسائل کا براہِ راست حل فراہم کرتی ہے۔

6.10 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

6.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ برطانیہ میں مقامی حکومت کی سب سے نچلی سطح کون سی ہے؟

(*a*) کاؤنٹی کونسل (*b*) ڈسٹرکٹ کونسل

(*c*) پیریش کونسل (*d*) علاقائی اتھارٹی

2۔ پیریش کونسل کے منتخب اراکین کی عام مدت کتنی ہوتی ہے؟

(a) دوسال (b) تین سال

(c) چار سال (d) پانچ سال

3۔ پیریش کونسل کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) میئر (b) چیئرمین

(c) کلرک (d) گورنر

4۔ پیریش کونسل اپنے اخراجات کے لیے جو چھوٹا سا مقامی ٹیکس وصول کرتی ہے اسے کیا کہا جاتا ہے؟

(a) کونسل ٹیکس (b) پریسیپٹ

(c) ریٹ (d) سروس ٹیکس

5۔ دو سطحی مقامی حکومت کے نظام میں بڑے پیمانے کی خدمات کی ذمہ داری کس کے پاس ہوتی ہے؟

(a) پیریش کونسل (b) ڈسٹرکٹ کونسل

(c) کاؤنٹی کونسل (d) ٹاؤن کونسل

6۔ یونٹری اتھارٹی کی بنیادی خصوصیت کیا ہے؟

(a) یہ صرف ہاؤسنگ کی خدمات فراہم کرتی ہے (b) یہ دو سطحوں پر کام کرتی ہے

(c) یہ تمام مقامی خدمات ایک ہی سطح پر فراہم کرتی ہے (d) یہ صرف دیہی علاقوں میں قائم ہوتی ہے

7۔ گریٹر لندن اتھارٹی (GLA) کا باضابطہ قیام کب عمل میں آیا؟

(a) 1965 (b) 1986

(c) 1999 (d) 2000

8۔ لندن اسمبلی میں کتنے منتخب اراکین شامل ہوتے ہیں؟

(a) 20 (b) 25

(c) 30 (d) 35

9۔ گریٹر لندن اتھارٹی کے تحت لندن کی بس، انڈر گراؤنڈ اور دیگر سفری سہولیات کا انتظام کس ادارے کے ذریعے کیا جاتا ہے؟

(a) میٹروپولیٹن پولیس (b) لندن اسمبلی

(c) ٹرانسپورٹ فار لندن (TfL) (d) کاؤنٹی کونسل

10۔ برطانیہ میں علاقائی حکومت کا ڈھانچہ زیادہ تر کس شکل میں موجود ہے؟

(a) کاؤنٹی کونسلز (b) پیریش کونسلز

(c) کمبائنڈ اتھارٹیز (d) ڈسٹرکٹ کونسلز

6.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. برطانیہ میں مقامی حکومت کی سطح بیان کیجیے۔
2. برطانیہ کی پیریش کونسل پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. برطانیہ کی مقامی حکومت میں لوکل اتھارٹیز پر تبصرہ کیجیے۔
4. علاقائی حکومت کیا ہے؟
5. گریٹر لندن اتھارٹی پر ایک نوٹ لکھیے۔

6.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. پیرش کونسل کی ساخت اور فرائض بیان کیجیے۔
2. گریٹر لندن اتھارٹی کے اہم فرائض لکھیے۔
3. برطانیہ میں مقامی حکومت کی ساخت پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (c)	2۔ (c)	3۔ (b)	4۔ (b)	5۔ (c)	6۔ (c)	7۔ (d)	8۔ (b)	9۔ (c)	10۔ (c)

اکائی 7– برطانیہ میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر

(Financial Perspective of Local Governemnt in UK)

اکائی کے اجزا:

7.0	تمہید
7.1	مقاصد
7.2	برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ
7.3	مالیاتی وسائل کے ذرائع
7.4	مقامی حکومت کے اخراجات
7.5	برطانیہ کی پارش کونسلز کے مالیاتی پہلو
7.6	مقامی حکام کے مالیاتی پہلو
7.7	گریٹر لندن اتھارٹی کا مالیاتی پہلو
7.8	اکتسابی نتائج
7.9	کلیدی الفاظ
7.10	نمونہ امتحانی سوالات
7.10.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
7.10.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
7.10.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

7.0 تمہید *(Introduction)*

برطانیہ کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا نظام ایک اہم کردار ادا کرتا ہے جو شہریوں کو روزمرہ کی ضروری خدمات مہیا کرتا ہے، جیسے تعلیم، صفائی، سڑکیں، ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، اور سماجی بہبود۔ ان خدمات کی فراہمی کے لیے مستحکم اور موثر مالیاتی نظام ناگزیر ہے۔ یہ مضمون برطانیہ کی مقامی حکومت کی ساخت، فنڈنگ کے ذرائع، اخراجات، اور مالیاتی خود مختاری جیسے پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔ برطانیہ میں مقامی حکومت کئی اقسام پر مشتمل ہے، جن میں شامل ہیں:

- کاؤنٹی کونسلز(*County Councils*)
- ڈسٹرکٹ کونسلز(*District Councils*)
- یونٹری اتھارٹیز(*Unitary Authorities*)
- میٹروپولیٹن بوروکونسلز(*Metropolitan Boroughs*)
- گریٹر لندن اتھارٹی(*Greater London Authority*)
- پارش کونسلز(*Parish Councils*)–چھوٹے دیہی علاقوں کے لیے

یہ ادارے مقامی سطح پر خدمات کی منصوبہ بندی، فراہمی اور نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مقامی حکومت کا بجٹ ہر سال تیار کیا جاتا ہے اور یہ لازمی طور پر متوازن ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ آمدنی اور اخراجات کا توازن برقرار رکھا جائے تاکہ قرض پر غیر ضروری انحصار نہ ہو۔ مقامی حکومتیں درج ذیل ذرائع سے فنڈز حاصل کرتی ہیں:

کونسل ٹیکس(*Council Tax*):

رہائشی املاک پر عائد کیا جانے والا ٹیکس، جو مقامی خدمات جیسے کچرا اٹھانے، لائبریریوں، اور سڑکوں کی دیکھ بھال میں خرچ ہوتا ہے۔

بزنس ریٹس(*Business Rates*):

تجارتی اداروں پر عائد ٹیکس، جس کا کچھ حصہ مقامی حکومت کے پاس رہتا ہے اور کچھ مرکزی حکومت کے ذریعے دوبارہ تقسیم ہوتا ہے۔

مرکزی حکومت کی گرانٹس:

مرکزی حکومت بعض مقامی خدمات کے لیے بلاواسطہ فنڈ فراہم کرتی ہے۔ یہ گرانٹس عمومی یا مخصوص مقاصد کے لیے ہو سکتی ہیں، مثلاً تعلیم، فائر سروس، یا بے گھری سے نمٹنا۔

فیسیں اور چارجز:

مقامی حکومت کئی خدمات کے عوض فیس وصول کرتی ہے جیسے پارکنگ، منصوبہ بندی کی منظوری، سوئمنگ پول، اور لائبریری رکنیت۔

قرض اور سرمایہ کاری کی آمدنی:

بعض صورتوں میں مقامی ادارے سرمایہ کاری کرتے یا قرض لیتے ہیں تاکہ بنیادی ڈھانچے کے منصوبے مکمل کیے جا سکیں۔

اس کے برعکس مقامی حکومت کے اخراجات مندرجہ ذیل اہم شعبوں میں ہوتے ہیں:

- تعلیم: اسکولوں، اساتذہ، اور دیگر تعلیمی سہولیات کی فراہمی
- سماجی نگہداشت: بچوں، بزرگوں اور معذور افراد کی فلاح

- ماحولیاتی خدمات: کوڑا کرکٹ، صفائی، اور ماحولیاتی تحفظ
- ٹرانسپورٹ: سڑکوں کی مرمت، ٹرانسپورٹ اسکیمیں
- ہاؤسنگ: عوامی ہاؤسنگ، بے گھری کے حل
- پولیس اور فائر سروسز: عوامی تحفظ کی خدمات

برطانیہ کی مقامی حکومت ایک مضبوط نظام ہے جو عوام کو براہِ راست سہولیات مہیا کرتا ہے۔ اس کی مالیاتی پالیسیوں کا دارومدار متوازن آمدنی، مرکزی حکومت کی گرانٹس، اور عوامی تعاون پر ہے۔ تاہم، مالیاتی خود مختاری کے محدود ہونے، اور اخراجات میں مسلسل اضافے کے باعث مقامی حکومتوں کو مؤثر منصوبہ بندی اور مالیاتی نظم وضبط کی شدید ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی خدمات جاری رکھ سکیں۔

7.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ درج ذیل کا مطالعہ کریں گے:

- برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ
- مالیاتی وسائل کے ذرائع
- مقامی حکومت کے اخراجات
- برطانیہ کی پارش کونسلز کے مالیاتی پہلو
- مقامی حکام کے مالیاتی پہلو
- گریٹر لندن اتھارٹی کا مالیاتی پہلو

7.2 برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ

(Financial Perspectives of Local Governemnt in the UK: A General Overview)

فبرطانیہ (*United Kingdom*) میں مقامی حکومت (*Local Government*) کا مالیاتی پہلو (*Financial Perspective*) کافی اہم اور پیچیدہ ہے۔ اس کا مقصد مقامی سطح پر عوامی خدمات کو مؤثر انداز میں فراہم کرنا ہوتا ہے۔

1۔ مالیات کے مختلف ذرائع

برطانیہ کی مقامی حکومتیں مختلف ذرائع سے مالی وسائل حاصل کرتی ہیں، جن میں شامل ہیں:

کونسل ٹیکس (*Council Tax*):

یہ ایک مقامی ٹیکس ہے جو رہائشی جائیدادوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی مقامی خدمات جیسے صفائی، تعلیم، اور پولیس کو فراہم کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔

بزنس ریٹس (*Business Rates*)

یہ کاروباری اداروں پر عائد کردہ ٹیکس ہے۔ کچھ حصہ مقامی حکومت کے پاس جاتا ہے جبکہ کچھ مرکزی حکومت میں جمع ہوتا ہے۔

مرکزی حکومت کی گرانٹس (*Grants from Central Government*)

مرکزی حکومت مختلف فنڈنگ اسکیمز کے ذریعے مقامی حکومتوں کو مالی مدد فراہم کرتی ہے، جیسے:

- *Revenue Support Grant*
- *Social care grants*

فیسیں اور چارجز (*Fees and Charges*)

مقامی حکومت مختلف خدمات جیسے پارکنگ، لائبریری، اور تفریحی سہولیات کے بدلے فیس وصول کرتی ہے۔

2۔ اخراجات (*Expenditures*):

مقامی حکومتیں مختلف عوامی خدمات پر اخراجات کرتی ہیں، جیسے:

تعلیم: مقامی سکولوں کو فنڈنگ دینا

سماجی بہبود: بوڑھوں، معذوروں اور بچوں کی نگہداشت

ٹرانسپورٹ: سڑکوں، پلوں اور مقامی ٹرانسپورٹ کی دیکھ بھال

رہائش: عوامی ہاؤسنگ کی سہولتیں

3۔ بجٹ سازی (*Budgeting Process*)

ہر سال مقامی حکومتیں اپنا بجٹ تیار کرتی ہیں، جس میں آمدنی اور اخراجات کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ بجٹ کی منظوری مقامی کونسل دیتی ہے اور عوامی مشاورت (*public consultation*) بھی اس کا حصہ ہو سکتی ہے۔

4. مالیاتی خود مختاری (*Financial Autonomy*):

اگرچہ مقامی حکومتوں کو کچھ خود مختاری حاصل ہے، لیکن وہ اکثر مرکزی حکومت کی پالیسیوں اور فنڈنگ پر انحصار کرتی ہیں۔ اس کے باعث ان کے مالی فیصلے محدود ہو سکتے ہیں۔

برطانیہ میں مقامی حکومتیں (جیسے کاؤنٹی کونسلز، ڈسٹرکٹ کونسلز، یونٹری اتھارٹیز، میٹروپولیٹن بوروو وغیرہ) سالانہ بجٹ ترتیب دیتی ہیں۔ ان قوانین کے تحت ہر بجٹ کو نیا مالی سال شروع ہونے (یکم اپریل) سے قبل منظور کرنا ہوتا ہے۔ بجٹ کی تیاری کے عمل میں پہلے متوقع اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، اور اس میں سے مرکزی حکومت سے ملنے والی گرانٹس اور بزنس ریٹس جیسی آمدنی منہا کی جاتی ہے۔ باقی رقم کونسل ٹیکس کے ذریعے جمع کر کے بجٹ کو متوازن رکھا جاتا ہے۔ مقامی اداروں کو خسارے کی اجازت نہیں ہوتی اور بجٹ کی منظوری کے لیے مرکزی حکومت یا کسی دوسری اتھارٹی کی خاص منظوری درکار نہیں ہوتی۔

7.3 مالیاتی وسائل کے ذرائع *(Sources of Financial Resources)*

مقامی حکومتوں کے بجٹ کی فنانسنگ کے چند اہم ذرائع یہ ہیں:

1۔ کونسل ٹیکس

کونسل ٹیکس گھریلو املاک پر عائد ایک پراپرٹی ٹیکس ہے۔ ہر مقامی اتھارٹی اپنے علاقے کے لیے کونسل ٹیکس کی شرح طے کرتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی اپنا بجٹ چلانے میں استعمال کرتی ہے۔ حکومت ہر سال کونسل ٹیکس میں اضافے کی حد (ریفرنڈم اصول) بھی مقرر کرتی ہے: مثلاً 26/2025 میں سوشل کیئر کی ذمہ داری رکھنے والی کونسلز عمومی اخراجات کے لیے 3% اور سماجی نگہداشت کے لیے 2% تک اضافہ کر سکتی ہیں۔ اگر حد سے زیادہ اضافہ کرنا ہو تو مقامی ریفرنڈم کروانا پڑتا ہے۔

2۔ بزنس ریٹس

یہ تجارتی املاک (جیسے دکانیں، دفاتر، فیکٹریاں وغیرہ) پر عائد ٹیکس ہے۔ مقامی حکومتیں اس میں سے تقریباً نصف حصہ اپنے پاس رکھتی ہیں جبکہ باقی نصف مرکزی حکومت کو جمع ہوتا ہے جو اسے گرانٹس کی صورت میں واپس مقامی بجٹ میں دیتی ہے۔ مرکزی حکومت ریٹس کی شرح طے کرتی ہے۔ 2017 سے کچھ علاقے بزنس ریٹس کا بڑا حصہ اپنے پاس رکھنے کے ماڈل (پائلٹس) بھی آزما رہے ہیں۔

3۔ مرکزی گرانٹس

مرکزی حکومت مقامی حکومتوں کو بے ضابطہ گرانٹس (ریونیو سپورٹ گرانٹ) اور مخصوص مقاصد کے لیے مختص گرانٹس دیتی ہے۔ ریونیو سپورٹ گرانٹ کسی بھی سروس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مخصوص شعبوں کے لیے گرانٹس دی جاتی ہیں، جیسے عوامی صحت (*Public Health Grant*)، بیٹر کیئر فنڈ وغیرہ۔ کووڈ-19 اور دیگر ہنگامی حالات کے دوران بھی اضافی گرانٹس فراہم کی گئیں۔ عمومی رجحان کے طور پر 2009-10 سے 2019-20 کے دوران مرکزی گرانٹس کی مالیت حقیقی معنوں میں گھٹ گئی تھی۔

4۔ فیسیں اور دیگر آمدنی

بلدیاتی ادارے عوامی سہولیات (جیسے پارکنگ، لائبریریاں، کمیونٹی ہالز وغیرہ) کے استعمال پر فیس یا چارجز وصول کرتے ہیں۔ یہ فیسیں عام طور پر انہی خدمات کے اخراجات پورے کرنے میں کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ پراپرٹی کی فروخت، کرائے اور دیگر خدمات سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی بجٹ کا حصہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر 2010-11 سے 2019-20 کے دوران مقامی حکومتوں نے فیسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے، جس سے مقامی ترقیاتی اور منصوبہ بندی کے اخراجات میں مدد ملی ہے

7.4 مقامی حکومت کے اخراجات *(Expenses of Local Government)*

مقامی حکومتیں اپنے بجٹ کا بڑا حصہ مختلف عوامی خدمات پر خرچ کرتی ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2024-25 میں مقامی اداروں کے مجموعی اخراجات کا سب سے بڑا حصہ تعلیمی شعبے پر مختص تھا (تقریباً 33 فیصد)۔ بزرگوں کی سماجی نگہداشت پر 19% اور بچوں کی سماجی نگہداشت پر 11% حصہ ہے۔ اس کے علاوہ شاہراہوں و ٹرانسپورٹ، بے گھری کی روک تھام (ہوم لیس سپورٹ)، صفائی و صحت، مقامی ترقی و منصوبہ بندی، اور ثقافتی سہولیات (لائبریریاں، کمیونٹی ہالز وغیرہ) پر بھی اہم اخراجات کیے جاتے ہیں۔ مثلاً شاہراہوں کے نظام کی بحالی اور ٹرانسپورٹ سبسڈی کے لیے اربوں پاؤنڈز مختص کیے جاتے ہیں، اور بے گھری کے خاتمے، صفائی، پارکس و لائبریریوں پر بھی سالانہ فنڈ مختص ہوتا ہے۔

مالیاتی خود مختاری کی حدود

مقامی حکومتوں کو بجٹ کے معاملات پر کچھ حد تک خود مختاری حاصل ہے، لیکن انہیں مرکزی حکومت کے ضوابط کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کونسل ٹیکس میں اضافے کی زیادہ سے زیادہ حد (ریفرنڈم اصول) حکومت طے کرتی ہے؛ سوشل کیئر کی ذمہ داری رکھنے والی کونسلز ایک سال میں زیادہ سے زیادہ 5% تک اضافہ (3% عمومی + 2% سماجی نگہداشت) کر سکتی ہیں، جبکہ ڈسٹرکٹ کونسلز کے لیے حد 3% یا £5 ہے۔ اسی طرح بزنس ریٹس کی شرح اور اس کے کلیکشن کا طریقہ کار بھی مرکزی حکومت نے متعین کیا ہوتا ہے۔ بلدیات قرضہ لے سکتی ہیں مگر وہ *CIPFA* کے ضوابط (پریڈینشل کوڈ) کے تحت ہوتا ہے اور اس کا استعمال مخصوص حد تک کیا جاتا ہے۔ بڑے شعبے (مثلاً بزرگوں اور بچوں کی نگہداشت) وفاقی قوانین کے تحت مقرر ہوتے ہیں اور ان کے لیے مخصوص فنڈز مختص کیے جاتے ہیں، جبکہ دیگر اختیاراتی شعبوں (جیسے کھیل کود، پارکس وغیرہ) میں بلدیات کو اپنی ترجیحات کے مطابق فیصلہ کرنے کی زیادہ آزادی ہوتی ہے۔

اخراجات اور فنڈنگ کا تخمینہ

مثال کے طور پر انگلینڈ کی مقامی حکومتوں کے 2024-25 کے بجٹ میں تعلیم کا حصہ تقریباً 33% بزرگوں کی نگہداشت کا 19% اور بچوں کی نگہداشت کا 11% رہا۔ اسی طرح فنڈنگ کے ذرائع کی تقسیم میں (2019-20 کے اعداد و شمار کے مطابق) کونسل ٹیکس 52%

بزنس ریٹس 27% اور مرکزی گرانٹس 22% تھیں۔ یہ مثالیں تخمینی ہیں اور مختلف سالوں کے اعداد و شمار پر مبنی ہیں، لیکن ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کونسل ٹیکس اور بزنس ریٹس مقامی حکومتوں کی بنیادی آمدنی کے ذرائع ہیں اور تعلیم و فلاح و بہبود جیسے اہم شعبے انہی سے چلائے جاتے ہیں۔

7.5 برطانیہ کی پارش کونسلز کے مالیاتی پہلو (*Financial Perspectives of Parish Councils*)

پارش کونسلز اپنے سالانہ بجٹ خود تیار کرتی ہیں۔ ہر مالی سال (عموماً اپریل سے مارچ) میں کونسل اپنے ممکنہ اخراجات اور آمدنی کا تخمینہ لگا کر ایک بجٹ مرتب کرتی ہے۔ اس بجٹ میں متوقع تمام مقامی اخراجات شامل کیے جاتے ہیں اور اس کو پورا کرنے کے لیے پریسیپ مقرر کی جاتی ہے۔ پارش کونسل اپنی سالانہ ضروریات پوری کرنے کے لیے اس پریسیپ کی رقم کا تعین کرتی ہے، جو رہائشیوں کے کونسل ٹیکس بل میں شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر *Buckinghamshire* کونسل کے اعداد و شمار کے مطابق 26/2025 کے بجٹ میں *Aylesbury Town Council* نے £3,537,249 اخراجات اور £2,585,171 پریسیپ مقرر کیے۔ ذیل میں مثال کے طور پر کچھ کونسلز کے اخراجات اور پریسیپ کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

پیرش کونسل کے فنڈنگ کے ذرائع

پارش کونسلز کی سب سے بڑی آمدنی پریسیپ یعنی کونسل ٹیکس کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر مالی ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گرانٹس اور اسکیمیں

مختلف منصوبوں کے لیے مرکزی یا مقامی حکومت، نیچر کنزرویشن فاؤنڈیشن، ہیریٹیج فنڈ یا لیٹری فاؤنڈ جیسی ایجنسیوں سے گرانٹس حاصل کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پارش کونسلز ہیریٹیج فنڈ سے مل کر تاریخی عمارات کی مرمت کے پروجیکٹس کراتی ہیں۔

2۔ دیگر آمدنی

اگر کونسل کے پاس کوئی املاک، ہالز یا اسپورٹس فیسلٹیز ہوں تو ان کا کرایہ یا فیس جمع کی جاسکتی ہے۔ بہت سی کونسلز کمیونٹی ہال کرایہ پر دے کر یا زمین کی لیز دے کر اضافی آمدنی کماتی ہیں۔

3۔ کمیونٹی انفراسٹرکچر لیوائی (*CIL*)

نئے ترقیاتی منصوبوں سے حاصل ہونے والا *CIL* کا مخصوص حصہ پارش کونسل کو ملتا ہے۔ عموماً *CIL* کی 15% رقم (ہر ڈویلپمنٹ پلان کے لیے سالانہ کیپ کے ساتھ) براہ راست متعلقہ پارش کونسل کو دی جاتی ہے، اور اگر علاقہ قابل عمل ہمسایہ منصوبے (نیبرہڈ پلان) سے آراستہ ہو تو یہ حصہ 25% تک بڑھ جاتا ہے۔ یہ فنڈز کھلی جگہوں، سماجی سہولیات اور مقامی انفراسٹرکچر کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

4۔ ریذرواور دیگر ذرائع

پارش کونسل پہلے سے بچائے ہوئے رزروز استعمال کر سکتی ہے اور بعض صورتوں میں ڈونیشن یا فنڈ ریزنگ کے ذریعے بھی رقم جمع کرتی ہے۔ البتہ ان کا مرکزی فنڈنگ ذرائع پہلے بیان شدہ ہیں۔

پارش کونسلز کو مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی باقاعدہ بلاک گرانٹ یا کوئی فنڈنگ نہیں ملتی۔ اس لیے انہیں اپنا بجٹ پوری طرح سے مقامی وسائل—جیسے پریسیپ اور گرانٹس—سے پورا کرنا ہوتا ہے۔

پیرش کونسل کے اخراجات

پارش کونسلز اپنی آمدنی سے عموماً درج ذیل مقامی شعبوں میں اخراجات کرتی ہیں:

1۔ مقامی سہولیات

کمیونٹی ہالز، اسپورٹس فیلڈز، چڑیا گھر، بھرا ہوا گراونڈ (*cemeteries*)، کھلی جگہیں (پارکس، مختص علاؤمنٹس)، اور عوامی سہولتیں (پبلک ٹوائلٹس، اسٹریٹ لائٹنگ) وغیرہ۔ مثال کے طور پر پارش کونسل اپنے علاقے میں قدموں کے راستے، بس شیلٹرز اور ٹریفک آرام دہ منصوبوں پر خرچ کر سکتی ہے

2۔ کمیونٹی پراجیکٹس

مقامی میلوں، تہواروں، یوتھ پروگراموں اور ادب و کھیل کے مقابلوں کا اہتمام۔ کونسلز نوجوانوں کے لیے اسپورٹس مقابلوں یا سینیئرز کے لیے باغبانی کی سہولتیں فراہم کر کے کمیونٹی کو فعال بناتی ہیں

3۔ ماحولیاتی اقدامات

پارکوں اور کھلی جگہوں کی دیکھ بھال، درخت لگانے، کمیونٹی باغبانی، صفائی مہمات اور بایوڈائیورسٹی پروجیکٹس وغیرہ۔ پارش کونسلز مقامی سطح پر پائیداری کے لیے ماحول دوست منصوبے چلا سکتی ہیں، جیسے کہ پبلک باغات کی بحالی یا مقامی ندیوں کی صفائی۔ کمیونٹی انفراسٹرکچر لیوی سے حاصل شدہ رقم عام طور پر ٹرانسپورٹ اور کھلی جگہوں کی تعمیر میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

4۔ مالی خود مختاری اور حکومت سے تعلق

پارش کونسلز کو اپنے مالیاتی فیصلوں میں کافی خود مختاری حاصل ہے، لیکن وہ چند اہم حدود کے تابع بھی ہیں۔ چونکہ انہیں مرکزی حکومت سے براہ راست فنڈنگ نہیں ملتی، اس لیے ان کا زیادہ انحصار مقامی وسائل (پریسیپ وغیرہ) پر ہوتا ہے۔ البتہ بڑے قرضے لینے کی صورت میں سکریٹری آف اسٹیٹ کی منظوری درکار ہوتی ہے، اور قرضے عموماً طویل المدتی سرمایہ جاتی منصوبوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ پارش کونسلز کسی

نئے ٹیکس یا فیس کا نفاذ نہیں کر سکتیں سوائے پہلے سے منظور شدہ ذرائع کے، اور اگر انہوں نے پریسیپ میں خاطر خواہ اضافے کا فیصلہ کیا تو انہیں اکثر مقامی عوامی ریفرنڈم کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے (حال ہی میں 26/2025 کے لیے پارش کونسلز کو عارضی طور پر اس ریفرنڈم سے استثنیٰ دیا گیا ہے)۔ مرکزی حکومت اور اعلیٰ سطحی مقامی حکومت (ضلعی/یونٹیری اتھارٹی) پارش کونسل کے بجٹ میں مداخلت نہیں کرتی بلکہ اسے آزاد ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، وہ منصوبوں میں تعاون کر سکتی ہیں (مثلاً CIL کے اہداف طے کرنے میں ضلعی کونسل کے ساتھ مشاورت)۔ پارش کونسل کا آڈٹ ضابطوں کے تحت ہوتا ہے اور وہ شفافیت کے اصولوں کے پابند ہے۔ نتیجتاً پارش کونسلز اپنے مخصوص دائرہ کار میں مالی خود مختاری رکھتی ہیں، لیکن انہیں قومی قوانین اور ضوابط کے تحت ذمہ دارانہ انداز میں بجٹ چلانا ہوتا ہے۔

7.6 مقامی حکام کے مالیاتی پہلو *(Financial Perspectives of Local Authorities)*

برطانیہ میں مقامی حکومت کی تنظیم "لوکل اتھارٹیز" کے ذریعے کی جاتی ہے، جنہیں مقامی سطح پر عوامی خدمات مہیا کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ ان اداروں کا مالیاتی نظام ایک جامع فریم ورک کے تحت چلایا جاتا ہے جس میں آمدنی کے مختلف ذرائع، اخراجات کے مخصوص شعبے، اور بجٹ کی پابندیاں شامل ہوتی ہیں۔ ذیل میں اس مالیاتی پہلو کی وضاحت کی گئی ہے:

1. بجٹ کی تیاری اور منظوری

- لوکل اتھارٹیز ہر سال مالی سال (اپریل تا مارچ) کے آغاز سے قبل بجٹ تیار کرتی ہیں۔
- بجٹ میں متوقع آمدنی اور اخراجات شامل ہوتے ہیں۔
- انہیں لازمی طور پر متوازن بجٹ پیش کرنا ہوتا ہے؛ یعنی اخراجات آمدنی سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔
- بجٹ کی منظوری کا اختیار مقامی کونسل کے پاس ہوتا ہے، لیکن بعض معاملات میں مرکزی حکومت کی حد بندیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے، مثلاً کونسل ٹیکس میں اضافے کی حد۔

2. آمدنی (فنڈنگ) کے ذرائع

لوکل اتھارٹیز کی مالیات کئی ذرائع سے حاصل ہوتی ہیں:

- کونسل ٹیکس:

گھریلو املاک پر لگایا جانے والا ٹیکس جو رہائشی افراد سے وصول کیا جاتا ہے۔ ہر اتھارٹی اپنی شرح طے کرتی ہے۔

- بزنس ریٹس (*Business Rates*):

کاروباری املاک پر عائد ٹیکس۔ کچھ حصہ مقامی حکومت رکھتی ہے، کچھ مرکزی حکومت کو جمع ہوتا ہے۔

- مرکزی حکومت سے گرانٹس:

مرکزی حکومت عمومی یا مخصوص خدمات کے لیے گرانٹس دیتی ہے، جیسے تعلیم، صحت، یا بے گھری سے نمٹنے کے لیے۔

- فیسیں اور چارجز:

پارکنگ، لائبریری، صفائی، پلاننگ پرمٹ، اور دیگر سہولیات کے استعمال پر چارجز۔

- پراپرٹی کرایہ و فروخت سے آمدنی:

بعض اتھارٹیز کی اپنی زمین یا املاک ہوتی ہیں جن سے کرایہ یا فروخت کی صورت میں آمدنی ہوتی ہے۔

3. اخراجات کے اہم شعبے

لوکل اتھارٹیز کا بجٹ مختلف خدمات پر خرچ ہوتا ہے:

- تعلیم:

پرائمری و سیکنڈری اسکولوں کی فنڈنگ، خاص ضرورتوں کے حامل بچوں کی تعلیم وغیرہ۔

- سماجی نگہداشت:

بزرگوں، معذور افراد، اور بچوں کی دیکھ بھال۔

- صفائی و ماحول:

کچرا اٹھانا، ری سائیکلنگ، ماحولیاتی تحفظ۔

- ہاؤسنگ اور بے گھری:

سستے مکانات کی فراہمی اور بے گھری سے نمٹنا۔

- سڑکیں و ٹرانسپورٹ:

سڑکوں کی مرمت، ٹرانسپورٹ سہولیات۔

- ثقافت و کمیونٹی:

لائبریریز، کمیونٹی سینٹرز، تفریحی سہولیات۔

4. مالیاتی خود مختاری کی حدود

- مقامی حکام کو کچھ فیصلوں میں آزادی حاصل ہے، جیسے فیسوں کا تعین یا اخراجات کی ترجیح۔
- تاہم، کچھ امور میں مرکزی حکومت حدود مقرر کرتی ہے، جیسے کونسل ٹیکس میں زیادہ سے زیادہ اضافہ۔
- بعض فنڈز (مثلاً مخصوص گرانٹس) مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں، جس میں آزادی محدود ہوتی ہے۔
- قرض لینے کی اجازت ہے، مگر "پریڈینشل کوڈ" کے تحت اس کے استعمال کی نگرانی کی جاتی ہے۔

برطانیہ کی "لوکل اتھارٹیز" مالیاتی طور پر نیم خود مختار ادارے ہیں جو مقامی ضروریات کے مطابق خدمات فراہم کرتی ہیں، مگر مرکزی حکومت کے قوانین اور مالیاتی حدود کے تابع ہوتی ہیں۔ ان کا مالیاتی نظام متوازن بجٹ، متنوع آمدنی، اور عوامی فلاح پر مرکوز اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے، جس کا مقصد مقامی سطح پر معیارِ زندگی بہتر بنانا ہے۔

7.7 گریٹر لندن اتھارٹی کا مالیاتی پہلو *(Financial Perspectives of Greater London Authority)*

گریٹر لندن اتھارٹی (*GLA*) انگلینڈ کے دارالحکومت لندن کے لیے ایک اعلیٰ سطح کی مقامی حکومت ہے جو لندن کے میئر اور لندن اسمبلی پر مشتمل ہوتی ہے۔ *GLA* کو لندن شہر کی مجموعی منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، پولیس، فائر سروسز، اقتصادی ترقی، اور ماحولیات جیسے شعبوں میں فیصلہ سازی کا اختیار حاصل ہے۔ ان تمام ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے *GLA* کو ایک مضبوط مالیاتی ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1. بجٹ کی تیاری اور منظوری

GLA کا بجٹ ہر سال لندن کے میئر کی سربراہی میں تیار کیا جاتا ہے، اور اسے لندن اسمبلی منظور کرتی ہے۔ بجٹ کی تیاری میں درج ذیل اداروں کی ضروریات شامل کی جاتی ہیں:

- ٹرانسپورٹ فار لندن (*TfL*)
- میٹروپولیٹن پولیس (*MOPAC*)
- لندن فائر بریگیڈ
- لندن ڈیولپمنٹ کارپوریشن (*LLDC*)

بجٹ کی اقسام:

ریونیو بجٹ: روزمرہ اخراجات جیسے تنخواہیں، سروسز کی فراہمی، آپریٹنگ اخراجات۔

کیپیٹل بجٹ: انفراسٹرکچر جیسے ٹرانسپورٹ نیٹ ورک، ہاؤسنگ پروجیکٹس، اور دیگر ترقیاتی منصوبے۔

2. آمدنی (فنڈنگ) کے ذرائع

GLA مختلف ذرائع سے اپنی مالی ضروریات پوری کرتا ہے:

a) کونسل ٹیکس (*Council Tax Precept*)

- *GLA* کو ہر گھریلو پراپرٹی سے کونسل ٹیکس کا ایک حصہ ملتا ہے۔
- یہ حصہ مقامی کونسلز کے ذریعے جمع کیا جاتا ہے اور *GLA* کو منتقل کیا جاتا ہے۔

- یہ آمدنی عام طور پر پولیس، فائر سروس، اور دیگر کمیونٹی سروسز کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

b) بزنس ریٹس (*Business Rates Retention*)

- مرکزی حکومت کی اسکیم کے تحت، لندن کی 33 مقامی اتھارٹیز اور *GLA* بزنس ریٹس کی ایک مخصوص شرح اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔
- 2024 تک *GLA* کو بزنس ریٹس سے کافی آمدنی حاصل ہو رہی تھی، خاص طور پر جب لندن بزنس ہب کی حیثیت رکھتا ہے۔

c) مرکزی حکومت کی گرانٹس

- *GLA* کو متعدد شعبوں جیسے ٹرانسپورٹ (*TfL*)، پولیس، اور ہاؤسنگ کے لیے مرکزی حکومت سے فنڈنگ حاصل ہوتی ہے۔
- مثال: ٹرانسپورٹ فار لندن کو سبسڈی، یا ہاؤسنگ پروجیکٹس کے لیے *Affordable Housing Programme* کی گرانٹس۔

d) فیسیں، کرایہ اور تجارتی آمدنی

- *TfL* ٹکٹنگ، رینٹل انکم، اشتہارات، پارکنگ چارجز، اور دیگر فیسیں بھی اہم ذرائع آمدنی ہیں۔

e) قرضہ جات (*Borrowing*)

- ترقیاتی منصوبوں کے لیے *GLA* حکومت سے قرض لے سکتا ہے، مگر یہ قرض "پریڈینشل کوڈ" کے تحت لیا جاتا ہے، یعنی قرض تبھی لیا جا سکتا ہے جب وہ مالی طور پر پائیدار ہو۔

3. اہم شعبوں میں اخراجات

- *GLA* کا بجٹ کئی اداروں میں تقسیم ہوتا ہے:

ادارہ	اخراجات کا مقصد
ٹرانسپورٹ فار لندن (*TfL*)	بس، زیر زمین ریلوے، سڑکوں کا انتظام، سائیکلنگ نیٹ ورکس
MOPAC (پولیس)	لندن کی میٹروپولیٹن پولیس فورس کی فنڈنگ
لندن فائر کمشنر (*LFC*)	فائر اینڈ ریسکیو سروسز
GLA ہاؤسنگ و زمین	سستے مکانات، ری ڈیولپمنٹ، زمین کی خرید و فروخت
ماحولیاتی اقدامات	کاربن نیوٹرل منصوبے، درخت لگانا، گرین اسپیسز

4. مالیاتی خود مختاری کی حدود

- اختیارات: GLA کو کچھ معاملات میں براہِ راست اختیار حاصل ہے، جیسے ٹرانسپورٹ منصوبے یا ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ۔

پابندیاں:

- بزنس ریٹس کی شرح مرکزی حکومت طے کرتی ہے۔
- گرانٹس کا استعمال اکثر مخصوص منصوبوں تک محدود ہوتا ہے۔
- قرضہ جات کی حد اور مالی فریم ورک مرکزی حکومت کے قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔
- ریفرنڈم کی ضرورت: اگر میئر کونسل ٹیکس پریسیپٹ میں مخصوص حد سے زیادہ اضافہ کرنا چاہے، تو عوامی ریفرنڈم کروانا ضروری ہوتا ہے۔

5. حالیہ مالیاتی چیلنجز

TfL کی مالی مشکلات: کووڈ-19 کے بعد پبلک ٹرانسپورٹ کی آمدنی میں بڑی کمی آئی، جس سے TfL کو مرکزی حکومت سے بارہا مالی امداد لینی پڑی۔

ہاؤسنگ کی قیمتیں: لندن میں زمین مہنگی ہونے کے سبب سستے مکانات کے منصوبے مہنگے پڑتے ہیں، جس سے GLA پر دباؤ بڑھتا ہے۔

گریٹر لندن اتھارٹی ایک مالیاتی لحاظ سے پیچیدہ مگر اہم ادارہ ہے جو لندن جیسے عالمی شہر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف آمدنی کے ذرائع اور بجٹ کے نظام پر انحصار کرتا ہے۔ اگرچہ اسے کئی شعبوں میں خود مختاری حاصل ہے، لیکن مالی حدود، مرکزی حکومت کی پالیسیاں، اور مقامی چیلنجز اس کی مالی پالیسیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

7.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے درج ذیل کا مطالعہ کیا:

- برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ
- مالیاتی وسائل کے ذرائع
- مقامی حکومت کے اخراجات
- برطانیہ کی پارش کونسلز کے مالیاتی پہلو
- مقامی حکام کے مالیاتی پہلو
- گریٹر لندن اتھارٹی کا مالیاتی پہلو

7.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

گریٹر لندن اتھارٹی (Greater London Authority یا GLA)

گریٹر لندن اتھارٹی ایک علاقائی حکومتی ادارہ ہے جو لندن شہر کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ اتھارٹی 1999 میں قائم کی گئی تھی تاکہ پورے لندن کے لیے منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، ماحولیات، پولیس، اور اقتصادی ترقی جیسے اہم شعبوں کی نگرانی اور بہتری کی جا سکے۔ میئر آف لندن (Mayor of London) لندن کا منتخب سربراہ ہوتا ہے جو پورے شہر کے لیے پالیسیز بناتا ہے، منصوبہ بندی کرتا ہے اور بڑے فیصلے لیتا ہے، خاص طور پر ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، ماحولیات، اور ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں۔ مثال کے طور پر، لندن انڈر گراؤنڈ، سائیکلنگ اسکیمز، یا ہوا کے معیار کو بہتر بنانے کے اقدامات۔ لندن اسمبلی (London Assembly) ایک گروپ ہوتا ہے جس میں 25 منتخب ممبران ہوتے ہیں۔ ان کا کام میئر کے کاموں پر نظر رکھنا، سوالات کرنا، اور لندن کے شہریوں کی نمائندگی کرنا ہوتا ہے تاکہ شفافیت اور جوابدہی قائم رہے۔

مقامی حکومت (Local Government)

مقامی حکومت کسی ملک یا ریاست کے نچلے سطح کے انتظامی ڈھانچے کو کہتے ہیں، جو عوام کے بنیادی مسائل کے حل اور روزمرہ ضروریات کی فراہمی کے لیے کام کرتی ہے۔ مقامی حکومت شہریوں کے قریب ترین سطح پر عوامی خدمات فراہم کرتی ہے، جیسے کہ صفائی، پانی کی فراہمی، نکاسی آب، تعلیم، صحت، اور مقامی ترقیاتی منصوبے۔ مقامی حکومت کی اقسام میں شہری حکومتیں (میونسپل کمیٹیاں، کارپوریشنز) اور دیہی حکومتیں (یونین کونسلز، تحصیل کونسلز) شامل ہوتی ہیں۔ ان اداروں کے ارکان عام انتخابات کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں اور ان کے پاس مالی، انتظامی، اور قانون سازی کے اختیارات ہوتے ہیں، تاہم ان کا دائرہ اختیار محدود ہوتا ہے۔

7.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ برطانیہ کی مقامی حکومت کے بجٹ کے بارے میں کون سا بیان درست ہے؟

(a) بجٹ میں خسارے کی اجازت ہوتی ہے (b) بجٹ لازماً متوازن ہونا چاہیے

(c) بجٹ صرف مرکزی حکومت تیار کرتی ہے (d) بجٹ ہر پانچ سال بعد تیار ہوتا ہے

2۔ کونسل ٹیکس بنیادی طور پر کس پر عائد کیا جاتا ہے؟

(a) تجارتی اداروں پر (b) درآمدی اشیا پر

(c) رہائشی/گھریلو املاک پر (d) صرف صنعتی اداروں پر

3۔ بزنس ریٹس کس قسم کی املاک پر عائد کیا جاتا ہے؟

(a) رہائشی املاک (b) تجارتی املاک

(c) زرعی زمین (d) سرکاری عمارات

4۔2024–25 میں مقامی حکومت کے مجموعی اخراجات کا سب سے بڑا حصہ کس شعبے پر مختص تھا؟

(a) ہاؤسنگ (b) ٹرانسپورٹ

(c) تعلیم (d) ثقافت

5۔ پارش کونسلز کی سب سے بڑی آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟

(a) بزنس ریٹس (b) پریسیپ (*Precept*)

(c) مرکزی حکومت کی بلاک گرانٹ (d) قرضے

6۔ کمیونٹی انفراسٹرکچر لیوی (*CIL*) کا عام طور پر کتنا حصہ متعلقہ پارش کونسل کو دیا جاتا ہے؟

(a) پانچ فیصد (b) دس فیصد

(c) پندرہ فیصد (d) پچاس فیصد

7۔ لوکل اتھارٹیز کا بجٹ عموماً کس مدت کے لیے تیار کیا جاتا ہے؟

(a) جنوری تا دسمبر (b) اپریل تا مارچ

(c) جولائی تا جون (d) اکتوبر تا ستمبر

8۔ گریٹر لندن اتھارٹی (*GLA*) کا بجٹ کس کی سربراہی میں تیار کیا جاتا ہے؟

(a) برطانوی وزیر اعظم (b) لندن اسمبلی کے اسپیکر

(c) لندن کے میئر (d) مرکزی وزیر خزانہ

9۔ لندن اسمبلی میں کتنے منتخب اراکین ہوتے ہیں؟

(a) 15 (b) 20

(c) 25 (d) 30

10۔ گریٹر لندن اتھارٹی کے لیے قرض لینے کا عمل کس ضابطے کے تحت ہوتا ہے؟

(a) سول سروس کوڈ (b) پریڈینشل کوڈ(Prudential Code)

(c) لوکل ٹیکس کوڈ (d) بزنس ریٹس کوڈ

7.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو کا عمومی جائزہ لیجیے۔
2. برطانیہ کی مقامی حکومت میں مالیاتی وسائل کے ذرائع کیا ہیں؟
3. برطانیہ کی مقامی حکومت کے اخراجات بیان کیجیے۔
4. برطانیہ کی پارش کونسلز کے مالیاتی پہلو پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. مقامی حکام کے مالیاتی پہلو کو بیان کیجیے۔

7.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. گریٹر لندن اتھارٹی کا مالیاتی پہلو کی وضاحت کیجیے۔
2. برطانیہ کی مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو کی وضاحت کیجیے۔
3. پیرش کونسل کے مالیاتی پہلو پر ایک نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (b)	2۔ (c)	3۔ (b)	4۔ (c)	5۔ (b)	6۔ (c)	7۔ (b)	8۔ (c)	9۔ (c)	10۔ (b)

اکائی8– برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز

(Challenges to Local Government in the United Kingdom)

اکائی کے اجزا:

8.0	تمہید
8.1	مقاصد
8.2	برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز
8.3	برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز
8.4	برطانیہ میں لوکل اتھارٹیز کو درپیش چیلنجز
8.5	گریٹر لندن اتھارٹی کو درپیش چیلنجز
8.6	اکتسابی نتائج
8.7	کلیدی الفاظ
8.8	نمونہ امتحانی سوالات
8.8.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
8.8.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
8.8.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

8.0 تمہید *(Introduction)*

برطانیہ میں مقامی حکومت کا نظام ملک کے مختلف حصوں میں انتظامی اور خدماتی امور کو چلانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ مقامی حکومتیں مرکزی حکومت (لندن میں) سے الگ ہوتی ہیں اور ان کا کام علاقائی سطح پر عوامی خدمات جیسے تعلیم، نکاسی آب، سڑکوں کی دیکھ بھال، لائبریریاں، مقامی پلاننگ، اور صحت سے متعلق بعض امور کو سنبھالنا ہوتا ہے۔

برطانیہ چار حصوں (انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، ویلز، اور شمالی آئرلینڈ) پر مشتمل ہے، اور ہر علاقے کا مقامی نظام تھوڑا مختلف ہے۔

1۔انگلینڈ میں مقامی حکومت

- انگلینڈ میں دو طرح کی مقامی حکومتیں ہیں: کاؤنٹی کونسلیں (بڑے علاقے) اور ڈسٹرکٹ/بورو کونسلیں (چھوٹے ذیلی علاقے)۔ مثال کے طور پر، "کینٹ کاؤنٹی کونسل" اور اس کے اندر "کینٹربری سٹی کونسل"۔
- کچھ علاقوں میں وحدانی اتھارٹیز (*Unitary Authorities*) ہوتی ہیں جو کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ کے کام یکجا کرتی ہیں، جیسے "برسٹل سٹی کونسل"۔
- میٹروپولیٹن بوروز بڑے شہروں جیسے مانچسٹر یا برمنگھم میں خدمات انجام دیتے ہیں۔

2۔اسکاٹ لینڈ، ویلز، اور شمالی آئرلینڈ

- اسکاٹ لینڈ: یہاں 32 کونسلیں ہیں جو تمام مقامی خدمات سنبھالتی ہیں، جیسے گلاسگو سٹی کونسل۔
- ویلز: 22 وحدانی اتھارٹیز ہیں، جیسے کارڈف کونسل۔
- شمالی آئرلینڈ: 11 ڈسٹرکٹ کونسلیں ہیں، جو پانی، سڑکوں، اور کچھ ثقافتی خدمات دیتی ہیں۔

برطانیہ میں مقامی حکومتوں کے ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- تعلیمی اداروں کا انتظام۔
- کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنا اور ری سائیکلنگ۔
- مقامی سڑکوں کی مرمت۔
- لائبریریاں اور پارکوں کا انتظام۔
- پلاننگ کی اجازتیں (جیسے نئے گھر یا دکانیں بنانا)۔

مقامی حکومتیں عوامی زندگی کو براہ راست متاثر کرتی ہیں، جیسے سکولز کا معیار یا سڑکوں کی حالت۔ یہ نظام مرکزی حکومت کو بڑے قومی مسائل پر توجہ دینے میں مدد دیتا ہے۔

8.1 مقاصد (*Objectives*)

عزیز طلبا، اس کائی میں آپ درج ذیل کا مطالعہ کریں گے:

- برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز
- برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز
- برطانیہ میں لوکل اتھارٹیز کو درپیش چیلنجز
- گریٹر لندن اتھارٹی کو درپیش چیلنجز

8.2 برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز

برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز درج ذیل ہیں:

1. مالی وسائل کی کمی (*Financial Constraints*)
2. بڑھتی ہوئی عوامی ضروریات (*Increasing Demand for Services*)
3. مرکزی حکومت کا حد سے زیادہ کنٹرول (*Over-centralization*)
4. علاقائی ترقی میں فرق (*Regional Inequality*)
5. پیچیدہ بیوروکریسی اور قوانین (*Bureaucracy and Regulation*)
6. عوامی اعتماد میں کمی (*Public Trust Issues*)
7. ماحولیاتی چیلنجز (*Environmental Challenges*)

1۔ فنانسنگ (مالی وسائل کی کمی):

مقامی حکومتوں کا زیادہ تر انحصار مرکزی حکومت سے آنے والے فنڈز پر ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں کٹوتیوں کی وجہ سے مقامی حکومتوں کو اپنے بنیادی خدمات (جیسے صفائی، سڑکوں کی مرمت، لائبریری، سماجی خدمات وغیرہ) جاری رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ گزشتہ دہائی میں برطانیہ کی حکومت نے "آسٹیریٹی پالیسی" (*Austerity Policy*) اپنائی، جس کے تحت اخراجات میں شدید کمی کی گئی۔ اس کا براہِ راست اثر مقامی حکومتوں پر پڑا۔ انہیں ملنے والے فنڈز میں نمایاں کمی ہوئی، جبکہ عوامی خدمات کی مانگ میں اضافہ ہوتا رہا۔ نتیجتاً، بہت سی مقامی کونسلز کو بنیادی سہولیات جیسے لائبریریاں، یوتھ سینٹرز، اور تفریحی سہولیات بند کرنی پڑیں۔

2۔ بڑھتی ہوئی ضروریات:

آبادی میں اضافے، عمر رسیدہ لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، اور مہاجرین کی آمد سے مقامی حکومتوں پر مزید بوجھ پڑا ہے۔ انہیں زیادہ اسکول، صحت کی سہولیات، اور سماجی نگہداشت درکار ہوتی ہے۔ آبادی میں اضافہ، بزرگ شہریوں کی تعداد میں اضافہ، بچوں کی نگہداشت، اور پناہ گزینوں یا مہاجرین کی آبادکاری جیسے عوامل مقامی حکومتوں کی ذمہ داریوں کو بڑھا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، بزرگ افراد کے لیے سماجی نگہداشت (*Social Care*) کی ضرورت مسلسل بڑھ رہی ہے، لیکن فنڈز اور عملے کی کمی کی وجہ سے یہ خدمات متاثر ہو رہی ہیں۔

3۔ مرکزی حکومت کا کنٹرول:

اگرچہ مقامی حکومتیں خود مختار سمجھی جاتی ہیں، لیکن حقیقت میں مرکزی حکومت بہت سے اختیارات اپنے پاس رکھتی ہے، جس سے مقامی سطح پر فیصلے کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ مقامی حکومتیں کچھ مقامی سطح کے فیصلے خود کر سکتی ہیں، لیکن اکثر بڑی پالیسیوں، فنڈنگ کے

طریقہ کار، اور اہم فیصلوں پر مرکزی حکومت (ویسٹ منسٹر) کا کنٹرول ہوتا ہے۔ اس سے مقامی حکومتوں کی خود مختاری محدود ہو جاتی ہے اور وہ مقامی مسائل کا فوری اور مؤثر حل نہیں نکال پاتیں۔

4۔ غیر مساوی ترقی:

کچھ علاقے (مثلاً لندن) ترقی یافتہ ہیں، جبکہ شمالی انگلینڈ اور دیگر علاقوں کو معاشی ترقی کے لیے زیادہ مدد درکار ہے۔ یہ علاقائی فرق مقامی حکومتوں کی کارکردگی اور وسائل کی دستیابی کو متاثر کرتا ہے۔ برطانیہ کے مختلف حصے مختلف رفتار سے ترقی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، لندن اور جنوبی انگلینڈ میں ترقی کی شرح نسبتاً زیادہ ہے جبکہ شمالی انگلینڈ، ویلز، اور بعض مضافاتی علاقوں کو کم ترقی ملی ہے۔ ان علاقوں کی مقامی حکومتوں کے پاس وسائل کم ہوتے ہیں، جس سے بنیادی سہولیات فراہم کرنا دشوار ہوتا ہے۔ یہ تفاوت "لیولنگ اپ" (*Levelling Up*) کی پالیسیوں کے باوجود جاری ہے۔

5۔ بہت زیادہ بیوروکریسی اور ریگولیشنز:

پیچیدہ قوانین اور قواعد کی موجودگی مقامی حکومتوں کے لیے عوامی منصوبوں پر جلد عملدرآمد کو مشکل بنا دیتی ہے۔ مقامی حکومتوں کو مختلف منصوبوں پر کام کرنے کے لیے کئی سطحوں سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر، ہاؤسنگ یا انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے پلاننگ پرمیشن، ماحولیاتی منظوری، اور قانونی تقاضے وقت اور وسائل دونوں کا ضیاع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مقامی حکومتوں کو کئی سرکاری رپورٹنگ اور آڈٹ سسٹمز کو بھی فالو کرنا پڑتا ہے۔

6۔ عوامی اعتماد میں کمی:

بعض اوقات کرپشن، نااہلی یا خدمات کے ناقص معیار کی وجہ سے عوام کا مقامی حکومتوں پر اعتماد کم ہو جاتا ہے، جو عوامی تعاون کے لیے ضروری ہے۔ جب مقامی حکومتیں کارکردگی میں ناکام رہتی ہیں، کرپشن یا اقربا پروری کے الزامات لگتے ہیں، یا خدمات کا معیار گرتا ہے، تو عوام کا اعتماد کم ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ مقامی فیصلوں میں شامل ہونے سے گریز کرتے ہیں، ووٹنگ ٹرن آؤٹ کم ہو جاتا ہے، اور مقامی حکومت کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔

7۔ ماحولیاتی تبدیلی (*Climate Change*):

ماحولیاتی تحفظ اور تبدیلیوں سے نمٹنا اب مقامی حکومتوں کی اہم ذمہ داری بن چکی ہے، لیکن اکثر ان کے پاس وسائل اور مہارت کی کمی ہوتی ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات جیسے سیلاب، گرمی کی لہریں، اور آلودگی کے خلاف اقدامات اٹھانا مقامی حکومتوں کی ذمہ داری بنتا جا رہا ہے۔ لیکن ان کے پاس نہ تو مناسب بجٹ ہوتا ہے اور نہ ہی ماہرین یا جدید ٹیکنالوجی۔ یہ چیلنج خاص طور پر ایسے علاقوں کے لیے زیادہ خطرناک ہے جو کمزور انفراسٹرکچر رکھتے ہیں۔

8.3 برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز

برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز درج ذیل ہیں:

1۔ وسائل اور فنڈز کی کمی

پیریش کونسلز کے پاس آمدنی کا کوئی بڑا ذریعہ نہیں ہوتا۔ ان کی آمدنی زیادہ تر مقامی پراپرٹی ٹیکس کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، جسے "پریسیپٹ (*Precept*)" کہا جاتا ہے، اور یہ رقم بھی عام طور پر کم ہوتی ہے۔

بڑے منصوبے جیسے سڑکوں کی مرمت، نئی عمارتوں کی تعمیر، یا بڑے سماجی پروگرامز کے لیے فنڈز دستیاب نہیں ہوتے۔ اس مالی کمی کی وجہ سے پیریش کونسلز کو اپنے دائرۂ کار میں رہ کر ہی کام کرنا پڑتا ہے، اور وہ ترقیاتی کاموں میں محدود کردار ادا کر سکتی ہیں۔

2۔ اختیارات کی محدودیت

پیریش کونسلز صرف کچھ بنیادی امور پر کام کر سکتی ہیں، جیسے:

- سٹریٹ لائٹس کی تنصیب
- مقامی پارکس کی دیکھ بھال
- بس شیڈز اور بینچز کی مرمت
- مقامی تقریبات کا انتظام

بڑے فیصلے جیسے تعلیم، صحت، ہاؤسنگ، اور ٹرانسپورٹ کے معاملات ڈسٹرکٹ یا کاؤنٹی کونسلز کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ اس لیے اگرچہ پیریش کونسلز کی موجودگی اہم ہے، لیکن ان کی عملی طاقت محدود ہے۔

3۔ عوامی شمولیت کی کمی

پیریش کونسلز کی میٹنگز کھلی ہوتی ہیں لیکن زیادہ تر عوام ان میں شریک نہیں ہوتی۔

اس کی وجوہات:

- عوام کو ان کے کام کا علم نہیں
- دلچسپی یا وقت کی کمی
- یا یہ احساس کہ پیریش کونسل کے فیصلے اہم نہیں
- اس بے خبری اور عدم دلچسپی کے باعث پیریش کونسلز مقامی لوگوں کی حقیقی ترجمانی نہیں کر پاتیں، جس سے ان کا اثر کم ہو جاتا ہے۔

4۔ رضاکارانہ نظام پر انحصار

پیریش کونسل کے ارکان عام طور پر رضاکار ہوتے ہیں اور انہیں کوئی تنخواہ نہیں دی جاتی۔

یہ ارکان عام شہری ہوتے ہیں جنہیں سیاست یا انتظامی امور کا باقاعدہ تجربہ نہیں ہوتا۔ نتیجتاً:

- بعض اوقات فیصلوں میں پیشہ ورانہ مہارت کی کمی ہوتی ہے
- انتظامی اور قانونی معاملات کو مؤثر طریقے سے نہیں سنبھالا جا سکتا
- طویل عرصے تک سرگرم رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے

5۔ تربیت اور مہارت کی کمی

کونسل کے ارکان کو اکثر پیچیدہ امور جیسے بجٹ سازی، پالیسی کی تشریح، پلاننگ درخواستوں کی جانچ، اور مقامی قوانین کا سامنا ہوتا ہے۔

لیکن ان کے لیے باقاعدہ تربیت یا سپورٹ کا مؤثر نظام نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ سے:

- غلط فیصلے کیے جا سکتے ہیں۔
- قانونی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
- کونسل کا اعتماد مجروح ہو سکتا ہے۔

6۔ ٹیکنالوجی کے استعمال میں کمی:

- کئی پیریش کونسلز اب بھی روایتی، کاغذی نظام استعمال کرتی ہیں۔
- ویب سائٹس اپڈیٹ نہیں ہوتیں۔
- عوامی معلومات بروقت فراہم نہیں کی جاتیں۔
- آن لائن مشاورت اور ڈیجیٹل خدمات نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔
- اس سے نہ صرف کونسل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے بلکہ جدید دور کے تقاضے بھی پورے نہیں ہو پاتے۔

7۔ شفافیت اور احتساب کے مسائل

کچھ پیریش کونسلز اپنی کارروائیوں میں شفافیت نہیں دکھاتیں، جیسے:

- اجلاسوں کے نوٹس یا منٹس (*Minutes*) شائع نہ کرنا
- مالی رپورٹنگ میں تاخیر یا کوتاہی

- فیصلوں کے پیچھے وجوہات نہ بتانا
- یہ رویہ عوامی اعتماد کو متاثر کرتا ہے، اور بعض اوقات بدعنوانی یا اختیارات کے غلط استعمال کے الزامات کو جنم دیتا ہے۔

8۔ بیرونی دباؤ یا سیاسی اثر

اگرچہ پیریش کونسلز غیر جماعتی (*non-partisan*) ہوتی ہیں، لیکن کچھ معاملات میں:

- ذاتی مفادات
- مقامی سیاستدانوں کا دباؤ
- یا ایک مخصوص گروپ کی اجارہ داری
- فیصلہ سازی پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔
- اس سے نہ صرف غیر جانبداری ختم ہوتی ہے بلکہ عوامی اعتماد بھی مجروح ہوتا ہے۔

8.4 برطانیہ میں لوکل اتھارٹیز کو درپیش چیلنجز

برطانیہ کا نظام حکومت مختلف سطحوں پر منقسم ہے، اور مقامی حکومت (*Local Government*) اس کا ایک اہم حصہ ہے۔ لوکل اتھارٹیز بنیادی طور پر مقامی سطح پر عوام کو روزمرہ کی سہولیات فراہم کرتی ہیں جیسے تعلیم، رہائش، صفائی، سڑکوں کی دیکھ بھال، اور سماجی نگہداشت۔

تاہم، ان اداروں کو متعدد چیلنجز کا سامنا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فنانسنگ اور فنڈنگ کا بحران (*Financial Constraints*)

مقامی حکومتوں کا بڑا انحصار مرکزی حکومت سے ملنے والے فنڈز پر ہوتا ہے۔ لیکن 2010 کے بعد "آسٹیریٹی پالیسی" کے تحت اخراجات میں بھاری کٹوتیاں کی گئیں۔

اس کے نتیجے میں:

- کئی بنیادی خدمات بند یا محدود کر دی گئیں
- عملے میں کمی آئی
- انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال متاثر ہوئی

مثلاً کچھ کونسلز نے سڑکوں، لائبریریوں، یا کمیونٹی سینٹرز کو بند کر دیا کیونکہ وہ بجٹ میں نہیں آتے تھے۔

2۔ بڑھتی ہوئی عوامی ضروریات(*Increasing Demand for Services*)

برطانیہ میں آبادی کے بڑھنے، لوگوں کے عمر رسیدہ ہونے، اور مہاجرین کی آمد جیسے عوامل کی وجہ سے عوامی خدمات کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

خاص طور پر:

- بزرگوں کے لیے سماجی نگہداشت(*Adult Social Care*)
- بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم
- ہاؤسنگ کی فراہمی
- یہ سب خدمات مہنگی اور عملے کے لحاظ سے بھی وسائل طلب ہوتی ہیں۔

3.اختیارات کی محدودیت(*Limited Local Autonomy*)

اگرچہ لوکل اتھارٹیز کو کچھ خود مختاری حاصل ہے، لیکن بڑے فیصلے جیسے ٹیکس کی شرح، ترقیاتی پالیسی، اور بڑی منصوبہ بندی اب بھی ویسٹ منسٹر (مرکزی حکومت) کے زیر اثر ہیں۔

مرکزی حکومت اکثر یہ طے کرتی ہے کہ فنڈ کہاں اور کیسے خرچ ہوگا، جس سے مقامی حکومتوں کی آزادی محدود ہو جاتی ہے۔

4. پالیسی میں مسلسل تبدیلیاں(*Constant Policy Changes*)

مرکزی حکومت اکثر مقامی حکومتوں کے لیے پالیسی اور قوانین میں تبدیلیاں کرتی رہتی ہے، مثلاً:

- فنانسنگ کے نئے ماڈل
- تعلیمی یا صحت کے شعبے کی تنظیم نو
- رپورٹنگ کے تقاضوں میں تبدیلی

یہ مسلسل تبدیلیاں لوکل اتھارٹیز کے لیے عملی مشکلات پیدا کرتی ہیں کیونکہ انہیں اپنے عملے کو دوبارہ تربیت دینی پڑتی ہے اور سسٹمز کو اپڈیٹ کرنا ہوتا ہے۔

5.ڈیجیٹل تبدیلی اور ٹیکنالوجی کے چیلنجز(*Digital Transformation Challenges*)

مقامی حکومتوں کو اپنے کام کے طریقے جدید بنانے کی ضرورت ہے تاکہ:

- آن لائن خدمات فراہم کی جا سکیں
- کاغذی کارروائی کم ہو

- انتظامی اخراجات کم ہوں

لیکن اکثر لوکل اتھارٹیز کے پاس اس کے لیے:

- مناسب IT سسٹمز
- تربیت یافتہ عملہ
- اور مالی وسائل نہیں ہوتے

6. عوامی اعتماد میں کمی (*Declining Public Trust*)

کبھی کبھار ناقص کارکردگی، شفافیت کی کمی، یا مالی اسکینڈلز کی وجہ سے عوام کا اعتماد کمزور ہو جاتا ہے۔

نتیجتاً:

- عوامی شمولیت میں کمی آتی ہے۔
- مقامی انتخابات میں ووٹ کا تناسب کم ہوتا ہے۔
- عوامی تعاون میں بھی کمی آتی ہے۔

7. ماحولیاتی چیلنجز (*Environmental Responsibilities and Climate Change*)

لوکل اتھارٹیز کو اب ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے بھی اقدامات کرنا ہوتے ہیں جیسے:

- کاربن اخراج کم کرنا
- سائیکلنگ لینز بنانا
- ماحولیاتی منصوبے شروع کرنا

لیکن ان اقدامات کے لیے نہ صرف سرمایہ درکار ہوتا ہے بلکہ تکنیکی مہارت بھی، جو اکثر دستیاب نہیں ہوتی۔

8. عملے کی قلت اور مہارت کی کمی (*Staffing and Skills Shortages*)

بہت سی لوکل اتھارٹیز کو تجربہ کار اور تربیت یافتہ عملہ رکھنے میں دشواری کا سامنا ہے۔

- تنخواہیں نجی شعبے سے کم ہیں
- تجربہ کار ملازمین ریٹائر ہو رہے ہیں
- نئی بھرتی کے لیے وسائل محدود ہیں
- اس سے سروس کا معیار متاثر ہوتا ہے اور کاموں میں تاخیر ہوتی ہے۔

9. علاقائی عدم مساوات (*Regional Inequality*)

برطانیہ کے مختلف علاقوں میں ترقی کی سطح مختلف ہے:

- لندن اور ساؤتھ ایسٹ کے علاقے خوشحال ہیں
- شمالی انگلینڈ، ویلز، اور اسکاٹ لینڈ کے کچھ علاقے مالی اور معاشرتی طور پر پسماندہ ہیں
- یہ عدم توازن مقامی حکومتوں کی کارکردگی اور عوامی سہولیات پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

10. شراکت داری اور کثیر سطحی حکومت کے مسائل (*Partnership and Multi-agency Working*)

لوکل اتھارٹیز کو اکثر دوسرے اداروں جیسے *NHS*، پولیس، فائر سروسز، اور *NGOs* کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن:

- معلومات کا تبادلہ مشکل ہوتا ہے
- اداروں کے مقاصد اور ترجیحات مختلف ہوتی ہیں
- ذمہ داریوں میں تداخل ہوتا ہے
- یہ سب چیزیں مربوط اور مؤثر خدمات کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

برطانیہ کی لوکل اتھارٹیز کو بیک وقت کئی سماجی، معاشی، ماحولیاتی اور انتظامی چیلنجز کا سامنا ہے۔ اگر ان چیلنجز کا مؤثر حل نہ نکالا گیا، تو مقامی سطح پر عوامی خدمات کا معیار مزید متاثر ہو سکتا ہے۔

8.5 گریٹر لندن اتھارٹی کو درپیش چیلنجز

گریٹر لندن اتھارٹی برطانیہ کے دارالحکومت لندن کی حکومت ہے، جو لندن شہر اور 32 بوروز (*boroughs*) پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا قیام سنہ 2000 میں ہوا۔ *GLA* کے دو بڑے حصے ہیں:

- میئر آف لندن (*Mayor of London*) – ایگزیکٹو اختیارات رکھتا ہے
- لندن اسمبلی (*London Assembly*) – میئر پر نظر رکھتی ہے اور احتساب کرتی ہے

GLA کا دائرہ کار درج ذیل شعبوں پر محیط ہے:

- ٹرانسپورٹ (*Transport for London*)
- ماحولیات
- پولیس (*Metropolitan Police via the Mayor's Office*)

- ہاؤسنگ اور منصوبہ بندی
- اقتصادی ترقی

Greater London Authority کو درپیش چیلنجز درج ذیل ہیں:

1. آبادی میں اضافہ اور شہری دباؤ (*Urban Pressure & Overpopulation*)

لندن کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے (تقریباً 9 ملین سے زیادہ)۔ اس بڑھتی ہوئی آبادی کے نتیجے میں:

- ہاؤسنگ کی شدید قلت
- پبلک ٹرانسپورٹ پر غیر معمولی دباؤ
- بنیادی سہولیات جیسے پانی، بجلی، اور کچرا اٹھانے کے نظام پر دباؤ
- *GLA* کو اس دباؤ کے ساتھ طویل مدتی منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے، جو ایک پیچیدہ چیلنج ہے۔

2. سستی رہائش (*Affordable Housing*)

- لندن میں جائیدادوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں، جس کی وجہ سے کم آمدنی والے افراد کے لیے رہائش حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔
- *GLA* کو نئے سستے مکانات کی تعمیر کے لیے زمین، فنڈنگ، اور منصوبہ بندی کے مسائل کا سامنا ہے۔
- مزید چیلنج یہ ہے کہ پرائیویٹ ڈیولپرز اکثر زیادہ منافع والے لگژری فلیٹس بناتے ہیں، نہ کہ سستے گھر۔

3. ٹرانسپورٹ سسٹم پر مالی دباؤ (*Transport Funding Crisis*)

- *Transport for London (TfL)* کو *COVID-19* کے دوران شدید مالی نقصان ہوا، کیونکہ آمدنی کا بڑا ذریعہ کرایہ تھا، جو لاک ڈاؤن کے دوران بند ہو گیا۔
- اب فنڈنگ میں کمی ہو چکی ہے۔
- نئی ترقیاتی اسکیمیں رکی ہوئی ہیں (مثلاً *Crossrail*)
- پرانی لائنوں اور بسوں کی مرمت مشکل ہو رہی ہے
- *GLA* کو مرکزی حکومت سے فنڈز حاصل کرنے کے لیے مسلسل مذاکرات کرنے پڑتے ہیں۔

4. ماحولیاتی تبدیلی اور فضائی آلودگی (*Climate Change & Pollution*)

- لندن کو یورپ کے آلودہ ترین شہروں میں شمار کیا جاتا ہے، جہاں بچوں اور بزرگوں کی صحت پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔

GLA کے اقدامات:

- *ULEZ (Ultra Low Emission Zone)* نافذ کرنا

- سائیکلنگ اور بسوں کو ترجیح دینا
- گرین اسپیسز بڑھانا
- لیکن ان اقدامات کو عوامی مزاحمت، سیاسی مخالفت اور مالی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔

5. اختیارات کی محدودیت (*Limited Devolution*)

- اگرچہ GLA کے پاس کچھ خود مختاری ہے، لیکن:
- ٹیکس جمع کرنے کی مکمل آزادی نہیں
- مرکزی حکومت (*Westminster*) کئی اہم پالیسیوں پر اثرانداز ہوتی ہے
- GLA کی کچھ اسکیموں کو ویسٹ منسٹر سے منظوری درکار ہوتی ہے
- مثال: *ULEZ* میں توسیع پر مرکزی حکومت اور لندن میئر کے درمیان اختلافات

6. جرم اور پولیسنگ کے چیلنجز (*Crime & Safety Challenges*)

- لندن میں چاقو سے حملے (*knife crimes*)، گینگ جرائم، اور سائبر کرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- GLA کے تحت پولیسنگ کی نگرانی کا کام "*Mayor's Office for Policing and Crime (MOPAC)*" کرتا ہے، لیکن:
- پولیس فنڈنگ کم ہو رہی ہے
- نوجوانوں کے لیے اصلاحی پروگرام محدود ہو چکے ہیں
- کمیونٹی کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں

7. معاشی عدم مساوات (*Economic Inequality*)

- لندن بظاہر خوشحال شہر ہے، لیکن یہاں بہت زیادہ طبقاتی تفاوت (*wealth gap*) پایا جاتا ہے۔
- ویسٹ لندن کے کچھ علاقے انتہائی دولت مند ہیں
- مشرقی اور جنوبی لندن میں غربت، بے روزگاری، اور سہولتوں کی کمی ہے
- GLA کو متوازن ترقی لانے کے لیے ہدف بنانا ہوتا ہے، لیکن مالی اور سیاسی دباؤ رکاوٹ بنتے ہیں۔

8. *Brexit* کے اثرات (*Post-Brexit Challenges*)

بریگزٹ کے بعد:

- یورپی یونین کی فنڈنگ ختم ہو گئی

- ٹیلنٹ اور مزدوروں کی آمد میں کمی آئی
- سرمایہ کاری غیر یقینی ہو گئی
- لندن جو یورپ کا اقتصادی مرکز تھا، اب عالمی سطح پر نئی شناخت کے چیلنج سے دوچار ہے۔

9. کورونا وائرس کے بعد کی بحالی (*Post-COVID Recovery*)

COVID-19 کے دوران:

- معیشت کو شدید نقصان پہنچا
- سیاحت، ریٹیل، اور دفاتر بند ہوئے
- اب *GLA* کو کاروبار بحال کرنے
- چھوٹے کاروباروں کو سپورٹ دینے
- عوامی آمدورفت کو محفوظ بنانے
- جیسے اہم اہداف پر کام کرنا پڑ رہا ہے، لیکن بجٹ کی کمی رکاوٹ ہے۔

10. سیاسی اختلافات اور اسمبلی کی نگرانی (*Political Tensions*)

- *GLA* کے میئر اور لندن اسمبلی اکثر مختلف سیاسی جماعتوں سے ہوتے ہیں۔
- اسمبلی میئر کی پالیسیوں پر نظر رکھتی ہے
- کبھی کبھار پالیسیوں میں تاخیر یا مخالفت کا سامنا ہوتا ہے
- اس سے حکومتی عملدرآمد میں سستی آسکتی ہے، خاص طور پر متنازع منصوبوں میں۔
- *Greater London Authority* ایک جدید، پیچیدہ اور چیلنج سے بھرپور شہر کی نمائندہ حکومت ہے، جسے مالی، سیاسی، ماحولیاتی، اور سماجی سطح پر متنوع چیلنجز کا سامنا ہے۔
- کامیابی کے لیے اسے نہ صرف مقامی بلکہ مرکزی سطح پر بھی حمایت، فنڈنگ اور اختیارات میں اضافے کی ضرورت ہے۔

8.6 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے درج ذیل کا مطالعہ کیا:

- برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز
- برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز
- برطانیہ میں لوکل اتھارٹیز کو درپیش چیلنجز

- گریٹر لندن اتھارٹی کو درپیش چیلنجز

8.7 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

برطانوی آئین *(British Constitution)*

برطانیہ کا آئین دنیا کا قدیم ترین اور منفرد آئین ہے، جو تحریری شکل میں موجود نہیں بلکہ مختلف تاریخی دستاویزات، روایات، عدالتی فیصلوں، اور پارلیمانی قوانین پر مشتمل ہے۔ اسے "غیر تحریری آئین" کہا جاتا ہے۔ برطانوی آئین کی اہم بنیادیں "میگنا کارٹا" (۱۲۱۵ء)، "بل آف رائٹس" (۱۶۸۹ء)، اور "پارلیمانی قوانین" ہیں۔ اس آئین میں لچک پائی جاتی ہے، جس کی بدولت وقت اور ضرورت کے مطابق تبدیلیاں ممکن ہیں۔

مقامی حکومت *(Local Government)*

مقامی حکومت کسی ملک یا ریاست کے نچلے سطح کے انتظامی ڈھانچے کو کہتے ہیں، جو عوام کے بنیادی مسائل کے حل اور روزمرہ ضروریات کی فراہمی کے لیے کام کرتی ہے۔ مقامی حکومت شہریوں کے قریب ترین سطح پر عوامی خدمات فراہم کرتی ہے، جیسے کہ صفائی، پانی کی فراہمی، نکاسی آب، تعلیم، صحت، اور مقامی ترقیاتی منصوبے۔

مقامی حکومت کی اقسام میں شہری حکومتیں (میونسپل کمیٹیاں، کارپوریشنز) اور دیہی حکومتیں (یونین کونسلز، تحصیل کونسلز) شامل ہوتی ہیں۔ ان اداروں کے ارکان عام انتخابات کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں اور ان کے پاس مالی، انتظامی، اور قانون سازی کے اختیارات ہوتے ہیں، تاہم ان کا دائرہ اختیار محدود ہوتا ہے۔

8.8 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

8.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش اہم مالیاتی چیلنج کیا ہے؟

(a) ٹیکسوں میں اضافہ (b) مالی وسائل کی کمی

(c) آبادی میں کمی (d) برآمدات میں کمی

2۔ برطانیہ کی مقامی حکومتیں زیادہ تر مالی وسائل کے لیے کس پر انحصار کرتی ہیں؟

(a) نجی کمپنیوں پر (b) غیر ملکی اداروں پر

(c) مرکزی حکومت پر (d) بین الاقوامی بینکوں پر

3۔ برطانیہ میں مقامی حکومتوں پر عوامی خدمات کی مانگ بڑھنے کی ایک اہم وجہ کیا ہے؟

(a) آبادی اور عمر رسیدہ افراد کی تعداد میں اضافہ (b) صنعتی پیداوار میں کمی

(c) برآمدات میں اضافہ (d) شرح خواندگی میں کمی

4۔ مرکزی حکومت کا حد سے زیادہ کنٹرول مقامی حکومتوں پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

(a) مقامی خود مختاری میں اضافہ (b) مقامی خود مختاری محدود ہو جاتی ہے

(c) مالی وسائل میں اضافہ (d) عوامی شمولیت میں اضافہ

5۔ پیریش کونسلز کی آمدنی کا اہم ذریعہ کیا ہے؟

(a) کسٹم ڈیوٹی (b) انکم ٹیکس

(c) پریسیپٹ (*Precept*) (d) کارپوریٹ ٹیکس

6۔ درج ذیل میں سے کون سا کام پیریش کونسلز کے دائرۂ کار میں شامل ہے؟

(a) قومی دفاع (b) خارجہ پالیسی

(c) مقامی پارکوں کی دیکھ بھال (d) قومی بجٹ کی منظوری

7۔ پیریش کونسلز کے ارکان عام طور پر کیسے کام کرتے ہیں؟

(a) مستقل سرکاری ملازمین کے طور پر (b) رضاکارانہ طور پر

(c) فوجی افسران کے طور پر (d) نجی کمپنی کے ملازمین کے طور پر

8۔ گریٹر لندن اتھارٹی (*GLA*) کا قیام کب ہوا؟

(a) 1972 (b) 1985

(c) 2000 (d) 2010

9۔ گریٹر لندن اتھارٹی کے دو بڑے حصے کون سے ہیں؟

(a) پارلیمنٹ اور کابینہ (b) میئر آف لندن اور لندن اسمبلی

(c) کاؤنٹی کونسل اور ڈسٹرکٹ کونسل (d) پولیس اور فائر سروس

10۔ COVID-19 کے دوران Transport for London (TfL) کو شدید مالی نقصان کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

(a) ٹیکسوں میں اضافہ (b) کرایوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ختم ہونا

(c) آبادی میں کمی (d) نئی بسوں کی خریداری

8.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. برطانیہ کی مقامی حکومتوں کے انتظامی چیلنجز کیا ہیں؟
2. برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز بیان کیجیے۔
3. برطانیہ کی پیریش کونسلز کو درپیش چیلنجز
4. برطانیہ میں لوکل اتھارٹیز کو درپیش چیلنجز
5. گریٹر لندن اتھارٹی کو درپیش چیلنجز

8.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش مالیاتی چیلنجز کی وضاحت کیجیے۔
2. برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش سیاسی چیلنجز کی وضاحت کیجیے۔
3. برطانیہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش انتظامی چیلنجز کی وضاحت کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (b)	2۔ (c)	3۔ (a)	4۔ (b)	5۔ (c)
6۔ (c)	7۔ (b)	8۔ (c)	9۔ (b)	10۔ (b)

اکائی9–امریکہ میں مقامی حکومت کاتاریخی پس منظر

(Historical Perspective of Local Government in the United States)

اکائی کے اجزا:

9.0 تمہید

9.1 مقاصد

9.2 امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء

9.3 امریکہ میں کاؤنٹی حکومت :تاریخ اور ارتقاء

9.4 امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ وارتقاء

9.5 امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ :تاریخ اور ارتقاء

9.6 امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تاریخ

9.7 ڈیلن کااصول اور ہوم رول

9.8 اکتسابی نتائج

9.9 کلیدی الفاظ

9.10 نمونہ امتحانی سوالات

9.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

9.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

9.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

9.0 تمہید (Introduction)

امریکا میں مقامی حکومت (Local Government) ایک ایسا نظام ہے جو وفاقی (Federal) اور ریاستی (State) حکومتوں کے نیچے کام کرتا ہے۔ یہ نظام شہروں، قصبوں، کاؤنٹیز، اور دیگر مقامی علاقوں میں عوامی خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ امریکہ میں مقامی حکومت کا نظم و نسق ریاستوں کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ امریکہ میں 50 ریاستیں ہیں۔ اس لیے امریکہ میں مقامی حکومت کی ساخت اور تنظیم انفرادی ریاست کی ضرورتوں کے مطابق ہوتی ہے۔ لیکن عمومی طور پر امریکا میں مقامی حکومت میں درج ذیل اکائیاں ہوتی ہیں:

1۔ کاؤنٹی (County) حکومت

2۔ میونسپلٹی (Municipality)

3۔ ٹاؤن یا ٹاؤنشپ (Town or Township)

4۔ خصوصی اضلاع (Special Districts)

1۔ کاؤنٹی (County) حکومت

امریکا کی بیشتر ریاستوں میں "کاؤنٹی" سب سے بڑی مقامی یونٹ ہوتی ہے۔ یہ عدالتوں، جیلوں، زمینوں کی رجسٹری، صحت کی سہولیات، اور مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال جیسے کام انجام دیتی ہے۔ ہر ریاست اپنے علاقے کو مخصوص اضلاع (کاؤنٹیوں) میں تقسیم کرتی ہے۔ (الاسکا میں 'بورَوف' اور لوئیزیانا میں 'پیرش' کہا جاتا ہے)۔ ابتدا میں یہ ریاست کے انتظامی بازو ہوا کرتے تھے۔ آج تقریباً ہر ریاست میں کاؤنٹی حکومتیں فعال ہیں (رونز آئی لینڈ اور کنیکٹیکٹ میں ضلعی حکومتیں نہیں ہیں)۔ امریکہ بھر میں کل 3,034 کاؤنٹی کے ادارے ہیں۔ کاؤنٹی حکومتیں عام طور پر ضلعی عدالتوں، ووٹنگ کے انتظام، قید خانوں، صحت کے پروگراموں، زوننگ اور دیہی سڑکوں کی مرمت سمیت متعدد خدمات کی ذمے دار ہوتی ہیں۔

2۔ میونسپلٹی (Municipality)

یہ اکائی شہری علاقوں میں موجود ہوتی ہے۔ اس اکائی کو City کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ مقامی سطح پر قائم حکومتی ادارے ہیں جو شہروں، قصبوں وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ امریکہ میں تقریباً 19,431 سے زائد شہری حکومتیں موجود ہیں۔ یہ حکومتیں عموماً مقامی پولیس اور فائر ڈیپارٹمنٹ، پانی و نکاسی آب، سڑکوں کی دیکھ بھال، زمین کی تقسیم (زوننگ)، فلاحی خدمات اور دیگر بلدیاتی خدمات فراہم کرتی ہیں۔

- یہ حکومت شہری علاقوں میں صفائی، پولیس، فائر ڈیپارٹمنٹ، پانی، نکاسی آب، اور پارکس جیسے کاموں کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

3۔ٹاؤن یاٹاؤنشپ *(Town or Township)*

- یہ اکائی نیم شہری یا دیہی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

4۔ خصوصی اضلاع(*Special Districts*)

یہ مخصوص خدمات کے لیے بنائے جاتے ہیں، جیسے پانی کی فراہمی، آگ بجھانے کا نظام، یا پبلک ٹرانسپورٹ۔ان کا اپنا ٹیکس نظام بھی ہو سکتا ہے۔یہ آزاد حکومتی اکائیاں ہیں جو صرف ایک یا چند مخصوص خدمات (مثلاً پانی اور نکاسی آب، بجلی، اسکولنگ، ٹرانزٹ وغیرہ) فراہم کرنے کے لیے قائم کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر اسکول ڈسٹرکٹ، واٹر ڈسٹرکٹ اور ٹرانزٹ اتھارٹی وغیرہ شامل ہیں۔ 2017ء میں امریکہ میں خصوصی اضلاع کی تعداد 51,296 تھی۔ان اضلاع کو اپنے بجٹ کے لیے ٹیکس عائد کرنے اور قرض لینے کا اختیار ہوتا ہے تاکہ مخصوص خدمات کے لیے فنڈز مہیا کیے جا سکیں۔

مقامی حکومتیں عام طور پر ریاستی قوانین کے تحت کام کرتی ہیں۔ان کے پاس ٹیکس وصول کرنے، قوانین بنانے، اور مقامی مسائل کو حل کرنے کے اختیارات ہوتے ہیں۔ان کے نمائندے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں، جیسے میئر، سٹی کونسل، یا کاؤنٹی کمشنر۔امریکہ میں مختلف ریاستوں میں مقامی حکومتوں کے نظام میں فرق پایا جاتا ہے۔

- ریاستی ماڈلز میں فرق: ورجینیا میں 41 آزاد شہر ہیں جو کسی کاؤنٹی کا حصہ نہیں ہیں۔اس کے برعکس زیادہ تر ریاستوں میں شہر کاؤنٹیوں کے زیرِانتظام ہوتے ہیں۔
- نام اور اداری فرق: ریاستوں میں کاؤنٹیوں کے نام اور انتظامی ڈھانچے میں فرق ہے۔ مثلاً لوئیزیانا میں 'کاؤنٹی' کو 'پیرش' اور الاسکا میں 'بورَوف' کہتے ہیں۔چند ریاستوں میں ضلعی حکومتیں انتہائی کمزور یا نہ ہونے کے برابر ہیں (مثلاً رونزآئی لینڈ اور کنیکٹیکٹ)۔
- گنتی میں فرق: ریاستوں کے حساب سے مقامی حکومتی اکائیوں کی تعداد بھی بہت مختلف ہے۔ مثلاً ہوائی میں صرف 4 مقامی حکومتیں ہیں، جبکہ الینوائے میں 11,000 سے زائد۔
- اختیارات میں فرق: زیادہ تر ریاستیں 'ڈیلن کا قانون' اپناتی ہیں جس کے تحت مقامی حکومتیں صرف وہ کام کر سکتی ہیں جو ریاست نے انہیں کرنے دیے ہوں۔تاہم کئی ریاستوں نے 'ہوم رول' اختیار کیا ہے جس سے شہروں کو اپنی چارٹر بنانے، ٹیکس لگانے اور دیگر وسیع اختیارات خود طے کرنے کی آزادی مل گئی ہے۔

موجودہ دور میں امریکی مقامی حکومتوں کے چیلنجز اور کردار

- مالیاتی دباؤ: آج بہت سے امریکی شہروں کو بڑھتے ہوئے اخراجات اور کم ہوتی ٹیکس آمدنی کا سامنا ہے۔ وبائی امراض کے بعد وفاقی امداد میں کمی اور سیاحتی آمدنی میں کمی نے بلدیاتی بجٹوں پر مزید بوجھ ڈالا ہے۔

- ماحولیاتی آفات: موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے جنگلاتی آگ، سیلاب اور دیگر قدرتی آفات میں اضافہ مقامی حکومتوں کے انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ ان آفات کے بعد بنیادی ڈھانچے کی مرمت اور مستقبل کے لیے حفاظتی انتظامات میں بھاری وسائل لگانے پڑتے ہیں۔
- دیگر چیلنجز: رہائش کی افورڈیبلٹی، متروک بنیادی ڈھانچہ، ماحولیاتی تحفظ اور سماجی ناہمواری جیسے مسائل بھی مقامی حکومتوں کو درپیش ہیں۔ موجودہ دور میں مقامی حکومتیں بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، صفائی، پانی و بجلی، اور سڑکوں جیسی سہولیات فراہم کر کے شہری زندگی کو رواں دواں رکھتی ہیں۔

9.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ درج ذیل کا مطالعہ کریں گے:

- امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت: تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ وارتقاء
- امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ: تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تاریخ
- ڈیلن کا اصول اور ہوم رول

9.2 امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء

امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقا کا مطالعہ مختلف ادوار میں کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادوار درج ذیل ہیں:

1۔ نوآبادیاتی دور میں مقامی حکومتوں کا آغاز

ورجینیا کی کالونی میں 1630ء کی دہائی میں 'شائرز' (جو بعد میں کاؤنٹیز کہلائے) کی شکل میں پہلی کاؤنٹی حکومتیں قائم ہوئیں، جو آج کے کاؤنٹی نظام کا بنیادی نمونہ ہیں۔ نیو انگلینڈ (میساچوسٹس) کے *Dorchester* قصبے میں 1633ء میں پہلی ٹاؤن میٹنگ اور سیلیکٹ مین بورڈ قائم ہوا۔ 17ویں صدی کے بعد سے نیو انگلینڈ کے قصبات میں عوامی شرکت پر مبنی یہ ٹاؤن میٹنگز مقامی حکمرانی کا قدیم ترین اور رائج طریقہ ہیں۔

2۔ امریکی آئین کے بعد مقامی حکومتوں کا کردار اور حیثیت

امریکی آئین (1787) میں مقامی حکومتوں کا کوئی براہِ راست تذکرہ نہیں ہے، لہٰذا ریاستوں نے اپنے آئین اور قوانین کے تحت مقامی اداروں کو تخلیق کیا۔ 19ویں صدی کے وسط تک ریاستوں نے شہروں اور اضلاع کو اپنے ماتحت کر دیا، یعنی مقامی حکومتیں صرف وہی اختیارات رکھتی

تھیں جو ریاست نے انہیں دیے۔اس اصول کو ''ڈیلن کا اصول'' کہا گیا۔ بعد ازاں متعدد ریاستوں نے آئینی سطح پر 'ہوم رول' اختیار کیا، جس سے بڑے شہروں کو اپنی چارٹر خود بنانے، ٹیکس لگانے اور انتظامی ڈھانچے متعین کرنے جیسے وسیع اختیارات میسر آئے۔

3۔انیسویں اور بیسویں صدی میں اصلاحات اور تبدیلیاں

انیسویں صدی کے وسط میں ریاستی آئینوں نے شہروں اور اضلاع کے اختیارات کو منظم کیا۔ مثلاً نیویارک پہلی ریاست تھی جس نے شہروں کے لیے آئینی دفعات وضع کیں اور بعد میں مقامی حکومتوں کو ریاست کا ماتحت قرار دے کر انہیں صرف ریاستی اختیار دیا گیا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں مقامی حکومتوں میں شفافیت اور پیشہ ورانہ انتظام کو فروغ دینے کے لیے اصلاحات ہوئیں۔ 1901 میں ٹیکساس کے شہر *Galveston* نے کمیشن طرزِ حکومت اپنائی اور 1908 میں ورجینیا کے *Staunton* نے کونسل-منیجر نظام متعارف کیا۔ مجموعی طور پر بلدیاتی چارٹرز نے پانچ روایتی ڈھانچے وضع کیے ہیں: کونسل-منیجر، میئر-کونسل، کمیشن، ٹاؤن میٹنگ، اور نمائندہ ٹاؤن میٹنگ۔

9.3 امریکہ میں کاؤنٹی حکومت: تاریخ اور ارتقاء

امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء کو درج ذیل نکات سے سمجھا جا سکتا ہے:

ابتدائی کاؤنٹی حکومت اور نوآبادیاتی دور

امریکی کاؤنٹی حکومت کا آغاز انگریزی 'شائر' (*Anglo-Saxon shire*) سے ہوا تھا۔ انگریز شائر کا سربراہ شیرف ہوتا تھا، جس کا تعلق آج کے کاؤنٹی شیرف سے ہے۔ برطانوی نوآبادیاتی دور میں پہلی کالونیوں (مثلاً ورجینیا، مساچوسیٹس، نیویارک، پنسلوانیا) نے انہی شائرز کی طرز پر کاؤنٹیاں قائم کیں۔ ان میں سے نیو انگلینڈ میں قصبات (ٹاؤن) مقامی انتظامیہ کا مرکزی یونٹ تھیں جبکہ جنوبی کالونیوں میں کاؤنٹیاں ہی مقامی گورننس کا بنیادی ڈھانچہ تھیں۔ شائرز ریاستی اور مقامی دونوں درجوں پر انتظامی کام انجام دیتے تھے، مثلاً ریکارڈ کی حفاظت، عدالتوں کا انتظام اور قانون نافذ کرنا۔

- بنیادی ڈھانچہ: کاؤنٹی نظام انگریزی شائر سے ماخوذ ہے، جس میں شیرف قانون نافذ کرنے والا چیف افسر ہوتا ہے۔ کالونیوں میں کردار: ابتدائی کالونیوں نے شائر کی طرز پر کاؤنٹیاں بنائیں اور وہ ریاستی حکومتی معاملات میں کلیدی ادارے بنیں۔
- مقامی انتظام: نوآبادیاتی نیو انگلینڈ میں قصبات (ٹاؤن) اہم تھیں، مگر جنوبی ریاستوں میں کاؤنٹی حکومتیں مقامی انتظام کا اہم وسیلہ تھیں۔
- انتظامی صلاحیت: شائرز ریاست کا عدالتی اور انتظامی بازو سمجھے جاتے تھے، جن کا کام ریکارڈ رکھنا، عدالتوں کا انتظام اور قانون نافذ کرنا تھا۔

آزادی کے بعد کاؤنٹی ڈھانچے میں تبدیلیاں

آئینِ ریاستہائے متحدہ میں مقامی حکومت کا کوئی حوالہ نہ ہونے کی وجہ سے ریاستوں نے کاؤنٹیوں کو ریاست کا ذیلی ادارہ قرار دیا۔ ابتدائی ریاستی آئینوں میں کاؤنٹی حکومت کو ریاست کا ماتحت بازو سمجھا گیا۔

انیسویں صدی کے اوائل میں نئے علاقوں نے کاؤنٹی انتظام میں مردم شماری بڑھائی۔ مثال کے طور پر 1816ء میں انڈیانا کا آئین پہلی بار ہر کاؤنٹی کے متعدد افسران کے انتخاب کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ اس سے عوام کی شمولیت بڑھی، لیکن مختلف اور جزوی منتخب عہدیداروں کی وجہ سے اختیارات پھیل گئے۔

اسی صدی میں امریکی عدالتوں نے ڈِلن کا اصول قائم کیا: 1868ء میں آئیوا سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ کاؤنٹیوں کے پاس صرف وہ اختیارات ہیں جو ریاستی قوانین میں واضح طور پر دیے گئے ہوں۔ اس نے کاؤنٹیوں کو ریاستی اجازت کے تابع کر دیا۔

انیسویں اور بیسویں صدی میں اصلاحات

- کاؤنٹیوں کا بڑھتا دائرہ: 1790ء میں ملک میں صرف 292 کاؤنٹیاں تھیں، لیکن پوری 19ویں صدی کے دوران تقریباً 2,000 مزید کاؤنٹیاں وجود میں آئیں۔ (مغرب کی وسعت پانے والی ریاستوں میں نیز واشنگٹن کے نیو ٹیریٹری وغیرہ میں بار بار نئی کاؤنٹیاں بنیں۔) پیش قدمی پسند اصلاحات: 1900 تا 1920ء کے دوران اصلاح پسندوں نے کاؤنٹی حکومت کو منظم بنانے کے لیے اصلاحات کیں۔ ان میں منتخب عہدیداروں کی جگہ تقرری نظام، فیس بیسڈ تنخواہوں کو تنخواہ دار سسٹم سے بدلنا، اور انتظامی پیشہ ورانہ اقدار کو فروغ دینا شامل تھا۔
- ہوم رول کا آغاز: ان اصلاحات میں طویل المدت تبدیلی ہوم رول کا نفاذ تھا، جس سے ریاستوں نے کاؤنٹیوں کو اپنا چارٹر بنانے کا اختیار دیا۔ مثال کے طور پر، کیلیفورنیا 1911ء میں ہوم رول اختیار کرنے والی پہلی ریاست بنی اور 1913ء میں لاس اینجلس نے پہلا کاؤنٹی چارٹر حاصل کیا۔
- خدمات میں توسیع: دیہی سے شہری آبادی میں اضافے، پہلی جنگ عظیم کے بعد پھیلنے والے معاشرتی پروگرامز، اور 20ویں صدی کے وسط میں وفاقی فنڈنگ کے دباؤ نے کاؤنٹیوں کو مزید خدمات فراہم کرنے پر مجبور کیا۔ بیسویں صدی کے وسط تک کاؤنٹیاں صحت و بہبود، سماجی خدمات اور ضروری انفراسٹرکچر تک وسعت پذیر خدمات سرانجام دینے لگیں۔

جدید دور میں کاؤنٹی کی ذمہ داریاں اور ساخت

- بنیادی خدمات: آج کاؤنٹیاں سڑکوں اور پلوں کی دیکھ بھال، ریکارڈز کا تحفظ، جائیداد کا تخمینہ اور ٹیکس وصولی، اور انتخابات کا انتظام کرتی ہیں۔ یہ روایتی ذمہ داریاں ریاستی انتظامی نظام کا حصہ ہیں۔

- انفراسٹرکچر و قانون نافذ کرنا: اضلاع کی عدالتیں اور کاؤنٹی شیرف قانونی امور، جیلوں اور ایمرجنسی سروسز (پولیس و فائر ڈیپارٹمنٹ) کاانتظام کرتے ہیں۔
- صحت و فلاح: معاصر دور میں کاؤنٹیاں عوامی صحت، بچوں کی ویکسی نیشن، نفسیاتی صحت، بے گھر افراد کی امداد اور دیگر سماجی فلاحی پروگرامز میں بھی سرگرم ہیں۔
- انتظامی ڈھانچہ: کاؤنٹی حکومت عموماً منتخب کاؤنٹی بورڈ (ریاست کے لحاظ سے کمیشن، کونسل یا اسمبلی) کے تحت چلتی ہے۔ اس بورڈ میں شیرف، ٹریژرر، آڈیٹر وغیرہ جیسے عہدیدار شامل ہوتے ہیں۔ ریاستوں کے قوانین طے کرتے ہیں کہ کاؤنٹی بورڈ کیسا ہو اور اس میں کتنے ارکان ہوں۔
- پبلک سروسز: جدید دور میں وفاقی فنڈز اور مقامی محکمے کاؤنٹی حکومت کا حصہ بن گئے ہیں، جیسے پوسٹل سروس، سوشل سیکیورٹی وغیرہ کے مقامی دفاتر وغیرہ۔

ریاستوں میں کاؤنٹی نظام کے اختلافات

- نام اور اصطلاحات: امریکی ریاستوں میں کاؤنٹی کے نام مختلف ہیں۔ مثلاً لوزیانا میں کاؤنٹی کو "پیریش" اور الاسکا میں "بورو" کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات نوآبادیاتی دور کی مقامی تاریخ سے آتی ہیں۔
- گورننس کے خاتمے: کچھ ریاستوں نے انگریز طرزِ حکومت کو تبدیل کر دیا ہے۔ مثلاً کونٹیکیٹ اور روڈ آئس لینڈ نے 1960ء میں کاؤنٹی حکومتیں ختم کر دیں، اور وہاں کاؤنٹیاں اب صرف علاقائی اور شماریاتی مقاصد کے لیے رہ گئی ہیں۔ (کونٹیکیٹ نے بعد میں اپنی نو منصوبہ بندی والے اضلاع کو کاؤنٹی کے مترادف قرار دیا۔)
- آزاد شہر: چند ریاستوں میں بڑے شہر خود کو کاؤنٹی کا درجہ دیتے ہیں۔ چار ریاستوں (میری لینڈ، مسوری، نیواڈا اور ورجینیا) میں آزاد شہر ہیں۔ مثال کے طور پر بالٹیمور شہر (میری لینڈ) اور سینٹ لوئس (مسوری) دستوراً کاؤنٹی کے برابر ہیں۔ وہ اپنے داخلی خود مختار حکومتی ڈھانچے کے ساتھ کاؤنٹی جیسا کردار ادا کرتے ہیں۔
- اختیارات کا فرق: کاؤنٹیوں کے اختیارات ریاستی قانون سے طے ہوتے ہیں۔ کچھ ریاستیں ڈِلن رول پر چلتی ہیں (جیسے آیووا)، جن میں کاؤنٹی کو صرف وہی اختیارات حاصل ہیں جو ریاستی اسمبلی دیتی ہے، جبکہ دیگر ریاستوں نے ہوم رول دیا ہوا ہے جس سے کاؤنٹیوں کو آئینی چارٹر بنانے کا حق ملتا ہے۔ فی الحال 14 ریاستوں میں تمام کاؤنٹیاں ڈِلن رول کے تابع ہیں اور 13 ریاستوں میں تمام کاؤنٹیاں ہوم رول کے تحت کام کر سکتی ہیں۔
- ڈھانچہ کا فرق: ریاستوں میں کاؤنٹی کی ساخت بھی مختلف ہے۔ بعض جگہ کاؤنٹی بورڈ کے ساتھ ایک کاؤنٹی ایگزیکٹو یا منیجر ہوتا ہے، کہیں بورڈ کے اندر مزید کمیٹیوں کا نظام ہوتا ہے۔ کاؤنٹی بورڈ کو مختلف ریاستوں میں مختلف نام دیے جاتے ہیں، جیسے کاؤنٹی کمیشن، کونسل، اسمبلی یا لیوی کورٹ وغیرہ۔

9.4 امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ وارتقاء

امریکہ میں میونسپل حکومت کی تاریخ اور ارتقاء کو درج ذیل نکات سے سمجھا جاسکتا ہے:

نوآبادیاتی دور میں میونسپل حکومتوں کا آغاز

امریکہ کے پہلے میونسپل انتظامات یورپی ماڈلز پر مبنی تھے۔ ابتدائی کالونیوں میں بلدیاتی حقوق شاہ یا گورنر کی طرف سے جاری کیے جانے والے چارٹروں سے حاصل کیے جاتے تھے۔ مثال کے طور پر فلاڈیلفیا اور نیویارک کے لیے برطانوی بادشاہ نے چارٹر منظور کیے جس سے یہ شہر کارپوریشن کی حیثیت سے قائم ہوئے۔ ان چارٹروں نے نہ صرف حکومت کے دائرہ کار متعین کیے بلکہ تجارتی امتیازات بھی دیے (جیسے نیویارک کو جہاز رانی پر انحصاری حقوق)۔ نیوانگلینڈ میں ٹاؤن میٹنگ کی روایت بھی رائج تھی، جس میں مقامی رہنما اکٹھے ہو کر عوامی فیصلے کرتے تھے۔ مثلاً پلائموتھ کالونی میں گورنر ولیم براڈفورڈ نے 1622ء میں پہلی ٹاؤن میٹنگ منعقد کی جس میں آبادکاروں میں زمینیں تقسیم کرنے پر بحث کی گئی۔ اس کو شمالی امریکہ میں ریکارڈ کی گئی پہلی مقامی عوامی میٹنگ مانا جاتا ہے۔

صنعتی انقلاب اور انیسویں صدی میں ارتقا

انیسویں صدی میں صنعتی ترقی اور شہری آبادی میں اضافہ ہوا تو امریکی شہروں کو نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ 1880ء سے 1900ء کے دوران شہروں کی آبادی میں پندرہ ملین کا اضافہ ہوا۔ صنعتی کارخانوں اور نقل و حمل کی سہولتوں سے بڑے شہروں میں رش بڑھ گیا جس کی وجہ سے گندگی اور آلودگی کے مسائل پیدا ہوئے۔ اس دوران بلدیاتی حکومتوں نے سڑکوں، پانی و نکاسی آب کے نظام اور پبلک ٹرانزٹ کو بہتر بنایا۔ آگے چل کر ریاستوں نے بھی نئے شہروں کے قیام کے لیے چارٹرز جاری کیے۔ مثال کے طور پر 1803ء سے 1848ء کے دوران مسیسیپی نے 105 شہروں کو بلدیاتی چارٹر دیے۔ اس طرح ہر چھوٹے گاؤں اور جدید صنعتی آبادی میں میونسپل حکومت قائم ہونے لگی۔ اس دور میں کئی بڑے شہروں میں پولیس، فائر ڈیپارٹمنٹ اور اسکول جیسی خدمات بھی قائم ہوئیں تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

بیسویں صدی میں اصلاحات اور شہری منصوبہ بندی

بیسویں صدی کے شروع میں ''پروگریسو'' اصلاحاتی تحریکوں کے تحت بہت سی بلدیاتی تبدیلیاں آئیں۔ 1900ء کے بعد ٹیکساس کے گیلوسٹن میں کمشنر فارم اپنایا گیا جس میں منتخب کمشنر محکمے چلاتے تھے۔ اس ماڈل کے تحت ریاستی سطح پر قوانین سازی کا دائرہ کار کنٹرول کیا گیا۔ 1913ء میں اوہائیو کے ڈیٹون شہر نے کونسل-منیجر سسٹم متعارف کرایا جہاں منتخب کونسل ایک ہنر مند مینیجر مقرر کرتی ہے۔ یہ نظام میونسپل انتظام میں پیشہ ورانہ مہارت لانے کے لیے اپنایا گیا۔ اسی دور میں شہری منصوبہ بندی کی تحریکیں بھی زور پکڑیں۔ 1907ء میں کانیکٹیکٹ کے ہارٹ فورڈ میں پہلی باقاعدہ شہری منصوبہ بندی کمیشن قائم ہوئی۔ اس کا مقصد شہر کی ترقی کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی کرنا تھا۔ مزید برآں، 1893ء کی شکاگو ورلڈس کولمبیئن ایکسپو نے شہروں کی آرائش اور ڈیزائن پر زور دیا۔ اس نمائش کی ''وائٹ سٹی'' نے سٹی بیوٹیفل

موومنٹ کو جنم دیا، جس نے ضلعی حسن اور منفرد شہروں کی تعمیر کے تصور کو فروغ دیا۔ ان اصلاحات اور منصوبہ بندی کی تحریکوں نے بیسویں صدی میں امریکی میونسپل انتظامات کو منظم اور شفاف بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

موجودہ دور میں ساخت، اختیارات اور شہری تعلقات

آج کے دور میں شہروں کے اختیارات ریاستی قوانین سے منسلک ہیں۔ بیشتر ریاستوں میں ڈیلن رول لاگو ہے، جس کے تحت بلدیاتی حکومتیں صرف وہی اختیارات استعمال کر سکتی ہیں جو ریاست نے انہیں تفویض کیے ہیں۔ نیشنل لیگ آف سٹیز کے مطابق 31 ریاستوں میں ڈیلن رول ہے جبکہ 10 ریاستوں کو وسیع ہوم رول اختیار حاصل ہے اور 8 ریاستیں جزوی طور پر ڈیلن رول نافذ کرتی ہیں۔ اس طرح ریاستی چارٹر اور آئین ہی مقامی حکومتوں کے قانون سازی کے دائرہ کو متعین کرتے ہیں۔ امریکی شہروں میں انتظام کی عام ساخت میئر-کونسل یا کونسل-منیجر ماڈل ہوتی ہے۔ میئر-کونسل نظام میں عوام میئر اور کونسل کے اراکین کو براہ راست منتخب کرتے ہیں، جبکہ کونسل-منیجر ماڈل میں منتخب کونسل ایک پروفیشنل منیجر بھرتی کرتی ہے۔ کچھ جگہوں پر کمشنر فارم بھی باقی ہے۔ ان انتظامی سانچوں میں بڑے شہروں کو پولیس، فائر بریگیڈ، اسکول، پانی و نکاسی کا نظام اور دیگر شہری خدمات چلانی ہوتی ہیں۔ جدید دور میں میونسپل انتظامیہ عوامی شمولیت، شفافیت اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے شہریوں کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

9.5 امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ: تاریخ اور ارتقاء

امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کی تاریخ اور ارتقاء کو درج ذیل نکات سے سمجھا جا سکتا ہے:

تاریخی ابتدا

مقامی حکومت کا قدیم ترین انداز ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کی شکل میں امریکی براعظم میں آیا، جو سترہویں صدی میں یورپی آبادکاروں کے ساتھ متعارف ہوا۔ اس آغاز میں نیو انگلینڈ میں چھوٹے گاؤں یا ''towns'' چرچوں کے گرد بنے، جہاں بالغ مرد شہری کھلی ''Town Meeting'' میں شریک ہو کر مقامی فیصلے کرتے اور منتخب کردہ عہدیدار (selectmen وغیرہ) کے ذریعے انتظامی امور چلاتے تھے۔ اس سے نہ صرف براہ راست مقامی شرکت اور خود حکمرانی کا رجحان پروان چڑھا بلکہ ورجینیا اور دیگر وسطی اطلاقی کالونیوں میں کاؤنٹی نظام بھی قائم ہوا (نیو انگلینڈ کے ٹاؤن پہلی، اور ورجینیا کی کاؤنٹیاں دوسری بڑی مقامی حکومتیں تھیں)۔ 17ویں صدی تک یہ ٹاؤن سرکاری اداروں کے طور پر قانونی حیثیت اختیار کر چکے تھے، جسے مورخ ہنری ایل سن نے ''خالص ترین جمہوریت'' قرار دیا۔

علاقائی ارتقاء

نیو انگلینڈ اور وسطِ اٹلانٹک میں ٹاؤن

نیوانگلینڈ کی چھ ریاستوں (کنیکٹیکٹ، مین، ماساچوسیٹس، نیوہیمشائر، روڈ آئلینڈ اور ورمونٹ) میں ٹاؤن ہی ایک بنیادی بلدیاتی اکائی ہے، جہاں ٹاؤن میٹنگ براہ راست مقامی قانون سازی اور بجٹ سازی کا ذریعہ ہے۔ یہاں کے ٹاؤن زیادہ تر خود مختار بلدیاتی ادارے ہیں اور شہر جیسی وسیع خدمات فراہم کرتے ہیں: مثال کے طور پر کنیکٹیکٹ، مین اور ورمونٹ کے ٹاؤن کل اخراجات کے لحاظ سے ان ریاستوں کے شہروں سے بھی بڑھ کر بجٹ رکھتے ہیں اور بیشتر پرائمری اسکول بھی چلانے کے پابند ہیں۔ وسطِ اٹلانٹک میں بھی نیویارک، پنسلوانیا اور نیوجرسی کے کئی علاقے ٹاؤن یا ٹاؤن شپ کی شکل میں قائم ہیں، جنہیں بعض اوقات محدود اختیارات حاصل ہیں۔ ان علاقوں میں بھی بعض ٹاؤن (اور پنسلوانیا میں ''ٹاؤن شپ'') کو ریاستی قانون کے تحت بلدیاتی ادارے تسلیم کیا جاتا ہے اور وہ عمدہ مقامی خدمات انجام دیتے ہیں۔

مڈویسٹ میں ٹاؤن شپ

مڈویسٹ کے علاقوں میں ششمہ کیڑن کے نقشہ جات پر مبنی ۶ میل بمقابلہ ۶ میل کے یونٹس (*Townships*) پر مبنی نظام اپنایا گیا۔ اس کا آغاز 1787ء کے نارتھ ویسٹ آرڈیننس سے ہوا جس نے (نئے صوبوں جیسے اوہائیو، انڈیانا، الی نویس، مشی گن اور وسکانسن میں) اضلاع اور ٹاؤن شپ قائم کرنے کی راہ ہموار کی۔ ابتدائی طور پر ہر ٹاؤن شپ چھ مربع میل پر مشتمل تھی، جسے سکشنز میں تقسیم کیا گیا۔ مڈویسٹ ٹاؤن شپس عموماً دیہی علاقوں کا احاطہ کرتی ہیں اور بنیادی سہولیات پر مرکوز ہوتی ہیں: جیسے سڑکوں وپُلوں کی مرمت، فائر وریسکیو خدمات، علاقے کا انتظام اور اسکول بورڈ تک محدود کام۔ ان ریاستوں میں کاؤنٹی حکومتیں بھی فعال ہیں، اس لیے ٹاؤن شپ اور کاؤنٹی دونوں مل کر خدمات انجام دیتے ہیں۔ بعض مڈویسٹ ٹاؤن شپ نے حالیہ برسوں میں پانی، فضلہ نکاسی، پولیس، زوننگ وغیرہ جیسے اضافی خدمات بھی سنبھال رکھے ہیں، خاص طور پر جہاں آبادی بڑھ چکی ہے۔

جنوبی اور مغربی ریاستیں

جنوبی ریاستوں (مثلاً الجیریا، جورجیا، ٹیکساس وغیرہ) میں ٹاؤن شپ کا رواج بہت محدود رہا۔ یہ علاقے کبھی زرخیز چھوٹے فارموں پر نہیں ٹکے تھے بلکہ بڑے پلانٹیشنوں پر مبنی تھے، جہاں مقامی چھوٹے اداروں کی مانگ کم تھی۔ نتیجتاً یہاں زیادہ تر انتظام کام ضلعی سطح (کاؤنٹی) پر ہوتا ہے اور ٹاؤن شپ فارم موجود نہیں یا محض نام کا ہے۔ اسی طرح بیشتر مغربی ریاستوں (جیسے کیلیفورنیا، واشنگٹن، نیواڈا وغیرہ) نے بھی ٹاؤن شپ حکومت نہیں اپنائیں۔ چند ایشیائی وبحیرہ مغرب کی ریاستوں نے تاریخی طور پر ٹاؤن شپ کی شکل آزمائی (مثلاً ریاستیں آرکنساس، نیواڈا، شمالی کیرولائنا وغیرہ) لیکن ان کو بعد میں ختم کر دیا گیا۔

ٹاؤن اور ٹاؤن شپ میں فرق

عام طور پر ''*Town*'' کا لفظ نوآبادیاتی طرز کی خود مختار شاہراؤں یا قصبوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ ''*Township*'' زیادہ تر کاؤنٹی کے ماتحت دیہی یا مضافاتی یونٹس کی نشاندہی کرتا ہے۔ نیوانگلینڈ میں ٹاؤن خود کارپوریشن کی حیثیت رکھتے ہیں اور انہیں بالعموم بڑے اختیارات حاصل ہیں (مثلاً سکول چلانا، کچرا اٹھوانا، پارکس وغیرہ)۔ اس کے برعکس مڈویسٹ ٹاؤن شپ اکثر صرف اس قانونی اختیارات کے پابند ہوتے

ہیں جو ریاستی قوانین نے دیے ہیں۔ مثلاً مشی گن میں ٹاؤن شپ اور ضلعِ انتظامیہ صرف ان کاموں کے ذمہ دار ہیں جو قوانین میں واضح کیے گئے ہیں، جب کہ شہر اور گاؤں (*cities/villages*) کو ہوم رول (*Home Rule*) حیثیت حاصل ہے جس سے وہ زیادہ گنجائش میں فیصلے کر سکتے ہیں۔ کچھ ریاستوں نے ٹاؤن شپ کے لیے خصوصی درجہ بھی مختص کیا ہے (مثلاً مشی گن کی چارٹر ٹاؤن شپ) تاکہ انہیں اضافی اختیارات اور خود مختاری حاصل ہو۔ ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کی عام ذمہ داریوں میں درج ذیل شامل ہیں (حکومتی سطح اور قانون کے مطابق):

- سڑکوں اور پلوں کی مرمت۔
- فائر و پولیس تحفظ اور ایمرجنسی طبّی سہولتیں۔
- املاک پر ٹیکس کا انتظام۔
- زمین کے استعمال کی منصوبہ بندی اور زوننگ۔
- انتخابات کا انعقاد۔
- پبلک پارکس، تفریحی سہولیات اور بزرگوں کے مراکز کا انتظام۔

چونکہ ٹاؤن شپ کے سربراہ عموماً مقامی سطح پر منتخب بورڈ یا کمیٹی کے ذریعہ ہوتے ہیں، اس لیے یہ نظام براہ راست جمہوریت کا مظہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض ریاستوں میں ٹاؤن شپ کے باشندے ہر سال ٹاؤن میٹنگ میں شرکت کر کے بجٹ، ٹیکس ریٹ اور دوسرے معاملات کی منظوری دیتے ہیں۔ اس طرح کے براہ راست عوامی کردار کی وجہ سے بہت سی ٹاؤن شپ اپنے دائرہ میں دوسرے بڑے شہروں کے الحاق (*annexation*) کے خلاف مضبوط مزاحمت کرتی ہیں۔

ریاست بہ ریاست ماڈلز اور تقابلی جائزہ

نیو انگلینڈ (*Connecticut, Maine, Massachusetts, New Hampshire, Rhode Island, Vermont*): یہاں "*Town*" ایک مکمل بلدیاتی اکائی ہے جس کے پاس شہر جیسی اختیارات اور فنڈنگ ہوتی ہے۔ ہر ٹاؤن کی اپنی میٹنگ ہوتی ہے اور بہت سی ریاستوں میں یہ پرائمری اسکول کا انتظام بھی کرتی ہیں۔

وسطِ اٹلانٹک (*New York, New Jersey, Pennsylvania*): یہاں بھی ٹاؤن/ٹاؤن شپ موجود ہیں۔ نیویارک میں زیادہ تر اضلاع کو "*Town*" کہتے ہیں (جو مکمل کارپوریشن ہیں)، جب کہ نیو جرسی اور پنسلوانیا میں چونکہ قانون کے مطابق ٹاؤن شپ حکومت ہے، یہ بنیادی اور محدود مقامی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

مڈویسٹ (*Illinois, Indiana, Iowa, Kansas, Michigan, Minnesota, Missouri, Nebraska, North Dakota, Ohio, South Dakota, Wisconsin*): ان ریاستوں میں ٹاؤن شپ (کاؤنٹی کے ماتحت دیہی تقسیم) بنیادی مقامی

حکومت ہیں۔ وسطی خطے کی ٹاؤن شپس عموماً سڑکوں، فائر و خدمات اور عام انتظامات پر توجہ مرکوز رکھتی ہیں، اور کاؤنٹیاں بھی خدمات میں شریک ہوتی ہیں۔ (جزوی طور پر *Illinois* اور *Nebraska* میں ٹاؤن شپ کو "*precincts*" کہا جاتا ہے)۔

جنوب و مغرب: ان میں عموماً ٹاؤن شپ نہیں پائی جاتی؛ انتظام کا بڑا حصہ کاؤنٹی پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آرکنساس، کیلیفورنیا، نیواڈا، شمالی کیرولائنا، اوکلاہوما، ساؤتھ کیرولائنا، واشنگٹن وغیرہ میں ماضی میں ٹاؤن شپ فارم رہی مگر اب ختم ہو چکی ہے۔

نیچے دیے گئے نقشے میں دیکھا جا سکتا ہے کہ شمال مشرقی اور میڈ ویسٹ کے علاقوں میں بہت سی چھوٹی اور کثیر تعداد میں ٹاؤن/ٹاؤن شپ والی اکائیاں ہیں، جبکہ جنوب اور مغربی ریاستوں میں بڑے اور کم تعداد والے اضلاع غالب ہیں۔

بیسویں اور اکیسویں صدی میں تبدیلیاں

20ویں صدی میں شہری کاری اور سبربن ترقی کے باعث کئی ٹاؤن شپوں کو بڑے شہروں میں ضم کیا گیا یا سرکاری اصلاحات کے ذریعے ان کے فنکشن محدود ہوئے۔ 1997 سے 2002 کے عرصے میں امریکہ میں فعال ٹاؤن/ٹاؤن شپ حکومتوں کی تعداد 16,629 سے کم ہو کر 16,504 رہ گئی، اور اس میں زیادہ تر کمی مڈ ویسٹ میں ہوئی۔ اس دوران بعض ریاستوں میں مقامی حکومتوں کے ضم یا مشترکہ انتظام پر بھی بحث ہوئی، لیکن بالآخر کئی ٹاؤن شپ کے رہائشی اپنے علاقوں کو کسی بڑے شہر میں انضمام سے بچانے کے لیے مزاحمت کرتے رہے۔ اس طرح کچھ ریاستوں نے ٹاؤن شپ کے اختیارات دوبارہ ترتیب دیے یا کچھ ٹاؤن شپ بالواسطہ طور پر خود کو شہر یا دیہات کی صورت میں منظم کیا۔

موجودہ دور میں اہمیت اور کردار

آج بھی ٹاؤن اور ٹاؤن شپ امریکی مقامی حکومت کا اہم ستون ہیں۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں تقریباً 16,500 فعال ٹاؤن/ٹاؤن شپ ہیں جن کی مجموعی آبادی 50 ملین سے زائد ہے، یعنی کل امریکی آبادی کا 20 فیصد سے زیادہ۔ بہت سی ریاستوں میں (خاص طور پر شمال مشرق اور مڈ ویسٹ کے گاؤں میں) یہ ادارے مقامی عوام کے لیے بنیادی سطح کی خدمات فراہم کر رہے ہیں اور براہ راست جمہوری رسموں کی وجہ سے مقامی سطح پر عوامی شمولیت کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ ٹاؤن/ٹاؤن شپ کی موجودہ اہمیت اس بات میں بھی عیاں ہے کہ چند ریاستوں نے تو ان اکائیوں کو مضبوط کرنے کے لیے خاص قوانین بنائے ہیں (مثلاً مشی گن میں چارٹر ٹاؤن شپ) تاکہ ان کے ذیلی علاقوں پر بڑے شہروں کا تسلط کم کیا جا سکے۔ مجموعی طور پر، امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کا نظام ماضی سے جڑا ایک زندہ ورثہ ہے جو علاقے کی نوعیت اور ریاستی قوانین کے مطابق وقت کے تقاضوں کے ساتھ ڈھلتا چلا آ رہا ہے۔

9.6 امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تاریخ

تاریخی ابتدا اور مقصد: امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کا تصور 18ویں صدی کے آخر سے ملتا ہے۔ اس میں ابتدائی مثالیں پارک اضلاع کی صورت میں 18ویں صدی میں ملتی ہیں، جبکہ 19ویں صدی میں ٹول روڈز اور نہریں بنانے کے منصوبے خصوصاً اسپیشل ڈسٹرکٹس کے طور پر

قائم ہوئے۔ مثال کے طور پر 1887 میں کیلیفورنیا میں *Wright Act* نے زرعی آبپاشی کے لیے اضلاع قائم کرنے کی اجازت دی، جس سے *Turlock Irrigation District* جیسا پہلا اضلاع بنا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد آبادی میں تیزی سے اضافے اور شہری ضروریات کے دباؤ میں اضافے کے باعث ریاستوں نے اسپتال، پانی اور فاضلہ انتظام، صحت عامہ اور دیگر خدمات کے لیے مخصوص اضلاع قائم کیے۔ موجودہ دور میں امریکی مردم شماری کے مطابق ملک بھر میں تقریباً 39,555 سے زائد اسپیشل ڈسٹرکٹس کام کر رہے ہیں جو شہریوں کو خصوصی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ان ڈسٹرکٹس کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے—مثال کے طور پر، آزاد اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تعداد 1942 میں تقریباً 8,000 تھی جو 2017 میں بڑھ کر تقریباً 38,500 سے تجاوز کر گئی۔

قانونی دائرہ کار اور فرق

قانونی طور پر اسپیشل ڈسٹرکٹس ریاستی حکومت کے تحت قائم خود مختار سیاسی ذیلی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ کاؤنٹی، شہر یا ٹاؤن شپ جیسی عام مقصد کی حکومتوں سے الگ ہوتے ہیں اور صرف مخصوص سرکاری یا اقتصادی خدمات انجام دینے کے لیے وجود میں آتے ہیں۔ *Census Bureau* کے مطابق، اسپیشل ڈسٹرکٹس انتظامی و مالی طور پر آزاد ہوتی ہیں اور وہ "ایسی مخصوص خدمات فراہم کرتی ہیں جو موجودہ عام مقصد کی حکومتیں فراہم نہیں کرتیں"۔ ان کا دائرہ کار مخصوص جغرافیائی حدود تک محدود ہوتا ہے۔ اسپیشل ڈسٹرکٹس کو عام حکومتوں جیسی کئی اختیارات حاصل ہیں: یہ کنٹریکٹ کر سکتی ہیں، ملازمین رکھ سکتی ہیں، زمین خرید سکتی ہیں، اور ضروری خدمات کے لیے قرضے جاری کر سکتی ہیں۔ درحقیقت، کئی ریاستوں میں انہیں اضافی پراپرٹی یا سیلز ٹیکس عائد کرنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسپیشل ڈسٹرکٹس دو بنیادی اقسام کے ہوتے ہیں: آزاد (*Independent*) اور منحصر (*Dependent*)۔ آزاد ڈسٹرکٹس کے پاس اپنا الگ بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوتا ہے جو عام طور پر ڈسٹرکٹ کے ووٹروں کے انتخاب سے وجود میں آتا ہے۔ اِن بورڈز کو اکثر پروفیشنل مینیجرز کی معاونت بھی حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف منحصر ڈسٹرکٹس کے فیصلے کاؤنٹی یا شہر کے ایگزیکٹو بورڈ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ریاستی قوانین بعض اوقات اسپیشل ڈسٹرکٹس پر اضافی شفافیت اور احتساب کے تقاضے بھی عائد کرتے ہیں، مثلاً سالانہ آڈٹ یا فنڈز کی ریویو۔

اسپیشل ڈسٹرکٹس کی اقسام

عمومی طور پر اسپیشل ڈسٹرکٹس مخصوص شعبوں میں خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ان میں سب سے عام اقسام درج ذیل ہیں:

تعلیمی خدمات (اسکول ڈسٹرکٹس): تعلیمی سہولتوں کو منظم کرتے ہیں، جیسے پبلک اسکولوں کا انتظام۔

آگ بجھانے اور حفاظتی خدمات: مخصوص علاقوں میں فائر پروٹیکشن اور ایمرجنسی سروسز فراہم کرتے ہیں۔

پانی اور نکاسی آب: مقامی سطح پر پانی کی فراہمی اور گندے پانی کے نکاسی کا انتظام کرتے ہیں۔

صحت و ہسپتال: کمیونٹی ہسپتال، کلینکس یا دیگر طبّی سہولیات کو چلانے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔

ترسیلی اور انفراسٹرکچر: پبلک ٹرانزٹ، سڑکوں، پلوں یا دیگر بنیادی ڈھانچے کے انتظام کے لیے ڈسٹرکٹس بنائے جاتے ہیں۔

دیگر خدمات: اس میں لائبریری، قبرستان، سیوریج اور ٹھوس فضلہ مینجمنٹ شامل ہیں؛ نیز پارکس، تفریحی منصوبے اور صنعتی/اقتصادی ترقی کے شعبے بھی شامل ہیں۔

خصوصی ٹیکس/ترقیاتی اضلاع: بعض اسپیشل ڈسٹرکٹس مخصوص ٹیکس عائد کرکے یا بانڈ جاری کرکے انفراسٹرکچر فنڈ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کیلیفورنیا کے ''میلو-روئس'' قانون کے تحت قائم ہونے والے کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈسٹرکٹس مخصوص رہائشی منصوبوں کے لیے خصوصی ٹیکس اکٹھے کرتے ہیں۔

ریاست بہ ریاست ماڈلز اور ڈھانچہ

ریاستوں میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کے ڈھانچے میں خاصا فرق پایا جاتا ہے۔ *Illinois* میں ملک کی سب سے زیادہ تعداد میں ایسے اضلاع ہیں جبکہ *California* دوسرے نمبر پر ہے۔ کم آبادی والی ریاستوں جیسے *Hawaii* میں صرف ایک مخصوص قسم (*Soil & Water Conservation*) کا ہی ڈسٹرکٹ ہے۔ ریاستوں کے قانونی ماڈلز مختلف ہیں: کولوراڈو میں 1980ء کی دہائی میں متعارف کرائے گئے میٹروپولیٹن ڈسٹرکٹس آگ بجھانے، سڑکوں، پارکس وغیرہ کی متعدد خدمات دیتے ہیں۔ ٹیکساس میں *Municipal Utility Districts (MUDs)* کا ماڈل ہے جو پانی و بجلی جیسی سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔

جس نقشے میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کے سالانہ اضافے کی شرح دکھائی گئی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ 2017-2022 کے دوران *Colorado* اور *Florida* میں ان اضلاع کی تعداد سب سے زیادہ بڑھی (10-17%)، جبکہ *Iowa* میں تعداد گھٹ گئی ہے۔ یہ ریاستی فرق زراعتی پانی کے ڈرینج ڈسٹرکٹس میں تبدیلیوں کی وجہ سے سامنے آئے ہیں۔ مجموعی طور پر، بڑی ریاستوں میں (*Illinois, California, Texas* وغیرہ) سینکڑوں اسپیشل ڈسٹرکٹس ہیں، اور نئے رہائشی یا کاروباری منصوبوں میں خصوصی ڈسٹرکٹس قائم کرنا عام ہو گیا ہے۔

20ویں اور 21ویں صدی میں کردار اور اضافہ

20ویں صدی کے آخر اور 21ویں صدی میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کا کردار نمایاں بڑھا ہے۔ مقامی حکومتوں کی مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ 1942 میں آزاد اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تعداد صرف سات سے آٹھ ہزار کے درمیان تھی، جو 2017 تک بڑھ کر تقریباً 38,542 تک پہنچ چکی ہے۔ 1970ء اور 1980ء کی دہائیوں میں ان کی تعداد میں خصوصاً تیزی آئی۔ مثال کے طور پر 2012 سے 2017 کے بیچ مزید 1,500 نئے اسپیشل ڈسٹرکٹس قائم ہوئے جبکہ 1,260 پرانے ختم ہوئے۔ *Frontier Group* کے مطابق، گذشتہ 60 سالوں میں امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تعداد تین گنا سے زائد ہو چکی ہے۔ یہ اضافہ بڑے پیمانے پر شہری و دیہی ضروریات کو پورا کرنے اور خصوصی خدمات کے مطالبے کی وجہ سے ہوا ہے۔

موجودہ دور میں اہمیت، مالی خود مختاری اور چیلنجز

آج اسپیشل ڈسٹرکٹس مقامی حکومت کے نظام میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں کیونکہ یہ مخصوص عوامی خدمات فراہم کر کے شہریوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ انہیں مقامی سطح پر ٹیکس عائد کرنے، قرض لینے، بانڈ جاری کرنے اور فنڈ جمع کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔ مثال کے طور پر میلو-روئس یا CDD جیسے ڈسٹرکٹس صرف فائدہ اٹھانے والے رہائشیوں سے خصوصی ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نئے انفراسٹرکچر یا سہولیات کی تعمیر کے لیے لازم فنڈ مہیا کر سکتے ہیں۔ تاہم ان کی مالی خود مختاری کے باعث شفافیت اور جوابدہی کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ اسپیشل ڈسٹرکٹس کا بجٹ عام کاؤنٹی یا شہر کے بجٹ میں شامل نہیں ہوتا، ان کے اخراجات اور قرضوں پر عام حکومتی نگرانی نہیں ہوتی۔ اس سے بعض اوقات یہ ادارے "پردے کے پیچھے" چلائے جانے کا الزام بھی سہتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ ان میں سے اکثر اپنی مالی معلومات عوام کے ساتھ آن لائن شیئر نہیں کرتے: ایک جائزے میں صرف 9% اسپیشل ڈسٹرکٹس نے مناسب آن لائن شفافیت دکھائی جبکہ 42 اضلاع ناکافی سمجھے گئے۔ علاوہ ازیں، اسپیشل ڈسٹرکٹس کے بورڈز کے انتخاب کا طریقہ بھی ریاست کے حساب سے مختلف ہوتا ہے — کہیں مقامی نمائندے یا کاؤنٹی افسران ممبران نامزد کرتے ہیں اور کہیں براہ راست متعلقہ شہریوں کے ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں۔ ریاستی قوانین بعض اوقات ان پر اضافی احتسابی تقاضے عائد کرتے ہیں جیسے سالانہ آڈٹ رپورٹیں تیار کرنا یا سرکاری کمیشن کو معلومات فراہم کرنا۔ ان چیلنجز کے پیش نظر شفافیت اور اکاؤنٹیبلٹی کو بہتر بنانے کے لیے حالیہ برسوں میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی نگرانی اور رپورٹنگ کے قواعد پر بحث جاری ہے۔

9.7 ڈیلن کا اصول اور ہوم رول

امریکی حکومت اور ریاستوں کے درمیان موجود وفاقی تعلقات کے برعکس، بلدیاتی حکومتوں کو صرف وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو ان کی ریاستیں انہیں دیتی ہیں۔ اس قانونی اصول کو "ڈیلن کا اصول" کہا جاتا ہے، جسے جج جان فاریسٹ ڈیلن نے 1872 میں وضع کیا تھا۔ اس اصول کے تحت، ریاستی حکومتیں اپنی بلدیات پر کوئی بھی پابندیاں لگا سکتی ہیں، جیسے کہ بلدیاتی اداروں کو ضم کرنا، انہیں براہِ راست کنٹرول کرنا، یا انہیں مکمل طور پر ختم کر دینا، بشرطیکہ یہ اقدامات ریاست کے آئین کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوں۔

ڈیلن کا اصول بنیادی اصول ہے، لیکن کچھ ریاستی آئین اور قوانین مقامی حکومتوں کو "ہوم رول" کا اختیار دیتے ہیں۔ وہ ریاستی آئین اور قوانین جو اضلاع یا بلدیاتی اداروں کو مقننہ کی واضح اجازت کے بغیر قوانین نافذ کرنے کی اجازت دیتے ہیں، انہیں "ہوم رول" کی اجازت دینے والے کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، نیو جرسی میں ہوم رول کی اجازت موجود ہے۔ ہوم رول کے تحت، مقامی حکومتوں کو خود اختیاری طور پر حکومت کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، جب تک کہ ریاست ان پر واضح طور پر کوئی پابندی نہ لگا دے۔ یہ اصول خاص طور پر ان امور پر لاگو ہوتا ہے جو مقامی اہمیت کے حامل ہوں۔

9.8 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے درج ذیل کا مطالعہ کیا:

- امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت: تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ وارتقاء
- امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ: تاریخ اور ارتقاء
- امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تاریخ
- ڈیلن کا اصول اور ہوم رول

9.9 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

1۔امریکہ کی وفاقی حکومت (*Federal Government of the United States*)

امریکہ کی وفاقی حکومت وہ مرکزی حکومت ہے جو پورے ملک پر آئینی طور پر اختیار رکھتی ہے۔ یہ حکومت تین بنیادی شاخوں پر مشتمل ہے، اور اس کا ڈھانچہ امریکی آئین (*U.S. Constitution*) میں متعین کیا گیا ہے، جو 1789 میں نافذ ہوا۔

9.10 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

9.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔امریکہ میں مقامی حکومت کس سطح کی حکومت ہوتی ہے؟

(*a*) وفاقی سطح (*b*) ریاستی سطح

(*c*) یہ دونوں (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

2۔کاؤنٹی حکومت کس ملک کی مقامی حکومت ہے؟

(*a*) ہندوستان (*b*) نیپال

(*c*) پاکستان (*d*) امریکہ

3۔امریکہ میں کتنی ریاستیں ہیں؟

(a) 25 (b) 50

(c) 75 (d) 100

4۔امریکہ میں مقامی حکومت کے تناظر میں درج ذیل میں درست جملہ ہے:

(a) مقامی حکومت وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتی ہے۔

(b) مقامی حکومت کی ساخت امریکہ کی تمام ریاستوں میں یکساں ہوتی ہے۔

(c) امریکہ میں مقامی حکومت ریاستی فہرست کا مضمون ہے۔

(d) ان میں کوئی بھی جملہ درست نہیں ہے۔

5۔امریکہ میں کس طرز کی حکومت ہے؟

(a) پارلیمانی جمہوریت (b) صدارتی جمہوریت

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

6۔امریکہ میں حکومت کی کتنی سطح ہیں؟

(a) 2 (b) 3

(c) 4 (d) 5

7۔امریکہ میں حقیقی صدر عاملہ کون ہوتا ہے؟

(a) وزیراعظم (b) صدر

(c) کانگریس (d) عدلیہ

8۔درج ذیل اکائیوں میں امریکی مقامی حکومت کی اکائی ہے:

(a) کاؤنٹی (b) میونسپلٹی

(c) خصوصی اضلاع (d) یہ سبھی

9۔امریکی مقامی حکومت میں خصوصی اضلاع کیوں قائم کیے جاتے ہیں؟

(a) خصوصی مقاصد کی تکمیل کے لیے (b) قومی دفاع کے لیے

(c) تجارت کے لیے (d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔امریکی حکومت اور ریاستوں کے درمیان موجود وفاقی تعلقات کے برعکس، بلدیاتی حکومتوں کو صرف وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو ان کی ریاستیں انہیں دیتی ہیں۔اس قانونی اصول کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a) ہوم رول (b) ڈیلن کا اصول

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

9.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کا تاریخی پسمنظر بیان کیجیے۔
2. امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ بیان کیجیے۔
3. امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی تاریخ بیان کیجیے۔
5. امریکی مقامی حکومت کے تناظر میں ڈیلن کا اصول اور ہوم رول اصول کیا ہے؟

9.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ اور ارتقا کو واضح کیجیے۔
3. امریکہ میں ٹاؤن اور ٹاؤن شپ پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (d)	2۔	(d)	3۔	(b)	4۔	(c)	5۔	(b)
6۔ (b)	7۔	(b)	8۔	(d)	9۔	(a)	10۔	(b)

اکائی10–امریکہ کی مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر

(Organisational and Functional Perspective of Local Government of the USA)

اکائی کے اجزا:

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 امریکہ کی وفاقی حکومت

10.3 امریکہ کی ریاستی حکومتیں

10.4 امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی ساخت اور فرائض

10.4.1 کاؤنٹی حکومت کی ساخت

10.4.2 کاؤنٹی حکومت کے فرائض

10.5 امریکہ میں میونسپل حکومت کی ساخت اور فرائض

10.5.1 میونسپل حکومت کی ساخت

10.5.2 میونسپل حکومت کے فرائض

10.6 امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض

10.6.1 ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض

10.6.2 ٹاؤن شپ حکومت کے فرائض

10.7 امریکہ میں خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض

10.7.1 خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض

10.7.2 خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض

10.8 اکتسابی نتائج

10.9 کلیدی الفاظ

10.10 نمونہ امتحانی سوالات

10.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

10.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

10.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

10.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلباء، گزشتہ اکائیوں میں آپ ہندوستان اور برطانیہ کی مقامی حکومت کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر چکے ہیں۔اس اکائی میں آپ امریکہ کی مقامی حکومت تنظیمی اور فعالی تناظر کا مطالعہ کریں گے۔

امریکہ میں مقامی حکومت *(Local Government)* کا ڈھانچہ وفاقی نظام کے تحت قائم ہے، جہاں اختیارات تین سطحوں—وفاقی، ریاستی،اور مقامی—میں تقسیم ہوتے ہیں۔مقامی حکومتیں بنیادی طور پر ریاستوں کے ماتحت ہوتی ہیں،یعنی ہر ریاست اپنے قوانین کے مطابق مقامی اداروں کی تشکیل،اختیارات اور ذمہ داریوں کا تعین کرتی ہے۔امریکہ میں مقامی حکومتیں مختلف شکلوں میں موجود ہیں، جن میں اہم درج ذیل ہیں:

1۔کاؤنٹی حکومت*(County Government)*

کاؤنٹی،ریاست کے بعد سب سے بڑی مقامی انتظامی اکائی ہوتی ہے۔یہ دیہی اور نیم شہری علاقوں میں انتظامی خدمات فراہم کرتی ہے۔ہر کاؤنٹی میں منتخب نمائندے ہوتے ہیں، جیسے کمشنرز یا سپر وائزرز۔اس کی اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے *(Sheriff)* قائم کرنا۔

- عدالتوں کا موثر نظم ونسق کرنا۔
- سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی دیکھ بھال کرنا۔
- جائیداد کا ریکارڈ اور ٹیکس جمع کرنا۔

2۔میونسپل حکومت*(Municipal Government)*

یہ شہری علاقوں(شہروں اور قصبوں)میں قائم ہوتی ہے۔اس میں شہر *(City)*،قصبہ *(Town)*،یا گاؤں *(Village)* شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ درج ذیل بنیادی خدمات فراہم کرتی ہے:

- پانی، بجلی،صفائی
- فائر بریگیڈ اور پولیس
- شہری منصوبہ بندی*(Urban Planning)*

میونسپل حکومت تین قسم کی ہوتی ہے:

1. میئر-کونسل نظام(*Mayor-Council System*) :اس میں میئر انتظامی سربراہ ہوتا ہے اور کونسل قانون سازی کرتی ہے۔
2. کونسل-منیجر نظام(*Council-Manager System*) :اس میں منتخب کونسل ایک پروفیشنل منیجر کو مقرر کرتی ہے اور منیجر روزمرہ امور چلاتا ہے۔
3. کمیشن نظام(*Commission System*) :اس میں منتخب کمشنرز مختلف محکموں کے سربراہ ہوتے ہیں

3۔ٹاؤن شپ حکومت(*Township Government*)

ٹاؤن شپ حکومتیں زیادہ تر شمالی اور مڈویسٹ ریاستوں میں پائی جاتی ہے۔یہ چھوٹے علاقوں میں مقامی خدمات فراہم کرتی ہے اور بعض اوقات کاؤنٹی کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔

4۔ خصوصی اضلاع(*Special Districts*)

یہ مخصوص خدمات کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر:

- اسکول ڈسٹرکٹ(*School District*)
- فائر ڈسٹرکٹ
- واٹر سپلائی ڈسٹرکٹ

ان کا مقصد کسی ایک خاص خدمت کو مؤثر طریقے سے فراہم کرنا ہوتا ہے۔

10.1 مقاصد (*Objectives*)

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ:

- امریکہ کی وفاقی اور ریاستی حکومتوں کی مختصر جانکاری حاصل کریں گے۔
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں میونسپل حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

10.2 امریکہ کی وفاقی حکومت *(Federal Government in USA)*

عزیز طلبا، اب ہم امریکہ کے امریکہ کے مقامی اداروں کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے امریکہ کی وفاقی اور ریاستی حکومتوں کا مختصر جائزہ ضروری ہے۔ امریکہ کا وفاقی نظام دنیا کے کامیاب ترین آئینی و سیاسی ڈھانچوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس نظام میں اقتدار کو مرکزی (وفاقی) اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے تاکہ طاقت کا ارتکاز نہ ہو اور جمہوری توازن برقرار رہے۔

امریکی وفاقی حکومت کی بنیاد 1787ء کے آئین پر رکھی گئی، جو *United States Constitution* کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس آئین نے ایک مضبوط مگر محدود وفاقی حکومت قائم کی، جس میں عوامی نمائندگی، قانون کی بالادستی اور بنیادی حقوق کو یقینی بنایا گیا۔ امریکہ کا وفاقی نظام ایک ایسا نظام ہے جس میں اختیارات مرکزی حکومت اور ریاستوں کے درمیان تقسیم ہوتے ہیں۔ دونوں سطحوں کی حکومتیں آئین کے تحت کام کرتی ہیں۔ ریاستوں کے اپنے آئین ہوتے ہیں۔ کوئی بھی سطح مکمل طور پر دوسری کے تابع نہیں ہوتی۔ امریکہ کی وفاقی حکومت کے تین بنیادی ستون درج ذیل ہیں:

1. مقننہ *(Legislative Branch)*
2. عاملہ *(Executive Branch)*
3. عدلیہ *(Judicial Branch)*

1۔ مقننہ *(Legislative Branch)*

یہ شاخ قانون سازی کی ذمہ دار ہے اور اسے کانگریس *(Congress)* کہا جاتا ہے۔ امریکہ کی مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے:

- ایوانِ نمائندگان *(House of Representatives)*
- سینیٹ *(Senate)*

امریکی مقننہ کے فرایض درج ذیل ہیں:

- قوانین بنانا
- بجٹ کی منظوری دینا
- جنگ کا اعلان کرنا

2۔ عاملہ *(Executive Branch)*

اس شاخ کا سربراہ صدر ہوتا ہے، جو مملکت اور حکومت، دونوں کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر کی مدد کے لیے کابینہ اور مختلف محکمے ہوتے ہیں۔ عاملہ کے اہم فرائض میں قوانین کا نفاذ اور خارجہ پالیسی کی تشکیل شامل ہیں۔

3۔عدلیہ(*Judicial Branch*)

یہ شاخ آئین کی تشریح اور قانون کی نگرانی کرتی ہے۔امریکہ کا سپریم کورٹ(*Supreme Court*)اس کا اہم ادارہ ہے۔یہ قوانین کی آئینی حیثیت کا جائزہ(*Judicial Review*)لیتا ہے۔

امریکہ کا وفاقی نظام اختیارات کی تقسیم(*Separation of Powers*)کے اصول پر مبنی ہے۔امریکی وفاقی حکومت میں اختیارات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ کوئی ایک ادارہ طاقتور نہ ہو۔اس نظام کو چیکس اینڈ بیلنسز(*Checks and Balances*)کہا جاتا ہے۔اس نظام کے تحت صدر قانون کو ویٹو کر سکتا ہے، کانگریس ویٹو کو مسترد کر سکتی ہے اور عدالتیں قوانین کو غیر آئینی قرار دے سکتی ہیں۔

10.3امریکہ کی ریاستی حکومتیں (*State Governments of the US*)

امریکہ کی ریاستی حکومتیں اس کے وفاقی نظام کا ایک بنیادی ستون ہیں، جو نہ صرف عوامی خدمات فراہم کرتی ہیں بلکہ مقامی سطح پر قانون سازی اور انتظامی امور بھی سنبھالتی ہیں۔امریکہ میں کل 50 ریاستیں ہیں، اور ہر ریاست کا اپنا آئین(*State Constitution*)، حکومت کا ڈھانچہ، قوانین اور پالیسیاں ہوتے ہیں۔ریاستی حکومتیں وفاقی آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے خود مختاری کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ریاستوں کے اختیارات کی بنیاد امریکی آئین کی دسویں ترمیم(*Tenth Amendment*)میں رکھی گئی ہے، جس کے مطابق وہ تمام اختیارات جو وفاقی حکومت کو نہیں دیے گئے، ریاستوں یا عوام کے پاس محفوظ ہیں۔یہ اصول ریاستوں کو خاصی خود مختاری فراہم کرتا ہے۔ریاستی حکومتوں کی اہم خصوصیات میں درج ذیل شامل ہیں:

خود مختاری: اپنے معاملات میں آزادی اور خود انحصاری سے کام کرنا۔

جمہوریت: عوام کے منتخب نمائندوں کا حکومت کو منظم کرنا۔

تنوع(*Diversity*): ہر ریاست کا نظام مختلف ہونا۔

قانون سازی کی صلاحیت: مقامی ضروریات کے مطابق قوانین تشکیل کرنا۔

وفاقی حکومت کی طرح ہی ریاستی حکومت کے تین بنیادی ستون ہوتے ہیں: مقننہ، عاملہ اور عدلیہ۔

مقننہ(*State Legislature*) ریاستی سطح پر قانون سازی کا ادارہ ہوتا ہے۔زیادہ تر ریاستوں میں مقننہ کا دوایوانی نظام(*Bicameral Legislature*)پایا جاتا ہے:

- ایوانِ نمائندگان(*House of Representatives / Assembly*)
- سینیٹ(*State Senate*)

ریاستی مقننہ کے اہم فرائض میں ریاستی قوانین بنانا، بجٹ کی منظوری، ٹیکس عائد کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

ریاستوں میں حکومت کی عاملہ شاخ (*Executive Branch*) ریاستی مقننہ کی پالیسیوں کو نافذ کرتی ہے۔ ریاستی عاملہ کا سربراہ گورنر (*Governor*) ہوتا ہے۔ عاملہ کی ذمہ داریوں میں قوانین کا نفاذ، ریاستی محکموں کی نگرانی، ہنگامی حالات میں اقدامات وغیرہ شامل ہیں۔ ریاستی حکومت میں گورنر کے علاوہ دیگر عہدے بھی ہوتے ہیں جن میں لیفٹیننٹ گورنر، اٹارنی جنرل اور سیکریٹری آف اسٹیٹ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

ریاستی عدلیہ (*State Judiciary*) مختلف سطحوں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں ٹرائل کورٹس (*Trial Courts*)، اپیلٹ کورٹس (*Appellate Courts*)، اور سپریم کورٹ آف اسٹیٹ شامل ہیں۔ ریاستی عدلیہ کے اہم فرائض میں ریاستی قوانین کی تشریح، تنازعات کا حل، اور انصاف کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔ ریاستی حکومتیں درج ذیل شعبوں میں وسیع اختیارات رکھتی ہیں:

تعلیم: اسکولوں اور کالجوں کا نظام، نصاب کی ترتیب اور تعلیمی پالیسیاں

امن وامان: پولیس کا نظام، جرائم کی روک تھام اور جیلوں کا انتظام

صحت عامہ: ہسپتال اور صحت کی سہولیات، ویکسینیشن پروگرام، اور بیماریوں کی روک تھام

انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچہ): سڑکیں، پل، اور ٹرانسپورٹ اور شہری ترقی

وفاق اور ریاست کے تعلقات کے حوالے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ریاستی حکومتیں وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون بھی کرتی ہیں اور بعض اوقات اختلاف بھی ہوتا ہے۔ وفاقی فنڈنگ کے ذریعے ترقیاتی منصوبے اور مشترکہ قوانین (مثلاً ماحولیاتی تحفظ) وغیرہ تعاون کی مثالیں ہیں جب کہ اختلاف کی مثالوں میں صحت یا تعلیم کی پالیسیوں پر اختلاف اور ریاستی خود مختاری کے مسائل شامل کیے جاسکتے ہیں۔

10.4 امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of County Government in the US)

امریکہ میں کاؤنٹی گورنمنٹ (*County Government*) مقامی حکومت کی ایک اہم اکائی ہے جو ریاست (*State*) کے ماتحت کام کرتی ہے اور شہریوں کو مختلف بنیادی خدمات فراہم کرتی ہے۔ امریکہ میں مقامی حکومت کا ڈھانچہ وفاقی نظام کے تحت منظم ہے، جس میں وفاقی، ریاستی اور مقامی سطحوں پر اختیارات تقسیم کیے گئے ہیں۔ کاؤنٹی گورنمنٹ اسی مقامی سطح کا ایک نمایاں حصہ ہے۔

10.4.1 کاؤنٹی گورنمنٹ کی ساخت *(Structure of the County Government)*

کاؤنٹی گورنمنٹ کا ڈھانچہ ریاست کے قوانین کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے، لیکن عمومی طور پر اس میں درج ذیل ادارے شامل ہوتے ہیں:

1. کاؤنٹی کمشنرز یا بورڈ آف سپروائزرز
2. ایگزیکٹو (*Executive*)

3. عدالتی نظام(*Judicial System*)

4. منتخب عہدیداران(*Elected Officials*)

1۔کاؤنٹی کمشنرز یا بورڈ آف سپر وائزرز

- یہ کاؤنٹی کا مرکزی قانون ساز ادارہ ہوتا ہے۔اس کے اراکین عوام کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔
- یہ مقامی قوانین(*Ordinances*)بناتے ہیں۔
- یہ بجٹ کی منظوری دیتے ہیں۔
- یہ مختلف محکموں کی نگرانی کرتے ہیں۔

2۔ایگزیکٹو(*Executive*)

کچھ کاؤنٹیز میں ایک منتخب یا مقرر شدہ کاؤنٹی ایگزیکٹو ہوتا ہے، جبکہ بعض میں یہی اختیارات کمشنرز کے پاس ہوتے ہیں۔یہ درج ذیل فرائض کو انجام دیتا ہے:

- پالیسیوں کا نفاذ
- انتظامی امور کی نگرانی
- مختلف محکموں کے درمیان ہم آہنگی

3۔عدالتی نظام(*Judicial System*)

کاؤنٹی سطح پر عدالتیں بھی قائم ہوتی ہیں جن میں ضلعی عدالتیں(*District Courts*)اور خاندانی عدالتیں(*Family Courts*)شامل ہوتی ہیں۔یہ عدالتیں مقامی نوعیت کے مقدمات سنبھالتی ہیں۔

4۔منتخب عہدیداران(*Elected Officials*)

کاؤنٹی میں کئی اہم عہدیدار عوام کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں، جیسے:

- شیرف(*Sheriff*): قانون نافذ کرنے والا افسر
- خزانچی(*Treasurer*): مالی امور کا نگران
- کلرک(*Clerk*): سرکاری ریکارڈ کا ذمہ دار
- پراسیکیوٹر(*Prosecutor*): مقدمات کی پیروی کرنے والا

10.4.2 کاؤنٹی گورنمنٹ کے فرائض (*Functions*)

کاؤنٹی گورنمنٹ کا بنیادی مقصد عوام کو روزمرہ زندگی سے متعلق خدمات فراہم کرنا ہے۔اس کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

1۔ عوامی تحفظ (*Public Safety*)

- پولیس اور شیرف کے ذریعے امن وامان برقرار رکھنا
- جیلوں کا انتظام
- ہنگامی خدمات (*Emergency Services*)

2۔ انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال

- سڑکوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت
- عوامی عمارات کی دیکھ بھال

3۔ صحت عامہ (*Public Health*)

- ہسپتالوں اور کلینکس کا انتظام
- بیماریوں کی روک تھام
- صحت سے متعلق آگاہی پروگرام

4۔ تعلیم کی معاونت

اگرچہ تعلیم زیادہ تر ریاست اور اسکول ڈسٹرکٹ کے تحت ہوتی ہے، لیکن بعض کاؤنٹیز تعلیمی سہولیات میں معاونت فراہم کرتی ہیں۔

5۔ سماجی خدمات (*Social Services*)

- غریب اور بے سہارا افراد کی مدد
- بچوں اور بزرگوں کی فلاح و بہبود
- بے روزگار افراد کے لیے امداد

6۔ ٹیکس اور مالیات

- پراپرٹی ٹیکس جمع کرنا
- مقامی بجٹ تیار کرنا
- عوامی منصوبوں کے لیے فنڈز فراہم کرنا

7۔انتخابی نظام(*Elections*)

- انتخابات کاانعقاد
- ووٹر رجسٹریشن کاانتظام

کاؤنٹی گورنمنٹ ریاست کے قوانین کے تحت کام کرتی ہے،اس لیے اس کے اختیارات محدود مگر واضح ہوتے ہیں۔عوام کے منتخب نمائندے براہ راست مقامی مسائل حل کرتے ہیں۔مختلف ریاستوں میں کاؤنٹی کا نظام مختلف انداز میں منظم ہو سکتا ہے۔کاؤنٹی گورنمنٹ *United States* کے مقامی حکومتی نظام کاایک بنیادی ستون ہے جو عوام کو براہ راست خدمات فراہم کرتی ہے۔یہ نہ صرف انتظامی اور قانونی امور کو سنبھالتی ہے بلکہ عوامی فلاح و بہبود، ترقی اور مقامی سطح پر جمہوریت کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔اس کا مؤثر نظام شہریوں کی روزمرہ زندگی کو بہتر بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

10.5 امریکہ میں میونسپل حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Municipal Government in the US)

امریکہ میں میونسپل گورنمنٹ (*Municipal Government*) سے مراد شہری سطح کی حکومت ہے جو شہروں، قصبوں اور بلدیاتی علاقوں کا نظم و نسق سنبھالتی ہے۔یہ مقامی حکومت کی ایک اہم اکائی ہے جو عوام کے روزمرہ مسائل کے حل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

10.5.1 میونسپل حکومت کی ساخت(*Structure of Municipal Government*)

امریکہ میں میونسپل حکومت کا ڈھانچہ مختلف ریاستوں اور شہروں میں کچھ حد تک مختلف ہو سکتا ہے، لیکن عمومی طور پر درج ذیل عناصر شامل ہوتے ہیں:

- میئر(*Mayor*)
- 2سٹی کونسل(*City Council*)
- سٹی مینیجر(*City Manager*)
- محکمے(*Departments*)

1۔میئر(*Mayor*)

- میئر شہر کا سربراہ ہوتا ہے۔
- یہ عوام کے ووٹ سے منتخب ہوتا ہے۔
- میئر انتظامی اختیارات رکھتا ہے اور پالیسیوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

- بعض شہروں میں "*Strong Mayor System*" ہوتا ہے جہاں میئر کے پاس زیادہ اختیارات ہوتے ہیں، جبکہ "*Weak Mayor System*" میں اختیارات محدود ہوتے ہیں۔

2۔ سٹی کونسل (*City Council*)

- یہ قانون ساز ادارہ ہوتا ہے۔
- اس کے ارکان عوام کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔
- سٹی کونسل مقامی قوانین (*Ordinances*) بناتی ہے، بجٹ کی منظوری دیتی ہے، اور پالیسیوں کی نگرانی کرتی ہے۔

3۔ سٹی مینیجر (*City Manager*)

- بعض شہروں میں "*Council-Manager System*" رائج ہوتا ہے۔
- سٹی مینیجر ایک پیشہ ور منتظم ہوتا ہے جسے سٹی کونسل مقرر کرتی ہے۔
- یہ روزمرہ انتظامی امور کو سنبھالتا ہے اور پالیسیوں پر عمل درآمد کراتا ہے۔

4۔ محکمے (*Departments*)

میونسپل حکومت مختلف محکموں کے ذریعے کام کرتی ہے، جیسے:

- پولیس ڈیپارٹمنٹ
- فائر بریگیڈ
- پبلک ورکس (سڑکیں، پانی، نکاسی آب)
- صحت عامہ
- تعلیم (کچھ شہروں میں)

10.5.2 میونسپل گورنمنٹ کے فرائض (*Functions of Municipal Government*)

میونسپل حکومت شہری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو منظم کرتی ہے۔ اس کے اہم افعال درج ذیل ہیں:

1۔ عوامی خدمات (*Public Services*)

- پانی کی فراہمی، سیوریج، صفائی ستھرائی
- سڑکوں کی تعمیر و مرمت
- اسٹریٹ لائٹس اور پارکس کی دیکھ بھال

2۔امن وامان(*Law and Order*)

- پولیس کے ذریعے جرائم کی روک تھام
- فائر بریگیڈ کے ذریعے آگ پر قابو پانا
- ایمر جنسی سروسز فراہم کرنا

3۔شہری منصوبہ بندی(*Urban Planning*)

- زمین کے استعمال(*Zoning*)کا تعین
- نئی عمارتوں اور ترقیاتی منصوبوں کی منظوری
- شہر کی توسیع اور ترقی کی منصوبہ بندی

4۔صحت وصفائی(*Public Health*)

- کچرے کی تلفی
- ماحولیاتی تحفظ
- صحت کے اصولوں کا نفاذ
- بچوں کی صحت سے متعلق اقدامات

5۔مالیاتی انتظام(*Financial Management*)

- ٹیکس جمع کرنا(مثلاً پراپرٹی ٹیکس)
- بجٹ بنانا اور اخراجات کا حساب رکھنا
- سرکاری منصوبوں کے لیے فنڈز کا انتظام

6۔تعلیم اور کمیونٹی سروسز

- بعض علاقوں میں اسکولوں کا انتظام
- لائبریریاں، کمیونٹی سینٹرز، اور تفریحی سہولیات فراہم کرنا

امریکہ میں میونسپل گورنمنٹ عوام کے قریب ترین حکومتی سطح ہے جو شہری مسائل کو فوری اور مؤثر طریقے سے حل کرتی ہے۔اس کا ڈھانچہ جمہوری اصولوں پر مبنی ہے اور اس کے افعال شہری زندگی کو منظم، محفوظ اور سہل بنانے کے لیے نہایت اہم ہیں۔

10.6 امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Function of Township Government in the US)

امریکہ میں ٹاؤن شپ گورنمنٹ (*Township Government*) مقامی حکومت کی ایک ذیلی سطح ہے جو عموماً کاؤنٹی (*County*) کے اندر دیہی یا نیم شہری علاقوں میں قائم ہوتی ہے۔ یہ نظام خاص طور پر *United States* کی شمالی و مشرقی ریاستوں (جیسے پنسلوانیا، اوہائیو، مشی گن، الی نوئے) میں زیادہ رائج ہے۔ ٹاؤن شپ حکومت عوام کے قریب ترین انتظامی اکائیوں میں سے ایک ہے اور مقامی خدمات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی دو بنیادی اقسام پائی جاتی ہیں:

1۔ سِول ٹاؤن شپ (*Civil Township*)

یہ ایک عام مقامی انتظامی اکائی ہوتی ہے جو حکومتی خدمات فراہم کرتی ہے۔

2۔ سروے ٹاؤن شپ (*Survey Township*)

یہ زمین کی پیمائش کے لیے استعمال ہونے والی جغرافیائی تقسیم کی اکائی ہے۔ اس کا انتظامی کردار نہیں ہوتا ہے۔

10.6.1 ٹاؤن شپ گورنمنٹ کا ڈھانچہ *(Structure of Township Government)*

ٹاؤن شپ حکومت کا ڈھانچہ ریاست کے قوانین کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے، لیکن عام طور پر درج ذیل عناصر شامل ہوتے ہیں:

- بورڈ آف ٹرسٹیز (*Board of Trustees*)
- ٹاؤن شپ سپر وائزر/چیئرمین (*Supervisor/Chairperson*)
- کلرک (*Clerk*)
- خزانچی (*Treasurer*)
- دیگر منتخب یا مقررہ افسران

1۔ بورڈ آف ٹرسٹیز (*Board of Trustees*)

- یہ ٹاؤن شپ کا بنیادی قانون ساز اور انتظامی ادارہ ہوتا ہے۔
- اس کے ارکان عوام کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔
- یہ پالیسی سازی، بجٹ کی منظوری، اور مقامی قوانین (*Resolutions*) بنانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

2۔ ٹاؤن شپ سپر وائزر/چیئرمین (*Supervisor/Chairperson*)

- بعض ریاستوں میں ایک سپر وائزر یا چیئرمین ہوتا ہے جو بورڈ کی سربراہی کرتا ہے۔

- یہ اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے اور انتظامی امور کی نگرانی کرتا ہے۔

3۔ کلرک (*Clerk*)

- کلرک ریکارڈ رکھنے، اجلاسوں کی کارروائی لکھنے، اور سرکاری دستاویزات کو محفوظ رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- انتخابات سے متعلق امور بھی اکثر کلرک کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

4۔ خزانچی (*Treasurer*)

- یہ مالیاتی امور کا نگران ہوتا ہے۔
- ٹیکس وصولی، فنڈز کا انتظام، اور اخراجات کی نگرانی کرتا ہے۔

5۔ دیگر منتخب یا مقررہ افسران

کچھ ٹاؤن شپ میں درج ذیل عہدے بھی ہوتے ہیں:

- اسیسّر (*Assessor*): جائیداد کی مالیت کا تعین
- ہائی وے سپرنٹنڈنٹ: سڑکوں کی دیکھ بھال
- کانسٹیبل: قانون نافذ کرنے میں مدد

10.6.2 ٹاؤن شپ گورنمنٹ کے افعال (*Functions of Township Government*)

ٹاؤن شپ حکومت کے فرائض مقامی ضروریات کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن عام طور پر درج ذیل اہم ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں:

1۔ سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال

- دیہی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت
- پلوں اور نکاسی آب کے نظام کی دیکھ بھال

2۔ عوامی تحفظ (*Public Safety*)

- بعض علاقوں میں پولیس یا کانسٹیبل سروسز
- فائر پروٹیکشن (اکثر رضاکار فائر ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے)
- ہنگامی خدمات (*Emergency Services*)

3۔ زمین کے استعمال اور منصوبہ بندی (*Land Use & Zoning*)

- زمین کے استعمال کے قوانین بنانا

- عمارتوں اور ترقیاتی منصوبوں کی منظوری

4۔ صحت وصفائی (*Public Health & Sanitation*)

- کچرے کی صفائی اور تلفی
- ماحولیات کے تحفظ کے اقدامات

5۔ مالیاتی امور (*Financial Administration*)

- پراپرٹی ٹیکس جمع کرنا
- سالانہ بجٹ تیار کرنا
- مقامی ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز مختص کرنا

6۔ سماجی خدمات (*Community Services*)

- پارکس اور تفریحی مقامات کی دیکھ بھال
- کمیونٹی پروگرامز کا انعقاد
- بعض جگہوں پر لائبریری یا مقامی سہولیات کی فراہمی

ٹاؤن شپ گورنمنٹ امریکہ کے مقامی حکومتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے، جو خاص طور پر دیہی علاقوں میں بنیادی خدمات کی فراہمی یقینی بناتی ہے۔ اس کا ڈھانچہ سادہ لیکن مؤثر ہوتا ہے، اور یہ عوامی شرکت، شفافیت، اور مقامی خود مختاری کے اصولوں پر مبنی ہے۔ یہ حکومت شہری (*Municipal*) اور کاؤنٹی حکومت کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتی ہے اور مقامی سطح پر حکمرانی کو زیادہ مؤثر بناتی ہے۔

10.7 امریکہ میں خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض

(Structure and Function of Special Districts in the US)

امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس (*Special Districts*) مقامی حکومت کی ایک منفرد اور اہم قسم ہیں جو مخصوص خدمات فراہم کرنے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ یہ عمومی بلدیاتی یا کاؤنٹی حکومتوں سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ان کا دائرہ اختیار محدود اور خاص نوعیت کا ہوتا ہے — مثلاً پانی کی فراہمی، ٹرانسپورٹ، فائر پروٹیکشن، یا اسکول سسٹم۔ یہ نظام امریکہ میں بہت وسیع ہے اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے ڈسٹرکٹس موجود ہیں۔ خصوصی اضلاع کی درج ذیل خصوصیات ہوتی ہیں:

- لچک (*Flexibility*): مخصوص ضرورت کے مطابق تشکیل دیے جاتے ہیں
- مہارت (*Specialization*): کسی ایک شعبے میں ماہر خدمات فراہم کرتے ہیں
- کارکردگی (*Efficiency*): وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہوتا ہے

- احتساب کے مسائل (*Accountability Issues*): چونکہ یہ الگ ادارے ہوتے ہیں، اس لیے بعض اوقات نگرانی کا فقدان ہو سکتا ہے۔

امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس کی درج ذیل دو اقسام موجود ہوتی ہیں:

1۔ واحد مقصد اضلاع (*Single-purpose Districts*)

یہ صرف ایک مخصوص کام انجام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، واٹر ڈسٹرکٹ، فائر ڈسٹرکٹ۔

2۔ کثیر مقصد اضلاع (*Multi-purpose Districts*)

یہ ایک سے زیادہ خدمات فراہم کرتے ہیں، جیسے پانی، بجلی، نکاسی آب وغیرہ۔

10.7.1 خصوصی اضلاع کی ساخت (*Structure of Special Districts*)

خصوصی اضلاع کا ڈھانچہ ریاستی قوانین کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے، لیکن عمومی طور پر درج ذیل عناصر شامل ہوتے ہیں:

- گورننگ بورڈ (*Governing Board*)
- ایگزیکٹو/ایڈمنسٹریٹر
- مالیاتی نظام (*Financial Structure*)
- خود مختاری (*Autonomy*)

1۔ گورننگ بورڈ (*Governing Board*)

- یہ ڈسٹرکٹ کا سب سے اہم فیصلہ ساز ادارہ ہوتا ہے۔
- ارکان یا تو عوام کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں یا کسی اعلیٰ حکومتی ادارے (جیسے کاؤنٹی یا ریاست) کے ذریعے مقرر کیے جاتے ہیں۔
- یہ پالیسیاں بناتا ہے، بجٹ منظور کرتا ہے، اور ڈسٹرکٹ کی مجموعی نگرانی کرتا ہے۔

2۔ ایگزیکٹو/ایڈمنسٹریٹر

- بورڈ کے تحت ایک ایگزیکٹو آفیسر یا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جاتا ہے۔
- یہ روزمرہ کے انتظامی امور سنبھالتا ہے اور بورڈ کے فیصلوں پر عمل درآمد کراتا ہے۔

3۔ مالیاتی نظام (*Financial Structure*)

اسپیشل ڈسٹرکٹس اپنے مالی وسائل مختلف ذرائع سے حاصل کرتے ہیں، جیسے:

- پراپرٹی ٹیکس

- سروس فیس (مثلاً پانی یا بجلی کے بل)
- گرانٹس (ریاستی یا وفاقی حکومت سے)
- بانڈز (*Bonds*) جاری کرنا

4۔ خود مختاری (*Autonomy*)

- کئی اسپیشل ڈسٹرکٹس کو قانونی اور مالیاتی خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔
- یہ اپنے فیصلے خود کر سکتے ہیں، اگرچہ بعض اوقات ریاستی یا کاؤنٹی نگرانی بھی موجود ہوتی ہے۔

10.7.2 خصوصی اضلاع کے فرائض (*Functions of Special Districts*)

یہ اضلاع مخصوص خدمات کی فراہمی کے لیے قائم کیے جاتے ہیں، جن میں درج ذیل نمایاں ہیں:

1۔ پانی اور سیوریج سروسز

- صاف پانی کی فراہمی
- نکاسی آب (*sewage treatment*) کا انتظام

2۔ ٹرانسپورٹ سروسز

- بس، میٹرو، یا علاقائی ٹرانزٹ سسٹم کا انتظام
- سڑکوں اور پلوں کی دیکھ بھال

3۔ فائر پروٹیکشن اور ایمرجنسی سروسز

- آگ بجھانے کی خدمات
- ہنگامی حالات میں امداد فراہم کرنا

4۔ تعلیم (*School Districts*)

- اسکول ڈسٹرکٹس کے ذریعے تعلیم کا انتظام
- نصاب کے نفاذ اور اسکولوں کی دیکھ بھال

5۔ بجلی اور یوٹیلیٹی سروسز

- بجلی، گیس، یا دیگر یوٹیلیٹی خدمات کی فراہمی
- بعض علاقوں میں عوامی یوٹیلیٹی ڈسٹرکٹس قائم ہوتے ہیں

6۔ماحولیاتی اور وسائل کا انتظام

- پانی کے ذخائر، جنگلات، اور دیگر قدرتی وسائل کی حفاظت
- سیلاب کنٹرول (*Flood Control*) اور آبپاشی

10.8 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- امریکہ کی وفاقی اور ریاستی حکومتوں کی مختصر جانکاری حاصل کی۔
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں میونسپل حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔

10.9 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

نظریۂ تفریقِ اختیارات (*Separation of Powers*)

معروف فرانسیسی فلسفی مانٹسکیو (*Montesquieu*) نے اپنی تصنیف (1748) *The Spirit of the Laws* میں نظریۂ تفریقِ اختیارات کا فلسفہ پیش کیا جس میں یہ تجویز پیش کی کہ عوام پر حکومت کے ظلم و بربریت کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکومتی اختیار کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ یعنی قانون سازی کی ذمہ داری مقننہ کے سپرد کر دی جائے، مقننہ کے منظور شدہ قانون کو عاملہ نافذ کرنے کا عمل انجام دے اور عدلیہ اس بات کا تعین کرے کہ مقننہ کی قانون سازی اور عاملہ کے نفاذ قانون کی آئین کے ساتھ کیا مطابقت اور جواز ہے۔ مانٹسکیو (1689-1755) کے نظریۂ تفریقِ اختیارات کے بعد حکومت میں عاملہ کے علاحدہ وجود کو سمجھا اور محسوس کیا جانے لگا۔ لہٰذا، صدر عاملہ کے معنی سے واقفیت حاصل کرنے سے پہلے یہ لازم ہے کہ حکومت کی عاملہ شاخ کے معنی و مفہوم کو سمجھا جائے۔

10.10 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

10.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔امریکہ میں حکومتی اختیار کتنی سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(*a*) دو (*b*) تین

(c) چار (d) پانچ

2۔امریکہ میں سب سے بڑی مقامی انتظامی اکائی کیا ہے؟

(a) میونسپل حکومت (b) کاؤنٹی حکومت

(c) ٹاؤن شپ حکومت (d) خصوصی اضلاع

3۔امریکہ میں شہری علاقوں کی مقامی انتظامی اکائی کیا ہے؟

(a) میونسپل حکومت (b) کاؤنٹی حکومت

(c) ٹاؤن شپ حکومت (d) خصوصی اضلاع

4۔امریکہ میں خصوصی مقصد کے لیے قائم کی جانے والی مقامی حکومت کیا ہے؟

(a) میونسپل حکومت (b) کاؤنٹی حکومت

(c) ٹاؤن شپ حکومت (d) خصوصی اضلاع

5۔امریکہ میں کس طرح کا سیاسی نظام موجود ہے؟

(a) پارلیمانی نظام (b) صدارتی نظام

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

6۔خود مختار ریاستی حکومتوں کی بنیاد امریکی آئین کی کس ترمیم کے ذریعہ رکھی گئی؟

(a) 8ویں (b) 9ویں

(c) 10ویں (d) 11ویں

7۔امریکہ کی ریاساتی عدلیہ میں درج ذیل میں کیا موجود نہیں ہوتا ہے؟

(a) ٹرائل کورٹ (b) اپیلیٹ کورٹ

(c) ہائی کورٹ آف اسٹیٹ (d) سپریم کورٹ آف اسٹیٹ

8۔درج ذیل میں امریکی مقامی حکومت کا ادارہ نہیں ہے؟

(a) کاؤنٹی حکومت (b) میونسپل حکومت

(c) خصوصی اضلاع (d) یہ سبھی مقامی حکومت کے ادارے ہیں۔

9۔ میئر امریکی مقامی حکومت کے کس ادارے کا حصہ ہوتا ہے؟

(a) کاؤنٹی حکومت (b) میونسپل حکومت

(c) خصوصی اضلاع (d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سٹی منیجر امریکی مقامی حکومت کے کس ادارے کا حصہ ہوتا ہے؟

(a) کاؤنٹی حکومت (b) میونسپل حکومت

(c) خصوصی اضلاع (d) ان میں سے کوئی نہیں

10.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کی ساخت بیان کیجیے۔
2. امریکہ میں میونسپل حکومت کے فرائض لکھیے۔
3. امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. امریکہ میں خصوصی اضلاع کے فرائض لکھیے۔
5. امریکہ کی ریاستی حکومتوں اور مقامی حکومتوں کے تعلق کو بیان کیجیے۔

10.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں میونسپل حکومت کی ساخت اور فرائض بیان کیجیے۔
2. امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کی ساخت اور فرائض کی وضاحت کیجیے۔
3. امریکہ میں خصوصی اضلاع کی ساخت اور فرائض لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(b)	3۔	(c)	4۔	(d)	5۔	(b)
6۔	(c)	7۔	(c)	8۔	(d)	9۔	(b)	10۔	()

اکائی 11–امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پس منظر

(Financial Perspective of Local Governemnt in the US)

اکائی کے اجزا:

11.0	تمہید
11.1	مقاصد
11.2	امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ
11.3	امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو
11.4	امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو
11.5	امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کے مالیاتی پہلو
11.6	امریکہ میں خصوصی اضلاع کے مالیاتی پہلو
11.7	اکتسابی نتائج
11.8	کلیدی الفاظ
11.9	نمونہ امتحانی سوالات
11.9.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
11.9.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
11.9.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

11.0 تمہید *(Introduction)*

امریکہ میں مقامی حکومتوں (*Local Governments*) کا مالیاتی نظام (*Financial Perspective*) ایک نہایت اہم اور پیچیدہ پہلو ہے، کیونکہ یہی نظام ان حکومتوں کو اپنے فرائض انجام دینے کے لیے وسائل فراہم کرتا ہے۔ امریکہ میں مقامی حکومتوں میں شہری حکومتیں (*Municipalities*)، کاؤنٹی حکومتیں (*Counties*)، ٹاؤن شپ (*Townships*) اور خصوصی اضلاع (*Special Districts*) شامل ہیں۔ ان سب کا مالیاتی ڈھانچہ مختلف ذرائع آمدنی، اخراجات، بجٹ سازی اور مالی نظم و نسق پر مشتمل ہوتا ہے۔

امریکہ میں مقامی حکومتوں کا مالیاتی نظام ایک مضبوط اور متنوع ڈھانچے پر مبنی ہے، جس میں ٹیکس، گرانٹس، فیس اور قرض جیسے ذرائع شامل ہیں۔ یہ نظام نہ صرف مقامی سطح پر خدمات کی فراہمی کو ممکن بناتا ہے بلکہ اقتصادی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تاہم، مالیاتی چیلنجز اور وسائل کی کمی اس نظام کے لیے مستقل مسائل ہیں، جنہیں مؤثر پالیسی سازی اور انتظامی اصلاحات کے ذریعے حل کیا جاتا ہے۔

11.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کا عمومی جائزہ لیں گے۔
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- امریکہ میں خصوصی اضلاع کا مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔

11.2 امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو: ایک عمومی جائزہ

(Financial Perspective of Local Govt. in the US: A General Perspective)

A۔ آمدنی کے ذرائع (*Sources of Revenue*)

مقامی حکومتوں کی آمدنی کئی اہم ذرائع سے حاصل ہوتی ہے:

1۔ ٹیکس (*Taxes*): یہ سب سے بڑا ذریعہ آمدنی ہے۔ یہ ٹیکس مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں۔

- پراپرٹی ٹیکس (*Property Tax*): یہ مقامی حکومتوں کا بنیادی اور سب سے اہم ٹیکس ہے، جو جائیداد (زمین و مکان) پر لگایا جاتا ہے۔
- سیلز ٹیکس (*Sales Tax*): کچھ ریاستوں میں مقامی حکومتیں اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس وصول کرتی ہیں۔
- انکم ٹیکس (*Income Tax*): چند شہروں میں (جیسے نیویارک) مقامی انکم ٹیکس بھی لیا جاتا ہے۔

2۔ فیس اور چارجز (*Fees and Charges*)

- پانی، بجلی، سیوریج، کچرا اٹھانے کی خدمات
- لائسنس فیس (مثلاً ڈرائیونگ یا بزنس لائسنس)

- پارکنگ فیس اور جرمانے

3۔ حکومتی گرانٹس (*Intergovernmental Grants*)

مقامی حکومتوں کو اعلیٰ سطح کی حکومتوں سے مالی مدد ملتی ہے:

- وفاقی حکومت سے ملنے والی گرانٹس
- ریاستی حکومتوں سے حاصل ہونے والی فنڈنگ

یہ گرانٹس اکثر مخصوص منصوبوں جیسے تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر کے لیے ہوتی ہیں۔

4۔ دیگر ذرائع (*Other Revenues*)

- جرمانے (*Fines*)
- جائیداد کا کرایہ
- سرکاری سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا منافع

B۔ اخراجات (*Expenditures*)

مقامی حکومتیں مختلف شعبوں پر اخراجات کرتی ہیں:

- تعلیم (*Education*)—اسکولوں کی فنڈنگ
- پبلک سیفٹی (*Public Safety*)—پولیس، فائر بریگیڈ
- انفراسٹرکچر (*Infrastructure*)—سڑکیں، پل، پانی کی فراہمی
- صحت عامہ (*Public Health*)
- سماجی خدمات (*Social Services*)

C۔ بجٹ سازی (*Budgeting Process*)

مقامی حکومتیں سالانہ بجٹ تیار کرتی ہیں جس میں:

- آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔
- عوامی نمائندے (مثلاً سٹی کونسل) بجٹ کی منظوری دیتے ہیں۔
- شفافیت اور عوامی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

D۔مالیاتی نظم ونسق (*Financial Management*)

مقامی حکومتیں اپنے مالی معاملات کو منظم کرنے کے لیے:

- اکاؤنٹنگ سسٹم استعمال کرتی ہیں۔
- آڈٹ (*Audit*) کرواتی ہیں۔
- مالیاتی رپورٹنگ کرتی ہیں۔

یہ عمل شفافیت (*Transparency*) اور جوابدہی (*Accountability*) کو یقینی بناتا ہے۔

E۔قرض اور بانڈز (*Public Debt and Bonds*)

بڑے منصوبوں کے لیے مقامی حکومتیں قرض لیتی ہیں:

- میونسپل بانڈز (*Municipal Bonds*) جاری کیے جاتے ہیں۔
- یہ بانڈز سرمایہ کاروں کو فروخت کیے جاتے ہیں۔
- ان سے حاصل شدہ رقم انفراسٹرکچر اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوتی ہے۔

F۔مالیاتی چیلنجز (*Financial Challenges*)

مقامی حکومتوں کو کئی مسائل کا سامنا ہوتا ہے:

- آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن
- معاشی بحران (*Economic Recession*)
- بڑھتی ہوئی آبادی اور خدمات کی مانگ
- وفاقی اور ریاستی گرانٹس میں کمی

G۔مالیاتی خود مختاری (*Fiscal Autonomy*)

امریکہ میں مقامی حکومتوں کو کافی حد تک مالی خود مختاری حاصل ہے، لیکن:

- ان کے اختیارات ریاستی قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔
- ہر ریاست میں قوانین مختلف ہوتے ہیں۔

11.3 امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو

(Financial Perspective of County Government in the US)

امریکہ میں کاؤنٹی حکومت (*County Government*) مقامی حکومت کی ایک اہم سطح ہے، اور اس کا مالیاتی نظام (*Financial Perspective*) خاص طور پر علاقائی خدمات کی فراہمی، مالی خود مختاری، اور ریاستی کنٹرول کے درمیان توازن پر مبنی ہوتا ہے۔ کاؤنٹی حکومت کے مختلف مالیاتی پہلو درج ذیل ہیں:

A۔ آمدنی کے ذرائع (*Sources of Revenue*)

کاؤنٹی حکومتیں مختلف ذرائع سے مالی وسائل حاصل کرتی ہیں:

1۔ پراپرٹی ٹیکس (*Property Tax*)

پراپرٹی ٹیکس کاؤنٹی حکومت کا سب سے اہم اور بنیادی ذریعہ آمدنی ہے۔ یہ زمین اور عمارات کی قیمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی اسکولوں کی تعمیر، پولیس اور جیل کے انتظام اور سڑکوں کی دیکھ بھال میں استعمال ہوتی ہے۔

2۔ سیلز ٹیکس (*Sales Tax*)

امریکہ میں بعض کاؤنٹی حکومتوں کو سیلز ٹیکس لگانے کا اختیار ہوتا ہے۔ یہ ریاستی قوانین کے تابع ہوتا ہے۔

3۔ فیس اور سروس چارجز (*Fees & Service Charges*)

اس طرح کی آمدنی کاؤنٹی حکومتوں کو درج ذیل سے حاصل ہوتی ہے:

- عدالتوں کی فیس
- لائسنس فیس (بزنس، گاڑی وغیرہ)
- ریکارڈنگ فیس (زمین کی رجسٹری)

4۔ بین الحکومتی گرانٹس (*Intergovernmental Grants*)

کاؤنٹی حکومتوں کو درج ذیل ذرائع سے مالی مدد ملتی ہے:

- امریکہ کی وفاقی حکومت سے
- امریکہ کی متعلقہ ریاستی حکومتوں سے

اس طرح کی گرانٹس مختلف مقاصد کے لیے فراہم کی جاتی ہے جیسے صحت کے پروگرام کے نفاذ کے لیے اور دیگر سماجی فلاحی اسکیموں کے لیے۔

5۔ دیگر ذرائع (*Other Revenues*)

کاؤنٹی حکومت کی آمدنی کے دیگر ذرائع درج ذیل ہیں:

- جرمانے (*Fines*)
- سرکاری جائیداد سے حاصل ہونے والا کرایہ
- سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی

B۔ اخراجات (*Expenditures*)

کاؤنٹی حکومتوں کے اخراجات عام طور پر شہری حکومتوں سے مختلف اور زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔ اخراجات کے اہم شعبے درج ذیل ہیں:

1۔ قانون وانصاف (*Judicial System*)

- عدالتیں
- جیل اور اصلاحی ادارے

2۔ پبلک سیفٹی (*Public Safety*)

- شیرف آفس (*Sheriff Department*)

3۔ صحت عامہ (*Public Health*)

- ہسپتال
- ویکسینیشن پروگرام

4۔ سماجی خدمات (*Social Services*)

- غریبوں کی مدد
- بچوں اور بزرگوں کی دیکھ بھال

5۔ انفراسٹرکچر (*Infrastructure*)

- دیہی سڑکیں
- پل

C۔ بجٹ سازی کا عمل (*Budgeting Process*)

کاؤنٹی حکومت میں بجٹ سازی ایک منظم اور قانونی عمل ہوتا ہے۔ اس میں درج ذیل مراحل آتے ہیں:

- بجٹ کی تیاری (*Preparation*) — کاؤنٹی ایگزیکٹو یا ایڈمنسٹریٹر
- بجٹ کا جائزہ (*Review*) — کاؤنٹی کمیشنرز
- بجٹ کی منظوری (*Approval*)
- بجٹ کا نفاذ (*Execution*)
- بجٹ کا آڈٹ (*Audit*)

D۔ مالیاتی انتظام (*Financial Management*)

کاؤنٹی حکومتیں اپنے مالی نظام کو مستحکم رکھنے کے لیے جدید اکاؤنٹنگ سسٹم استعمال کرتی ہیں، باقاعدہ آڈٹ کرواتی ہیں اور مالیاتی رپورٹنگ کرتی ہیں۔ اس سے متعلق اہم ادارہ *Governmental Accounting Standards Board* ہے جو اکاؤنٹنگ کے اصول وضع کرتا ہے اور مالیاتی ینتظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

E۔ قرض اور بانڈز (*Debt and Bonds*)

کاؤنٹی حکومتیں بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لیے میونسپل بانڈز (*Municipal Bonds*) جاری کرتی ہیں اور قرض لے کر انفراسٹرکچر بناتی ہیں۔ یہ بانڈ دو طرح کے ہوتے ہیں:

- *General Obligation Bonds*
- *Revenue Bonds*

F۔ مالیاتی چیلنجز (*Financial Challenges*)

کاؤنٹی حکومتوں کو کئی مسائل درپیش ہوتے ہیں جس میں درج ذیل اہم ہیں:

- دیہی علاقوں میں کم ٹیکس آمدنی
- بڑھتے ہوئے سماجی فلاح کے اخراجات
- معاشی بحران کا اثر
- ریاستی قوانین کی پابندیاں

G۔ مالیاتی خود مختاری اور ریاستی کنٹرول

کاؤنٹی حکومتیں مکمل خود مختار نہیں ہوتی ہیں۔ *Dillon's Rule* کے مطابق ان کے اختیارات محدود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ *Home Rule* کے مطابق کچھ ریاستوں کو محدود مالیاتی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

لہٰذا، امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کا مالیاتی نظام ایک *multi-source* اور *regulated framework* ہے، جس میں ٹیکس، گرانٹس، فیس اور قرض شامل ہیں۔ یہ نظام عوامی خدمات کی فراہمی کو ممکن بناتا ہے، خاص طور پر دیہی اور نیم شہری علاقوں میں یہ بہت موثر ہے۔ تاہم، وسائل کی کمی، بڑھتے اخراجات، اور ریاستی کنٹرول اس کے اہم چیلنجز ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے مؤثر مالی نظم و نسق اور پالیسی سازی ضروری ہے۔

11.4 امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو

(Financial Perspective of Municipal Government in the US)

امریکہ میں میونسپل گورنمنٹ (*Municipal Government*) یعنی شہری/بلدیاتی حکومت کا مالیاتی نظام نہایت منظم، متنوع اور مقامی خود مختاری پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد شہری سطح پر خدمات (جیسے پانی، صفائی، پولیس، تعلیم وغیرہ) کی فراہمی کے لیے مستحکم مالی وسائل پیدا کرنا اور ان کا مؤثر استعمال کرنا ہے۔

A۔ آمدنی کے ذرائع (*Sources of Revenue*)

میونسپل حکومتیں اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے مختلف ذرائع سے آمدنی حاصل کرتی ہیں، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

1۔ پراپرٹی ٹیکس (*Property Tax*)

- میونسپل حکومت کی آمدنی میں یہ سب سے اہم اور بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔
- یہ ٹیکس شہریوں کی جائیداد (گھر، دکان، زمین) پر لگایا جاتا ہے۔
- اس کی شرح مقامی حکومت خود طے کرتی ہے اور ریاستی یا وفاقی حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔

2۔ سیلز ٹیکس (*Sales Tax*)

- کچھ ریاستوں میں بلدیاتی حکومتیں خرید و فروخت پر ٹیکس لگاتی ہیں۔
- یہ ریاستی حکومت کے ساتھ مشترکہ بھی ہو سکتا ہے۔

3۔ فیس اور چارجز (*Fees & Charges*)

- پانی، سیوریج، پارکنگ، لائسنس، بلڈنگ پرمٹ وغیرہ کی فیس۔
- "*User Charges*" کہلاتے ہیں، یعنی جو سروس استعمال کرے وہی ادائیگی کرے۔

4۔ گرانٹس (*Grants*)

- ریاستی اور وفاقی حکومت کی طرف سے مالی امداد۔
- خاص منصوبوں (مثلاً تعلیم، ٹرانسپورٹ) کے لیے دی جاتی ہے۔

5۔ بانڈز (*Municipal Bonds*)

- بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لیے قرض لینے کا طریقہ۔
- عوام یا سرمایہ کاروں کو بانڈ جاری کیے جاتے ہیں۔

B۔ اخراجات (*Expenditures*)

میونسپل حکومت کے اخراجات بنیادی طور پر عوامی خدمات پر ہوتے ہیں جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- عوامی تحفظ (*Public Safety*): پولیس، فائر بریگیڈ، ایمرجنسی سروسز۔
- بنیادی سہولیات (*Public Utilities*): پانی، سیوریج، بجلی، کچرا اٹھانا۔
- تعلیم (*Education*): بعض علاقوں میں اسکولوں کی مالی ذمہ داری بھی میونسپلٹی پر ہوتی ہے۔
- انفراسٹرکچر (*Infrastructure*): سڑکیں، پل، پارکس، ٹرانسپورٹ۔
- انتظامی اخراجات (*Administrative Expenses*): سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، دفاتر کے اخراجات۔

C۔ بجٹ سازی (*Budgeting Process*)

ہر سال میونسپل حکومت سالانہ بجٹ تیار کرتی ہے۔ اس میں آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ بجٹ سازی میں عوامی مشاورت اور سٹی کونسل کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ بجٹ سازی کے دوران بجٹ کو متوازن رکھنا (*Balanced Budget*) اکثر قانونی تقاضا ہوتا ہے۔

D۔ مالیاتی چیلنجز (*Financial Challenges*)

میونسپل حکومتوں کو کئی مسائل کا سامنا ہوتا ہے:

- آمدنی میں عدم استحکام (مثلاً پراپرٹی ویلیو کم ہونا)
- بڑھتے ہوئے اخراجات (خصوصاً انفراسٹرکچر اور پنشن)
- ریاستی/وفاقی گرانٹس میں کمی
- قرض کا بوجھ (*Debt Burden*)

E۔ مالیاتی انتظام (*Financial Management*)

مالیاتی انتظام میں شفافیت (*Transparency*) اور احتساب (*Accountability*) پر زور دیا جاتا ہے۔ اس نظام کو بہتر بنانے کے لیے آڈٹ سسٹم موجود ہوتا ہے اور اس عمل میں طویل مدتی منصوبہ بندی (*Long-term Financial Planning*) کی جاتی ہے۔

11.5 امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کے مالیاتی پہلو

(Financial Perspective of Township Government in the US)

عزیز طلبا، آپ گزشتہ اکائی میں پڑھ چکے ہیں کہ امریکہ میں ٹاؤن شپ گورنمنٹ (*Township Government*) ایک مقامی (*local*) سطح کی حکومت ہوتی ہے، جو خاص طور پر *United States* کی چند ریاستوں (مثلاً مڈ ویسٹ اور نارتھ ایسٹ) میں فعال ہے۔ اس کا مالیاتی نظام میونسپل حکومت کے مقابلے میں سادہ ہوتا ہے، لیکن پھر بھی یہ مقامی خدمات کی فراہمی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔

A۔ آمدنی کے ذرائع (*Sources of Revenue*)

ٹاؤن شپ حکومتوں کے مالی وسائل محدود مگر متنوع ہوتے ہیں۔ یہ وسائل درج ذیل ہیں:

1۔ پراپرٹی ٹیکس (*Property Tax*)

- سب سے اہم اور بنیادی ذریعہ آمدنی
- زمین اور جائیداد پر عائد کیا جاتا ہے
- ٹاؤن شپ کی مالی خود مختاری کا بنیادی ستون

2۔ ریاستی گرانٹس (*State Grants*)

- ریاستی حکومت کی طرف سے مالی امداد
- خاص طور پر سڑکوں، تعلیم یا فلاحی منصوبوں کے لیے

3۔ فیس اور سروس چارجز (*Fees & Charges*)

لائسنس، اجازت نامے (*permits*)، اور دیگر خدمات کی فیس

مثال: بلڈنگ پرمٹ، قبرستان کی دیکھ بھال، ویسٹ مینجمنٹ

4۔ انٹر گورنمنٹل ریونیو (*Intergovernmental Revenue*)

- کاؤنٹی یا ریاستی سطح سے ملنے والی فنڈنگ
- مشترکہ منصوبوں کے لیے

5۔ محدود قرض (*Limited Borrowing*)

- ٹاؤن شپ حکومتیں عام طور پر کم قرض لیتی ہیں
- اگر لیں تو چھوٹے ترقیاتی منصوبوں کے لیے

B۔ اخراجات (*Expenditures*)

ٹاؤن شپ کے اخراجات زیادہ تر بنیادی اور دیہی نوعیت کی خدمات پر ہوتے ہیں:

- سڑکوں کی دیکھ بھال (*Road Maintenance*): دیہی اور مقامی سڑکوں کی مرمت اور صفائی
- عوامی تحفظ (*Public Safety*): بعض ٹاؤن شپ میں پولیس یا فائر سروسز
- اکثر یہ خدمات کاؤنٹی کے ساتھ مشترکہ ہوتی ہیں۔
- عمومی خدمات (*General Services*): ویسٹ مینجمنٹ، قبرستان کی دیکھ بھال، کمیونٹی سہولیات
- انتظامی اخراجات: ٹاؤن شپ آفس، ملازمین کی تنخواہیں

C۔ بجٹ سازی (*Budgeting*)

ٹاؤن شپ حکومت سالانہ بجٹ تیار کرتی ہے۔ بجٹ عموماً چھوٹا اور سادہ ہوتا ہے۔ اس بجٹ کو عوامی اجلاس (*Town Meeting*) میں منظوری دی جاتی ہے۔ بجٹ سازی میں کئی جگہوں پر براہ راست عوام کی شرکت (*Direct Democracy*) ہوتی ہے۔

D۔ مالیاتی چیلنجز (*Challenges*)

ٹاؤن شپ حکومت کے سامنے درج ذیل چیلنجز ہوتے ہیں:

- ٹاؤن شپ حکومت محدود ٹیکس بیس
- آبادی کم ہونے کی وجہ سے آمدنی کم ہوتی ہے
- ریاستی انحصار
- گرانٹس پر زیادہ انحصار
- بڑھتی ضروریات
- انفراسٹرکچر اور خدمات کی مانگ میں اضافہ
- وسائل کی کمی
- بڑے منصوبوں کے لیے فنڈز کی قلت

E۔مالیاتی انتظام(*Financial Management*)

ٹاؤن شپ حکومت میں مالیاتی انتظام کے تحت اخراجات پر سخت کنٹرول رکھا جاتا ہے۔شفافیت اور عوامی نگرانی زیادہ ہوتی ہے۔اور مالیاتی منصوبہ بندی چھوٹے پیمانے پر ہوتی ہے۔

11.6 امریکہ میں خصوصی اضلاع کا مالیاتی پہلو

(Financial Perspective of Special Districts in the US)

عزیز طلبا،امریکہ میں خصوصی اضلاع(*Special Districts*)ایسی مقامی سرکاری اکائیاں ہوتی ہیں جو کسی خاص مقصد یا سروس(مثلاً پانی، ٹرانسپورٹ، فائر پروٹیکشن،اسکول وغیرہ)کے لیے قائم کی جاتی ہیں۔یہ عمومی بلدیاتی حکومتوں(*municipalities*)سے مختلف ہوتی ہیں کیونکہ ان کا دائرہ کار محدود مگر فنکشنل طور پر انتہائی مخصوص ہوتا ہے۔یہ نظام *United States* میں مقامی خدمات کی مؤثر فراہمی کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔

A۔آمدنی کے ذرائع(*Sources of Revenue*)

خصوصی اضلاع کے مالی وسائل ان کی نوعیت کے مطابق مختلف ہوتے ہیں:

1۔ مخصوص ٹیکس(*Dedicated Taxes*)

- یہ پراپرٹی ٹیکس یا سیلز ٹیکس کا ایک مخصوص حصہ ہوتا ہے اور صرف اسی خدمت کے لیے مختص(*earmarked*)ہوتا ہے۔

2۔یوزر فیس(*User Fees*)

- جو افراد یا ادارے مخصوص اضلاع کی خدمات کا استعمال کرتے ہیں وہ اس رقم کی ادائیگی کرتے ہیں۔
- مثال: پانی کا بل، بجلی،ٹول ٹیکس

3۔سروس چارجز(*Service Charges*)

- مخصوص اضلاع مخصوص سہولت کے بدلے یہ چارجز عائد کرتے ہیں۔
- مثال: ویسٹ مینجمنٹ، سیوریج فیس

4۔ گرانٹس اور سبسڈیز(*Grants & Subsidies*)

- گرانٹس اور سبسڈیز کے تحت خصوصی اضلاع کو ریاستی یا وفاقی حکومت سے مالی امداد حاصل ہوتی ہے۔
- یہ خاص طور پر انفراسٹرکچر یا پبلک سروسز کے لیے حاصل ہوتی ہے۔

5۔ بانڈز (Special District Bonds)

- یہ بانڈز بڑے منصوبوں (مثلاً ڈیم، ٹرانسپورٹ سسٹم) کے لیے قرض کی شکل میں ہوتے ہیں اور سرمایہ کاروں کو یہ بانڈ جاری کیے جاتے ہیں

B۔ اخراجات (Expenditures)

خصوصی اضلاع کے اخراجات مکمل طور پر مخصوص سروس سے متعلق ہوتے ہیں:

- سروس کی فراہمی (Service Delivery): پانی کی فراہمی، بجلی، ٹرانسپورٹ، فائر سروسز۔
- انفراسٹرکچر کی تعمیر و مرمت: پائپ لائنز، سڑکیں، ڈیم، پاور پلانٹس۔
- آپریشنل اخراجات: عملے کی تنخواہیں، مشینری، مین ٹیننس۔
- قرض کی واپسی (Debt Servicing): جاری کیے گئے بانڈز کی ادائیگی۔

C۔ بجٹ سازی (Budgeting Process)

ہر خصوصی ضلع کا اپنا الگ سالانہ بجٹ بناتا ہے۔ خصوصی اضلاع میں بجٹ خدمات کی نوعیت اور آمدنی کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ بجٹ سازی میں بعض اوقات منتخب بورڈ یا مقررہ اتھارٹی اس کی منظوری دیتی ہے۔ مالی نظم وضبط عموماً زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ فنڈز مخصوص مقصد کے لیے ہوتے ہیں۔

D۔ مالیاتی چیلنجز (Financial Challenges)

محدود دائرہ کار: آمدنی صرف مخصوص سروس سے وابستہ ہوتی ہے

ریونیو میں اتار چڑھاؤ: یوزر فیس پر زیادہ انحصار ہونے کی وجہ سے

قرض کا بوجھ: بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے باعث

احتساب کے مسائل: بعض اوقات عوامی نگرانی کم ہوتی ہے کیونکہ یہ عمومی حکومت کا حصہ نہیں ہوتے

E۔ مالیاتی انتظام (Financial Management)

خصوصی اضلاع کے مالیاتی انتظام میں درج ذیل اہم ہیں:

- Earmarked Funds: فنڈز صرف مخصوص مقصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان فنڈز کو مختص فنڈز کہا جاتا ہے۔
- Cost Recovery Model: اس کے تحت اخراجات کو یوزر فیس کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- کارکردگی پر مبنی بجٹ (Performance-based budgeting)

- باقاعدہ آڈٹ اور مالیاتی رپورٹنگ

11.7 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کا عمومی جائزہ لیا۔
- امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- امریکہ میں خصوصی اضلاع کا مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔

11.8 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

ڈِلن کا اصول (*Dillon's Rule*)

Dillon's Rule (ڈِلن کا اصول) امریکہ میں مقامی حکومتوں (*Local Governments*) کی قانونی حیثیت اور اختیارات کو سمجھنے کا ایک بنیادی اصول ہے۔ یہ اصول اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مقامی حکومتیں خود مختار نہیں ہوتیں بلکہ ان کے اختیارات ریاستی حکومت سے آتے ہیں۔ یہ اصول 19ویں صدی کے ایک جج *John Forrest Dillon* نے پیش کیا، اور آج بھی *United States* کی کئی ریاستوں میں اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

11.9 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

11.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ امریکہ میں مقامی حکومت کی آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟

(*a*) ٹیکس (*b*) گرانٹس

(*c*) فیس اور چارجز (*d*) یہ سبھی

2۔ امریکہ میں مقامی حکومت کے اخراجات کہاں نہیں ہوتے ہیں؟

(*a*) عوامی علیم (*b*) عوامی تحفظ کے اقدامات

(c) جنگی خدمات (d) صحت عامہ

3۔امریکہ میں مقامی حکومت کو مالیاتی گرانٹس کہاں سے ملتے ہیں؟

(a) وفاقی حکومت سے (b) ریاستی حکومت سے

(c) بین الاقوامی ذرائع سے (d) یہ سبھی

4۔امریکہ میں مقامی حکومت کے اختیارات کو محدود کرنے والا اصول کیا ہے؟

(a) ڈلن کا اصول (b) ولیم کا اصول

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔امریکہ میں میونسپل حکومت کے تناظر میں 'یوزر چارج' کیا ہوتا ہے؟

(a) بیرونی امداد (b) خدمات کے استعمال کی فیس

(c) وفاقی امداد (d) یہ سبھی

6۔امریکہ میں مقامی حکومت کے سامنے کیا چیلنج ہے؟

(a) آمدنی میں عدم استحکام (b) بڑھتے اخراجات

(c) گرانٹس میں کمی (d) یہ سبھی

7۔ٹاؤن شپ حکومتوں کو بین الحکومتی آمدنی کن منصوبوں کے لیے حاصل ہوتی ہے؟

(a) مشترکہ منصوبوں کے لیے (b) منفرد منصوبوں کے لیے

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔درج ذیل میں ٹاؤن شپ حکومت کی بجٹ سازی سے متعلق ہے:

(a) *Town Meeting* (b) *Direct Democracy*

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

9۔امریکہ میں خصوصی اضلاع کی آمدنی کا کیا ذریعہ ہے؟

(a) مخصوص ٹیکس (b) یوزر فیس

(c) سروس چارج (d) یہ سبھی

10۔امریکہ میں خصوصی اضلاع کے مالیاتی انتظام سے متعلق ہے:

(a) *Earmarked Funds* (b) *Cost Recovery Model*

(c) *Performance Budgeting* (d) یہ سبھی

11.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کو مختصراً بیان کیجیے۔
2. امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو بیان کیجیے۔
4. امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومت کے مالیاتی پہلو کی وضاحت کیجیے۔
5. امریکہ میں خصوصی اضلاع کے مالیاتی پہلو کو بیان کیجیے۔

11.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کی وضاحت کیجیے۔
2. امریکہ میں کاؤنٹی حکومت کے مالیاتی پہلو پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
3. امریکہ میں میونسپل حکومت کے مالیاتی پہلو کو بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ *(d)*	2۔ *(c)*	3۔ *(d)*	4۔ *(a)*	5۔ *(b)*
6۔ *(d)*	7۔ *(a)*	8۔ *(c)*	9۔ *(d)*	10۔ *(d)*

اکائی12–امریکہ کی مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز

(Challenges to Local Government in the United States)

اکائی کے اجزا:

12.0 تمہید

12.1 مقاصد

12.2 امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز

12.3 کاؤنٹی حکومت کو درپیش چیلنجز

12.4 میونسپل حکومت کو درپیش چیلنجز

12.5 ٹاؤن شپ حکومت کو درپیش چیلنجز

12.6 خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز

12.7 اکتسابی نتائج

12.8 کلیدی الفاظ

12.9 نمونہ امتحانی سوالات

12.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

12.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

12.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

12.0 تمہید (*Introduction*)

امریکہ میں مقامی حکومتیں (*Local Governments*) عوامی خدمات کی فراہمی اور جمہوری نظام کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں، لیکن انہیں متعدد اہم چیلنجز کا سامنا ہے جو ان کی کارکردگی اور مؤثریت کو متاثر کرتے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ مالی وسائل کی کمی اور ان کا غیر متوازن استعمال ہے۔ مقامی حکومتیں زیادہ تر پراپرٹی ٹیکس، سیلز ٹیکس، اور ریاستی و وفاقی گرانٹس پر انحصار کرتی ہیں، مگر یہ ذرائع اکثر ناکافی یا غیر مستقل ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی، شہری ضروریات، اور انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال کے اخراجات میں اضافے کے باعث بجٹ پر شدید دباؤ پڑتا ہے، جس سے ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔

ایک اور اہم چیلنج قانونی اور اختیارات کی حدود سے متعلق ہے۔ بہت سی ریاستوں میں *Dillon's Rule* نافذ ہے، جس کے تحت مقامی حکومتیں صرف وہی اختیارات استعمال کر سکتی ہیں جو ریاستی حکومت نے انہیں دیے ہوں۔ اس کے نتیجے میں مقامی سطح پر خود مختاری محدود ہو جاتی ہے اور فوری مسائل کے حل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف سطحوں (ریاستی، کاؤنٹی، اور میونسپل) کے درمیان اختیارات کا تصادم بھی پالیسی سازی اور عمل درآمد کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔

انفراسٹرکچر کی فرسودگی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ امریکہ کے بہت سے شہروں اور دیہی علاقوں میں سڑکیں، پل، پانی اور سیوریج کے نظام پرانے ہو چکے ہیں، جن کی مرمت اور جدید کاری کے لیے بھاری سرمایہ درکار ہے۔ محدود وسائل کے باعث ان منصوبوں کو مؤخر کیا جاتا ہے، جس سے عوامی سہولیات کا معیار متاثر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی مسائل جیسے موسمیاتی تبدیلی، آلودگی، اور قدرتی آفات بھی مقامی حکومتوں کے لیے نئے چیلنجز پیدا کر رہے ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے اضافی وسائل اور منصوبہ بندی درکار ہے۔

سماجی و اقتصادی عدم مساوات بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ مختلف علاقوں میں آمدنی، تعلیم، اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم کے باعث عوامی خدمات کی فراہمی میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ غریب علاقوں میں اسکول، صحت، اور دیگر سہولیات کا معیار کم ہوتا ہے، جبکہ امیر علاقوں میں یہ بہتر ہوتی ہیں۔ اس عدم توازن کو کم کرنا مقامی حکومتوں کے لیے ایک مشکل مگر ضروری ہدف ہے۔

انتظامی اور تکنیکی مسائل بھی مقامی حکومتوں کو درپیش ہیں۔ جدید دور میں ڈیجیٹل گورننس، ڈیٹا مینجمنٹ، اور شفافیت کے تقاضے بڑھ گئے ہیں، لیکن بہت سی مقامی حکومتیں ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے درکار وسائل اور مہارت سے محروم ہیں۔ اس کے علاوہ تربیت یافتہ عملے کی کمی، بیوروکریٹک پیچیدگیاں، اور سیاسی دباؤ بھی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔

آخر میں، عوامی توقعات میں اضافہ اور شفافیت و احتساب کا مطالبہ بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ شہری اب بہتر خدمات، فوری ردعمل، اور زیادہ شفاف نظام چاہتے ہیں، جس کے لیے مقامی حکومتوں کو اپنی کارکردگی اور حکمرانی کے معیار کو مسلسل بہتر بنانا پڑتا ہے۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود، مقامی حکومتیں امریکی جمہوریت کا بنیادی ستون ہیں، اور ان کی بہتری کے لیے مالی استحکام، ادارہ جاتی اصلاحات، اور مؤثر پالیسی سازی ناگزیر ہے۔

12.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔
- کاؤنٹی حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔
- میونسپل حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔
- ٹاؤن شپ حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔
- خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے۔

12.2 امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز

(General Challenges to Local Government in the US)

امریکہ میں مقامی حکومتیں عوام کو بنیادی خدمات فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم، امریکہ میں یہ ادارے متعدد پیچیدہ مالی، انتظامی، سیاسی اور سماجی چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں۔ ذیل میں ان چیلنجز کی تفصیلی وضاحت پیش کی جارہی ہے:

1۔ مالیاتی چیلنجز *(Fiscal Challenges)*

- محدود آمدنی کے ذرائع: مقامی حکومتیں زیادہ تر پراپرٹی ٹیکس پر انحصار کرتی ہیں، جو معاشی اتار چڑھاؤ سے متاثر ہوتا ہے۔ اگر جائیداد کی قیمتیں کم ہوں تو آمدنی بھی کم ہو جاتی ہے۔
- بڑھتے ہوئے اخراجات: مقامی حکومتوں کے اخراجات کا ڈائرہ مستقل بڑھتا جارہا ہے۔ ان امور میں انفراسٹرکچر کی مرمت، صحت و تعلیم کی سہولیات کی فراہمی، پبلک سیفٹی (پولیس، فائر سروسز) وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب اخراجات تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جبکہ آمدنی اسی رفتار سے نہیں بڑھتی۔
- قرض اور پنشن کا بوجھ: سبکدوش ملازمین کی پنشن اور صحت کے اخراجات مقامی بجٹ پر بڑا دباؤ ڈالتے ہیں، جس سے مالیاتی توازن متاثر ہوتا ہے۔

2۔ قانونی اور اختیاراتی مسائل *(Legal & Authority Issues)*

- محدود خود مختاری: بہت سی ریاستوں میں *Dillon's Rule* نافذ ہے، جس کے تحت مقامی حکومتوں کے اختیارات محدود ہوتے ہیں۔
- ریاستی مداخلت: امریکہ کی مقامی حکومتوں کے امور میں ریاستی حکومتوں کا دخل ہوتا ہے۔ یہ ٹیکس کی حد مقرر کرتی ہیں، قوانین نافذ کرتی ہیں اور مقامی فیصلوں میں بھی مداخلت کر سکتی ہیں۔ اس سے مقامی سطح پر فیصلہ سازی متاثر ہوتی ہے۔

3۔ شہری و دیہی تفاوت (*Urban–Rural Divide*)

- شہری مسائل: امریکہ کے مقامی حکومتی اداروں کے سامنے مختلف شہری مسائل ہیں جس میں آبادی کا دباؤ، ٹریفک، ہاؤسنگ، آلودگی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ مسائل اپنی نوعیت میں نئے نہیں ہیں بلکہ برسوں پرانے ہیں۔
- دیہی مسائل: دیہی مسائل میں وسائل کی کمی، کم ٹیکس بیس، بنیادی سہولیات کی قلت وغیرہ ہیں۔
- غور طلب ہے کہ دونوں علاقوں کے مسائل مختلف ہونے کی وجہ سے پالیسی سازی پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

4۔ معاشی عدم مساوات (*Economic Inequality*)

ترقی یافتہ ممالک میں بھی معاشی عدم مساوات ایک بڑا مسئلہ ہے۔ امریکہ مے مقامی علاقوں میں امیر اور غریب علاقوں کا فرق واضح ہے۔ امیر علاقوں میں زیادہ ٹیکس آمدنی ہوتی ہے جب کہ غریب علاقوں میں کم وسائل موجود ہوتے ہیں۔ وسائل کا یہ فقدان کم ٹیکس آمدنی کی وجہ سے بھی ہے۔ وسائل کی کمی فرق تعلیم، صحت اور دیگر خدمات کے معیار میں عدم مساوات پیدا کرتی ہے۔

5۔ عوامی شرکت اور اعتماد (*Public Participation & Trust*)

امریکہ کی مقامی حکومتوں میں کم عوامی شرکت پائی جاتی ہے۔ بہت سے شہری مقامی حکومت کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے، جس سے جمہوری عمل کمزور ہوتا ہے۔ اسی طرح وہاں اعتماد کا فقدان بھی بڑا مسئلہ ہے۔ مقامی نظم و نسق میں بد عنوانی کے واقعات اور شفافیت کی کمی عوامی اعتماد کو متاثر کرتے ہیں۔

6۔ ٹیکنالوجی اور جدید تقاضے (*Technological Challenges*)

امریکہ کی تکنیکی ترقی اس کے مقامی علاقوں کو متاثر کرنے میں کامیاب نہیں رہی ہے۔ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی کمی سے چھوٹے یا دیہی علاقوں میں جدید ٹیکنالوجی کا فقدان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سائبر سیکیورٹی خطرات کی وجہ سے حکومتی ڈیٹا کو ہیکنگ اور سائبر حملوں سے خطرہ لاحق رہتا ہے۔

7۔ ماحولیاتی اور قدرتی چیلنجز (*Environmental Challenges*)

امریکہ کے مقامی حکومتی ادارے ماحولیاتی چیلنجز سے وقتاً فوقتاً دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ ان مسائل میں موسمیاتی تبدیلی، سیلاب، جنگلاتی آگ، طوفان وغیرہ شامل ہیں۔ مقامی حکومتوں کو ان آفات سے نمٹنے کے لیے اضافی وسائل درکار ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان حکومتوں کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور فلاحی خدمات میں استعمال ہونے والے وسائل ماحولیاتی چیلنجز سے نمٹنے میں صرف ہو جاتے ہیں۔

8۔انتظامی مسائل (*Administrative Issues*)

امریکہ میں مقامی حکومتیں درج ذیل انتظامی مسائل کا سامنا کرتی ہیں:

- مہارت کی کمی: چھوٹے علاقوں میں تربیت یافتہ عملے کی کمی ہوتی ہے۔
- بیوروکریسی: یہ فیصلہ سازی میں تاخیر کرتی ہے اور معاملات میں پیچیدگی بڑھاتی ہے۔

12.3 کاؤنٹی حکومت کو درپیش چیلنجز (*Challenges to County Government*)

امریکہ میں کاؤنٹی گورنمنٹ (*County Government*) مقامی سطح پر انتظامی، عدالتی اور خدماتی ذمہ داریاں انجام دیتی ہے، لیکن اسے متعدد پیچیدہ چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ چیلنجز درج ذیل ہیں:

1۔مالیاتی مسائل (*Financial Constraints*)

کاؤنٹی حکومتوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ مالی وسائل کی کمی ہے۔ زیادہ تر آمدنی پراپرٹی ٹیکسے آتی ہے، جو معاشی حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ ریاستی اور وفاقی فنڈنگ میں کمی یا غیر یقینی صورتحال مالی دباؤ بڑھاتی ہے۔ بڑھتی ہوئی عوامی ضروریات کے مقابلے میں بجٹ محدود ہوتا ہے۔

2۔شہری اور دیہی فرق (*Urban–Rural Divide*)

کاؤنٹی علاقوں میں شہری اور دیہی آبادی کے درمیان نمایاں فرق ہوتا ہے۔ شہری علاقوں میں انفراسٹرکچر، صحت اور تعلیم کی زیادہ مانگ ہوتی ہے۔ دیہی علاقوں میں وسائل کی کمی اور خدمات تک رسائی محدود ہوتی ہے۔ اس عدم توازن کو برقرار رکھنا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے۔

3۔بڑھتی ہوئی آبادی اور خدمات کی طلب (*Population Explosion and Service Demands*)

آبادی میں اضافہ کاؤنٹی حکومتوں پر دباؤ ڈالتا ہے۔ صحت، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور پولیسنگ جیسی خدمات کی طلب بڑھتی ہے۔ محدود وسائل کے ساتھ زیادہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

4۔انتظامی پیچیدگیاں (*Administrative Complexity*)

کاؤنٹی حکومت کو مختلف اداروں کے ساتھ ہم آہنگی قائم کرنی پڑتی ہے جن میں ریاستی حکومت، بلدیاتی ادارے اور خصوصی اضلاع (*Special Districts*) وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو مختلف قوانین اور پالیسیوں کے درمیان توازن قائم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ تمام عوامل کاؤنٹی حکومت کی انتظامی پیچیدگی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔

5۔سیاسی دباؤاور قیادت کے مسائل (Problems related to Political Pressure and Leadership)

مقامی سیاست اکثر کاؤنٹی حکومت کے فیصلوں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ منتخب نمائندوں اور دفتر شاہی کے درمیان اختلافات پالیسی سازی کو متاثر کرتے ہیں۔ قیادت کی کمی یا غیر مؤثر قیادت کاؤنٹی اداروں کی ترقی کی رفتار کو سست کر دیتی ہے۔

6۔بنیادی ڈھانچہ کی دیکھ بھال (Look after of Infrastructure)

کاؤنٹی حکومت شہریوں کو مختلف بنیادی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ سڑکیں،پل، پانی کی فراہمی اور دیگر بنیادی سہولیات کی مرمت اور اپ گریڈنگ مہنگی ہوتی ہے۔ دیہی کاؤنٹیز میں پرانا بنیادی ڈھانچہ حکومت کے لیے بوجھ بن جاتا ہے اور شہریوں کو متعدد مسائل کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ایسے حالات میں بنیادی ڈھانچے کی مرمت ایک بڑا چیلنج ہوتی ہے۔

7۔قدرتی آفات اور ایمرجنسی مینجمنٹ (Natural Disasters and Emergency Management)

کاؤنٹی حکومتوں کو متعدد ہنگامی حالات سے نمٹنا پڑتا ہے جن میں سیلاب، آگ، طوفان وغیرہ شامل ہیں۔ان حالات سے شہریوں کو راحت دینا ایک بڑا چیلنج ہے۔اس کے علاوہ، محدود وسائل کے ساتھ فوری ردعمل دینا ایک بڑا چیلنج ہے۔

8۔ ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل تبدیلی (Technology and Digital Changes)

جدید ٹیکنالوجی اپنانے کے لیے سرمایہ اور مہارت درکار ہوتی ہے۔ اس لیے جدید ٹیکنالوجی کی آمد اپنے حصے کے چیلنج ساتھ لاتی ہے۔مزید سائبر سیکیورٹی کے خطرات بھی بڑھ رہے ہیں۔ان خطرات سے نمٹنے کے لیے قابل ملازمین اور مالی وسائل کی ضرورت پیش آتی ہے۔اس کے علاوہ ڈیجیٹل خدمات فراہم کرنے میں عدم مساوات (Digital Divide) بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

9۔ قانونی اور ضابطہ جاتی مسائل (Legal and Regulatory Problems)

مختلف ریاستی قوانین اور وفاقی پالیسیوں کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ قانونی تنازعات اور مقدمات بھی مالی اور انتظامی دباؤ بڑھاتے ہیں۔

10۔عوامی توقعات میں اضافہ (Increasing Public Aspirations)

کاؤنٹی علاقوں میں شہری زیادہ شفافیت، جوابدہی اور معیاری خدمات کی توقع رکھتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل دور میں عوامی دباؤ مزید بڑھ گیا ہے۔

لہٰذا، یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں کاؤنٹی گورنمنٹ کو مالی، انتظامی، سیاسی اور سماجی سطح پر متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ان مسائل کے مؤثر حل کے لیے بہتر منصوبہ بندی، شفاف حکمرانی، اور ریاستی و وفاقی سطح پر تعاون نہایت ضروری ہے۔

12.4 میونسپل حکومت کو درپیش چیلنجز (*Challenges to Municipal Government*)

امریکہ میں میونسپل حکومتیں (*Municipal Governments*) شہری سطح پر عوامی خدمات فراہم کرنے کی بنیادی ذمہ دار ہوتی ہیں، لیکن انہیں متعدد پیچیدہ چیلنجز کا سامنا رہتا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ مالی وسائل کی کمی ہے، کیونکہ انحصار زیادہ تر پراپرٹی ٹیکس اور محدود ریاستی و وفاقی گرانٹس پر ہوتا ہے، جبکہ بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور انفراسٹرکچر کی ضروریات اخراجات میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شہری انفراسٹرکچر (جیسے سڑکیں، پانی کی فراہمی، سیوریج نظام) کی مرمت ایک بڑا بوجھ بن چکا ہے، خاص طور پر پرانے شہروں میں جہاں سہولیات فرسودہ ہو چکی ہیں۔ مزید برآں، شہری عدم مساوات بھی ایک اہم چیلنج ہے، کیونکہ مختلف علاقوں میں آمدنی اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم کے باعث عوامی خدمات کی فراہمی میں فرق پیدا ہوتا ہے۔

سیاسی اور انتظامی سطح پر بھی مسائل موجود ہیں، جیسے مقامی حکومتوں کا ریاستی قوانین پر انحصار، جسے *Dillon's Rule* کے تحت سمجھا جاتا ہے، جو میونسپل اداروں کے اختیارات کو محدود کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، تیز رفتار شہری ترقی، ماحولیاتی مسائل (جیسے موسمیاتی تبدیلی اور آلودگی)، اور ہاؤسنگ کی کمی جیسے مسائل بھی میونسپل حکومتوں کے لیے چیلنج بن رہے ہیں۔ عوامی توقعات میں اضافہ، شفافیت اور احتساب کی بڑھتی ہوئی ضرورت، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی ضرورت بھی ان اداروں پر دباؤ ڈالتی ہے۔ ان تمام عوامل کے باعث میونسپل حکومتوں کو مؤثر حکمرانی کے لیے وسائل، پالیسی سازی اور انتظامی صلاحیتوں میں مسلسل بہتری لانا ضروری ہو جاتا ہے۔ امریکہ میں مقامی حکومتیں (میونسپل گورنمنٹس) عوام کی روزمرہ زندگی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ یہ پانی کی فراہمی، نکاسی آب، کوڑا کرکٹ کی صفائی، سڑکوں کی مرمت، پولیس، فائر فائٹنگ، اور تعلیمی نظام جیسی بنیادی خدمات کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ان حکومتوں کو درپیش متعدد پیچیدہ مسائل درپیش ہیں:

1۔ مالیاتی مشکلات

سب سے بڑا چیلنج مالی وسائل کی کمی ہے۔ مقامی حکومتیں اپنا بجٹ زیادہ تر پراپرٹی ٹیکس اور مقامی محصولات سے حاصل کرتی ہیں، لیکن جب معاشی بحران آتا ہے یا جائیداد کی قیمتیں گرتی ہیں تو ان کی آمدنی میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وفاقی اور ریاستی حکومتیں بعض اوقات نئی ذمہ داریاں مقامی حکومتوں پر ڈال دیتی ہیں لیکن ان کے لیے مناسب فنڈز فراہم نہیں کرتیں، جسے "*unfunded mandates*" کہا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں مقامی حکومتیں بنیادی خدمات برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں۔

2۔ انفراسٹرکچر کی خستہ حالی

امریکہ کے بہت سے شہروں میں پرانا انفراسٹرکچر موجود ہے۔ پانی کی پائپ لائنز، پل، سڑکیں اور سیوریج کا نظام کئی دہائیاں پرانا ہے اور اسے جدید بنانے کے لیے اربوں ڈالر درکار ہیں۔ فلنٹ، مشی گن کا پانی کا بحران اس کی واضح مثال ہے جہاں پرانی پائپ لائنز کی وجہ سے پینے کا پانی آلودہ ہو گیا تھا۔ یہ مسئلہ چھوٹے اور کم آمدنی والے شہروں میں اور بھی سنگین ہے۔

3۔ شہری آبادی میں تغیرات

کچھ شہروں میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے جس سے رہائش، ٹریفک اور خدمات پر دباؤ بڑھتا ہے۔ دوسری طرف بعض صنعتی شہر جیسے ڈیٹرائٹ میں آبادی کم ہو رہی ہے جس سے ٹیکس کی وصولی گھٹتی ہے لیکن انفراسٹرکچر کو برقرار رکھنے کے اخراجات ویسے ہی رہتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں مقامی حکومتوں کو توازن برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

4۔ سیاسی تنازعات اور تقسیم

مقامی سطح پر بھی سیاسی اختلافات اثر انداز ہوتے ہیں۔ سکول بورڈز، پولیس کی پالیسیاں، اور زوننگ قوانین جیسے معاملات پر شدید بحث ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر سکولوں میں کلاسوں کے اوقات تبدیل کرنے جیسا معمولی فیصلہ بھی سالوں کی محنت اور سیاسی مذاکرات کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومتیں بعض اوقات مقامی فیصلوں کو کالعدم کر دیتی ہیں جو خود مختاری کے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

5۔ پولیس اور عوامی تحفظ کے مسائل

حالیہ برسوں میں پولیس کے طریقہ کار، جوابدہی اور عوام کے ساتھ تعلقات پر بحث تیز ہوئی ہے۔ مقامی حکومتیں پولیس بجٹ، تربیت اور اصلاحات کے بارے میں مشکل فیصلوں کا سامنا کرتی ہیں جبکہ انہیں شہریوں کی حفاظت اور ان کے حقوق کے درمیان توازن بھی رکھنا ہوتا ہے۔

6۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات

سیلاب، طوفان، گرمی کی شدید لہریں اور جنگل کی آگ جیسے موسمی واقعات مقامی حکومتوں پر اضافی بوجھ ڈالتے ہیں۔ انہیں ہنگامی امداد فراہم کرنی ہوتی ہے اور طویل مدتی منصوبہ بندی کرنی ہوتی ہے جس کے لیے اکثر وسائل کم پڑ جاتے ہیں۔

لہٰذا، یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں مقامی حکومتیں جمہوریت کی بنیادی اکائی ہیں جو شہریوں کے سب سے قریب ہوتی ہیں۔ تاہم مالی دباؤ، پرانا انفراسٹرکچر، آبادی میں تغیرات، سیاسی تنازعات اور موسمیاتی چیلنجز ان کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے وفاقی اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ بہتر تعاون، شفاف مالیاتی انتظام اور عوامی شمولیت ضروری ہے۔

12.5 ٹاؤن شپ حکومت کو درپیش چیلنجز *(Challenges to Municipal Government)*

امریکہ میں ٹاؤن شپ حکومتیں (*Township Governments*) مقامی سطح پر ایک اہم انتظامی اکائی کی حیثیت رکھتی ہیں، خاص طور پر دیہی اور نیم شہری علاقوں میں۔ یہ حکومتیں بنیادی عوامی خدمات جیسے سڑکوں کی دیکھ بھال، مقامی نظم و نسق، پراپرٹی اسیسمنٹ، اور بعض سماجی

خدمات کی فراہمی کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ تاہم، ان حکومتوں کو متعدد ساختی، مالی، انتظامی اور سماجی چیلنجز کا سامنا ہے جو ان کی کارکردگی اور مؤثریت کو متاثر کرتے ہیں۔

سب سے اہم چیلنج مالی وسائل کی کمی ہے۔ ٹاؤن شپ حکومتوں کا انحصار زیادہ تر پراپرٹی ٹیکس پر ہوتا ہے، جو کہ اکثر محدود ہوتا ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں جائیداد کی قیمتیں کم ہیں یا آبادی کم ہے۔ اس کے نتیجے میں ان کے پاس نہ تو ترقیاتی منصوبوں کے لیے مناسب فنڈز ہوتے ہیں اور نہ ہی جدید سہولیات فراہم کرنے کی صلاحیت۔ مزید برآں، ریاستی اور وفاقی گرانٹس بھی اکثر ناکافی یا غیر مستقل ہوتی ہیں، جس سے مالی منصوبہ بندی متاثر ہوتی ہے۔

ایک اور اہم مسئلہ انتظامی صلاحیت کا فقدان ہے۔ بہت سی ٹاؤن شپ حکومتیں چھوٹے پیمانے پر کام کرتی ہیں اور ان کے پاس پیشہ ور عملہ یا جدید ٹیکنالوجی کی کمی ہوتی ہے۔ اس کے باعث پالیسی سازی، ڈیٹا مینجمنٹ، اور عوامی خدمات کی فراہمی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس کے علاوہ، تربیت یافتہ افراد کی کمی اور محدود وسائل کی وجہ سے جدید گورننس کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

قانونی اور اختیارات سے متعلق مسائل بھی ٹاؤن شپ حکومتوں کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں۔ بہت سی ریاستوں میں *Dillon's Rule* لاگو ہوتا ہے، جس کے تحت مقامی حکومتوں کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور وہ صرف وہی کام کر سکتی ہیں جو ریاستی حکومت واضح طور پر اجازت دے۔ اس کے نتیجے میں ٹاؤن شپ حکومتوں کی خود مختاری متاثر ہوتی ہے اور وہ مقامی مسائل کے حل کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔

آبادی میں تبدیلیاں اور شہری پھیلاؤ (*Urban Sprawl*) بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ بہت سے ٹاؤن شپ علاقوں میں یا تو آبادی میں کمی ہو رہی ہے یا بے ترتیب اضافہ ہو رہا ہے، جس سے خدمات کی فراہمی میں عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ کم ہوتی ہوئی آبادی کے باعث ٹیکس آمدنی میں کمی آتی ہے، جبکہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی بنیادی سہولیات پر دباؤ ڈالتی ہے۔ اس کے علاوہ، نوجوانوں کی شہروں کی طرف ہجرت اور عمر رسیدہ آبادی کا بڑھنا بھی سماجی و اقتصادی مسائل کو جنم دیتا ہے۔

انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال اور ترقی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ دیہی ٹاؤن شپ علاقوں میں سڑکیں، پل، اور دیگر بنیادی ڈھانچے اکثر پرانے اور ناکارہ ہو چکے ہیں، جن کی مرمت اور بہتری کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ محدود بجٹ کے باعث ان منصوبوں کو مؤخر کرنا پڑتا ہے، جس سے عوامی سہولیات کا معیار متاثر ہوتا ہے۔

مزید برآں، ماحولیاتی مسائل جیسے موسمیاتی تبدیلی، قدرتی آفات، اور زمین کے استعمال کی منصوبہ بندی بھی ٹاؤن شپ حکومتوں کے لیے پیچیدہ چیلنجز پیدا کرتے ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے نہ صرف مالی وسائل بلکہ تکنیکی مہارت بھی درکار ہوتی ہے، جو اکثر ان حکومتوں کے پاس نہیں ہوتی۔ اسی طرح، عوامی شرکت اور شفافیت کو یقینی بنانا بھی ایک اہم پہلو ہے، کیونکہ چھوٹی کمیونٹیز میں سیاسی اختلافات اور ذاتی مفادات حکمرانی کو متاثر کر سکتے ہیں۔

آخر میں، جدید دور میں ڈیجیٹل گورننس اور ٹیکنالوجی کا استعمال بھی ایک ضروری تقاضا بن چکا ہے، لیکن بہت سی ٹاؤن شپ حکومتیں اس میدان میں پیچھے ہیں۔ انٹرنیٹ کی محدود رسائی، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی کمی، اور تربیت یافتہ عملے کی عدم دستیابی اس حوالے سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود، ٹاؤن شپ حکومتیں مقامی سطح پر جمہوریت کے فروغ اور عوامی خدمات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، اور ان کی بہتری کے لیے جامع اصلاحات، مالی معاونت، اور صلاحیت سازی کی ضرورت ہے۔

12.6 خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز (*Challenges to Special Districts*)

امریکہ میں اسپیشل ڈسٹرکٹس (*Special Districts*) مقامی حکومت کا ایک منفرد اور اہم جزو ہیں، جو کسی مخصوص خدمت یا مقصد کے لیے قائم کیے جاتے ہیں، جیسے پانی کی فراہمی، فائر پروٹیکشن، ٹرانسپورٹ، یا اسکولنگ وغیرہ۔ یہ ادارے عمومی مقامی حکومتوں (جیسے میونسپل یا کاؤنٹی حکومتوں) سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ذمہ داریاں محدود اور مخصوص نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اگرچہ اسپیشل ڈسٹرکٹس اپنی تخصص (*specialization*) کی وجہ سے خدمات کی مؤثر فراہمی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، تاہم انہیں متعدد پیچیدہ چیلنجز کا سامنا بھی رہتا ہے، جو ان کی کارکردگی، شفافیت، اور جوابدہی کو متاثر کرتے ہیں۔

سب سے اہم چیلنج مالی وسائل کا نظم و نسق ہے۔ اسپیشل ڈسٹرکٹس عام طور پر مخصوص ٹیکسز، فیسز، یا سروس چارجز کے ذریعے فنڈنگ حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ ذرائع اکثر محدود یا غیر مستحکم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی علاقے میں آبادی کم ہو یا معاشی سرگرمیاں سست ہوں تو ریونیو میں کمی واقع ہوتی ہے، جس سے خدمات کی فراہمی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، بعض اسپیشل ڈسٹرکٹس قرض (*debt financing*) پر انحصار کرتے ہیں، جس سے طویل مدتی مالی دباؤ پیدا ہوتا ہے اور بجٹ کا بڑا حصہ قرض کی ادائیگی میں صرف ہونے لگتا ہے۔

ایک اور بڑا مسئلہ شفافیت اور احتساب (*accountability*) کا فقدان ہے۔ چونکہ اسپیشل ڈسٹرکٹس اکثر ایک مخصوص مقصد کے لیے بنائے جاتے ہیں اور ان کا دائرہ کار محدود ہوتا ہے، اس لیے عام شہریوں کو ان کی کارکردگی، بجٹ، اور فیصلوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات ان اداروں کے انتخابات بھی کم توجہ حاصل کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں عوامی شرکت کم ہو جاتی ہے اور نمائندہ ادارے مؤثر نگرانی سے محروم رہتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ خدشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ طاقت کا ارتکاز چند افراد یا گروہوں تک محدود ہو جائے۔

قانونی اور ادارہ جاتی چیلنجز بھی اہم ہیں۔ بہت سی ریاستوں میں *Dillon's Rule* لاگو ہوتا ہے، جس کے تحت مقامی اداروں، بشمول اسپیشل ڈسٹرکٹس، کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور وہ صرف وہی اقدامات کر سکتے ہیں جن کی واضح اجازت دی گئی ہو۔ اس سے ان کی خود مختاری متاثر ہوتی ہے اور وہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق فوری فیصلے کرنے میں مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مختلف سطحوں کی حکومتوں (ریاستی، کاؤنٹی، اور میونسپل) کے ساتھ اختیارات کے تصادم (*jurisdictional conflicts*) بھی ایک اہم مسئلہ ہے، جو پالیسی سازی اور عمل درآمد میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

اسپیشل ڈسٹرکٹس کی کثرت (*proliferation*) بھی ایک نمایاں چیلنج ہے۔ امریکہ میں ہزاروں کی تعداد میں اسپیشل ڈسٹرکٹس موجود ہیں، جن میں سے بہت سے ایک ہی علاقے میں مختلف خدمات فراہم کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کثرت کے باعث انتظامی پیچیدگیاں بڑھ جاتی ہیں، وسائل کا غیر مؤثر استعمال ہوتا ہے، اور مختلف اداروں کے درمیان ہم آہنگی (*coordination*) کا فقدان پیدا ہوتا ہے۔ نتیجتاً، عوامی خدمات میں تکرار (*duplication*) یا خلا (*gaps*) پیدا ہو سکتے ہیں۔

انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بہت سے اسپیشل ڈسٹرکٹس ایسے نظام چلا رہے ہیں جو پرانے ہو چکے ہیں، جیسے پانی کی لائنیں، سیوریج سسٹمز، یا ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس۔ ان کی مرمت اور اپ گریڈیشن کے لیے بھاری سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے، جو محدود وسائل کی وجہ سے ممکن نہیں ہو پاتی۔ مزید برآں، ماحولیاتی تبدیلی، قدرتی آفات، اور پائیداری (*sustainability*) کے تقاضے ان اداروں پر اضافی دباؤ ڈالتے ہیں، کیونکہ انہیں اپنی خدمات کو زیادہ محفوظ، مؤثر، اور ماحول دوست بنانا ہوتا ہے۔

انتظامی اور انسانی وسائل سے متعلق مسائل بھی اہم ہیں۔ بہت سے اسپیشل ڈسٹرکٹس چھوٹے پیمانے پر کام کرتے ہیں اور ان کے پاس تربیت یافتہ عملے، جدید ٹیکنالوجی، اور مؤثر مینجمنٹ سسٹمز کی کمی ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں خدمات کی فراہمی کا معیار متاثر ہوتا ہے اور ادارہ جاتی کارکردگی کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، جدید ڈیجیٹل گورننس کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ایک بڑا چیلنج ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں ٹیکنالوجی تک رسائی محدود ہے۔

سماجی اور سیاسی عوامل بھی اسپیشل ڈسٹرکٹس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ عوامی توقعات میں اضافہ، شفافیت کا مطالبہ، اور مقامی سیاست کے اثرات ان اداروں کو پیچیدہ صورتحال میں ڈال دیتے ہیں۔ بعض اوقات مختلف مفادات رکھنے والے گروہوں کے درمیان تنازعات پیدا ہوتے ہیں، جو فیصلہ سازی کے عمل کو سست یا غیر مؤثر بنا دیتے ہیں۔

آخر میں، اسپیشل ڈسٹرکٹس کو درپیش چیلنجز اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اگرچہ یہ ادارے مخصوص خدمات کی فراہمی میں مہارت رکھتے ہیں، لیکن ان کی مؤثر کارکردگی کے لیے مالی استحکام، ادارہ جاتی ہم آہنگی، شفافیت، اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ جامع اصلاحات، بہتر نگرانی، اور مختلف سطحوں کی حکومتوں کے درمیان تعاون کے ذریعے ان چیلنجز پر قابو پایا جا سکتا ہے، تاکہ یہ ادارے مستقبل میں بھی عوامی خدمت کے اپنے کردار کو مؤثر طریقے سے ادا کرتے رہیں۔

12.7 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز کا مطالعہ کیا۔
- کاؤنٹی حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔
- میونسپل حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔

- ٹاؤن شپ حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔
- خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا۔

12.8 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

ڈِلن کا اصول *(Dillon's Rule)*

Dillon's Rule (ڈِلن کا اصول) امریکہ میں مقامی حکومتوں (*Local Governments*) کی قانونی حیثیت اور اختیارات کو سمجھنے کا ایک بنیادی اصول ہے۔ یہ اصول اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مقامی حکومتیں خود مختار نہیں ہوتیں بلکہ ان کے اختیارات ریاستی حکومت سے آتے ہیں۔ یہ اصول 19ویں صدی کے ایک جج *John Forrest Dillon* نے پیش کیا، اور آج بھی *United States* کی کئی ریاستوں میں اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

12.9 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

12.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ امریکہ میں مقامی حکومتوں کے لیے سب سے بڑا مالی چیلنج کیا ہے؟

(*a*) بیرونی تجارت (*b*) مالی وسائل کی کمی

(*c*) دفاعی اخراجات (*d*) زرعی پیداوار

2۔ امریکہ کی مقامی حکومتیں زیادہ تر کس ٹیکس پر انحصار کرتی ہیں؟

(*a*) انکم ٹیکس (*b*) کسٹم ڈیوٹی

(*c*) پراپرٹی ٹیکس (*d*) ایکسپورٹ ٹیکس

3۔ *Dillon's Rule* کے تحت مقامی حکومتوں کے اختیارات کیسے ہوتے ہیں؟

(*a*) محدود اور ریاست کے تابع (*b*) مکمل خود مختار

(*c*) بین الاقوامی سطح پر آزاد (*d*) فوج کے کنٹرول میں

4۔امریکہ کی مقامی حکومت کے تناظر میں بنیادی ڈھانچہ کی فرسودگی سے کیا مراد ہے؟

(a) نئی عمارتوں کی تعمیر (b) آبادی میں اضافہ

(c) زراعت میں کمی (d) پرانے نظام کا خراب ہونا

5۔امریکہ کی مقامی حکومتوں کو ماحولیاتی چیلنجز میں کون سا مسئلہ شامل ہے؟

(a) موسمیاتی تبدیلی (b) درآمدات میں اضافہ

(c) کرنسی کی قدر (d) بینکنگ نظام

6۔سماجی عدم مساوات کا اثر کیا ہوتا ہے؟

(a) خدمات کی مساوی فراہمی (b) خدمات میں فرق پیدا ہونا

(c) حکومت کا خاتمہ (d) ٹیکس میں کمی

7۔مقامی حکومتوں کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیوں ضروری ہے؟

(a) جنگی مقاصد کے لیے (b) صرف تعلیم کے لیے

(c) بہتر حکمرانی اور شفافیت کے لیے (d) صرف تفریح کے لیے

8۔مختلف حکومتی سطحوں کے درمیان اختیارات کا تصادم کیا پیدا کرتا ہے؟

(a) آسانی (b) استحکام

(c) خوشحالی (d) پیچیدگی

9۔امریکہ کی مقامی حکومت کے تناظر میں عوامی توقعات میں اضافے کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(a) حکومت پر دباؤ بڑھتا ہے (b) حکومت ختم ہو جاتی ہے

(c) ٹیکس ختم ہو جاتا ہے (d) خدمات کم ہو جاتی ہیں

10۔مقامی حکومتوں کی بہتری کے لیے کیا ضروری ہے؟

(a) صرف قوانین (b) مالی استحکام اور اصلاحات

(c) صرف سیاست (d) صرف تعلیم

12.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز بیان کیجیے۔
2. کاؤنٹی حکومت کو درپیش چیلنجز پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. امریکہ میں میونسپل حکومت کے سامنے کیا چیلنجز ہیں؟
4. ٹاؤن شپ حکومت کو درپیش چیلنجز بیان کیجیے۔
5. خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز لکھیے۔

12.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش عمومی چیلنجز پر ایک مضمون لکھیے۔
2. امریکہ میں مقامی حکومت کے سامنے کیا انتظامی اور مالیاتی چیلنجز ہیں؟
3. تکنیکی ترقی اور ماحالیاتی تبدیلیوں کے مد نظر امریکی مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز کو بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ *(b)*	2۔ *(c)*	3۔ *(a)*	4۔ *(d)*	5۔ *(a)*
6۔ *(b)*	7۔ *(c)*	8۔ *(d)*	9۔ *(a)*	10۔ *(b)*

اکائی13–فرانس میں مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر

(Historical Perspective of Local Government in France)

اکائی کے اجزا:

13.0 تمہید

13.1 مقاصد

13.2 فرانس میں مقامی حکومت کی مختصر تاریخ

13.3 17ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

13.4 18ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

13.5 19ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

13.6 20ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

13.7 21ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

13.8 اکتسابی نتائج

13.9 کلیدی الفاظ

13.10 نمونہ امتحانی سوالات

13.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

13.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

13.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

13.0 تمہید *(Introduction)*

فرانس کی مقامی حکومت(*Local Government of France*)ایک منظم، کثیر سطحی اور تاریخی طور پر ارتقاپذیر نظام ہے جو مرکزی حکومت کے ساتھ قریبی تعلق رکھتے ہوئے مقامی سطح پر انتظامی امور انجام دیتا ہے۔ فرانس کو روایتی طور پر ایک مرکزی(*Unitary*)ریاست سمجھا جاتا ہے، تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (*Decentralization*) کے ذریعے مقامی اداروں کو زیادہ خود مختاری دی گئی ہے، خاص طور پر *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد۔

فرانس کی مقامی حکومت تین بنیادی سطحوں پر مشتمل ہے: کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*)، اور ریجن (*Region*)۔ کمیون سب سے نچلی اور بنیادی اکائی ہے، جو عموماً ایک شہر، قصبہ یا گاؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔ فرانس میں ہزاروں کمیونز موجود ہیں۔ ہر کمیون میں ایک منتخب میونسپل کونسل (*Municipal Council*) ہوتی ہے، جس کے ارکان عوام کے ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں۔ یہ کونسل ہی اپنے اندر سے ایک میئر (*Mayor*) کا انتخاب کرتی ہے، جو انتظامی سربراہ ہوتا ہے اور مقامی سطح پر تعلیم، صفائی، پانی کی فراہمی، شہری منصوبہ بندی اور دیگر بنیادی خدمات کی نگرانی کرتا ہے۔

اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی سطح آتی ہے، جو کمیونز کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتی ہے اور سماجی خدمات، سڑکوں کی دیکھ بھال، اور مقامی فلاحی منصوبوں کی نگرانی کرتی ہے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ایک منتخب ادارہ ہوتا ہے جسے ڈیپارٹمنٹل کونسل (*Departmental Council*) کہا جاتا ہے۔ یہ کونسل سوشل ویلفیئر، مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال، اور تعلیمی اداروں (خاص طور پر مڈل اسکولز) کے انتظام جیسے امور کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کا نظام مقامی سطح پر خدمات کی تقسیم اور ہم آہنگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سب سے اوپر ریجن کی سطح ہوتی ہے، جو بڑے پیمانے پر اقتصادی ترقی، ٹرانسپورٹ، اور تعلیمی منصوبہ بندی جیسے امور کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ہر ریجن میں ایک ریجنل کونسل (*Regional Council*) ہوتی ہے، جو عوام کے ذریعے منتخب کی جاتی ہے۔ یہ کونسل اقتصادی ترقی، علاقائی منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، اور اعلیٰ تعلیم کے فروغ جیسے بڑے پیمانے کے امور کی نگرانی کرتی ہے۔ ریجن کا کردار پالیسی سازی اور ترقیاتی حکمت عملی میں زیادہ اہم ہوتا ہے۔

فرانس کے مقامی نظام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اگرچہ مقامی اداروں کو کافی اختیارات حاصل ہیں، لیکن مرکزی حکومت کی نگرانی بھی برقرار رہتی ہے۔ ہر علاقے میں ایک سرکاری نمائندہ، جسے "پریفیکٹ" (*Prefect*) کہا جاتا ہے، تعینات ہوتا ہے جو مرکزی حکومت کی نمائندگی کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مقامی فیصلے قومی قوانین اور پالیسیوں کے مطابق ہوں۔ اس نظام کے ذریعے مرکز اور مقامی سطح کے درمیان توازن برقرار رکھا جاتا ہے۔

مقامی حکومتوں کے مالی وسائل مختلف ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں، جن میں مقامی ٹیکسز، ریاستی گرانٹس، اور بعض صورتوں میں یورپی یونین کے فنڈز شامل ہیں۔ تاہم، مالی انحصار اب بھی ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ کئی مقامی ادارے مکمل طور پر خود کفیل نہیں ہیں اور مرکزی حکومت کی مدد کے محتاج رہتے ہیں۔

فرانس میں مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ ایک منظم اور درجہ بندی پر مبنی نظام ہے جو مرکزیت (*centralization*) اور عدم مرکزیت (*decentralization*) کے امتزاج پر قائم ہے۔ تاریخی طور پر فرانس ایک مضبوط مرکزی ریاست رہا ہے، لیکن وقت کے ساتھ اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کیا گیا، خاص طور پر *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد، جس نے مقامی اداروں کو زیادہ خود مختاری فراہم کی۔

فرانس کی مقامی حکومت تین بنیادی سطحوں پر مشتمل ہے: کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*)، اور ریجن (*Region*)۔ کمیون سب سے نچلی اور بنیادی اکائی ہے، اور یہ کسی شہر، قصبے یا گاؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔ فرانس میں تقریباً 35,000 سے زائد کمیونز ہیں، جو اس نظام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

مزید برآں، فرانس میں بین الکمیونی تعاون (*Inter-communal cooperation*) کا تصور بھی اہم ہے، جس کے تحت مختلف کمیونز مل کر مشترکہ خدمات اور ترقیاتی منصوبے انجام دیتے ہیں۔ اس سے وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہوتا ہے اور چھوٹے علاقوں کو بھی بڑے منصوبوں میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ ایک مربوط اور کثیر سطحی نظام ہے، جس میں ہر سطح کی اپنی مخصوص ذمہ داریاں اور اختیارات ہیں۔ یہ نظام نہ صرف مقامی خدمات کی مؤثر فراہمی کو یقینی بناتا ہے بلکہ جمہوری شرکت اور علاقائی ترقی کو بھی فروغ دیتا ہے۔

13.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- فرانس میں مقامی حکومت کی مختصر تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔
- 17ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کے ارتقا کو سمجھیں گے۔
- 18ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کا مطالعہ کریں گے۔
- 19ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- 20ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کا مطالعہ کریں گے۔
- 21ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کے حالات کا جائزہ لیں گے۔

13.2 فرانس میں مقامی حکومت کی مختصر تاریخ *(Brief History of Local Government in France)*

فرانس میں مقامی حکومت (*Local Government*) کی تاریخ ایک طویل، پیچیدہ اور ارتقائی عمل پر مبنی ہے، جو مختلف سیاسی ادوار، انقلابات، اور انتظامی اصلاحات سے گزرتے ہوئے موجودہ شکل تک پہنچی ہے۔ اس نظام کی جڑیں قدیم بادشاہت کے دور میں ملتی ہیں، جب فرانس ایک مضبوط مرکزی ریاست کے طور پر ابھر رہا تھا اور مقامی انتظامیہ زیادہ تر شاہی نمائندوں کے ذریعے چلائی جاتی تھی۔ اس دور میں مقامی خود مختاری بہت محدود تھی اور تمام اہم فیصلے مرکزی حکومت کے کنٹرول میں ہوتے تھے۔

فرانس کی مقامی حکومت کی تاریخ میں ایک اہم موڑ *French Revolution* (1789) کے دوران آیا۔ اس انقلاب نے نہ صرف سیاسی نظام کو تبدیل کیا بلکہ انتظامی ڈھانچے کو بھی از سر نو ترتیب دیا۔ انقلاب کے بعد جاگیردارانہ نظام کو ختم کر دیا گیا اور ملک کو یکساں انتظامی اکائیوں

میں تقسیم کیا گیا، جنہیں کمیونز اور ڈیپارٹمنٹس کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پورے ملک میں ایک جیسا نظام نافذ کیا جائے اور عوام کو مقامی سطح پر نمائندگی کا حق دیا جائے۔ اس دور میں پہلی بار مقامی کونسلز کے انتخابات کا تصور سامنے آیا، جس نے جمہوری شرکت کی بنیاد رکھی۔

انیسویں صدی میں، خاص طور پر Napoleon Bonaparte کے دور میں، مقامی حکومت کے نظام کو مزید منظم کیا گیا۔ نپولین نے ایک مضبوط مرکزی انتظامیہ قائم کی اور "پریفیکٹ" (Prefect) کا نظام متعارف کروایا، جس کے تحت ہر ڈیپارٹمنٹ میں مرکزی حکومت کا نمائندہ تعینات کیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد مقامی حکومتوں پر مرکزی کنٹرول کو مضبوط کرنا اور پورے ملک میں یکساں پالیسیوں کا نفاذ یقینی بنانا تھا۔ اگرچہ اس سے انتظامی کارکردگی میں بہتری آئی، لیکن مقامی خود مختاری محدود ہو گئی۔

بیسویں صدی میں فرانس میں مقامی حکومت کے نظام میں بتدریج اصلاحات کی گئیں، جن کا مقصد اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنا تھا۔ خاص طور پر 1980 کی دہائی میں Decentralization Reforms of 1982 France کے ذریعے ایک بڑی تبدیلی آئی۔ ان اصلاحات کے تحت مقامی حکومتوں کو زیادہ خود مختاری دی گئی، اور انہیں مالی و انتظامی اختیارات منتقل کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور ریجن کی سطح پر منتخب اداروں کا کردار مضبوط ہوا اور وہ اپنے علاقوں میں ترقیاتی منصوبے زیادہ مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے قابل ہوئے۔

جدید دور میں فرانس کی مقامی حکومت ایک متوازن نظام کی شکل اختیار کر چکی ہے، جس میں مرکزی حکومت کی نگرانی کے ساتھ ساتھ مقامی خود مختاری بھی موجود ہے۔ تاہم، اس نظام کو اب بھی مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے انتظامی پیچیدگی، وسائل کی تقسیم، اور مختلف سطحوں کے درمیان ہم آہنگی۔ اس کے باوجود، فرانس کی مقامی حکومت کی تاریخ یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ نظام مسلسل اصلاحات اور تبدیلیوں کے ذریعے زیادہ جمہوری، مؤثر، اور عوام دوست بنتا گیا ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس میں مقامی حکومت کی تاریخ ایک ایسے سفر کی عکاسی کرتی ہے جس میں مرکزی کنٹرول سے لے کر مقامی خود مختاری تک کا ارتقا شامل ہے۔ یہ ارتقا نہ صرف سیاسی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے بلکہ عوامی مطالبات، جمہوری اقدار، اور انتظامی ضروریات کا بھی عکاس ہے، جس نے فرانس کے مقامی نظام کو آج کے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھال دیا ہے۔

13.3 17ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

(Local Government of France in 17th Century AD)

فرانس میں سترہویں صدی کے دوران مقامی حکومت (Local Government) کی تاریخ اور ارتقا ایک ایسے دور کی نمائندگی کرتا ہے جس میں مضبوط مرکزیت (centralization) کی بنیاد رکھی گئی اور بادشاہت نے مقامی اداروں پر اپنی گرفت کو مستحکم کیا۔ یہ صدی دراصل مطلق العنان بادشاہت (absolute monarchy) کے عروج کا زمانہ تھی، جہاں ریاستی طاقت کا محور بادشاہ کی ذات تھی، اور مقامی

حکومتیں زیادہ تر مرکزی اختیارات کے تابع تھیں۔اس دور کو سمجھنے کے لیے اس وقت کے سیاسی، سماجی اور انتظامی ڈھانچے کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

سترہویں صدی کے اوائل میں فرانس میں مقامی حکومت کا نظام بظاہر متنوع اور منتشر تھا۔ مختلف علاقوں میں مختلف قوانین، روایات اور انتظامی طریقے رائج تھے۔ مقامی سطح پر جاگیر دار(*feudal lords*)، چرچ کے حکام، اور شہری کونسلیں(*municipal councils*)اپنے اپنے دائرہ اختیار میں کام کرتی تھیں۔ تاہم، یہ تمام ادارے مکمل طور پر خود مختار نہیں تھے بلکہ بادشاہ کے نمائندوں کے ذریعے ان کی نگرانی کی جاتی تھی۔اس وقت مقامی حکومت کا بنیادی مقصد ٹیکس کی وصولی، امن وامان کا قیام، اور شاہی احکامات کا نفاذ تھا۔

اس صدی میں مقامی حکومت کے ارتقا کا سب سے اہم پہلو مرکزیت کا فروغ تھا، جس میں *Cardinal Richelieu* کا کردار نمایاں ہے۔ ریشلیو، جو بادشاہ *Louis XIII* کا وزیرِ اعظم تھا، نے مقامی اشرافیہ اور جاگیرداروں کی طاقت کو محدود کرنے کے لیے اصلاحات متعارف کروائیں۔اس نے ''*Intendants*'' کے نظام کو مضبوط کیا، جو مرکزی حکومت کے نمائندے تھے اور صوبوں میں انتظامی، عدالتی اور مالی امور کی نگرانی کرتے تھے۔ان *Intendants* کا تقرر براہ راست بادشاہ کرتا تھا، جس سے مقامی خود مختاری مزید کم ہو گئی اور مرکزی حکومت کا کنٹرول بڑھ گیا۔

سترہویں صدی کے وسط اور آخر میں، خاص طور پر *Louis XIV* کے دور میں، مرکزیت اپنے عروج پر پہنچ گئی۔لوئی چہاردہم، جسے '' *Sun King*'' بھی کہا جاتا ہے، نے ''*I am the State*''(ریاست میں ہی ہوں) کے نظریے کو عملی شکل دی۔اس کے دور میں مقامی حکومتیں مکمل طور پر شاہی انتظامیہ کے تابع ہو گئیں۔ شہری کونسلوں کے اختیارات محدود کر دیے گئے، اور کئی عہدے فروخت کیے جانے لگے۔اس عمل کو *venality of offices* کہا گیا، جس سے مقامی انتظامیہ میں کرپشن اور غیر مؤثریت کے مسائل پیدا ہوئے۔ *Intendants* کا کردار مزید مضبوط ہوا، اور وہ ٹیکس وصولی، قانون نافذ کرنے، اور شاہی پالیسیوں کے نفاذ میں کلیدی حیثیت اختیار کر گئے۔

اس دور میں مقامی حکومت کا ایک اہم پہلو مالیاتی نظم ونسق تھا۔ چونکہ فرانس مسلسل جنگوں میں مصروف تھا، اس لیے ریاست کو بھاری مالی وسائل کی ضرورت تھی۔اس مقصد کے لیے مقامی حکومتوں کو ٹیکس جمع کرنے کا اہم ذریعہ بنایا گیا۔تاہم، ٹیکس کا نظام غیر منصفانہ تھا اور اس کا بوجھ زیادہ تر عام لوگوں پر پڑتا تھا، جبکہ اشرافیہ اور چرچ کو اکثر چھوٹ حاصل ہوتی تھی۔اس عدم مساوات نے بعد کے ادوار میں عوامی بے چینی کو جنم دیا، جو بالآخر *French Revolution* کا پیش خیمہ بنی۔

انتظامی لحاظ سے، سترہویں صدی میں فرانس میں مقامی حکومت کا ڈھانچہ بظاہر منظم نظر آتا تھا، لیکن حقیقت میں یہ پیچیدہ اور غیر یکساں تھا۔ مختلف علاقوں میں مختلف قوانین اور انتظامی اکائیاں موجود تھیں، جنہیں مکمل طور پر یکجا نہیں کیا جا سکا تھا۔اگرچہ *Intendants* کے نظام نے مرکزیت کو مضبوط کیا، لیکن اس کے باوجود مقامی سطح پر مکمل یکسانیت پیدا نہیں ہو سکی۔

اس صدی میں مقامی حکومت کی ایک اور اہم خصوصیت عوامی شرکت (*public participation*) کی کمی تھی۔ مقامی اداروں میں عوام کی نمائندگی محدود تھی، اور زیادہ تر فیصلے اوپر سے نیچے (*top-down*) کیے جاتے تھے۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومتیں عوامی ضروریات اور مسائل سے پوری طرح ہم آہنگ نہیں ہو پاتیں تھیں۔

مجموعی طور پر، سترہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ارتقا ایک ایسے نظام کی تشکیل کی طرف اشارہ کرتا ہے جو مضبوط مرکزیت، محدود مقامی خود مختاری، اور شاہی کنٹرول پر مبنی تھا۔ اگرچہ اس دور میں انتظامی ڈھانچے کو منظم کرنے اور ریاستی طاقت کو مستحکم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ عدم مساوات، غیر مؤثر مقامی نمائندگی، اور مالیاتی دباؤ جیسے مسائل بھی پیدا ہوئے۔ یہی عوامل بعد میں بڑی اصلاحات اور انقلابی تبدیلیوں کا سبب بنے، جنہوں نے فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی راہ ہموار کی۔

13.4 18ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

(Local Government of France in 18th Century AD)

فرانس میں اٹھارہویں صدی کے دوران مقامی حکومت (*Local Government*) کی تاریخ اور ارتقا ایک نہایت اہم اور انقلابی مرحلے سے گزرا، جس نے نہ صرف انتظامی ڈھانچے کو تبدیل کیا بلکہ جمہوری اصولوں کی بنیاد بھی رکھی۔ یہ صدی دراصل ایک ایسے عبوری دور کی نمائندگی کرتی ہے جس میں پرانے جاگیر دارانہ اور مطلق العنان نظام (*Despotic Régime*) سے نکل کر ایک جدید، منظم اور نسبتاً جمہوری مقامی نظام کی تشکیل ہوئی۔ اس ارتقا میں سب سے اہم کردار *French Revolution* نے ادا کیا، جس نے مقامی حکومت کے پورے ڈھانچے کو از سر نو ترتیب دیا۔

اٹھارہویں صدی کے آغاز میں فرانس کی مقامی حکومت ابھی تک سترہویں صدی کے مرکزی اور شاہی کنٹرول والے نظام کے تحت کام کر رہی تھی۔ اس دور میں بادشاہت مضبوط تھی اور مقامی نظم و نسق زیادہ تر شاہی نمائندوں، خاص طور پر *Intendants*، کے ذریعے چلایا جاتا تھا۔ یہ نمائندے ٹیکس وصولی، قانون نافذ کرنے، اور شاہی احکامات کے نفاذ کے ذمہ دار تھے۔ مقامی سطح پر شہری کونسلیں اور دیگر ادارے موجود تو تھے، لیکن ان کے اختیارات محدود تھے اور وہ مکمل طور پر خود مختار نہیں تھے۔ اس کے علاوہ، مختلف علاقوں میں مختلف قوانین اور انتظامی روایات رائج تھیں، جس کے باعث پورے ملک میں یکسانیت کا فقدان تھا۔

اٹھارہویں صدی کے وسط تک، فرانس میں مقامی حکومت کے نظام میں کئی مسائل نمایاں ہو چکے تھے۔ سب سے بڑا مسئلہ مالیاتی بحران تھا، کیونکہ ریاست مسلسل جنگوں اور شاہی اخراجات کے باعث قرضوں میں ڈوب چکی تھی۔ اس بوجھ کو پورا کرنے کے لیے ٹیکسوں میں اضافہ کیا گیا، لیکن یہ بوجھ زیادہ تر عام لوگوں پر پڑتا تھا، جبکہ اشرافیہ اور چرچ کو استثنیٰ حاصل تھا۔ اس غیر مساوی نظام نے عوامی بے چینی کو بڑھایا اور

مقامی سطح پر حکومت کے خلاف عدم اعتماد کو جنم دیا۔ مزید برآں، مقامی حکومت میں عوامی نمائندگی کی کمی، بدعنوانی، اور انتظامی پیچیدگیوں نے نظام کو مزید کمزور کر دیا۔

اسی پس منظر میں 1789 میں *French Revolution* کا آغاز ہوا، جس نے فرانس کے سیاسی، سماجی اور انتظامی نظام کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس انقلاب نے مقامی حکومت کے ارتقا میں بنیادی اور فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ سب سے پہلے، انقلاب نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر دیا اور تمام شہریوں کو قانونی طور پر برابر قرار دیا۔ اس کے ساتھ ہی، مقامی حکومت کے ڈھانچے کو یکساں اور منظم بنانے کے لیے ملک کو نئی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا گیا، جنہیں کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹ (*Department*) کہا جاتا ہے۔

انقلابی حکومت نے مقامی سطح پر جمہوری اصولوں کو متعارف کروایا۔ پہلی بار مقامی کونسلوں کے ارکان کو عوام کے ذریعے منتخب کرنے کا نظام رائج کیا گیا، جس سے عوامی شرکت میں اضافہ ہوا۔ کمیون کی سطح پر میونسپل کونسلز قائم کی گئیں، جو مقامی امور جیسے صفائی، تعلیم، اور شہری منصوبہ بندی کی ذمہ دار تھیں۔ اسی طرح، ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر بھی منتخب ادارے قائم کیے گئے، جو بڑے پیمانے پر انتظامی اور مالی امور کی نگرانی کرتے تھے۔

فرانسیسی انقلاب نے مقامی حکومت میں مرکزیت اور عدم مرکزیت کے درمیان ایک نیا توازن قائم کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ مقامی اداروں کو اختیارات دیے گئے، لیکن ساتھ ہی قومی وحدت کو برقرار رکھنے کے لیے مرکزی نگرانی بھی قائم رکھی گئی۔ اس مقصد کے لیے ایک منظم اور یکساں انتظامی نظام متعارف کروایا گیا، جس نے پورے ملک میں قوانین اور پالیسیوں کے یکساں نفاذ کو ممکن بنایا۔

انقلاب کے بعد کے دور میں، خاص طور پر *Napoleon Bonaparte* کے زمانے میں، مقامی حکومت کے نظام کو مزید منظم کیا گیا۔ نپولین نے "پریفیکٹ" (*Prefect*) کا نظام متعارف کروایا، جس کے تحت ہر ڈیپارٹمنٹ میں مرکزی حکومت کا نمائندہ تعینات کیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد مقامی حکومتوں پر مرکزی کنٹرول کو برقرار رکھنا اور انتظامی کارکردگی کو بہتر بنانا تھا۔ اگرچہ اس سے مرکزیت میں اضافہ ہوا، لیکن انقلاب کے دوران متعارف کروائے گئے بنیادی ڈھانچے اور جمہوری اصول برقرار رہے۔

مجموعی طور پر، اٹھارہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ارتقا ایک انقلابی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں ایک غیر منظم، غیر مساوی اور مرکزی کنٹرول والا نظام موجود تھا، جو صدی کے اختتام تک ایک منظم، یکساں اور نسبتاً جمہوری نظام میں تبدیل ہو گیا۔ *French Revolution* نے اس تبدیلی میں کلیدی کردار ادا کیا، کیونکہ اس نے نہ صرف پرانے نظام کو ختم کیا بلکہ ایک نئے انتظامی ڈھانچے کی بنیاد رکھی، جو آج کے جدید فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کی اساس ہے۔

13.5 19ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

(Local Government of France in 19th Century AD)

فرانس میں انیسویں صدی کے دوران مقامی حکومت (*Local Government*) کی تاریخ اور ارتقا ایک نہایت متحرک، تغیر پذیر اور کثیر جہتی عمل پر مشتمل تھا۔ یہ صدی سیاسی اتار چڑھاؤ، انقلابات، سلطنتوں اور جمہوری تجربات کی صدی تھی، جس نے مقامی اداروں کے ڈھانچے، اختیارات اور کردار کو بار بار تبدیل کیا۔ اس پورے دور کو سمجھنے کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کس طرح *French Revolution* کے بعد قائم ہونے والے اصول انیسویں صدی میں مختلف سیاسی نظاموں کے تحت ڈھلتے اور تبدیل ہوتے رہے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں فرانس میں مقامی حکومت کا نظام بڑی حد تک *Napoleon Bonaparte* کی اصلاحات کے زیر اثر تھا۔ نپولین نے ایک مضبوط، منظم اور مرکزی کنٹرول پر مبنی انتظامی ڈھانچہ قائم کیا، جس میں "پریفیکٹ" (*Prefect*) کا نظام کلیدی حیثیت رکھتا تھا۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں پریفیکٹ کو مرکزی حکومت کا نمائندہ بنایا گیا، جو مقامی امور کی نگرانی کرتا تھا اور اس بات کو یقینی بناتا تھا کہ تمام پالیسیاں اور قوانین یکساں طور پر نافذ ہوں۔ اس دور میں کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹ (*Department*) کی اکائیاں برقرار رہیں، لیکن ان کی خود مختاری محدود تھی اور زیادہ تر اختیارات مرکز کے پاس تھے۔ میئرز (*Mayors*) اور دیگر مقامی عہدیداران اکثر مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کیے جاتے تھے، جس سے مقامی سطح پر جمہوری شرکت کمزور رہی۔ انیسویں صدی کے وسط میں فرانس میں سیاسی تبدیلیوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا، جس میں 1830 کا انقلاب (*July Revolution*) اور 1848 کا انقلاب (*Revolution of 1848*) شامل ہیں۔

فرانس کی تاریخ میں *July Revolution* (جولائی انقلاب 1830) ایک اہم سیاسی واقعہ ہے جس نے بادشاہت کے نظام میں بڑی تبدیلی پیدا کی اور جمہوری اقدار کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ انقلاب 27 سے 29 جولائی 1830 کے درمیان پیش آیا، جسے "تین شاندار دن" (*Three Glorious Days*) بھی کہا جاتا ہے۔

یہ انقلاب بنیادی طور پر بادشاہ *Charles X* کی مطلق العنان پالیسیوں کے خلاف ردعمل تھا۔ چارلس دہم نے شاہی اختیارات کو بڑھانے اور پارلیمنٹ کے کردار کو محدود کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے، جن میں پریس کی آزادی پر پابندیاں، پارلیمنٹ کی تحلیل، اور انتخابی نظام میں تبدیلی شامل تھی۔ ان اقدامات کو عوام اور متوسط طبقے نے اپنی آزادیوں پر حملہ تصور کیا، جس کے نتیجے میں شدید احتجاج شروع ہو گیا۔

جولائی 1830 میں پیرس کی سڑکوں پر عوام، طلبہ، اور مزدوروں نے بغاوت کر دی۔ تین دن تک جاری رہنے والے مظاہروں اور جھڑپوں کے بعد شاہی فوج کو پسپائی اختیار کرنا پڑی اور بالآخر چارلس دہم کو تخت چھوڑ کر جلاوطنی اختیار کرنا پڑی۔ اس انقلاب کے نتیجے میں ایک نئی بادشاہت قائم ہوئی جسے "جولائی بادشاہت" (*July Monarchy*) کہا جاتا ہے، اور *Louis Philippe I* کو "شہری بادشاہ" (*Citizen King*) کے طور پر تخت پر بٹھایا گیا۔

جولائی انقلاب کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس نے مطلق العنان بادشاہت کو محدود کر کے آئینی بادشاہت (*constitutional monarchy*) کو مضبوط کیا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ کا کردار بڑھا، پریس کی آزادی کو کچھ حد تک بحال کیا گیا، اور متوسط طبقے (*bourgeoisie*) کا سیاسی اثر ورسوخ بڑھ گیا۔ تاہم، یہ انقلاب مکمل جمہوریت کی طرف قدم نہیں تھا، کیونکہ حقِ رائے دہی ابھی بھی محدود تھا اور صرف امیر طبقے کو حاصل تھا۔

مقامی حکومت (*Local Government*) کے تناظر میں، جولائی انقلاب نے بالواسطہ طور پر جمہوری اصولوں کو فروغ دیا۔ اس کے بعد مقامی اداروں میں نمائندگی اور شرکت کے مواقع میں کچھ اضافہ ہوا، اگرچہ مکمل خود مختاری ابھی بھی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس انقلاب نے فرانس میں سیاسی شعور کو بیدار کیا اور مستقبل کی اصلاحات، خاص طور پر 1848 کے انقلاب، کے لیے راہ ہموار کی۔

مجموعی طور پر، *July Revolution* فرانس کی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل ہے جس نے بادشاہت کے اختیارات کو محدود کیا، جمہوری اقدار کو تقویت دی، اور ملک کو ایک نئے سیاسی دور میں داخل کیا۔

فرانس کی تاریخ میں 1848 کا انقلاب ایک نہایت اہم سیاسی اور سماجی واقعہ ہے، جس نے ملک کے سیاسی نظام کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا اور جمہوری اصولوں کو مزید تقویت دی۔ یہ انقلاب فروری 1848 میں پیش آیا اور اس کے نتیجے میں جولائی بادشاہت (*July Monarchy*) کا خاتمہ ہو گیا۔

اس انقلاب کی بنیادی وجوہات میں سیاسی عدم اطمینان، معاشی بحران، اور سماجی بے چینی شامل تھیں۔ اس وقت فرانس میں *Louis Philippe I* کی حکومت قائم تھی، جسے اگرچہ ایک آئینی بادشاہت سمجھا جاتا تھا، لیکن حقیقت میں اس میں سیاسی اختیارات محدود طبقے، یعنی امیر بورژوازی (*bourgeoisie*)، تک محدود تھے۔ عام عوام، خاص طور پر مزدور طبقہ، سیاسی حقوق سے محروم تھا اور اسے حقِ رائے دہی حاصل نہیں تھا۔ اس کے علاوہ، 1840 کی دہائی میں معاشی بحران، بے روزگاری، اور مہنگائی نے عوامی مشکلات کو مزید بڑھا دیا، جس سے حکومت کے خلاف غم وغصہ بڑھنے لگا۔

فروری 1848 میں جب حکومت نے سیاسی اصلاحات کے مطالبات کو نظر انداز کیا اور عوامی اجتماعات (*banquets*) پر پابندی لگائی، تو پیرس میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہو گئے۔ یہ احتجاج جلد ہی پر تشدد مظاہروں میں تبدیل ہو گئے، اور عوام نے سڑکوں پر رکاوٹیں (*barricades*) کھڑی کر دیں۔ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، بادشاہ لوئی فلپ نے تخت چھوڑ دیا اور ملک سے فرار ہو گیا، جس کے نتیجے میں بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔

اس انقلاب کے بعد فرانس میں دوسری جمہوریہ (*Second Republic*) قائم کی گئی، جس نے کئی اہم اصلاحات متعارف کروائیں۔ سب سے اہم اقدام عام مردوں کے لیے حقِ رائے دہی (*universal male suffrage*) کا نفاذ تھا، جس کے تحت تمام بالغ مردوں کو ووٹ

دینے کا حق حاصل ہو گیا۔ یہ ایک بڑی جمہوری پیش رفت تھی، جس نے سیاسی عمل میں عوامی شرکت کو نمایاں طور پر بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ، مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ''نیشنل ورکشاپس'' (*National Workshops*) قائم کی گئیں تاکہ بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کیا جا سکے۔

مقامی حکومت (*Local Government*) کے حوالے سے بھی اس انقلاب کے اثرات نمایاں تھے۔ مقامی سطح پر جمہوری نمائندگی کو فروغ ملا اور عوامی شرکت میں اضافہ ہوا۔ منتخب اداروں کو مضبوط بنانے کی کوشش کی گئی، اگرچہ سیاسی عدم استحکام کے باعث یہ اصلاحات مکمل طور پر مستحکم نہ ہو سکیں۔

تاہم، یہ انقلاب زیادہ عرصے تک استحکام برقرار نہ رکھ سکا۔ معاشی مسائل، سیاسی اختلافات، اور مزدوروں اور حکومت کے درمیان تنازعات کے باعث حالات دوبارہ خراب ہو گئے، جس کے نتیجے میں جون 1848 کی بغاوت (*June Days Uprising*) پیش آئی۔ بالآخر، 1852 میں *Napoleon III* نے اقتدار سنبھال کر دوسری سلطنت (*Second Empire*) قائم کر دی، جس سے جمہوری نظام ایک بار پھر محدود ہو گیا۔

مجموعی طور پر، یہ انقلاب فرانس کی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل ہے، جس نے بادشاہت کے خاتمے، جمہوری اصولوں کے فروغ، اور عوامی حقوق کی توسیع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اگرچہ اس کے نتائج مکمل طور پر دیرپا ثابت نہ ہو سکے، لیکن اس نے فرانس کی سیاسی اور انتظامی ترقی پر گہرے اثرات مرتب کیے اور مستقبل کی جمہوری تحریکوں کے لیے بنیاد فراہم کی۔

ان انقلابات نے مقامی حکومت کے نظام پر بھی اثر ڈالا اور جمہوری اصولوں کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ 1830 کے بعد بعض حد تک مقامی اداروں کو نمائندگی دی گئی، جبکہ 1848 کے انقلاب نے عوامی حق رائے دہی (*universal male suffrage*) کو متعارف کروایا، جس سے مقامی کونسلوں کے انتخابات میں عوامی شرکت بڑھی۔ تاہم، یہ اصلاحات مستقل نہ رہ سکیں اور سیاسی عدم استحکام کے باعث بار بار تبدیلیاں آتی رہیں۔

انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں، خاص طور پر دوسری سلطنت (*Second Empire*) کے دوران، ایک بار پھر مرکزیت کو تقویت ملی۔ اس دور میں مقامی حکومتوں پر سخت کنٹرول رکھا گیا اور پریفیکٹس کا کردار مزید مضبوط ہو گیا۔ اگرچہ مقامی ادارے موجود تھے، لیکن ان کے اختیارات محدود رہے اور وہ زیادہ تر مرکزی حکومت کی پالیسیوں کے نفاذ کا ذریعہ بنے رہے۔

تاہم، 1870 کے بعد جب تیسری جمہوریہ (*Third Republic*) قائم ہوئی، تو مقامی حکومت کے ارتقا میں ایک اہم موڑ آیا۔ اس دور میں جمہوری اصولوں کو مستحکم کرنے کے لیے کئی اصلاحات کی گئیں۔ خاص طور پر 1884 کے *Municipal Law* (میونسپل قانون) نے مقامی حکومت کے نظام کو زیادہ جمہوری اور خود مختار بنایا۔ اس قانون کے تحت میئرز اور میونسپل کونسلز کو عوام کے ذریعے منتخب کرنے کا مستقل

نظام قائم کیا گیا، جس سے مقامی سطح پر عوامی شرکت اور نمائندگی کو فروغ ملا۔ اس کے علاوہ، مقامی اداروں کو اپنے معاملات چلانے میں زیادہ آزادی دی گئی، اگرچہ مرکزی نگرانی کا نظام بدستور قائم رہا۔

انیسویں صدی میں مقامی حکومت کے ارتقا کا ایک اہم پہلو مرکزیت اور عدم مرکزیت کے درمیان توازن کی تلاش تھا۔ ایک طرف مرکزی حکومت قومی وحدت اور یکسانیت کو برقرار رکھنا چاہتی تھی، جبکہ دوسری طرف عوامی دباؤ اور جمہوری تحریکیں مقامی خود مختاری کے حق میں تھیں۔ اس کشمکش کے نتیجے میں ایک ایسا نظام تشکیل پایا جس میں مقامی اداروں کو محدود خود مختاری حاصل تھی، لیکن وہ مکمل طور پر آزاد نہیں تھے۔

مالیاتی لحاظ سے بھی مقامی حکومتوں کو مختلف چیلنجز کا سامنا تھا۔ انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب اور شہری ترقی کے باعث عوامی خدمات کی طلب میں اضافہ ہوا، جیسے سڑکیں، پانی کی فراہمی، تعلیم اور صحت کی سہولیات۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مقامی حکومتوں کو مالی وسائل کی ضرورت تھی، جو اکثر ناکافی ہوتے تھے۔ اس کے نتیجے میں مقامی اداروں کو مرکزی حکومت پر انحصار کرنا پڑتا تھا۔

انتظامی طور پر، انیسویں صدی میں فرانس کا مقامی نظام زیادہ منظم اور یکساں ہو گیا۔ کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور دیگر اکائیوں کا ڈھانچہ مستحکم ہوا، اور پورے ملک میں ایک ہی طرز کا انتظامی نظام نافذ کیا گیا۔ اس سے حکمرانی میں بہتری آئی اور ریاستی کنٹرول کو مضبوط کیا گیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مقامی سطح پر لچک (*flexibility*) کم ہو گئی۔

مجموعی طور پر، انیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ارتقا ایک مسلسل تبدیلی اور توازن کی کوشش کا عکاس ہے۔ اس صدی کے آغاز میں ایک مضبوط مرکزی کنٹرول والا نظام موجود تھا، جو صدی کے اختتام تک ایک نسبتاً جمہوری اور منظم نظام میں تبدیل ہو گیا۔ *French Revolution* کے اصول، *Napoleon Bonaparte* کی انتظامی اصلاحات، اور بعد کے جمہوری ادوار کی تبدیلیوں نے مل کر ایک ایسا مقامی نظام تشکیل دیا جو آج کے جدید فرانس کی بنیاد ہے۔ یہ ارتقا اس بات کی واضح مثال ہے کہ کس طرح سیاسی، سماجی اور معاشی عوامل مل کر حکومتی اداروں کو تشکیل دیتے اور وقت کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں۔

13.6 20ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

(Local Government of France in 20th Century AD)

فرانس میں بیسویں صدی کے دوران مقامی حکومت (*Local Government*) کی تاریخ اور ارتقا ایک مسلسل اصلاحاتی عمل، ادارہ جاتی پختگی، اور مرکزیت و عدم مرکزیت کے درمیان توازن کی جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے۔ انیسویں صدی کے اختتام تک جو ڈھانچہ کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*) اور ریجن (*Region*) کی شکل میں قائم ہو چکا تھا، بیسویں صدی میں مزید منظم، جمہوری اور فعال بنایا گیا۔ اس صدی میں سیاسی تبدیلیاں، عالمی جنگیں، معاشی دباؤ، اور بعد ازاں یورپی انضمام جیسے عوامل نے مقامی حکومت کے کردار اور اختیارات کو نمایاں طور پر متاثر کیا۔

بیسویں صدی کے آغاز میں فرانس میں مقامی حکومت کا نظام ابھی تک کافی حد تک مرکزی کنٹرول کے تحت تھا۔ اگرچہ تیسری جمہوریہ (*Third Republic*) کے دور میں میونسپل اداروں کو منتخب نمائندگی حاصل تھی، لیکن مرکزی حکومت کی نگرانی مضبوط تھی، خاص طور پر ''پریفیکٹ'' (*Prefect*) کے ذریعے، جو ہر ڈیپارٹمنٹ میں ریاست کا نمائندہ ہوتا تھا۔ مقامی ادارے جیسے میونسپل کونسلز اور ڈیپارٹمنٹل کونسلز موجود تھے، لیکن ان کے اختیارات محدود تھے اور مالیاتی خود مختاری بھی کم تھی۔ اس دور میں مقامی حکومت کا بنیادی کردار عوامی خدمات جیسے تعلیم، صفائی، بنیادی ڈھانچے کی دیکھ بھال، اور مقامی نظم و نسق تک محدود تھا۔

پہلی عالمی جنگ (1914–1918) اور دوسری عالمی جنگ (1939–1945) نے فرانس کے مقامی نظام پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ جنگوں کے دوران مرکزی حکومت نے زیادہ اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے تاکہ قومی سلامتی اور وسائل کے مؤثر استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کی خود مختاری مزید محدود ہو گئی۔ خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے دوران وِشی حکومت (*Vichy Regime*) کے تحت مقامی اداروں پر سخت کنٹرول عائد کیا گیا، اور جمہوری عمل کو کمزور کیا گیا۔

جنگ کے بعد کے دور میں، خاص طور پر چوتھی جمہوریہ (*Fourth Republic*) اور پھر پانچویں جمہوریہ (*Fifth Republic*) کے قیام کے بعد، مقامی حکومت کے نظام کو دوبارہ مضبوط اور جمہوری بنانے کی کوششیں شروع ہوئیں۔ 1958 میں پانچویں جمہوریہ کے قیام کے ساتھ ایک مضبوط صدارتی نظام سامنے آیا، جس میں اگرچہ مرکزی حکومت طاقتور رہی، لیکن مقامی اداروں کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا۔ اس دور میں مقامی حکومتوں کو بہتر انتظامی ڈھانچہ اور وسائل فراہم کرنے کی کوشش کی گئی، تاکہ وہ شہری ترقی، تعلیم، اور سماجی خدمات میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

بیسویں صدی کے آخری حصے میں فرانس میں مقامی حکومت کے ارتقا کا سب سے اہم مرحلہ *Decentralization Reforms of France 1982* کے ذریعے آیا۔ ان اصلاحات کو ''*Defferre Laws*'' بھی کہا جاتا ہے، جنہوں نے فرانس کے انتظامی نظام میں بنیادی تبدیلیاں کیں۔ ان اصلاحات کے تحت مقامی حکومتوں کو وسیع اختیارات منتقل کیے گئے، خاص طور پر کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور ریجن کی سطح پر۔ ریجنز کو پہلی بار ایک باقاعدہ انتظامی اور سیاسی حیثیت دی گئی، اور انہیں اقتصادی منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، اور تعلیمی ترقی جیسے اہم شعبوں میں اختیارات دیے گئے۔

ان اصلاحات کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ پریفیکٹ کے اختیارات کو محدود کیا گیا اور مقامی منتخب نمائندوں کو زیادہ خود مختاری دی گئی۔ اب مقامی کونسلز اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہوئیں، جبکہ مرکزی حکومت کا کردار زیادہ تر نگرانی اور ہم آہنگی تک محدود ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مالیاتی اصلاحات بھی کی گئیں، جن کے تحت مقامی حکومتوں کو ٹیکس عائد کرنے اور اپنے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔

بیسویں صدی کے آخر میں یورپی یونین (European Union) کے بڑھتے ہوئے کردار نے بھی فرانس کی مقامی حکومت پر اثر ڈالا۔ یورپی پالیسیوں اور فنڈز نے مقامی اور علاقائی ترقی میں اہم کردار ادا کیا، جس سے ریجنز کی اہمیت مزید بڑھ گئی۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومتیں نہ صرف قومی سطح پر بلکہ یورپی سطح پر بھی ایک فعال کردار ادا کرنے لگیں۔

اس صدی میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز بھی کم نہ تھے۔ شہری آبادی میں اضافہ، صنعتی و اقتصادی تبدیلیاں، اور سماجی خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب نے مقامی اداروں پر دباؤ بڑھایا۔ اس کے علاوہ، مالی وسائل کی کمی اور مختلف سطحوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم بھی ایک پیچیدہ مسئلہ رہی۔ تاہم، اصلاحات اور پالیسی اقدامات کے ذریعے ان مسائل سے نمٹنے کی کوشش کی گئی۔

مجموعی طور پر، بیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ارتقا ایک ایسے سفر کی نمائندگی کرتا ہے جس میں مضبوط مرکزیت سے بتدریج عدم مرکزیت اور مقامی خود مختاری کی طرف پیش رفت ہوئی۔ اس صدی کے آغاز میں جہاں مقامی ادارے مرکزی کنٹرول کے تابع تھے، وہیں صدی کے اختتام تک وہ ایک بااختیار، منظم، اور جمہوری نظام کا حصہ بن چکے تھے۔ *Decentralization Reforms of 1982 France* اس ارتقا کا نقطۂ عروج ثابت ہوئیں، جنہوں نے فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

13.7 21ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت

(Local Government of France in 21st Century AD)

فرانس میں اکیسویں صدی کے دوران مقامی حکومت (*Local Government*) کی تاریخ اور ارتقا ایک ایسے مرحلے کی عکاسی کرتا ہے جہاں عدم مرکزیت (*decentralization*)، علاقائی خود مختاری، بین الکمیونی تعاون (*inter-communal cooperation*)، اور جدید گورننس کے تقاضے باہم جڑ کر ایک پیچیدہ مگر مؤثر نظام تشکیل دیتے ہیں۔ بیسویں صدی کے اواخر میں ہونے والی اصلاحات—خصوصاً *Decentralization Reforms of 1982 France*—نے جو بنیاد فراہم کی تھی، اکیسویں صدی میں اسی کو مزید وسعت، گہرائی اور ادارہ جاتی استحکام ملا۔ اس صدی میں فرانس نے مقامی حکومت کو نہ صرف اختیارات منتقل کیے بلکہ کارکردگی، شفافیت اور عوامی شرکت کو بھی مضبوط بنانے پر توجہ دی۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں فرانس کا مقامی ڈھانچہ تین بنیادی سطحوں—کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*) اور ریجن (*Region*)—پر قائم تھا، لیکن ایک نمایاں مسئلہ کمیونز کی کثرت (تقریباً 35 ہزار سے زائد) تھا، جس سے انتظامی پیچیدگی اور وسائل کے غیر مؤثر استعمال کے خدشات پیدا ہوتے تھے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے بین الکمیونی تعاون کے اداروں (*EPCI: Établissements Publics de Coopération Intercommunale*) کو فروغ دیا گیا، جن کے ذریعے مختلف کمیونز مشترکہ

طور پر خدمات (جیسے کچرا مینجمنٹ، ٹرانسپورٹ، شہری منصوبہ بندی) فراہم کرنے لگیں۔ اس اقدام نے مقامی حکمرانی میں پیمانے کی معیشت (economies of scale) پیدا کی اور چھوٹی اکائیوں کی صلاحیت میں اضافہ کیا۔

اکیسویں صدی کے پہلے عشرے میں فرانس نے عدم مرکزیت کے عمل کو مزید آگے بڑھایا۔ 2003 کی آئینی ترمیم (Constitutional Reform of 2003) نے عدم مرکزیت کو آئینی حیثیت دی اور مقامی اداروں کی خود مختاری کو قانونی تحفظ فراہم کیا۔ اس کے بعد 2004 کی اصلاحات کے ذریعے متعدد اختیارات — خصوصاً تعلیم، ٹرانسپورٹ، اور سماجی خدمات کے کچھ شعبے — مقامی اور علاقائی حکومتوں کو منتقل کیے گئے۔ ان اقدامات کا مقصد یہ تھا کہ خدمات کی فراہمی کو عوام کے قریب لایا جائے اور علاقائی ضروریات کے مطابق پالیسی سازی ممکن ہو۔

اکیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں فرانس نے اپنے علاقائی ڈھانچے کو مزید مؤثر بنانے کے لیے بڑی اصلاحات متعارف کروائیں، جن میں NOTRe Law 2015 (Nouvelle Organisation Territoriale de la République) نمایاں ہے۔ اس قانون کے تحت ریجنز کی تعداد کم کر کے انہیں زیادہ مضبوط اور مؤثر بنایا گیا، تاکہ وہ اقتصادی ترقی، علاقائی منصوبہ بندی اور بین الاقوامی مسابقت میں بہتر کردار ادا کر سکیں۔ اسی کے ساتھ ڈیپارٹمنٹس اور کمیونز کے درمیان اختیارات کی نئی تقسیم کی گئی، جس کا مقصد ذمہ داریوں کی وضاحت اور ادارہ جاتی ہم آہنگی کو بہتر بنانا تھا۔

مزید برآں، MAPTAM Law 2014 (Modernisation de l'Action Publique Territoriale et d'Affirmation des Métropoles) کے ذریعے بڑے شہری علاقوں (metropolitan areas) کو خصوصی حیثیت دی گئی۔ اس قانون کے تحت پیرس، لیون اور مارسی جیسے بڑے شہروں کو زیادہ اختیارات دیے گئے تاکہ وہ شہری منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ، اور اقتصادی ترقی کے میدان میں زیادہ مؤثر انداز میں کام کر سکیں۔ اس سے شہری سطح پر حکمرانی کو مضبوطی ملی اور بڑے شہروں کو عالمی مسابقت کے قابل بنانے میں مدد ملی۔

اکیسویں صدی میں مقامی حکومت کے ارتقا کا ایک اہم پہلو ڈیجیٹل گورننس (e-governance) اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔ فرانس نے "اسمارٹ سٹیز" (Smart Cities) کے تصور کو فروغ دیا، جس کے تحت شہری خدمات کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے بہتر بنایا جا رہا ہے۔ آن لائن سروسز، ڈیٹا مینجمنٹ، اور شفافیت کے اقدامات نے مقامی حکومت کو زیادہ جوابدہ اور مؤثر بنایا ہے۔ تاہم، اس کے ساتھ ڈیجیٹل تقسیم (digital divide) کا مسئلہ بھی سامنے آیا، خاص طور پر دیہی علاقوں میں جہاں ٹیکنالوجی تک رسائی محدود ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی اور پائیدار ترقی بھی اکیسویں صدی میں مقامی حکومت کے اہم موضوعات بن چکے ہیں۔ مقامی ادارے اب ماحولیاتی پالیسیوں، توانائی کے متبادل ذرائع، اور گرین انفراسٹرکچر کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یورپی یونین کی پالیسیوں اور فنڈز نے بھی اس عمل میں مدد فراہم کی ہے، جس کے نتیجے میں ریجنز اور کمیونز بین الاقوامی سطح پر بھی سرگرم ہو گئے ہیں۔

تاہم،ان تمام ترقیات کے باوجود،فرانس کی مقامی حکومت کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔مالی وسائل کی کمی، مختلف سطحوں کے درمیان اختیارات کی پیچیدہ تقسیم،اور بیوروکریٹک رکاوٹیں اب بھی مسائل پیدا کرتی ہیں۔اس کے علاوہ، شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ترقی کا فرق،اور عوامی اعتماد میں کمی جیسے مسائل بھی قابل توجہ ہیں۔

مجموعی طور پر،اکیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت ایک جدید، متحرک اور کثیر سطحی نظام کی شکل اختیار کر چکی ہے، جو عدم مرکزیت، تعاون،اور جدید ٹیکنالوجی کے اصولوں پر مبنی ہے۔*Decentralization Reforms of 1982 France* سے شروع ہونے والا سفر *NOTRe Law 2015* اور *MAPTAM Law 2014* جیسے اقدامات تک پہنچ کر ایک ایسے نظام میں تبدیل ہو چکا ہے جو نہ صرف قومی بلکہ یورپی اور عالمی سطح پر بھی مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔یہ ارتقا اس بات کی واضح مثال ہے کہ کس طرح ایک روایتی مرکزی ریاست وقت کے ساتھ ایک جدید، لچکدار اور عوامی ضروریات کے مطابق ڈھلنے والا مقامی حکومتی نظام تشکیل دے سکتی ہے۔

13.8 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ نے:

- فرانس میں مقامی حکومت کی مختصر تاریخ کا مطالعہ کیا۔
- 17ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کے ارتقا کو سمجھا۔
- 18ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔
- 19ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کی جانکاری حاصل کی۔
- 20ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔
- 21ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت کے حالات کا جائزہ لیا۔

13.9 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

I am the State

"I am the State" ایک مشہور قول ہے جسے فرانسیسی بادشاہ *Louis XIV* سے منسوب کیا جاتا ہے۔فرانسیسی زبان میں یہ جملہ *"L'État, c'est moi"* کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے: ''ریاست میں ہی ہوں'' یا ''میں ہی ریاست ہوں''۔

یہ قول مطلق العنان بادشاہت *(Absolute Monarchy)* کے تصور کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔لوئی چہاردہم کے دور میں فرانس میں بادشاہ کو مکمل اختیارات حاصل تھے،اور ریاست کے تمام اہم فیصلے اسی کی مرضی سے کیے جاتے تھے۔اس نظریے کے مطابق بادشاہ نہ صرف حکومت کا سربراہ تھا بلکہ ریاستی اقتدار کا واحد منبع بھی سمجھا جاتا تھا۔یعنی قانون سازی،انتظامیہ،اور عدلیہ سب بادشاہ کی ذات کے تابع تھے۔

اس قول کا پس منظر سترہویں صدی کا وہ دور ہے جب فرانس میں مرکزیت (centralization) کو فروغ دیا جارہا تھا۔لوئی XIV نے مقامی اشرافیہ اور جاگیرداروں کی طاقت کو کم کر کے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں مرکوز کر لیے۔اس کا مقصد ایک مضبوط اور متحد ریاست قائم کرنا تھا، جہاں کسی بھی قسم کی مقامی خود مختاری یا بغاوت کے امکانات کم ہوں۔اس طرح "I am the State" دراصل اس بات کی علامت بن گیا کہ ریاست اور بادشاہ میں کوئی فرق نہیں، بلکہ دونوں ایک ہی وجود ہیں۔تاہم، جدید سیاسی نظریات کے مطابق اس تصور کو غیر جمہوری اور آمرانہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں عوام کی نمائندگی، حقوق، اور شرکت کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

13.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

13.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔فرانس میں جدید مقامی حکومت کے قیام میں سب سے اہم کردار کس واقعے نے ادا کیا؟

(a) صنعتی انقلاب (b) فرانسیسی انقلاب

(c) پہلی عالمی جنگ (d) دوسری عالمی جنگ

2۔Napoleon Bonaparte نے مقامی حکومت کے نظام میں کون سی اہم اصلاح متعارف کروائی؟

(a) پریفیکٹ (Prefect) کا نظام (b) پارلیمنٹ کا خاتمہ

(c) ٹیکس کا خاتمہ (d) بادشاہت کا قیام

3۔فرانس میں مقامی حکومت کی سب سے نچلی اکائی کیا کہلاتی ہے؟

(a) ریجن (b) ڈیپارٹمنٹ

(c) کمیون (d) صوبہ

4۔فرانس میں عدم مرکزیت (Decentralization) کی بڑی اصلاحات کب متعارف ہوئیں؟

(a) 1789 (b) 1848

(c) 1884 (d) 1982

5۔ Decentralization Reforms of 1982 کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

(a) بادشاہت کو مضبوط کرنا (b) اختیارات کو مقامی سطح پر منتقل کرنا

(c) فوج کو طاقت دینا (d) ٹیکس ختم کرنا

6۔فرانس میں ''پریفیکٹ''(*Prefect*)کا کردار کیا ہوتا ہے؟

(a) مقامی عدالت چلانا (b) صدر کا انتخاب کرنا

(c) فوج کی قیادت کرنا (d) مرکزی حکومت کا نمائندہ ہونا

7۔19ویں صدی میں مقامی حکومت کے نظام کو زیادہ جمہوری بنانے والا اہم قانون کون سا تھا؟

(a) 1789 کا قانون (b) 1884 کا میونسپل قانون

(c) 1945 کا قانون (d) 2003 کا قانون

8۔فرانس میں ریجن(*Region*)کی سطح کو باقاعدہ مضبوط حیثیت کب ملی؟

(a) 17ویں صدی (b) 18ویں صدی

(c) 19ویں صدی (d) 20ویں صدی

9۔فرانس میں مقامی حکومت کے ارتقا میں *Louis XIV* کا دور کس چیز کے لیے مشہور ہے؟

(a) مضبوط مرکزیت (b) مکمل جمہوریت

(c) عدم مرکزیت (d) مقامی خود مختاری

10۔جدید دور میں فرانس کی مقامی حکومت کا اہم رجحان کیا ہے؟

(a) مکمل مرکزیت (b) مقامی حکومت کا خاتمہ

(c) عدم مرکزیت اور اختیارات کی تقسیم (d) بادشاہت کی واپسی

13.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. فرانس میں مقامی حکومت کی مختصر تاریخ بیان کیجیے۔
2. مطلق العنان بادشاہت کے دور میں فرانس کی مقامی حکومت پر تبصرہ کیجیے۔
3. 18ویں صدی عیسوی میں فرانس کی مقامی حکومت میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
4. فرانسیسی انقلاب نے فرانس کی مقامی حکومت کو کس طرح متاثر کیا؟

5. عالمی جنگوں کے بعد فرانس میں مقامی حکومت کا منظر نامہ کس طرح تبدیل ہوا؟

13.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. 'فرانس میں مقامی حکومت کے احیاء کے لیے فرانسیسی انقلاب لازمی تھا۔' تبصرہ کیجیے۔
2. موجودہ دور میں فرانسیسی مقامی حکومت کے ارتقاء پر ایک مفصل نوٹ لکھیے۔
3. فرانس میں مقامی حکومت کی تاریخ بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ *(b)*	2۔ *(a)*	3۔ *(c)*	4۔ *(d)*	5۔ *(b)*
6۔ *(d)*	7۔ *(b)*	8۔ *(d)*	9۔ *(a)*	10۔ *(c)*

اکائی14–فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پس منظر

(Organisational and Functional Perspective of Local Government in France)

اکائی کے اجزا:

14.0 تمہید

14.1 مقاصد

14.2 فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پہلو: ایک عمومی جائزہ

14.3 17 ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

14.4 18ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

14.5 19 ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

14.6 20 ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

14.7 بیسویں صدی فرانس میں پریفیکٹ

14.8 21ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

14.9 اکتسابی نتائج

14.10 کلیدی الفاظ

14.11 نمونہ امتحانی سوالات

14.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

14.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

14.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

14.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلبا، گزشتہ اکائی میں آپ نے فرانسیسی مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقا کا مطالعہ کیا۔ فرانس میں مقامی حکومت، خاص طور پر کمیون (*Commune*) یا بلدیہ، ملک کے انتظامی اور جمہوری ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ اس نظام کی جڑیں قرونِ وسطیٰ کے عہد میں ملتی ہیں، جب شہروں

اور قصبوں میں مذہبی پیرش (*Parish*) یا جاگیر دارانہ علاقوں کے تحت محدود مقامی نظم موجود تھا۔ تاہم اس زمانے میں عوامی نمائندگی کا کوئی واضح تصور نہیں تھا اور فیصلہ سازی عموماً جاگیر داروں یا کلیسا کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

1789ء کے فرانسیسی انقلاب نے مقامی حکومت کے تصور کو یکسر بدل دیا۔ قومی اسمبلی نے 12 نومبر 1789 کو ایک تاریخی فرمان کے ذریعے فیصلہ کیا کہ ملک کے ہر شہر، گاؤں اور بستی میں ایک بلدیہ (*Commune*) قائم کی جائے، تاکہ مقامی انتظام کو منظم، مساوی اور عوامی بنایا جا سکے۔ یوں پرانے پیرش سسٹم کی جگہ ایک متحد اور قانونی مقامی اکائی نے لے لی۔ ہر کمیون کے لیے ایک میئر (*Mayor*) اور میونسپل کونسل مقرر کی گئی، جو مقامی معاملات جیسے شہری رجسٹریشن، تعلیم، سڑکوں، صفائی اور شہری نظم کی ذمے دار بنی۔

نپولین بوناپارٹ کے دور میں 1800ء میں پریفیکٹ (*Préfet*) کا نظام متعارف ہوا، جو صوبائی سطح پر ریاست کا نمائندہ تھا۔ اس نظام نے مرکز کے کنٹرول کو مضبوط کیا، مگر بلدیاتی سطح پر منتخب کونسلیں برقرار رہیں، جنہیں 1833 کے قانون کے تحت باقاعدہ عوامی انتخابات کے ذریعے منتخب کیا جانے لگا۔

1884 کے "عظیم بلدیاتی قانون" کے تحت بلدیاتی کونسلوں کو مقامی امور پر عمومی اختیارات حاصل ہوئے، یعنی وہ اپنے علاقے سے متعلق ہر مسئلے پر فیصلے کر سکتی تھیں۔ بعد میں 1958 کے آئین نے کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور ریجن کو خود مختار آئینی حیثیت دی، اور 1982 کی *Decentralization Reform* نے عملی طور پر اختیارات کا ایک حصہ مرکز سے بلدیاتی اداروں کو منتقل کر دیا۔ اس دوران "بین البلدی تعاون" (*intercommunalité*) کا تصور بھی ابھرا تاکہ چھوٹی کمیونز مشترکہ خدمات جیسے ٹرانسپورٹ، فضلہ انتظام یا معاشی ترقی کے منصوبے چلا سکیں۔

آج فرانس میں تقریباً 35,000 کمیونز ہیں، جن میں سے اکثریت دیہی نوعیت کی ہے۔ اگرچہ حکومت نے ان کی تعداد گھٹانے کی متعدد کوششیں کیں، مگر فرانسیسی عوام اپنے مقامی اداروں سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ کمیونز اب بھی ریاست اور شہری کے درمیان پہلا رابطہ ہیں —— جہاں پیدائش، شادی، یا اموات کی رجسٹریشن سے لے کر مقامی تعلیم اور عوامی تقریبات تک تمام بنیادی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

اس اکائی میں ہم فرانس کی مقامی حکومت کے تنظیمی اور فعالی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔

14.1 مقاصد (*Objectives*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پہلو کا عمومی جائزہ لیں گے۔
- 17ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- 18ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کے ارتقا پر غور کریں گے۔

- 19ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کو سمجھیں گے۔
- 20ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- بیسویں صدی فرانس میں پریفیکٹ کی حیثیت کو سمجھیں گے۔
- 21ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

14.2 فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پہلو: ایک عمومی جائزہ

(Organisational and Functional Perspective of Local Govt in France: A General View)

فرانس میں مقامی حکومت (*Local Government*) کا تنظیمی (*Organisational*) اور فعالی (*Functional*) پہلو ایک منظم، کثیر سطحی اور قانونی طور پر واضح نظام کی صورت میں سامنے آتا ہے، جو مرکزیت اور عدم مرکزیت کے درمیان توازن پر قائم ہے۔ یہ نظام تاریخی ارتقا، خصوصاً *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد، مزید مضبوط اور بااختیار ہوا۔

فرانس کی مقامی حکومت تین بنیادی سطحوں پر مشتمل ہے: کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*)، اور ریجن (*Region*)۔ کمیون سب سے نچلی اکائی ہے، جس کی قیادت ایک منتخب میونسپل کونسل اور میئر کرتے ہیں۔ یہ ادارہ براہِ راست عوامی خدمات کی فراہمی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی سطح آتی ہے، جہاں ڈیپارٹمنٹل کونسل منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ مختلف کمیونز کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔ سب سے اوپر ریجن کی سطح ہوتی ہے، جس میں ریجنل کونسل اقتصادی منصوبہ بندی، علاقائی ترقی، اور بڑے پیمانے کے منصوبوں کی نگرانی کرتی ہے۔ ان تمام سطحوں پر منتخب نمائندے موجود ہوتے ہیں، جو جمہوری عمل کے ذریعے اقتدار میں آتے ہیں۔

اس تنظیمی ڈھانچے میں ایک اہم کردار مرکزی حکومت کے نمائندے "پریفیکٹ" (*Prefect*) کا ہوتا ہے، جو ہر ڈیپارٹمنٹ اور ریجن میں تعینات ہوتا ہے۔ پریفیکٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مقامی ادارے قومی قوانین اور پالیسیوں کے مطابق کام کریں۔ یوں فرانس کا نظام مکمل خود مختاری کے بجائے ایک نگرانی شدہ خود مختاری (*supervised autonomy*) کی مثال پیش کرتا ہے۔ مزید برآں، بین الکمیونی تعاون (*Inter-communal cooperation*) کے ادارے بھی اہم ہیں، جن کے ذریعے مختلف کمیونز مشترکہ خدمات فراہم کرتی ہیں۔

فرانس میں مقامی حکومت کے فرائض مختلف سطحوں پر تقسیم کیے گئے ہیں تاکہ کارکردگی اور تخصص (*specialization*) کو بہتر بنایا جا سکے۔ کمیون کی سطح پر بنیادی خدمات جیسے پانی کی فراہمی، صفائی، شہری منصوبہ بندی، ابتدائی تعلیم، اور مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال شامل ہیں۔ یہ سطح عوام کے سب سے قریب ہونے کی وجہ سے روزمرہ ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر زیادہ تر سماجی خدمات (*social services*) فراہم کی جاتی ہیں، جیسے فلاحی پروگرام، معذور افراد کی مدد، بزرگوں کی دیکھ بھال، اور مڈل اسکولز کا انتظام۔ اس کے علاوہ، ڈیپارٹمنٹ سڑکوں اور علاقائی انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ریجن کی سطح پر بڑے پیمانے کے اور اسٹریٹجک افعال انجام دیے جاتے ہیں، جیسے اقتصادی ترقی، صنعتی منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس، اور اعلیٰ تعلیم کی معاونت۔ ریجنز قومی اور یورپی پالیسیوں کے نفاذ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

ان تمام افعال کی انجام دہی کے لیے مقامی حکومتوں کو مالی وسائل مختلف ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں، جن میں مقامی ٹیکسز، ریاستی گرانٹس، اور یورپی یونین کے فنڈز شامل ہیں۔ تاہم، مالی انحصار اور وسائل کی تقسیم اب بھی ایک چیلنج ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس کی مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی نظام ایک متوازن، منظم اور کثیر سطحی ڈھانچہ پیش کرتا ہے، جس میں ہر سطح کے واضح اختیارات اور ذمہ داریاں ہیں۔ *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد اس نظام میں نمایاں بہتری آئی ہے، جس کے نتیجے میں مقامی ادارے زیادہ خود مختار، مؤثر، اور عوامی ضروریات کے مطابق کام کرنے کے قابل ہو گئے ہیں، جبکہ مرکزی نگرانی کے ذریعے قومی یکسانیت بھی برقرار رکھی گئی ہے۔

14.3 17ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Local Governement in 17th Century France)

سترہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ اور اس کے فرائض ایک مضبوط مرکزی ریاست اور مطلق العنان بادشاہت کے زیرِ اثر تشکیل پاتے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب ریاستی اقتدار کا محور بادشاہ کی ذات تھی، اور مقامی ادارے زیادہ تر مرکزی حکومت کے احکامات کو نافذ کرنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ اس زمانے میں *Louis XIV* اور اس سے قبل *Cardinal Richelieu* کی پالیسیوں نے مرکزیت (*centralization*) کو فروغ دیا، جس نے مقامی حکومت کے کردار کو محدود کر دیا۔

1۔ ساخت (*Structure*)

سترہویں صدی میں فرانس کا مقامی انتظامی ڈھانچہ بظاہر متنوع مگر عملی طور پر مرکزی کنٹرول کے تابع تھا۔ ملک مختلف صوبوں (*provinces*) میں تقسیم تھا، جن میں ہر ایک کی اپنی تاریخی روایات اور قوانین تھے۔ ان صوبوں میں بادشاہ کے نمائندے "*Intendants*" تعینات کیے جاتے تھے، جو مقامی انتظامیہ کے سب سے اہم ستون تھے۔ *Intendants* براہِ راست شاہی دربار کو جوابدہ ہوتے تھے اور ان کا تقرر مرکز سے ہوتا تھا، جس سے مقامی خود مختاری نہ ہونے کے برابر رہ جاتی تھی۔

اس کے علاوہ، مقامی سطح پر جاگیر دار (*feudal lords*)، کلیسا (*Church*) کے حکام، اور شہری کونسلیں (*municipal bodies*) بھی موجود تھیں، لیکن ان کے اختیارات محدود تھے۔ شہری علاقوں میں بعض بلدیاتی ادارے کام کرتے تھے، مگر وہ بھی شاہی نگرانی میں تھے اور آزادانہ فیصلے کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر مقامی حکومت کا ڈھانچہ ایک کثیر سطحی مگر غیر جمہوری اور مرکز کے زیرِ اثر نظام تھا۔

2۔ فرائض (*Functions*)

سترہویں صدی میں مقامی حکومت کے بنیادی افعال انتظامی اور مالیاتی نوعیت کے تھے، جن کا مقصد ریاستی نظم ونسق کو برقرار رکھنا تھا۔ سب سے اہم کام ٹیکس کی وصولی تھا، کیونکہ بادشاہت کو جنگوں اور شاہی اخراجات کے لیے مسلسل مالی وسائل درکار تھے۔ *Intendants* اس عمل کی نگرانی کرتے تھے اور اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ ٹیکس بروقت اور مکمل طور پر وصول ہوں۔

دوسرا اہم کام امن وامان کا قیام تھا۔ مقامی حکام کو ہدایت دی جاتی تھی کہ وہ قانون نافذ کریں اور کسی بھی بغاوت یا بدامنی کو سختی سے کچل دیں۔ اس کے علاوہ، شاہی احکامات (*royal decrees*) کو نافذ کرنا بھی مقامی حکومت کی ذمہ داری تھی، تاکہ پورے ملک میں یکساں پالیسیوں کا اطلاق ہو سکے۔

مقامی سطح پر کچھ عوامی خدمات بھی فراہم کی جاتی تھیں، جیسے سڑکوں کی دیکھ بھال، منڈیوں کا انتظام، اور بنیادی شہری سہولیات، لیکن یہ خدمات محدود اور غیر منظم تھیں۔ ان کا مقصد عوامی فلاح کے بجائے زیادہ تر انتظامی ضروریات کو پورا کرنا تھا۔

سترہویں صدی میں مقامی حکومت کی سب سے نمایاں خصوصیت مرکزیت تھی۔ بادشاہ اور اس کے نمائندے تمام اہم فیصلوں پر کنٹرول رکھتے تھے، جبکہ مقامی ادارے محض عمل درآمد کا ذریعہ تھے۔ اس نظام میں عوامی شرکت یا نمائندگی کا کوئی خاص کردار نہیں تھا، جس کے باعث مقامی حکومتیں عوامی ضروریات سے پوری طرح ہم آہنگ نہیں ہو پاتی تھیں۔

مجموعی طور پر، سترہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ ایک مرکزی کنٹرول پر مبنی، غیر جمہوری اور محدود خود مختاری والا نظام تھا۔ اس کے افعال زیادہ تر ٹیکس وصولی، امن وامان کی بحالی، اور شاہی احکامات کے نفاذ تک محدود تھے۔ اگرچہ اس نظام نے ریاستی طاقت کو مضبوط کیا، لیکن اس نے مقامی سطح پر خود مختاری اور عوامی شرکت کو کمزور رکھا، جو بعد میں آنے والی انقلابی تبدیلیوں، خصوصاً *French Revolution*، کا ایک اہم سبب بنا۔

14.4 18ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Local Governement in 18th Century France)

اٹھارہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ اور اس کے افعال ایک ایسے عبوری مرحلے کی عکاسی کرتے ہیں جس میں پرانا مطلق العنان اور جاگیردارانہ نظام (*Ancien Régime*) اپنی کمزوریوں کے ساتھ موجود تھا، اور صدی کے اختتام پر انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے ایک نیا، زیادہ منظم اور جمہوری نظام ابھر کر سامنے آیا۔ اس پورے دور کو سمجھنے کے لیے صدی کے ابتدائی اور اختتامی حصوں میں نمایاں فرق کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے، خاص طور پر *French Revolution* کے اثرات کے تناظر میں۔

1۔ساخت(*Structure*)

اٹھارہویں صدی کے آغاز میں فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ غیر یکساں اور مرکزی کنٹرول کے تابع تھا۔ ملک مختلف صوبوں (*provinces*) میں تقسیم تھا، جن میں ہر ایک کے اپنے قوانین اور روایات تھیں۔ ان صوبوں میں مرکزی حکومت کے نمائندے "*Intendants*" تعینات کیے جاتے تھے، جو براہِ راست بادشاہ کو جوابدہ ہوتے تھے۔ *Intendants* انتظامی، مالیاتی اور عدالتی امور کی نگرانی کرتے تھے اور مقامی سطح پر اصل طاقت انہی کے پاس ہوتی تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ، جاگیر دار (*feudal lords*)، کلیسا (*Church*)، اور شہری کونسلیں (*municipal bodies*) بھی مقامی ڈھانچے کا حصہ تھیں، لیکن ان کے اختیارات محدود اور اکثر غیر منظم تھے۔ شہری علاقوں میں بلدیاتی ادارے موجود تھے، مگر ان کی حیثیت زیادہ تر رسمی تھی اور وہ آزادانہ فیصلے کرنے کے قابل نہیں تھے۔ مجموعی طور پر، یہ ایک پیچیدہ، منتشر اور غیر جمہوری ڈھانچہ تھا جس میں مرکز کی بالادستی واضح تھی۔

صدی کے اختتام پر، خاص طور پر *French Revolution* کے بعد، مقامی حکومت کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں آئیں۔ جاگیر دارانہ نظام کو ختم کر دیا گیا اور ملک کو یکساں انتظامی اکائیوں — کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹ (*Department*) — میں تقسیم کیا گیا۔ ہر سطح پر منتخب کونسلز قائم کی گئیں، جنہوں نے مقامی حکومت کو ایک منظم اور جمہوری شکل دی۔

کمیون(*Commune*)

کمیون فرانس کی مقامی حکومت کی سب سے نچلی اور بنیادی اکائی کے طور پر قائم کی گئی۔ 1789 کے بعد پورے ملک کو ہزاروں کمیونز میں تقسیم کیا گیا، جو عموماً ایک شہر، قصبے یا گاؤں پر مشتمل ہوتی تھیں۔ ہر کمیون میں ایک میونسپل کونسل (*Municipal Council*) قائم کی گئی، جس کے ارکان عوام کے ذریعے منتخب ہوتے تھے۔ یہ کونسل اپنے اندر سے ایک میئر (*Mayor*) کا انتخاب کرتی تھی، جو مقامی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا تھا۔ کمیون کے بنیادی افعال میں شہری نظم و نسق، صفائی، پانی کی فراہمی، مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال، اور عوامی خدمات کی فراہمی شامل تھیں۔ اس سطح پر پہلی بار عوام کو براہِ راست شرکت کا موقع ملا، جس سے مقامی جمہوریت کو فروغ ملا۔ تاہم، ابتدائی انقلابی دور میں کمیونز کو مکمل خود مختاری حاصل نہیں تھی اور وہ قومی حکومت کے عمومی قوانین کے تابع تھیں۔

ڈیپارٹمنٹ(*Department*)

ڈیپارٹمنٹ کمیون سے ایک اعلیٰ سطح کی انتظامی اکائی تھی، جسے بھی *French Revolution* کے دوران متعارف کروایا گیا۔ انقلاب کے بعد فرانس کو تقریباً 83 ڈیپارٹمنٹس میں تقسیم کیا گیا، جن کا مقصد ملک بھر میں انتظامی یکسانیت (*uniformity*) پیدا کرنا تھا۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کا سائز اس طرح مقرر کیا گیا کہ اس کے مرکز تک ایک دن میں پہنچا جا سکے، تاکہ انتظامی امور کو آسان بنایا جا سکے۔

ہر ڈیپارٹمنٹ میں ایک منتخب کونسل قائم کی گئی، جو مقامی سطح پر پالیسی سازی اور انتظامی امور کی نگرانی کرتی تھی۔ ڈیپارٹمنٹ کے افعال میں ٹیکس کے نظام کی نگرانی، امن وامان کا قیام، سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال، اور مختلف کمیونز کے درمیان ہم آہنگی شامل تھی۔ اس سطح کا مقصد مقامی اور قومی حکومت کے درمیان ایک مؤثر رابطہ قائم کرنا تھا۔

کمیون اور ڈیپارٹمنٹ کے قیام نے فرانس کی مقامی حکومت کے نظام میں بنیادی تبدیلی پیدا کی۔ اس سے نہ صرف پرانے جاگیر دارانہ اور غیر مساوی نظام کا خاتمہ ہوا بلکہ پورے ملک میں ایک یکساں انتظامی ڈھانچہ قائم ہوا۔ اس کے ذریعے عوامی نمائندگی، مقامی شرکت، اور جمہوری اصولوں کو فروغ ملا۔

مجموعی طور پر، اٹھارہویں صدی میں کمیون اور ڈیپارٹمنٹ کا قیام فرانس کی مقامی حکومت کے ارتقا میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا، جس نے ایک جدید، منظم اور مؤثر مقامی نظام کی بنیاد رکھی۔

2۔ فرائض (*Functions*)

اٹھارہویں صدی کے ابتدائی دور میں مقامی حکومت کے افعال زیادہ تر انتظامی اور مالیاتی نوعیت کے تھے۔ سب سے اہم کام ٹیکس کی وصولی تھا، کیونکہ بادشاہت کو جنگوں اور شاہی اخراجات کے لیے بھاری مالی وسائل درکار تھے۔ *Intendants* اس عمل کی نگرانی کرتے تھے اور اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ محصولات مؤثر طریقے سے جمع ہوں۔

دوسرا اہم کام امن وامان کا قیام اور شاہی احکامات کا نفاذ تھا۔ مقامی حکام کو ہدایت دی جاتی تھی کہ وہ کسی بھی قسم کی بغاوت یا بدامنی کو کنٹرول کریں اور ریاستی پالیسیوں کو نافذ کریں۔ اس کے علاوہ، کچھ بنیادی خدمات جیسے سڑکوں کی دیکھ بھال، مقامی منڈیوں کا انتظام، اور شہری نظم ونسق بھی مقامی سطح پر انجام دیے جاتے تھے، لیکن یہ خدمات محدود اور غیر مؤثر تھیں۔

انقلاب کے بعد مقامی حکومت کے افعال میں نمایاں تبدیلی آئی۔ اب مقامی ادارے نہ صرف انتظامی کام انجام دیتے تھے بلکہ عوامی خدمات کی فراہمی، مقامی ترقی، اور شہری منصوبہ بندی میں بھی فعال کردار ادا کرنے لگے۔ منتخب کونسلز کے قیام سے عوامی شرکت میں اضافہ ہوا اور مقامی سطح پر جمہوری اصولوں کو فروغ ملا۔

اٹھارہویں صدی میں مقامی حکومت کی ایک نمایاں خصوصیت مرکزیت اور عدم مرکزیت کے درمیان کشمکش تھی۔ صدی کے آغاز میں مرکزیت غالب تھی، جہاں تمام اختیارات بادشاہ اور اس کے نمائندوں کے پاس تھے۔ تاہم، صدی کے اختتام پر انقلاب کے ذریعے عدم مرکزیت اور مقامی خود مختاری کو فروغ دیا گیا، اگرچہ قومی وحدت کو برقرار رکھنے کے لیے کچھ حد تک مرکزی نگرانی بھی برقرار رکھی گئی۔

مجموعی طور پر، اٹھارہویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ اور اس کے افعال ایک بنیادی تبدیلی سے گزرے۔ صدی کے آغاز میں ایک غیر منظم، مرکزی کنٹرول والا اور غیر جمہوری نظام موجود تھا، جو صدی کے اختتام تک ایک منظم، یکساں اور نسبتاً جمہوری نظام میں تبدیل

ہو گیا۔ *French Revolution* نے اس تبدیلی میں کلیدی کردار ادا کیا، کیونکہ اس نے نہ صرف پرانے نظام کو ختم کیا بلکہ مقامی حکومت کو جدید بنیادوں پر استوار کیا، جو آج کے فرانس کے مقامی نظام کی اساس ہے۔

14.5 19ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Local Governement in 19th Century France)

انیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ اور اس کے افعال ایک مسلسل ارتقائی عمل سے گزرے، جس میں مرکزیت (*centralization*) اور جمہوری عدم مرکزیت (*decentralization*) کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش نمایاں رہی۔ یہ صدی سیاسی تغیرات—انقلابات، سلطنت اور جمہوری ادوار—سے بھرپور تھی، جس کے باعث مقامی اداروں کی ساخت اور ذمہ داریاں بارہا تبدیل ہوئیں۔ اس پورے عمل کی بنیاد بڑی حد تک *French Revolution* کے بعد قائم ہونے والے انتظامی اصولوں پر تھی، جنہیں بعد میں مختلف حکمرانوں نے اپنے انداز میں ڈھالا۔

1۔ ساخت (*Structure*)

انیسویں صدی کے آغاز میں، خاص طور پر *Napoleon Bonaparte* کے دور میں، فرانس کا مقامی نظام ایک مضبوط مرکزی کنٹرول کے تحت منظم کیا گیا۔ ملک کو کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹ (*Department*) کی اکائیوں میں تقسیم رکھا گیا، جو انقلاب کے بعد متعارف ہو چکی تھیں۔ ہر کمیون میں ایک میئر اور میونسپل کونسل موجود ہوتی تھی، لیکن اکثر صورتوں میں میئر کا تقرر مرکزی حکومت کرتی تھی، جس سے مقامی خود مختاری محدود ہو جاتی تھی۔

ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر "پریفیکٹ" (*Prefect*) کا نظام قائم کیا گیا، جو مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا تھا اور پورے علاقے کی انتظامیہ، قانون نافذ کرنے، اور پالیسیوں کے نفاذ کی نگرانی کرتا تھا۔ پریفیکٹ براہِ راست مرکزی حکومت کو جوابدہ ہوتا تھا، جس سے مرکزیت مزید مضبوط ہو گئی۔ انیسویں صدی کے فرانس میں "پریفیکٹ" (*Prefect*) ایک نہایت اہم انتظامی عہدہ تھا، جو مقامی حکومت کے نظام میں مرکزی حکومت کے نمائندے کے طور پر کام کرتا تھا۔ اس عہدے کی بنیاد *Napoleon Bonaparte* نے رکھی، جب اس نے فرانس میں ایک مضبوط اور منظم مرکزی انتظامیہ قائم کی۔ پریفیکٹ دراصل اس پالیسی کا عملی مظہر تھا جس کے ذریعے مرکزیت (*centralization*) کو فروغ دیا گیا اور پورے ملک میں یکساں حکمرانی کو یقینی بنایا گیا۔

پریفیکٹ ہر ڈیپارٹمنٹ (*Department*) میں تعینات کیا جاتا تھا اور براہِ راست مرکزی حکومت، خصوصاً وزارتِ داخلہ، کو جوابدہ ہوتا تھا۔ اس کی بنیادی حیثیت ایک ایسے منتظم کی تھی جو ریاستی پالیسیوں کو مقامی سطح پر نافذ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام حکومتی احکامات پوری طرح عمل میں آئیں۔ پریفیکٹ کو وسیع اختیارات حاصل تھے، جس کی وجہ سے وہ مقامی حکومت کے تقریباً تمام پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا تھا۔

انیسویں صدی کے مقامی حکومت کے ڈھانچے میں پریفیکٹ ایک کلیدی ستون کی حیثیت رکھتا تھا۔ اگرچہ کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹ میں مقامی ادارے اور کونسلیں موجود تھیں، لیکن اصل طاقت پریفیکٹ کے پاس ہوتی تھی۔ میئرز (*Mayors*) اور دیگر مقامی حکام اکثر اس کے زیرِ اثر کام کرتے تھے، اور کئی مواقع پر ان کا تقرر بھی مرکزی حکومت یا پریفیکٹ کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ اس طرح مقامی خود مختاری محدود ہو جاتی تھی اور تمام انتظامی امور مرکز کے کنٹرول میں رہتے تھے۔

پریفیکٹ کے فرائض نہایت وسیع تھے۔ سب سے پہلے، وہ ریاستی قوانین اور پالیسیوں کے نفاذ کا ذمہ دار تھا۔ دوسرا، وہ امن وامان کو برقرار رکھنے اور پولیس کے نظام کی نگرانی کرتا تھا۔ تیسرا، وہ مالیاتی امور، خصوصاً ٹیکس کی وصولی اور بجٹ کے نفاذ، کی نگرانی کرتا تھا۔ اس کے علاوہ، پریفیکٹ مقامی کونسلوں کے فیصلوں پر نظر رکھتا تھا اور اگر کوئی فیصلہ قومی پالیسی کے خلاف ہوتا تو اسے روکنے کا اختیار رکھتا تھا۔

مزید برآں، پریفیکٹ ترقیاتی منصوبوں، انفراسٹرکچر، اور عوامی خدمات کی نگرانی بھی کرتا تھا، تاکہ پورے ملک میں یکساں معیار برقرار رہے۔ اس طرح وہ مقامی حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان ایک اہم رابطہ (*link*) کا کردار ادا کرتا تھا۔

انیسویں صدی میں پریفیکٹ کا ادارہ مضبوط مرکزیت کی علامت تھا۔ اس کے ذریعے مرکزی حکومت نے نہ صرف مقامی اداروں کو کنٹرول کیا بلکہ قومی یکسانیت اور نظم و نسق کو بھی یقینی بنایا۔ اگرچہ صدی کے آخر میں جمہوری اصلاحات کے ذریعے مقامی حکومتوں کو کچھ خود مختاری دی گئی، لیکن پریفیکٹ کا کردار بدستور اہم رہا اور وہ نگرانی اور کنٹرول کا ذریعہ بنا رہا۔

مجموعی طور پر، انیسویں صدی میں پریفیکٹ فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کا ایک مرکزی عنصر تھا، جس نے ریاستی پالیسیوں کے نفاذ، انتظامی نظم و نسق، اور مرکزیت کے استحکام میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ عہدہ اس بات کی واضح مثال ہے کہ کس طرح ایک مضبوط مرکزی حکومت مقامی سطح پر اپنی گرفت کو برقرار رکھتی ہے، جبکہ ساتھ ہی انتظامی کارکردگی کو بھی یقینی بناتی ہے۔

صدی کے وسط اور آخر میں، خاص طور پر جمہوری ادوار کے دوران، مقامی حکومت کے ڈھانچے میں کچھ تبدیلیاں آئیں۔ 1884 کے میونسپل قانون نے ایک اہم پیش رفت کے طور پر میئرز اور میونسپل کونسلز کے انتخاب کو عوام کے ہاتھ میں دے دیا، جس سے مقامی سطح پر جمہوریت کو فروغ ملا اور ادارے نسبتاً خود مختار ہوئے۔

2۔ فرائض (*Functions*)

انیسویں صدی میں مقامی حکومت کے افعال بنیادی طور پر انتظامی، مالیاتی، اور عوامی خدمات کی فراہمی سے متعلق تھے۔ کمیون کی سطح پر روزمرہ کی خدمات جیسے صفائی، پانی کی فراہمی، مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال، اور ابتدائی تعلیم کا انتظام شامل تھا۔ یہ سطح عوام کے سب سے قریب ہونے کی وجہ سے عملی خدمات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی تھی۔

ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر بڑے پیمانے کے کام انجام دیے جاتے تھے، جیسے علاقائی سڑکوں کی دیکھ بھال، قانون نافذ کرنا، اور مختلف کمیونز کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا۔ اس کے علاوہ، ٹیکس کے نظام کی نگرانی اور ریاستی پالیسیوں کا نفاذ بھی اسی سطح پر کیا جاتا تھا۔

اس دور میں صنعتی انقلاب اور شہری ترقی کے باعث مقامی حکومت کے افعال میں وسعت آئی۔ شہری آبادی کے بڑھنے سے انفراسٹرکچر، صحت، تعلیم، اور سماجی خدمات کی ضرورت میں اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں مقامی اداروں کو زیادہ فعال کردار ادا کرنا پڑا۔

انیسویں صدی میں مقامی حکومت کی سب سے نمایاں خصوصیت مرکزیت اور جمہوری اصولوں کے درمیان توازن کی کوشش تھی۔ صدی کے آغاز میں نپولین کے تحت مرکزیت غالب تھی، جبکہ صدی کے آخر میں جمہوری اصلاحات کے ذریعے مقامی اداروں کو زیادہ اختیارات اور عوامی نمائندگی دی گئی۔ تاہم، مرکزی حکومت کی نگرانی، خاص طور پر پریفیکٹ کے ذریعے، بدستور برقرار رہی۔

مجموعی طور پر، انیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ ایک منظم اور کثیر سطحی نظام کی صورت میں مستحکم ہوا، جس میں کمیون اور ڈیپارٹمنٹ بنیادی اکائیاں تھیں۔ اس کے افعال میں عوامی خدمات کی فراہمی، انتظامی نظم و نسق، اور ریاستی پالیسیوں کا نفاذ شامل تھا۔ *French Revolution* کے اصولوں اور *Napoleon Bonaparte* کی اصلاحات نے اس نظام کی بنیاد رکھی، جبکہ بعد کی جمہوری تبدیلیوں نے اسے زیادہ نمائندہ اور مؤثر بنایا۔ یہ ارتقا جدید فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کی تشکیل میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

14.6 20ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Local Governement in 20th Century France)

بیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ اور اس کے افعال ایک اہم تبدیلی کے دور سے گزرے، جس میں مضبوط مرکزیت سے بتدریج عدم مرکزیت (*decentralization*) اور مقامی خود مختاری کی طرف پیش رفت ہوئی۔ یہ صدی سیاسی استحکام، عالمی جنگوں، اور انتظامی اصلاحات کی وجہ سے نمایاں ہے، جنہوں نے مقامی حکومت کے کردار کو از سرِ نو متعین کیا، خصوصاً *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد۔

1۔ ساخت (*Structure*)

بیسویں صدی کے آغاز میں فرانس کا مقامی حکومت کا ڈھانچہ بنیادی طور پر تین سطحوں پر مشتمل تھا: کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*)، اور ریجن (*Region*)۔ کمیون سب سے نچلی سطح تھی، جس میں میونسپل کونسل اور میئر شامل ہوتے تھے، جو عوام کے ذریعے منتخب کیے جاتے تھے۔ ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر ڈیپارٹمنٹل کونسل ہوتی تھی، جبکہ ریجن کی سطح کو ابتدا میں مکمل سیاسی حیثیت حاصل نہیں تھی، بلکہ بعد میں اسے ایک مضبوط انتظامی اکائی کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

اس ڈھانچے میں ایک اہم کردار "پریفیکٹ" (*Prefect*) کا تھا، جو مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا تھا اور ہر ڈیپارٹمنٹ میں تعینات کیا جاتا تھا۔ بیسویں صدی کے ابتدائی حصے میں پریفیکٹ کو مقامی اداروں پر کافی کنٹرول حاصل تھا، اور وہ ان کے فیصلوں کی نگرانی اور بعض اوقات ان میں مداخلت بھی کر سکتا تھا۔ اس طرح مقامی حکومت کا نظام بظاہر جمہوری ہونے کے باوجود عملی طور پر مرکزی نگرانی کے تحت تھا۔

بیسویں صدی کے وسط اور آخر میں، خاص طور پر *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد، اس ڈھانچے میں بڑی تبدیلیاں آئیں۔ مقامی اداروں — کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور ریجن — کو زیادہ خود مختاری دی گئی، اور ریجن کو ایک باقاعدہ سیاسی اور انتظامی حیثیت دی گئی۔ پریفیکٹ کے اختیارات کو محدود کر دیا گیا اور اس کا کردار زیادہ تر نگرانی اور ہم آہنگی تک محدود ہو گیا۔

2۔ افعال (*Functions*)

بیسویں صدی میں مقامی حکومت کے افعال مختلف سطحوں پر تقسیم کیے گئے تھے تاکہ کارکردگی بہتر ہو سکے۔ کمیون کی سطح پر بنیادی خدمات فراہم کی جاتی تھیں، جیسے پانی کی فراہمی، صفائی، شہری منصوبہ بندی، ابتدائی تعلیم، اور مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال۔ یہ سطح عوام کے سب سے قریب ہونے کی وجہ سے روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی تھی۔ ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر زیادہ تر سماجی خدمات فراہم کی جاتی تھیں، جیسے فلاحی پروگرام، صحت کی سہولیات، بزرگوں اور معذور افراد کی دیکھ بھال، اور مڈل اسکولز کا انتظام۔ اس کے علاوہ، ڈیپارٹمنٹ سڑکوں اور دیگر انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال میں بھی اہم کردار ادا کرتا تھا۔ ریجن کی سطح پر بڑے پیمانے کے اور اسٹریٹجک افعال انجام دیے جاتے تھے، جیسے اقتصادی ترقی، صنعتی منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس، اور تعلیمی پالیسیوں کی معاونت۔ بیسویں صدی کے آخر میں ریجنز کو مزید اختیارات دیے گئے، جس سے وہ قومی اور یورپی سطح پر اہم کردار ادا کرنے لگے۔

مرکزیت سے عدم مرکزیت کی طرف تبدیلی

بیسویں صدی میں مقامی حکومت کی سب سے نمایاں خصوصیت مرکزیت سے عدم مرکزیت کی طرف تدریجی منتقلی تھی۔ صدی کے آغاز میں مرکزی حکومت کا کنٹرول بہت مضبوط تھا، لیکن وقت کے ساتھ مقامی اداروں کو زیادہ اختیارات دیے گئے تاکہ وہ اپنے علاقوں کی ضروریات کے مطابق فیصلے کر سکیں۔ *Decentralization Reforms of 1982 France* اس عمل کا نقطۂ عروج تھیں، جنہوں نے مقامی حکومت کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنایا۔

مجموعی طور پر، بیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت کا ڈھانچہ ایک منظم، کثیر سطحی اور بتدریج جمہوری نظام میں تبدیل ہوا۔ اس کے افعال میں عوامی خدمات کی فراہمی، سماجی بہبود، اور علاقائی ترقی شامل تھے۔ مرکزیت اور عدم مرکزیت کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے، اس صدی میں ایک ایسا نظام تشکیل پایا جو نہ صرف مؤثر تھا بلکہ عوامی ضروریات کے مطابق بھی تھا، اور یہی نظام آج کے جدید فرانس کی مقامی حکومت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

14.7 بیسویں صدی فرانس میں پریفیکٹ (*Prefect in the 20th Century France*)

بیسویں صدی میں فرانس میں ''پریفیکٹ''(*Prefect*) کا عہدہ مقامی حکومت کے نظام میں ایک نہایت اہم اور بااثر حیثیت رکھتا رہا، اگرچہ وقت کے ساتھ اس کے کردار اور اختیارات میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ یہ ادارہ اپنی اصل شکل میں *Napoleon Bonaparte* کے دور میں قائم ہوا تھا، لیکن بیسویں صدی میں یہ ایک جدید، جمہوری اور نیم غیر مرکزی نظام کے تقاضوں کے مطابق ڈھل گیا۔

ابتدائی بیسویں صدی میں کردار

بیسویں صدی کے آغاز میں پریفیکٹ بنیادی طور پر مرکزی حکومت کا نمائندہ تھا، جو ہر ڈیپارٹمنٹ میں تعینات ہوتا تھا۔ اس کا بنیادی کام ریاستی پالیسیوں اور قوانین کا نفاذ، امن وامان کی بحالی، اور مقامی اداروں کی نگرانی تھا۔ اس دور میں مقامی حکومتیں، جیسے کمیون (*Commune*) اور ڈیپارٹمنٹل کونسلز، موجود تو تھیں، لیکن ان کی خود مختاری محدود تھی اور پریفیکٹ کو ان پر خاصا کنٹرول حاصل تھا۔ وہ مقامی کونسلوں کے فیصلوں کو معطل یا مسترد بھی کر سکتا تھا، اگر وہ قومی مفادات کے خلاف سمجھے جاتے۔

جنگی ادوار کا اثر

پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے دوران پریفیکٹ کا کردار مزید مضبوط ہو گیا، کیونکہ مرکزی حکومت نے قومی سلامتی اور وسائل کے مؤثر استعمال کے لیے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں مرکوز کر لیا۔ خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے دوران وِشی حکومت کے تحت پریفیکٹس کو سخت کنٹرول اور نگرانی کے اختیارات دیے گئے، جس سے مقامی جمہوری عمل کمزور ہو گیا۔

بعد از جنگ اصلاحات

دوسری عالمی جنگ کے بعد، جب فرانس میں جمہوری نظام کو دوبارہ مستحکم کیا گیا، تو پریفیکٹ کے کردار کو بھی نئی شکل دی گئی۔ اب اس کا کام صرف کنٹرول کرنا نہیں بلکہ مقامی حکومتوں کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی پیدا کرنا بھی تھا۔ وہ مرکزی اور مقامی سطح کے درمیان ایک رابطہ (*link*) کے طور پر کام کرنے لگا، تاکہ پالیسیوں کا مؤثر نفاذ ممکن ہو سکے۔

عدم مرکزیت اور تبدیلی (1982 کے بعد)

بیسویں صدی میں پریفیکٹ کے کردار میں سب سے بڑی تبدیلی *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد آئی۔ ان اصلاحات کے تحت مقامی حکومتوں کو وسیع اختیارات دیے گئے اور پریفیکٹ کے براہِ راست کنٹرول کو محدود کر دیا گیا۔ اب پریفیکٹ مقامی کونسلوں کے فیصلوں کو براہِ راست منسوخ نہیں کر سکتا تھا، بلکہ صرف قانونی نگرانی (*legal supervision*) کا اختیار رکھتا تھا۔

اس کے ساتھ ہی، مقامی منتخب نمائندوں—جیسے میئرز اور ریجنل و ڈیپارٹمنٹل کونسلز—کو زیادہ خود مختاری دی گئی، جس سے پریفیکٹ کا کردار ایک ''نگران''(*supervisor*)اور ''رابطہ کار''(*coordinator*)تک محدود ہو گیا۔تاہم، وہ اب بھی ریاست کا نمائندہ ہونے کے ناطے قومی پالیسیوں کے نفاذ، امن وامان، اور انتظامی ہم آہنگی میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔

مجموعی طور پر، بیسویں صدی میں پریفیکٹ کا عہدہ ایک طاقتور کنٹرولنگ اتھارٹی سے بدل کر ایک متوازن، نگران اور رابطہ کار ادارے میں تبدیل ہو گیا۔ابتدا میں یہ مرکزیت کی علامت تھا، لیکن *Decentralization Reforms of 1982 France* کے بعد اس کا کردار ایک جمہوری اور غیر مرکزی نظام کے مطابق ڈھل گیا، جہاں مقامی خود مختاری اور مرکزی نگرانی کے درمیان توازن قائم رکھا گیا۔

14.8 21ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض

(Structure and Functions of Local Governement in 21st Century France)

اکیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت (*Local Government*) کا ڈھانچہ اور اس کے افعال ایک جدید، کثیر سطحی اور نسبتاً غیر مرکزی(*decentralized*)نظام کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جس میں اختیارات کی تقسیم، ادارہ جاتی ہم آہنگی، اور عوامی شرکت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ارتقا بیسویں صدی کے اواخر کی اصلاحات—خصوصاً *Decentralization Reforms of 1982 France*—سے شروع ہو کر اکیسویں صدی میں مزید مضبوط ہوا، جہاں نئی قانون سازی اور انتظامی اقدامات نے اس نظام کو زیادہ مؤثر اور جوابدہ بنایا۔

1۔ساخت(*Structure*)

اکیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت بنیادی طور پر تین سطحوں پر مشتمل ہے: کمیون (*Commune*)، ڈیپارٹمنٹ (*Department*)، اور ریجن(*Region*)۔ کمیون سب سے نچلی سطح ہے، جہاں میونسپل کونسل اور میئر عوام کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں اور براہِ راست مقامی خدمات کی فراہمی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر منتخب ڈیپارٹمنٹل کونسل موجود ہوتی ہے، جو سماجی خدمات اور علاقائی انتظام کو سنبھالتی ہے۔ ریجن سب سے اعلیٰ مقامی سطح ہے، جس میں ریجنل کونسل اقتصادی ترقی، علاقائی منصوبہ بندی، اور بڑے ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرتی ہے۔

اکیسویں صدی میں اس ڈھانچے کو مزید مؤثر بنانے کے لیے کئی اصلاحات کی گئیں، جن میں *NOTRe Law 2015* خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس قانون کے تحت ریجنز کو مضبوط بنایا گیا اور ان کی تعداد کم کر کے انہیں زیادہ وسائل اور اختیارات دیے گئے۔

اسی طرح *MAPTAM Law 2014* کے ذریعے بڑے شہری علاقوں(*metropolitan areas*)کو خصوصی حیثیت دی گئی، جس سے شہری سطح پر حکمرانی کو بہتر بنایا گیا۔

اس کے علاوہ، "*Inter-communal cooperation*" کے ادارے (*EPCI*) بھی ایک اہم جزو ہیں، جن کے ذریعے مختلف کمیونز مشترکہ طور پر خدمات فراہم کرتی ہیں، جیسے ٹرانسپورٹ، کچرا مینجمنٹ، اور شہری منصوبہ بندی۔

مرکزی حکومت کی نمائندگی اب بھی "پریفیکٹ" (*Prefect*) کے ذریعے موجود ہے، لیکن اس کا کردار زیادہ تر نگرانی، قانونی جائزہ، اور ہم آہنگی تک محدود ہو چکا ہے۔

2۔ فرائض (*Functions*)

اکیسویں صدی میں مقامی حکومت کے افعال واضح طور پر مختلف سطحوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ کمیون کی سطح پر بنیادی شہری خدمات فراہم کی جاتی ہیں، جیسے پانی، صفائی، مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال، ابتدائی تعلیم، اور شہری منصوبہ بندی۔

ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر زیادہ تر سماجی خدمات انجام دی جاتی ہیں، جیسے فلاحی پروگرام، بزرگوں اور معذور افراد کی دیکھ بھال، اور مڈل اسکولز کا انتظام۔

ریجن کی سطح پر اسٹریٹجک اور بڑے پیمانے کے افعال شامل ہیں، جیسے اقتصادی ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس، اور اعلیٰ تعلیم و تحقیق کی معاونت۔

اکیسویں صدی میں مقامی حکومت نے نئے شعبوں میں بھی اہم کردار ادا کرنا شروع کیا ہے، جیسے ماحولیاتی تحفظ، پائیدار ترقی (*sustainable development*)، اور ڈیجیٹل گورننس (*e-governance*)۔ اسمارٹ سٹیز، ڈیجیٹل سروسز، اور شفافیت کے اقدامات نے مقامی حکومت کو زیادہ مؤثر اور جوابدہ بنایا ہے۔

اکیسویں صدی میں فرانس نے ایک ایسا متوازن نظام قائم کیا ہے جس میں مقامی اداروں کو وسیع اختیارات حاصل ہیں، لیکن مرکزی حکومت کی نگرانی بھی برقرار ہے۔ اس سے قومی یکسانیت اور مقامی خود مختاری دونوں کو برقرار رکھا گیا ہے۔

مجموعی طور پر، اکیسویں صدی میں فرانس کی مقامی حکومت ایک جدید، فعال اور کثیر سطحی نظام بن چکی ہے، جس میں واضح تنظیمی ڈھانچہ اور متعین افعال موجود ہیں۔ *NOTRe Law 2015* اور *MAPTAM Law 2014* جیسی اصلاحات نے اس نظام کو مزید مضبوط بنایا ہے۔ یہ نظام نہ صرف مقامی ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی مؤثر کردار ادا کرتا ہے، جو جدید گورننس کی ایک کامیاب مثال ہے۔

14.9 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- فرانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پہلو کا عمومی جائزہ لیا۔

- 17ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- 18ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کے ارتقا پر غور کیا۔
- 19ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کو سمجھا۔
- 20ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- بیسویں صدی فرانس میں پریفیکٹ کی حیثیت کو سمجھا۔
- 21ویں صدی فرانس میں مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔

14.10 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

MAPTAM Law 2014

MAPTAM Law 2014 فرانس میں مقامی حکومت کے نظام میں ایک اہم اصلاحی قانون ہے، جسے 2014 میں نافذ کیا گیا۔ اس کا مکمل نام *Modernisation de l'Action Publique Territoriale et d'Affirmation des Métropoles* ہے، جس کا بنیادی مقصد علاقائی حکمرانی کو جدید بنانا اور بڑے شہری علاقوں (*metropolitan areas*) کے کردار کو مضبوط کرنا تھا۔

اس قانون کا سب سے نمایاں پہلو "میٹروپول" (*Métropole*) کے تصور کو فروغ دینا تھا۔ اس کے تحت بڑے شہروں جیسے پیرس، لیون، اور مارسی کو ایک خصوصی انتظامی حیثیت دی گئی، تاکہ وہ اپنے شہری مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کر سکیں۔ ان میٹروپولیٹن اداروں کو ٹرانسپورٹ، شہری منصوبہ بندی، اقتصادی ترقی، اور ماحولیاتی پالیسیوں کے شعبوں میں وسیع اختیارات فراہم کیے گئے۔ اس سے بڑے شہروں کو نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی مسابقت کے قابل بنانے میں مدد ملی۔

MAPTAM قانون کا ایک اور اہم مقصد مختلف سطحوں — کمیون، ڈیپارٹمنٹ، اور ریجن — کے درمیان اختیارات کی تقسیم کو واضح کرنا تھا۔ اس کے ذریعے انتظامی ابہام کو کم کیا گیا اور ہر سطح کی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں متعین کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، مقامی حکومتوں کے درمیان تعاون (*coordination*) کو بھی فروغ دیا گیا، تاکہ وسائل کا مؤثر استعمال ممکن ہو سکے۔

اس قانون کے تحت پیرس کے علاقے میں "*Grand Paris*" کے منصوبے کو بھی تقویت ملی، جس کا مقصد دارالحکومت کے گرد و نواح میں مربوط ترقی کو یقینی بنانا تھا۔ اسی طرح دیگر بڑے شہری علاقوں میں بھی میٹروپولیٹن گورننس کو مضبوط کیا گیا۔

تاہم، *MAPTAM* قانون کو کچھ تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر اس بات پر کہ اس سے مقامی حکومت کا نظام مزید پیچیدہ ہو گیا اور مختلف اداروں کے درمیان اختیارات کی تقسیم ہمیشہ واضح نہیں رہی۔ اس کے باوجود، یہ قانون فرانس میں جدید شہری حکمرانی کی طرف ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے۔

14.11 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

14.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ فرانس میں مقامی حکومت کی سب سے نچلی سطح کون سی ہے؟

(*a*) ریجن (*b*) ڈیپارٹمنٹ

(*c*) کمیون (*d*) صوبہ

2۔ فرانس میں ''پریفیکٹ'' (*Prefect*) کس کا نمائندہ ہوتا ہے؟

(*a*) مرکزی حکومت (*b*) مقامی کونسل

(*c*) عدلیہ (*d*) پارلیمنٹ

3۔ کمیون (*Commune*) کی قیادت کون کرتا ہے؟

(*a*) گورنر (*b*) میئر

(*c*) صدر (*d*) جج

4۔ ڈیپارٹمنٹ (*Department*) کی سطح پر کون سا ادارہ کام کرتا ہے؟

(*a*) ریجنل کونسل (*b*) میونسپل کونسل

(*c*) قومی اسمبلی (*d*) ڈیپارٹمنٹل کونسل

5۔ ریجن (*Region*) کا بنیادی کام کیا ہے؟

(*a*) صرف صفائی (*b*) اقتصادی ترقی اور منصوبہ بندی

(*c*) عدالتی فیصلے (*d*) فوجی دفاع

6۔ فرانس میں مقامی حکومت کو زیادہ اختیارات دینے والی اہم اصلاحات کون سی تھیں؟

(*a*) 1789 کی اصلاحات (*b*) 1884 کا قانون

(*c*) *Decentralization Reforms of 1982* (*d*) 2000 کی اصلاحات

7۔ کمیون(*Commune*) کی سطح پر کون سی خدمت فراہم کی جاتی ہے؟

(*a*) پانی اور صفائی (*b*) قومی دفاع

(*c*) خارجہ پالیسی (*d*) بین الاقوامی تجارت

8۔ ڈیپارٹمنٹ(*Department*) کا اہم کردار کیا ہے؟

(*a*) فوجی قیادت (*b*) سماجی خدمات فراہم کرنا

(*c*) صدر کا انتخاب (*d*) سفارت کاری

9۔ ریجن(*Region*) کی کون سی ذمہ داری ہوتی ہے؟

(*a*) مقامی ٹیکس جمع کرنا (*b*) صرف تعلیم دینا

(*c*) ٹرانسپورٹ اور علاقائی ترقی (*d*) عدالت چلانا

10۔ فرانس کے مقامی حکومت کے نظام کی ایک اہم خصوصیت کیا ہے؟

(*a*) مکمل مرکزیت (*b*) مکمل خود مختاری

(*c*) مرکزیت اور عدم مرکزیت کا توازن (*d*) بادشاہت کا نظام

14.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. فرانس کی مقامی حکومت کی بنیادی سطحیں کون سی ہیں؟ ان کا مختصر تعارف دیجیے۔
2. فرانس میں ''پریفیکٹ''(*Prefect*) کا کردار کیا ہوتا ہے اور وہ کس کی نمائندگی کرتا ہے؟
3. کمیون(*Commune*) کی سطح پر کون سی بنیادی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟
4. ڈیپارٹمنٹ(*Department*) کے اہم فرائض کیا ہیں؟
5. *Decentralization Reforms of 1982 France* نے فرانس کی مقامی حکومت کے ڈھانچے اور اختیارات پر کیا اثر ڈالا؟

14.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. فرانس کی مقامی حکومت کے تنظیمی ڈھانچے(*Structure*) کی تفصیل بیان کیجیے۔

2. فرانس میں مقامی حکومت کے فرائض (*Functions*) کو مختلف سطحوں کے تناظر میں بیان کیجیے۔
3. رانس میں مقامی حکومت کا تنظیمی اور فعالی پہلو کی وضاحت کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ *(c)*	2۔ *(a)*	3۔ *(b)*	4۔ *(d)*	5۔ *(b)*
6۔ *(c)*	7۔ *(a)*	8۔ *(b)*	9۔ *(c)*	10۔ *(c)*

اکائی15–فرانس میں مقامی حکومت کا مالیاتی پس منظر

(Financial Perspective of Local Government in France)

اکائی کے اجزا:

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 فرانس میں مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو

15.3 کمیونس کا مالیاتی پہلو

15.4 ڈپارٹمنٹ کا مالیاتی پہلو

15.5 ریجن کے مالیاتی پہلو

15.6 پریفیکٹ کا کردار

15.7 اکتسابی نتائج

15.8 کلیدی الفاظ

15.9 نمونہ امتحانی سوالات

15.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

15.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

15.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

15.0 تمہید (*Introduction*)

عزیز طلبا، گزشتہ اکائی میں آپ نے پڑھا کہ فرانس میں مقامی حکومتوں کے مالیاتی نظام کی تاریخ ایک طویل ارتقائی عمل کی عکاسی کرتی ہے، جس میں مرکزیت (*centralization*) اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (*decentralization*) کے درمیان مسلسل توازن قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تاریخی سفر کو سمجھنے کے لیے مختلف ادوار کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ فرانسیسی انقلاب سے پہلے کے دور میں، جسے قدیم نظام (*Ancien Régime*) کہا جاتا ہے، مقامی مالیاتی نظام غیر منظم اور غیر مساوی تھا۔ مختلف علاقوں میں ٹیکسوں کی نوعیت اور شرحیں مختلف تھیں، اور زیادہ تر مالی وسائل بادشاہت اور اشرافیہ کے کنٹرول میں تھے۔ مقامی سطح پر مالیاتی خود مختاری نہ ہونے کے برابر تھی، جبکہ عام عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ زیادہ تھا۔ اس نظام میں شفافیت اور جوابدہی کی کمی بھی نمایاں تھی۔ 1789 کے *French Revolution* کے بعد فرانس میں ایک بڑی تبدیلی آئی۔ انقلاب کے نتیجے میں جاگیردارانہ نظام ختم کیا گیا اور ایک یکساں انتظامی ڈھانچہ قائم کیا گیا۔ کمیونز اور ڈیپارٹمنٹس کو متعارف کروایا گیا اور ٹیکس کے نظام کو زیادہ منصفانہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ تاہم، اس دور میں بھی مالیاتی اختیارات زیادہ تر مرکزی حکومت کے پاس رہے، اور مقامی اداروں کو محدود خود مختاری حاصل تھی۔ انیسویں صدی میں، خاص طور پر *Napoleon Bonaparte* کے دور میں، فرانس میں سخت مرکزیت کو فروغ دیا گیا۔ اس زمانے میں پریفیکٹ کا نظام متعارف ہوا، جس کے ذریعے مرکزی حکومت نے مقامی مالیاتی امور پر براہ راست کنٹرول قائم رکھا۔ مقامی حکومتیں اپنی مالیاتی پالیسیوں میں خود مختار نہیں تھیں اور ان کے بجٹ اور ٹیکس کے معاملات مرکزی نگرانی کے تحت چلتے تھے۔ بیسویں صدی کے وسط تک یہ مرکزی نظام برقرار رہا، لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد مقامی حکومتوں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ صنعتی ترقی اور شہری آبادی میں اضافے کے باعث مقامی سطح پر مالی وسائل اور خدمات کی ضرورت بڑھ گئی۔ اس کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کو کچھ مالیاتی اختیارات دیے گئے، مگر مرکزی کنٹرول بدستور غالب رہا۔

حقیقی تبدیلی 1980 کی دہائی میں آئی جب فرانس میں بڑے پیمانے پر اختیارات کی منتقلی (*Decentralization Reforms*) کی گئیں۔ خاص طور پر 1982 کے *Defferre Laws* نے مقامی حکومتوں کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات فراہم کیے۔ ان اصلاحات کے تحت مقامی اداروں کو اپنے بجٹ بنانے، ٹیکس عائد کرنے، اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کی زیادہ آزادی ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ ریاستی گرانٹس کا ایک منظم نظام بھی متعارف ہوا تاکہ مالی عدم مساوات کو کم کیا جا سکے۔ اکیسویں صدی میں فرانس کے مقامی مالیاتی نظام میں مزید اصلاحات کی گئیں، جن کا مقصد کارکردگی کو بہتر بنانا اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا تھا۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے شہری علاقوں میں تعاون (*intercommunality*) کو فروغ دیا اور مالیاتی نظم کو مزید مضبوط کیا۔ اس کے علاوہ مقامی ٹیکسوں میں تبدیلیاں کی گئیں، جیسے رہائشی ٹیکس میں کمی، جس سے مالیاتی ڈھانچے پر اثر پڑا۔

موجودہ دور میں فرانس کا مقامی مالیاتی نظام ایک مخلوط ماڈل (*Hybrid Model*) کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس میں مقامی خود مختاری اور مرکزی نگرانی دونوں شامل ہیں۔ مقامی حکومتیں اپنے وسائل کے لیے ٹیکس، فیس، اور قرضوں پر انحصار کرتی ہیں، جبکہ ریاستی گرانٹس بھی

ایک اہم حصہ ہیں۔اس طرح یہ نظام تاریخی ارتقا کے نتیجے میں ایک متوازن مگر پیچیدہ شکل اختیار کر چکا ہے، جس میں ماضی کی مرکزیت اور جدید دور کی خود مختاری دونوں کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

15.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ:

- فرانس میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- کمیونس کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- ڈپارٹمنٹ کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- ریجن کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کریں گے۔
- پریفیکٹ کے کردار کا مطالعہ کریں گے۔

15.2 فرانس میں مقامی حکومت کا مالیاتی پہلو *(Financial Perspective of Local Govt. in France)*

فرانس میں مقامی حکومتوں کا مالیاتی نظام(*Financial Perspective of Local Government*)ایک منظم، کثیر ذرائع پر مبنی اور ریاستی نگرانی کے تحت چلنے والا نظام ہے، جس کا مقصد مقامی سطح پر عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ عزیز طلبا، آپ جانتے ہیں کہ فرانس میں مقامی حکومتیں تین بنیادی سطحوں پر مشتمل ہوتی ہیں: کمیون(*Communes*)، ڈیپارٹمنٹ(*Departments*)، اور ریجنز (*Regions*)،اور ہر سطح کے اپنے مالی وسائل اور اخراجات کے دائرہ کار ہوتے ہیں۔

A۔مالی وسائل(*Sources of Revenue*)

فرانس کی مقامی حکومتوں کے مالی وسائل کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- مقامی ٹیکس(*Local Taxes*)
- ریاستی گرانٹس(*State Grants / Transfers*)
- دیگر ذرائع(*Other Sources*)

1۔مقامی ٹیکس(*Local Taxes*)

مقامی حکومتوں کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مقامی ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے، جن میں شامل ہیں:

- پراپرٹی ٹیکس(*Property Tax / Taxe Foncière*)

- رہائشی ٹیکس(*Housing Tax / Taxe d'Habitation*)
- کاروباری ٹیکس(*Business Tax / Contribution Économique Territoriale*)

یہ ٹیکس مقامی حکومتوں کو مالی خود مختاری فراہم کرتے ہیں، مگر ان کی شرح اور ساخت پر مرکزی حکومت کا کافی اثر ہوتا ہے۔

2۔ریاستی گرانٹس(*State Grants / Transfers*)

فرانسیسی حکومت مقامی حکومتوں کو مختلف گرانٹس فراہم کرتی ہے، جن میں سب سے اہم *General Operating Grant (Dotation Globale de Fonctionnement - DGF)* ہے۔یہ گرانٹس مالی عدم مساوات کو کم کرنے، کمزور علاقوں کی مدد کرنے اور بنیادی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے دی جاتی ہیں۔

3۔دیگر ذرائع(*Other Sources*)

- عوامی خدمات کی فیس(*User Charges*)
- جرمانے اور لائسنس فیس
- قرضے(*Borrowing*)
- یورپی یونین فنڈز(خصوصاً ریجنز کے لیے)

B۔اخراجات(*Expenditures*)

مقامی حکومتوں کے اخراجات مختلف عوامی خدمات کی فراہمی پر مشتمل ہوتے ہیں:

- کمیون(*Communes*)کے اخراجات
- ڈیپارٹمنٹ(*Departments*)کے اخراجات
- ریجنز(*Regions*)کے اخراجات

1۔کمیون(*Communes*)کے اخراجات

- بنیادی شہری خدمات(پانی،صفائی،سڑکیں)
- پرائمری تعلیم
- مقامی ٹرانسپورٹ

2۔ڈیپارٹمنٹ(*Departments*)کے اخراجات

- سماجی بہبود(*Social Welfare*)

- سڑکوں کی دیکھ بھال
- مڈل اسکولز (*Collèges*)

3۔ ریجنز (*Regions*) کے اخراجات

- معاشی ترقی (*Economic Development*)
- ہائر سیکنڈری تعلیم (*Lycées*)
- علاقائی منصوبہ بندی

C۔ مالیاتی خود مختاری اور کنٹرول (*Fiscal Autonomy and Control*)

اگرچہ مقامی حکومتوں کو ٹیکس عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے، لیکن:

- مرکزی حکومت مالیاتی پالیسی پر اثرانداز ہوتی ہے۔
- بجٹ کی منظوری اور نگرانی کے لیے ایک نظام موجود ہے۔
- *Prefect* (ریاستی نمائندہ) مقامی سطح پر مالیاتی نظم وضبط کو یقینی بناتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس میں مکمل مالی خود مختاری نہیں بلکہ محدود خود مختاری (*Limited Fiscal Autonomy*) پائی جاتی ہے۔

D۔ مالیاتی اصلاحات (*Financial Reforms*)

- فرانس میں مقامی حکومتوں کے مالیاتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے کئی اصلاحات کی گئی ہیں، جیسے:
- ٹیکس نظام میں تبدیلیاں (خاص طور پر رہائشی ٹیکس میں کمی)
- وسائل کی منصفانہ تقسیم
- مقامی حکومتوں کی کارکردگی میں بہتری، مثلاً *MAPTAM Law 2014* نے شہری علاقوں میں مالیاتی اور انتظامی اختیارات کو مزید منظم کیا۔

E۔ درپیش چیلنجز (*Challenges*)

فرانس کی مقامی حکومتوں کو کئی مالیاتی چیلنجز کا سامنا ہے:

- وسائل کی غیر مساوی تقسیم
- مرکزی حکومت پر انحصار
- بڑھتے ہوئے اخراجات (خاص طور پر سماجی خدمات میں)

- قرضوں کا بوجھ

فرانس میں مقامی حکومتوں کا مالیاتی نظام ایک متوازن مگر پیچیدہ ڈھانچہ رکھتا ہے، جس میں مقامی خود مختاری اور مرکزی نگرانی کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگرچہ مقامی حکومتیں اپنی آمدنی کے مختلف ذرائع رکھتی ہیں، لیکن وہ اب بھی بڑی حد تک ریاستی گرانٹس پر انحصار کرتی ہیں۔ مستقبل میں اصلاحات کا مقصد مالی خود مختاری کو بڑھانا اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ عزیز طلبا، اب ہم ان مالیاتی پہلوؤں کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

15.3 کمیونس کا مالیاتی پہلو *(Financial Perspective of Communes)*

فرانس میں کمیونز (*Communes*) مقامی حکومت کی سب سے بنیادی اکائیاں ہیں، اور ان کا مالیاتی نظام ایک منظم مگر جزوی طور پر مرکزی حکومت پر منحصر ڈھانچے پر مبنی ہوتا ہے۔ کمیونز کی آمدنی مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہے جن میں سب سے اہم مقامی ٹیکس ہیں۔ ان ٹیکسوں میں پراپرٹی ٹیکس (*Taxe Foncière*) نمایاں حیثیت رکھتا ہے، جبکہ رہائشی ٹیکس (*Taxe d'Habitation*) کو حالیہ اصلاحات کے بعد بڑی حد تک ختم یا محدود کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کاروباری سرگرمیوں پر عائد ٹیکس (*Contribution Économique Territoriale*) بھی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ٹیکس کمیونز کو کچھ حد تک مالی خود مختاری فراہم کرتے ہیں، تاہم ان کی شرح اور ساخت پر مرکزی حکومت کا اثر برقرار رہتا ہے۔

کمیونز کی مالیاتی ساخت میں ریاستی گرانٹس نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی *Dotation Globale de Fonctionnement (DGF)* ایک بنیادی مالی سہارا ہے، خاص طور پر ان چھوٹی یا کم وسائل رکھنے والی کمیونز کے لیے جو اپنے اخراجات مقامی سطح پر پورے نہیں کر سکتیں۔ اس کے علاوہ کمیونز عوامی خدمات کی فراہمی کے بدلے فیس، لائسنس فیس، جرمانے، اور بعض اوقات جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی سے بھی مالی وسائل حاصل کرتی ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کے لیے قرض لینا بھی ایک عام طریقہ ہے، مگر اس پر ریاستی نگرانی موجود ہوتی ہے۔

اخراجات کے لحاظ سے کمیونز بنیادی شہری خدمات کی فراہمی پر توجہ دیتی ہیں، جیسے صفائی، پانی کی فراہمی، سڑکوں کی دیکھ بھال، اور اسٹریٹ لائٹنگ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پرائمری تعلیم کے اداروں کی دیکھ بھال، مقامی انفراسٹرکچر کی ترقی، اور کمیونٹی سہولیات جیسے پارکس اور لائبریریوں پر بھی خرچ کرتی ہیں۔ ان اخراجات کا حجم کمیون کی آبادی، جغرافیائی محل وقوع، اور معاشی حیثیت کے مطابق مختلف ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بڑی شہری کمیونز اور چھوٹی دیہی کمیونز کے درمیان مالی تفاوت واضح نظر آتا ہے۔

مالیاتی خود مختاری کے حوالے سے کمیونز کو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے بجٹ کی تیاری اور کچھ ٹیکس عائد کرنے کی مجاز ہوتی ہیں، لیکن مرکزی حکومت کی نگرانی اور قواعد و ضوابط ان کے فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ہر کمیون کو سالانہ بجٹ متوازن رکھنا ہوتا ہے، اور اس عمل

کی نگرانی ریاستی نمائندہ، یعنی *Prefect*، کرتا ہے تاکہ مالی بے ضابطگیوں کو روکا جاسکے۔ اس طرح فرانس میں کمیونز کو مکمل خود مختاری حاصل نہیں بلکہ ایک کنٹرولڈ خود مختاری (*Controlled Autonomy*) کا نظام رائج ہے۔

کمیونز کو متعدد مالیاتی چیلنجز کا بھی سامنا ہے، جن میں وسائل کی کمی، ریاستی گرانٹس پر بڑھتا ہوا انحصار، اور عوامی خدمات کے اخراجات میں اضافہ شامل ہیں۔ خاص طور پر چھوٹی دیہی کمیونز کے لیے مالی استحکام برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے حکومت نے مختلف اصلاحات متعارف کروائی ہیں، جن میں کمیونز کے درمیان تعاون (*Intercommunality*) کو فروغ دینا اور وسائل کی بہتر تقسیم شامل ہے۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے شہری علاقوں میں انتظامی اور مالیاتی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو فرانس کی کمیونز کا مالیاتی نظام ایک متوازن لیکن پیچیدہ ڈھانچہ رکھتا ہے، جس میں مقامی سطح پر خدمات کی فراہمی کے لیے مختلف مالی ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں، جبکہ مرکزی حکومت کی نگرانی اور معاونت اس نظام کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ فرانس میں کمیونز (*Communes*) کا مالیاتی نظام ایک مخلوط ڈھانچے (*Mixed Financial System*) پر مبنی ہے جس میں مقامی ٹیکس، ریاستی گرانٹس، اور دیگر ذرائع شامل ہوتے ہیں۔

A۔ آمدنی کے ذرائع (*Sources of Revenue*)

1۔ مقامی ٹیکس (*Local Taxes*)

کمیونز کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ مقامی ٹیکس ہیں:

- پراپرٹی ٹیکس (*Taxe Foncière*)—زمین اور عمارتوں پر عائد
- رہائشی ٹیکس (*Taxe d'Habitation*)—اب اصلاحات کے بعد زیادہ تر ختم یا محدود
- کاروباری ٹیکس (*Contribution Économique Territoriale - CET*)

یہ ٹیکس کمیونز کو کچھ حد تک مالی خود مختاری دیتے ہیں، مگر ان کی شرح اور ساخت پر مرکزی حکومت اثرانداز ہوتی ہے۔

2۔ ریاستی گرانٹس (*State Transfers*)

مرکزی حکومت کمیونز کو مالی معاونت فراہم کرتی ہے، جن میں سب سے اہم *Dotation Globale de Fonctionnement* (*DGF*) ہے۔ یہ گرانٹس خاص طور پر چھوٹی اور کم وسائل والی کمیونز کے لیے نہایت اہم ہیں تاکہ وہ بنیادی خدمات فراہم کر سکیں۔

3۔ دیگر ذرائع (*Other Revenues*)

- عوامی خدمات کی فیس (جیسے پانی، پارکنگ)

- جرمانے اور لائسنس فیس
- جائیداد سے آمدنی
- قرضہ جات (*Loans*) برائے ترقیاتی منصوبے

B۔ اخراجات (*Expenditures*)

کمیونز کے اخراجات بنیادی طور پر عوامی خدمات پر ہوتے ہیں:

- بنیادی شہری خدمات: صفائی، پانی، روشنی، سڑکیں
- تعلیم: پرائمری اسکولز کی دیکھ بھال
- مقامی ترقی: پارکس، لائبریریاں، کمیونٹی سینٹرز
- انتظامی اخراجات: بلدیاتی عملہ، دفاتر

یہ اخراجات کمیونز کے سائز اور آبادی کے مطابق مختلف ہوتے ہیں۔

C۔ مالیاتی خود مختاری (*Fiscal Autonomy*)

کمیونز کو محدود مالی خود مختاری حاصل ہے:

- وہ ٹیکس عائد کر سکتی ہیں، مگر مکمل اختیار نہیں
- بجٹ بنانا ان کا حق ہے، لیکن ریاستی نگرانی موجود ہوتی ہے
- مقامی سطح پر مالی فیصلے کرنے کی گنجائش ہے

اس لیے اسے جزوی خود مختاری (*Partial Autonomy*) کہا جاتا ہے۔

D۔ بجٹ اور نگرانی (*Budgeting and Control*)

- ہر کمیون سالانہ بجٹ تیار کرتی ہے۔
- بجٹ میں آمدنی اور اخراجات کا توازن ضروری ہوتا ہے۔
- ریاستی نمائندہ (*Prefect*) مالیاتی نظم و ضبط کی نگرانی کرتا ہے۔
- غیر ذمہ دارانہ مالی پالیسیوں کو روکا جا سکتا ہے۔

E۔ درپیش چیلنجز (*Challenges*)

کمیونز کو کئی مالی مسائل کا سامنا ہے:

- چھوٹی کمیونز کے پاس محدود وسائل
- ریاستی گرانٹس پر زیادہ انحصار
- بڑھتے ہوئے اخراجات (خاص طور پر شہری خدمات میں)
- دیہی اور شہری کمیونز کے درمیان مالی عدم توازن

F۔ اصلاحات اور جدید رجحانات (*Reforms & Trends*)

- کمیونز کے درمیان انٹر-میونسپل تعاون (*Intercommunality*) کو فروغ دیا جا رہا ہے۔
- ٹیکس نظام میں اصلاحات کی جا رہی ہیں۔
- وسائل کی بہتر تقسیم کی جا رہی ہے۔ مثلاً *MAPTAM Law 2014* نے شہری علاقوں میں تعاون اور مالیاتی نظم کو بہتر بنانے میں کردار ادا کیا۔

فرانس کی کمیونز کا مالیاتی نظام ایک متوازن مگر چیلنجز سے بھرپور ڈھانچہ ہے، جس میں مقامی سطح پر خدمات کی فراہمی کے لیے مختلف مالی ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ انہیں کچھ حد تک خود مختاری حاصل ہے، لیکن وہ بڑی حد تک مرکزی حکومت کی گرانٹس اور پالیسیوں پر انحصار کرتی ہیں۔ مستقبل میں اصلاحات کا مقصد مالی خود مختاری کو بڑھانا اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔

15.4 ڈپارٹمنٹ کا مالیاتی پہلو (*Financial Perspective of Departments*)

فرانس میں ڈیپارٹمنٹس (*Departments*) مقامی حکومت کی ایک درمیانی سطح کی اکائی ہیں جو کمیونز اور ریجنز کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کا مالیاتی نظام ایک ایسے ڈھانچے پر مبنی ہے جس میں مقامی وسائل، ریاستی گرانٹس، اور مخصوص سماجی ذمہ داریوں کے لیے مختص فنڈز شامل ہوتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹس کی مالی پالیسی کا بنیادی مقصد سماجی بہبود، علاقائی توازن، اور عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

ڈیپارٹمنٹس کی آمدنی کے اہم ذرائع میں سب سے نمایاں مقامی ٹیکس اور بالخصوص ٹرانزیکشن ٹیکس (*Property Transfer Tax / DMTO*) شامل ہیں، جو جائیداد کی خرید و فروخت پر وصول کیے جاتے ہیں اور ان کی آمدنی کا بڑا حصہ فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، انہیں بعض بالواسطہ ٹیکسوں میں حصہ بھی ملتا ہے۔ تاہم، وقت کے ساتھ مقامی ٹیکسوں میں کمی اور اصلاحات کے باعث ان کی مالی خود مختاری محدود ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں انہیں مرکزی حکومت کی گرانٹس پر زیادہ انحصار کرنا پڑتا ہے۔

ریاستی گرانٹس ڈیپارٹمنٹس کے مالیاتی ڈھانچے میں نہایت اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ مرکزی حکومت مختلف اقسام کی مالی امداد فراہم کرتی ہے، جن میں عمومی آپریٹنگ گرانٹس اور مخصوص مقاصد کے لیے دی جانے والی رقوم شامل ہیں۔ خاص طور پر سماجی بہبود کے پروگرامز — جیسے بزرگوں، معذور افراد، اور بے روزگار افراد کی معاونت — کے لیے فنڈنگ کا ایک بڑا حصہ ریاستی سطح سے آتا ہے۔ اس کے باوجود، ان اخراجات میں مسلسل اضافے کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹس پر مالی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔

اخراجات کے اعتبار سے ڈیپارٹمنٹس کی سب سے بڑی ذمہ داری سماجی خدمات (*Social Welfare*) ہیں۔ ان میں پنشن، بچوں کی فلاح، معذور افراد کی مدد، اور کم آمدنی والے طبقات کی معاونت شامل ہے۔ اس کے علاوہ، وہ سڑکوں کی دیکھ بھال، مڈل اسکولز (*Collèges*) کی تعمیر و مرمت، اور بعض مقامی انفراسٹرکچر منصوبوں پر بھی اخراجات کرتے ہیں۔ چونکہ سماجی بہبود کے اخراجات لازمی نوعیت کے ہوتے ہیں، اس لیے بجٹ کا بڑا حصہ انہی پر خرچ ہو جاتا ہے، جس سے دیگر ترقیاتی منصوبوں کے لیے وسائل محدود ہو جاتے ہیں۔

مالیاتی خود مختاری کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹس کو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ وہ اپنے بجٹ کی تیاری اور وسائل کی تقسیم کا اختیار رکھتے ہیں، مگر ان کے مالی فیصلوں پر مرکزی حکومت کی پالیسیوں اور قوانین کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ بجٹ کو متوازن رکھنا قانونی طور پر ضروری ہے، اور اس کی نگرانی ریاستی نمائندہ، یعنی *Prefect*، کرتا ہے تاکہ مالی نظم و ضبط برقرار رہے۔ اس نظام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹس کو مکمل خود مختاری حاصل نہیں بلکہ ایک کنٹرولڈ اور ریگولیٹڈ مالیاتی نظام کے تحت کام کرنا پڑتا ہے۔

ڈیپارٹمنٹس کو کئی اہم مالیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں سب سے بڑا مسئلہ سماجی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہے، جبکہ آمدنی کے ذرائع نسبتاً محدود ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، مختلف ڈیپارٹمنٹس کے درمیان معاشی عدم مساوات بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، جس کی وجہ سے وسائل کی منصفانہ تقسیم مشکل ہو جاتی ہے۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے حکومت نے مختلف اصلاحات متعارف کروائی ہیں، جن کا مقصد مالیاتی استحکام کو بہتر بنانا اور اخراجات کو زیادہ مؤثر طریقے سے منظم کرنا ہے۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے مقامی حکومتوں کے درمیان اختیارات اور وسائل کی بہتر تقسیم کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس کے ڈیپارٹمنٹس کا مالیاتی نظام ایک ایسا ماڈل پیش کرتا ہے جس میں سماجی ذمہ داریوں کو ترجیح دی جاتی ہے، مگر محدود وسائل اور بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے یہ نظام مسلسل دباؤ کا شکار رہتا ہے۔ مستقبل میں اس نظام کی بہتری کے لیے مالیاتی خود مختاری میں اضافہ اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔

15.5 ریجن کے مالیاتی پہلو (*Financial Perspective of Regions*)

فرانس میں ریجنز (*Regions*) مقامی حکومت کی سب سے بڑی علاقائی اکائیاں ہیں، جو اسٹریٹجک منصوبہ بندی، معاشی ترقی اور بڑے پیمانے کے انفراسٹرکچر منصوبوں کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ان کا مالیاتی نظام نسبتاً وسیع مگر مرکزی پالیسیوں سے منسلک ہوتا ہے، جس میں اپنے وسائل کے ساتھ ساتھ ریاستی اور یورپی سطح کی فنڈنگ بھی شامل ہوتی ہے۔ ریجنز کی مالی ترجیحات عام طور پر طویل المدتی ترقی، صنعتی سرمایہ کاری، اور علاقائی توازن کو فروغ دینے پر مرکوز ہوتی ہیں۔

ریجنز کی آمدنی کے ذرائع متنوع ہوتے ہیں، مگر مقامی ٹیکسوں کا کردار وقت کے ساتھ محدود ہوا ہے۔ ماضی میں کاروباری ٹیکس ان کی آمدنی کا اہم حصہ تھا، لیکن اصلاحات کے بعد اس میں کمی آئی ہے۔ اس کے بدلے میں ریجنز کو ویلیو ایڈیڈ ٹیکس (*VAT*) کا ایک حصہ اور دیگر قومی

ٹیکسوں میں شراکت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ بعض فیسوں، لائسنسز، اور اپنی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی سے بھی مالی وسائل پیدا کرتے ہیں۔ تاہم، ان کی مالی خود مختاری مکمل نہیں ہوتی کیونکہ ان کے بڑے مالی ذرائع مرکزی حکومت کی پالیسیوں سے منسلک رہتے ہیں۔

ریاستی گرانٹس اور یورپی یونین کے فنڈز ریجنز کے مالیاتی ڈھانچے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت مختلف گرانٹس فراہم کرتی ہے تاکہ علاقائی ترقی کے منصوبوں کو تقویت دی جا سکے، جبکہ یورپی یونین کے اسٹرکچرل اور انویسٹمنٹ فنڈز (*Structural and Investment Funds*) ریجنز کے لیے خاص اہمیت رکھتے ہیں، خصوصاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں۔ یہ فنڈز انفراسٹرکچر، روزگار کے مواقع، اور ماحولیاتی منصوبوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، جس سے ریجنز کی ترقیاتی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اخراجات کے اعتبار سے ریجنز کا دائرہ کار کافی وسیع ہوتا ہے۔ وہ معاشی ترقی (*Economic Development*)، صنعتی پالیسی، اور کاروباری ماحول کو بہتر بنانے پر بڑی مقدار میں سرمایہ خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ ہائر سیکنڈری تعلیم (*Lycées*) کی تعمیر و مرمت، علاقائی ٹرانسپورٹ کے نظام، اور ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں میں بھی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ چونکہ یہ تمام شعبے سرمایہ دارانہ نوعیت کے ہوتے ہیں، اس لیے ریجنز کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔

مالیاتی خود مختاری کے حوالے سے ریجنز کو محدود مگر نسبتاً زیادہ اسٹریٹجک آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے ترقیاتی منصوبے خود ترتیب دے سکتی ہیں اور وسائل کی تقسیم میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، مگر ان کی آمدنی کا بڑا حصہ مرکزی حکومت یا یورپی فنڈز سے وابستہ ہونے کی وجہ سے مکمل خود مختاری ممکن نہیں۔ ان کے بجٹ کی نگرانی بھی ریاستی نمائندہ، یعنی *Prefect*، کے ذریعے کی جاتی ہے تاکہ مالی نظم و ضبط برقرار رہے اور قومی پالیسیوں سے ہم آہنگی قائم رہے۔

ریجنز کو کئی مالیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں سب سے اہم علاقائی عدم مساوات، ترقیاتی منصوبوں کی بلند لاگت، اور مرکزی فنڈنگ پر انحصار شامل ہیں۔ خاص طور پر کم ترقی یافتہ ریجنز کے لیے وسائل کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مختلف اصلاحات کی گئی ہیں، جن کا مقصد مالیاتی کارکردگی کو بہتر بنانا اور علاقائی ترقی کو متوازن بنانا ہے۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے شہری اور علاقائی سطح پر اختیارات اور وسائل کی بہتر ہم آہنگی کو فروغ دیا ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس کے ریجنز کا مالیاتی نظام ایک ترقیاتی اور اسٹریٹجک نوعیت کا حامل ہے، جو بڑے پیمانے کے منصوبوں اور معاشی ترقی پر مرکوز ہے۔ اگرچہ انہیں منصوبہ بندی میں کافی آزادی حاصل ہے، مگر مالی وسائل کے لیے مرکزی حکومت اور یورپی یونین پر انحصار اس نظام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

15.6 پریفیکٹ کا کردار (*Role of Prefect*)

فرانس میں پریفیکٹ (*Prefect*) مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے جو مقامی حکومتوں—یعنی کمیونز، ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز—پر ریاستی نگرانی کا کردار ادا کرتا ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے حوالے سے پریفیکٹ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ مقامی حکومتیں اپنے بجٹ اور اخراجات میں قومی قوانین، قواعد و ضوابط، اور مالیاتی اصولوں کی پابندی کریں۔ اس طرح پریفیکٹ مقامی خود مختاری اور مرکزی کنٹرول کے درمیان توازن برقرار رکھنے میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

پریفیکٹ کا ایک اہم کام مقامی حکومتوں کے بجٹ کا جائزہ لینا ہے۔ ہر مقامی ادارہ سالانہ بجٹ تیار کرتا ہے، جس میں آمدنی اور اخراجات کا توازن ہونا ضروری ہوتا ہے۔ پریفیکٹ اس بجٹ کی قانونی حیثیت (*legality*) اور مالیاتی استحکام (*financial soundness*) کا معائنہ کرتا ہے۔ اگر بجٹ میں کوئی قانونی خلاف ورزی، خسارہ، یا غیر حقیقت پسندانہ تخمینہ پایا جائے، تو پریفیکٹ مداخلت کر سکتا ہے اور متعلقہ ادارے کو بجٹ میں ترمیم کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔

مزید برآں، پریفیکٹ مقامی حکومتوں کے مالیاتی فیصلوں پر قانونی نگرانی (*Legal Oversight*) بھی رکھتا ہے۔ اگر کوئی مقامی ادارہ ایسا فیصلہ کرتا ہے جو قانون کے خلاف ہو یا مالیاتی نظم و ضبط کو نقصان پہنچائے، تو پریفیکٹ اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کر سکتا ہے۔ اس عمل سے یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ عوامی وسائل کا استعمال شفاف اور قانون کے مطابق ہو۔ اس کے علاوہ، پریفیکٹ ہنگامی حالات میں مالیاتی مداخلت بھی کر سکتا ہے، مثلاً جب کوئی مقامی حکومت شدید مالی بحران کا شکار ہو جائے۔

پریفیکٹ مقامی حکومتوں کے قرضوں (*borrowing*) اور بڑے مالیاتی منصوبوں پر بھی نظر رکھتا ہے۔ اگر کوئی کمیون یا ڈیپارٹمنٹ ترقیاتی منصوبے کے لیے قرض لینا چاہے، تو اس عمل میں مالیاتی ضوابط کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ پریفیکٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قرض لینے کا فیصلہ ذمہ دارانہ ہو اور اس سے مستقبل میں مالی بحران پیدا نہ ہو۔ اس طرح وہ مالیاتی خطرات کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اس کے علاوہ، پریفیکٹ ریاستی گرانٹس اور فنڈز کی تقسیم کے عمل میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے دی جانے والی رقوم درست طریقے سے اور مقررہ مقاصد کے لیے استعمال ہوں۔ اس عمل سے نہ صرف وسائل کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے بلکہ مالیاتی بدعنوانی کے امکانات بھی کم ہوتے ہیں۔

مجموعی طور پر، پریفیکٹ فرانس میں مقامی حکومتوں کے مالیاتی نظام کا ایک اہم نگران (*regulator*) ہے۔ وہ مقامی اداروں کی مالی خود مختاری کو مکمل طور پر ختم کیے بغیر ان کے مالیاتی فیصلوں کو قانونی اور منظم دائرے میں رکھتا ہے۔ اس کردار کے ذریعے پریفیکٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مقامی سطح پر عوامی وسائل کا استعمال ذمہ داری، شفافیت، اور مؤثریت کے ساتھ کیا جائے، جو کہ فرانس کے مالیاتی نظم و نسق کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

15.7 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- فرانس میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- کمیونس کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- ڈپارٹمنٹ کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- ریجن کے مالیاتی پہلو کا مطالعہ کیا۔
- پریفیکٹ کے کردار کا مطالعہ کیا۔

15.8 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

پریفیکٹ

فرانس میں پریفیکٹ (*Prefect*) مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے جو مقامی حکومتوں—یعنی کمیونز، ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز—پر ریاستی نگرانی کا کردار ادا کرتا ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے حوالے سے پریفیکٹ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ مقامی حکومتیں اپنے بجٹ اور اخراجات میں قومی قوانین، قواعد و ضوابط، اور مالیاتی اصولوں کی پابندی کریں۔ اس طرح پریفیکٹ مقامی خود مختاری اور مرکزی کنٹرول کے درمیان توازن برقرار رکھنے میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

15.9 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

15.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ فرانس میں مقامی حکومتوں کی سب سے بڑی سطح کون سی ہے؟

(*a*) کمیونز (*b*) ڈیپارٹمنٹس

(*c*) ریجنز (*d*) یونینز

2۔ مقامی حکومتوں کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ کیا ہے؟

(*a*) بین الاقوامی تجارت (*b*) مقامی ٹیکس

(*c*) فوجی بجٹ (*d*) عدالتی فیس

3۔ *Dotation Globale de Fonctionnement (DGF)* کیا ہے؟

(a) ایک مقامی ٹیکس (b) ریاستی گرانٹ

(c) نجی سرمایہ کاری (d) یورپی قرضہ

4۔ پریفیکٹ (*Prefect*) کا بنیادی مالیاتی کردار کیا ہے؟

(a) ٹیکس جمع کرنا (b) اسکول چلانا

(c) بجٹ کی نگرانی کرنا (d) کاروبار قائم کرنا

5۔ کمیونز زیادہ تر اخراجات کہاں کرتے ہیں؟

(a) دفاع (b) خارجہ پالیسی

(c) بنیادی شہری خدمات (d) خلائی تحقیق

6۔ ڈیپارٹمنٹس کی سب سے بڑی ذمہ داری کیا ہے؟

(a) دفاعی منصوبہ بندی (b) سماجی بہبود

(c) بین الاقوامی تعلقات (d) زرعی برآمدات

7۔ ریجنز کا بنیادی کردار کیا ہے؟

(a) عدالتی فیصلے (b) دفاعی حکمت عملی

(c) مذہبی امور (d) معاشی ترقی

8۔ فرانس میں مقامی حکومتوں کی مالی خود مختاری کی نوعیت کیا ہے؟

(a) مکمل خود مختاری (b) کوئی خود مختاری نہیں

(c) محدود خود مختاری (d) غیر قانونی خود مختاری

9۔ *MAPTAM Law 2014* کا مقصد کیا تھا؟

(a) فوجی نظام کو مضبوط کرنا (b) مقامی حکومتوں کے اختیارات میں بہتری

(c) عدالتی اصلاحات (d) زرعی پیداوار بڑھانا

10۔یورپی یونین کے فنڈز زیادہ تر کس سطح کی حکومت کو ملتے ہیں؟

(a) کمیونز (b) ڈیپارٹمنٹس

(c) ریجنز (d) دیہات

15.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. فرانس میں مقامی حکومتوں کے اہم مالی وسائل کون سے ہیں؟
2. *Dotation Globale de Fonctionnement (DGF)* کیا ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟
3. مقامی حکومتوں میں پریفیکٹ (*Prefect*) کا مالیاتی کردار کیا ہوتا ہے؟
4. کمیونز (*Communes*) کے بڑے اخراجات کن شعبوں پر ہوتے ہیں؟
5. *MAPTAM Law 2014* کا مقامی حکومتوں کے مالیاتی نظام پر کیا اثر پڑا؟

15.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. فرانس میں کمیونس کے مالیاتی پہلو پر ایک مضمون لکھیے۔
2. فرانس میں ڈپارٹمنٹ کے مالیاتی پہلو کی وضاحت کیجیے۔
3. فرانس میں ریجن کے مالیاتی پہلو کا جائزہ لیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (c)	2۔ (b)	3۔ (b)	4۔ (c)	5۔ (c)
6۔ (b)	7۔ (d)	8۔ (c)	9۔ (b)	10۔ (c)

اکائی16–فرانس میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز

(Challenges to Local Government in France)

اکائی کے اجزا:

16.0 تمہید

16.1 مقاصد

16.2 مالیاتی انحصار

16.3 مالیاتی عدم مساوات

16.4 بڑھتے ہوئے اخراجات

16.5 انتظامی پیچیدگی

16.6 قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ

16.7 ماحولیاتی تبدیلی

16.8 ڈجیٹل تفریق

16.9 اکتسابی نتائج

16.10 کلیدی الفاظ

16.11 نمونہ امتحانی سوالات

16.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

16.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

16.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

16.0 تمہید (Introduction)

فرانس میں مقامی حکومتوں کو درپیش چیلنجز ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی مسئلہ ہیں، جو مالی، انتظامی، اور ساختی عوامل سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگرچہ فرانس نے مقامی سطح پر اختیارات کی منتقلی (decentralization) کے ذریعے بلدیاتی اداروں کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے، لیکن عملی طور پر کئی رکاوٹیں اب بھی ان کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہیں۔

سب سے اہم چیلنج مالیاتی انحصار (Financial Dependence) ہے۔ مقامی حکومتیں، خصوصاً کمیونز اور ڈیپارٹمنٹس، بڑی حد تک مرکزی حکومت کی گرانٹس پر انحصار کرتی ہیں، جیسے کہ Dotation Globale de Fonctionnement (DGF)۔ مقامی ٹیکسوں میں اصلاحات، خاص طور پر رہائشی ٹیکس (Taxe d'Habitation) میں کمی یا خاتمہ، نے ان کی اپنی آمدنی کو محدود کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالی خود مختاری کمزور ہوئی ہے اور مقامی ادارے اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لیے مرکزی حکومت کے فیصلوں کے محتاج ہو گئے ہیں۔

ایک اور بڑا مسئلہ وسائل کی غیر مساوی تقسیم (Fiscal Inequality) ہے۔ فرانس میں مختلف علاقوں کے درمیان معاشی فرق پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے کچھ کمیونز اور ریجنز کے پاس زیادہ وسائل ہوتے ہیں جبکہ دیگر علاقے مالی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان یہ تفاوت خاص طور پر نمایاں ہے، جہاں چھوٹی کمیونز کو بنیادی خدمات فراہم کرنے میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگرچہ ریاستی گرانٹس اس خلا کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن مکمل توازن ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔

بڑھتے ہوئے اخراجات (Rising Expenditures) بھی ایک اہم چیلنج ہیں، خاص طور پر ڈیپارٹمنٹس کے لیے، جو سماجی بہبود کے پروگرامز کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بزرگوں، بے روزگار افراد، اور معذور افراد کی معاونت پر اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں، جبکہ آمدنی کے ذرائع اسی رفتار سے نہیں بڑھ رہے۔ اس عدم توازن کی وجہ سے بجٹ پر دباؤ بڑھتا ہے اور ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔

انتظامی سطح پر پیچیدہ ڈھانچہ (Administrative Complexity) بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ فرانس میں مقامی حکومت کی تین سطحیں — کمیونز، ڈیپارٹمنٹس، اور ریجنز — اپنے اپنے اختیارات رکھتی ہیں، لیکن بعض اوقات ان کے درمیان ذمہ داریوں کا overlap ہو جاتا ہے۔ اس سے وسائل کا ضیاع، پالیسیوں میں تضاد، اور فیصلہ سازی میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے MAPTAM Law 2014 جیسی اصلاحات متعارف کروائی گئی ہیں، مگر مکمل ہم آہنگی ابھی بھی ایک چیلنج ہے۔

مرکزی نگرانی (Central Control) بھی ایک اہم پہلو ہے۔ اگرچہ مقامی حکومتوں کو کچھ مالیاتی اختیارات حاصل ہیں، لیکن پریفیکٹ (Prefect) اور دیگر ریاستی ادارے ان کے بجٹ اور مالیاتی فیصلوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس سے مقامی سطح پر خود مختاری محدود ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مقامی ضروریات کے مطابق فوری فیصلے لینا مشکل ہو جاتا ہے۔

ایک اور ابھرتا ہوا چیلنج انٹر-میونسپل تعاون (*Intercommunality*) کا ہے۔ اگرچہ کمیونز کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جارہا ہے تاکہ وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاسکے، لیکن اس عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنا آسان نہیں۔ مختلف کمیونز کے مفادات، وسائل، اور ترجیحات مختلف ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے مشترکہ منصوبوں پر اتفاق رائے پیدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مزید برآں، قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ (*Rising Debt Burden*) بھی ایک مسئلہ بن رہا ہے، خاص طور پر بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لیے۔ اگرچہ قرض لینا ترقی کے لیے ضروری ہوتا ہے، لیکن اس کی واپسی کے لیے مستحکم آمدنی کا ہونا بھی لازمی ہے، جو ہر مقامی حکومت کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔

آخر میں، عوامی توقعات میں اضافہ (*Rising Public Expectations*) بھی ایک چیلنج ہے۔ شہری اب بہتر خدمات، جدید انفراسٹرکچر، اور شفاف حکمرانی کا مطالبہ کرتے ہیں، جس کے لیے زیادہ مالی وسائل اور مؤثر انتظامی صلاحیت درکار ہوتی ہے۔ مقامی حکومتوں کو محدود وسائل کے ساتھ ان بڑھتی ہوئی توقعات کو پورا کرنا پڑتا ہے، جو ایک مسلسل دباؤ کا باعث بنتا ہے۔

مجموعی طور پر، فرانس میں مقامی حکومتوں کو مالیاتی انحصار، وسائل کی غیر مساوی تقسیم، بڑھتے ہوئے اخراجات، اور انتظامی پیچیدگی جیسے کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ اگرچہ مختلف اصلاحات کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، لیکن ایک مؤثر اور متوازن مقامی مالیاتی نظام کے لیے مسلسل پالیسی بہتری اور ادارہ جاتی اصلاحات ناگزیر ہیں۔

16.1 مقاصد (*Objectives*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ فرانس کی مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کریں گے جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- مالیاتی انحصار
- مالیاتی عدم مساوات
- بڑھتے ہوئے اخراجات
- انتظامی پیچیدگی
- قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ
- ماحولیاتی تبدیلی
- ڈجیٹل تفریق

16.2 مالیاتی انحصار (*Financial Dependence*)

فرانس میں مقامی حکومتوں کی مالیاتی وابستگی (*Financial Dependence*) ایک اہم اور مسلسل زیرِ بحث مسئلہ ہے، جو ان کی خود مختاری اور کارکردگی دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ اگرچہ فرانس نے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (*decentralization*) کے ذریعے مقامی اداروں — جیسے کمیونز، ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز — کو کچھ مالی اختیارات دیے ہیں، لیکن عملی طور پر یہ ادارے بڑی حد تک مرکزی حکومت کی مالی معاونت پر انحصار کرتے ہیں۔ اس انحصار کی بنیادی وجہ مقامی آمدنی کے محدود ذرائع اور ٹیکس کے نظام پر مرکزی کنٹرول ہے۔

مقامی حکومتوں کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ ریاستی گرانٹس پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں *Dotation Globale de Fonctionnement* (*DGF*) خاص طور پر نمایاں ہے۔ یہ گرانٹ مقامی اداروں کو ان کے روزمرہ اخراجات پورے کرنے اور بنیادی خدمات فراہم کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ چونکہ بہت سی چھوٹی کمیونز اور کمزور معاشی علاقوں کے پاس اپنے وسائل ناکافی ہوتے ہیں، اس لیے وہ ان گرانٹس پر زیادہ انحصار کرتی ہیں۔ اس صورتحال میں اگر مرکزی حکومت گرانٹس میں کمی کرے یا ان کی تقسیم کے طریقہ کار میں تبدیلی لائے، تو مقامی حکومتوں کے بجٹ پر فوری اثر پڑتا ہے۔

مالیاتی وابستگی کی ایک اور وجہ مقامی ٹیکسوں میں کی جانے والی اصلاحات ہیں۔ خاص طور پر *Taxe d'Habitation* (رہائشی ٹیکس) میں کمی یا خاتمے نے مقامی حکومتوں کی اپنی آمدنی کو محدود کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے مرکزی حکومت نے متبادل فنڈنگ فراہم کی ہے، لیکن اس سے مقامی حکومتوں کی خود مختاری مزید کم ہو گئی ہے کیونکہ اب وہ اپنی آمدنی کے بجائے مرکزی فیصلوں پر زیادہ انحصار کرتی ہیں۔

ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز کے معاملے میں بھی یہی رجحان دیکھا جاتا ہے۔ ڈیپارٹمنٹس، جو سماجی بہبود کے پروگرامز کے ذمہ دار ہیں، بڑھتے ہوئے اخراجات کے باعث زیادہ مالی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں مرکزی امداد کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ریجنز، جو بڑے ترقیاتی منصوبوں پر کام کرتے ہیں، اکثر یورپی یونین اور مرکزی حکومت کے فنڈز پر انحصار کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی مالیاتی منصوبہ بندی بھی بیرونی ذرائع سے متاثر ہوتی ہے۔

مالیاتی وابستگی کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ مقامی حکومتوں کی فیصلہ سازی کی آزادی محدود ہو جاتی ہے۔ جب آمدنی کا بڑا حصہ مرکزی حکومت سے آئے، تو مقامی ادارے اپنی ترجیحات کے مطابق منصوبہ بندی کرنے میں مکمل طور پر آزاد نہیں رہتے۔ مزید برآں، پریفیکٹ (*Prefect*) کی نگرانی بھی اس نظام کو کنٹرولڈ بناتی ہے، کیونکہ وہ بجٹ اور مالیاتی فیصلوں کی قانونی جانچ کرتا ہے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے فرانس میں مختلف اصلاحات متعارف کروائی گئی ہیں، جن کا مقصد مقامی حکومتوں کی مالی خود مختاری کو بڑھانا اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے مقامی سطح پر اختیارات اور تعاون کو فروغ دیا، لیکن اس کے باوجود مکمل خود مختاری ابھی تک حاصل نہیں ہو سکی۔

مجموعی طور پر، فرانس میں مقامی حکومتوں کی مالیاتی وابستگی ایک ایسا چیلنج ہے جو ان کی کارکردگی، منصوبہ بندی، اور عوامی خدمات کی فراہمی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ مستقبل میں اس نظام کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ مقامی اداروں کو زیادہ مستحکم اور خود مختار مالی وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے ادا کر سکیں۔

16.3 مالیاتی عدم مساوات *(Fiscal Inequality)*

فرانس میں مقامی حکومتوں کے درمیان مالیاتی عدم مساوات (*Fiscal Inequality*) ایک نمایاں مسئلہ ہے، جو مختلف علاقوں کی معاشی حالت، ٹیکس کی بنیاد، اور وسائل کی دستیابی میں فرق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ ریاست نے اس عدم توازن کو کم کرنے کے لیے مختلف مالیاتی میکانزم متعارف کروائے ہیں، لیکن عملی طور پر یہ فرق اب بھی واضح طور پر موجود ہے، خاص طور پر شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان۔

اس عدم مساوات کی بنیادی وجہ ٹیکس بیس (*Tax Base*) میں فرق ہے۔ بڑی شہری کمیونز اور ترقی یافتہ ریجنز میں کاروباری سرگرمیاں زیادہ ہوتی ہیں، جائیداد کی قیمتیں بلند ہوتی ہیں، اور اس کے نتیجے میں مقامی ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، دیہی یا کم ترقی یافتہ علاقوں میں معاشی سرگرمیاں محدود ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے وہاں کی مقامی حکومتوں کی آمدنی کم رہتی ہے۔ اس فرق کے باعث امیر اور غریب علاقوں کے درمیان مالی وسائل کا نمایاں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔

ریاستی گرانٹس، خاص طور پر *Dotation Globale de Fonctionnement (DGF)*، اس عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ گرانٹس کم وسائل رکھنے والے علاقوں کو زیادہ دی جاتی ہیں تاکہ وہ بنیادی خدمات فراہم کر سکیں۔ تاہم، یہ نظام مکمل طور پر مؤثر نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات گرانٹس کی تقسیم میں پیچیدگیاں اور تاخیر پیدا ہو جاتی ہے، اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ہمیشہ ممکن نہیں ہو پاتی۔

مالیاتی عدم مساوات کا اثر مقامی خدمات کے معیار پر بھی پڑتا ہے۔ امیر علاقوں میں بہتر انفراسٹرکچر، تعلیم، اور شہری سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، جبکہ کمزور علاقوں میں بنیادی خدمات بھی بعض اوقات ناکافی ہوتی ہیں۔ اس سے شہریوں کے معیارِ زندگی میں فرق پیدا ہوتا ہے اور علاقائی عدم توازن مزید بڑھ جاتا ہے۔

ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز کے درمیان بھی یہ مسئلہ موجود ہے۔ کچھ ڈیپارٹمنٹس زیادہ سماجی اخراجات کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مگر ان کے پاس وسائل محدود ہوتے ہیں، جس سے ان کا مالی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ ریجنز کو ترقیاتی منصوبوں کے لیے زیادہ فنڈز درکار ہوتے ہیں، مگر انہیں مطلوبہ وسائل دستیاب نہیں ہوتے، جس سے علاقائی ترقی کی رفتار متاثر ہوتی ہے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے فرانس میں مختلف اصلاحات کی گئی ہیں، جن میں وسائل کی بہتر تقسیم، بین العلاقائی تعاون (*inter-regional cooperation*)، اور مالیاتی توازن کے نظام کو مضبوط کرنا شامل ہے۔ مثال کے طور پر *MAPTAM Law 2014* نے مقامی حکومتوں

کے درمیان تعاون کو فروغ دیااور وسائل کے مؤثر استعمال پر زور دیا۔اس کے علاوہ، *equalization mechanisms* کو بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ کمزور علاقوں کو زیادہ سہارا دیا جاسکے۔

مجموعی طور پر، فرانس میں مقامی حکومتوں کے درمیان مالیاتی عدم مساوات ایک اہم چیلنج ہے، جو نہ صرف وسائل کی تقسیم بلکہ عوامی خدمات کے معیار کو بھی متاثر کرتا ہے۔اس مسئلے کے مؤثر حل کے لیے ضروری ہے کہ ریاستی پالیسیوں کو مزید شفاف، منصفانہ، اور مؤثر بنایا جائے تاکہ تمام علاقوں کو یکساں ترقی کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

16.4 بڑھتے ہوئے اخراجات *(Rising Expenditures)*

فرانس کی مقامی حکومتوں کو بڑھتے ہوئے اخراجات کے باعث ایک کثیر جہتی اور پیچیدہ مالی بحران کا سامنا ہے، جس کی کئی بنیادی وجوہات ہیں۔ سب سے پہلے، آمدنی اور اخراجات کے درمیان فرق مسلسل بڑھ رہا ہے کیونکہ مقامی حکومتوں کے پاس ٹیکس وصولی کے اختیارات محدود ہیں، جبکہ عوامی خدمات کی طلب میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر، تعلیم، صحت، سوشل ویلفیئر، پبلک ٹرانسپورٹ اور انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال جیسے شعبے نہ صرف ضروری ہیں بلکہ ان پر اخراجات وقت کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر سڑکوں، پلوں اور عوامی عمارتوں کی مرمت اور جدید کاری کے لیے بڑی سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے۔

مزید برآں، مہنگائی (*Inflation*) ایک اہم عنصر ہے جو اخراجات کو بڑھاتا ہے، کیونکہ تعمیراتی سامان، مزدوری اور توانائی کی قیمتوں میں اضافہ براہ راست مقامی منصوبوں کے بجٹ کو متاثر کرتا ہے۔ توانائی کے بحران کے باعث بجلی اور گیس کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے، جس سے سرکاری عمارتوں اور سہولیات کو چلانا مزید مہنگا ہو گیا ہے۔ اسی طرح، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ بھی بجٹ پر بوجھ ڈالتا ہے۔

مرکزی حکومت کی پالیسیاں بھی اس مسئلے کو پیچیدہ بناتی ہیں۔ اکثر اوقات مرکزی حکومت اخراجات کو کنٹرول کرنے کے لیے مالیاتی پابندیاں عائد کرتی ہے یا مقامی حکومتوں کو دی جانے والی گرانٹس میں کمی کر دیتی ہے، جس سے مقامی سطح پر مالی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، کچھ ذمہ داریاں (جیسے سماجی خدمات) مقامی حکومتوں کو منتقل کر دی جاتی ہیں مگر ان کے لیے مناسب فنڈنگ فراہم نہیں کی جاتی، جس سے مالی عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔

آبادیاتی تبدیلیاں بھی ایک اہم چیلنج ہیں۔ عمر رسیدہ افراد کی تعداد میں اضافہ سوشل کیئر، صحت اور رہائشی سہولیات پر اخراجات بڑھاتا ہے، جبکہ شہری آبادی میں اضافہ پبلک ٹرانسپورٹ، رہائش اور دیگر سہولیات کی مانگ کو بڑھا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ماحولیاتی تقاضے جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے، کاربن اخراج کم کرنے اور گرین انرجی منصوبوں پر سرمایہ کاری بھی لازمی ہو گئی ہے، جو کہ مہنگی ہوتی ہے۔

ڈیجیٹل تبدیلی (*Digital Transformation*) بھی ایک نیا مالی بوجھ ہے، کیونکہ مقامی حکومتوں کو جدید ٹیکنالوجی، ای-گورننس سسٹمز، اور سائبر سیکیورٹی پر سرمایہ کاری کرنی پڑتی ہے تاکہ خدمات کو بہتر اور مؤثر بنایا جاسکے۔

ان تمام عوامل کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کے لیے مالی استحکام برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے انہیں بہتر مالی منصوبہ بندی، اخراجات میں ترجیحات کا تعین، وسائل کا مؤثر استعمال، اور نئے ریونیو ذرائع (جیسے مقامی ٹیکس یا پبلک-پرائیویٹ پارٹنرشپ) تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ عوامی خدمات کا معیار برقرار رکھتے ہوئے مالی بحران سے نکل سکیں۔

16.5 انتظامی پیچیدگی (*Administrative Complexities*)

فرانس کی مقامی حکومتوں کو انتظامی پیچیدگیوں (*administrative complexities*) کے باعث کئی گہرے اور دیرپا مسائل کا سامنا ہے، جو ان کی کارکردگی اور فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ سب سے بڑی مشکل اس کا کثیر سطحی (*multi-layered*) انتظامی ڈھانچہ ہے، جس میں کمیونز (*communes*)، ڈیپارٹمنٹس (*departments*) اور ریجنز (*regions*) شامل ہیں۔ ان مختلف سطحوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم اکثر غیر واضح ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں ذمہ داریوں کا تکرار (*overlap*) اور بعض اوقات اختیارات کا ٹکراؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے منصوبوں کی منظوری اور عمل درآمد میں تاخیر ہوتی ہے اور وسائل کا مؤثر استعمال ممکن نہیں رہتا۔

مزید برآں، بیوروکریسی (*bureaucracy*) کا پیچیدہ نظام بھی ایک اہم رکاوٹ ہے۔ فیصلے کرنے کے لیے متعدد قانونی تقاضے، قواعد و ضوابط اور منظوری کے مراحل درکار ہوتے ہیں، جو نہ صرف وقت طلب ہوتے ہیں بلکہ انتظامی اخراجات میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ مقامی حکومتوں کو اکثر مرکزی حکومت کے بنائے گئے قوانین اور پالیسیوں پر عمل کرنا پڑتا ہے، جس سے ان کی خودمختاری محدود ہو جاتی ہے اور وہ مقامی ضروریات کے مطابق فوری فیصلے نہیں کر پاتیں۔

اس کے علاوہ، مختلف اداروں اور محکموں کے درمیان ہم آہنگی (*coordination*) کا فقدان بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ مثال کے طور پر، شہری ترقی، ٹرانسپورٹ اور ماحولیاتی منصوبوں کے لیے مختلف سطحوں پر تعاون ضروری ہوتا ہے، لیکن انتظامی پیچیدگیوں کی وجہ سے یہ تعاون مؤثر طریقے سے نہیں ہو پاتا۔ اس سے نہ صرف منصوبے متاثر ہوتے ہیں بلکہ عوامی خدمات کی فراہمی میں بھی رکاوٹ آتی ہے۔

ڈیجیٹل نظام کی جزوی ترقی بھی اس پیچیدگی میں اضافہ کرتی ہے۔ اگرچہ فرانس میں ای-گورننس کی کوششیں جاری ہیں، لیکن تمام مقامی حکومتوں میں یکساں طور پر جدید ٹیکنالوجی کا نفاذ نہیں ہو سکا، جس کی وجہ سے ڈیٹا شیئرنگ، شفافیت اور فیصلہ سازی کے عمل میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

مزید یہ کہ، چھوٹی مقامی اکائیاں، خاص طور پر دیہی علاقوں کی کمیونز، محدود عملے اور وسائل کی وجہ سے پیچیدہ انتظامی تقاضوں کو پورا کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہیں۔ انہیں اکثر تکنیکی مہارت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی کمی کا سامنا ہوتا ہے، جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

ان تمام مسائل کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کے لیے مؤثر حکمرانی (*effective governance*) قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے حل کے لیے انتظامی اصلاحات، اختیارات کی واضح تقسیم، بیوروکریسی میں سادگی، اور مختلف سطحوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی ناگزیر ہے، تاکہ مقامی حکومتیں زیادہ مؤثر، شفاف اور جوابدہ طریقے سے عوامی خدمات فراہم کر سکیں۔

16.6 قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ (*Rising Debt Burden*)

فرانس کی مقامی حکومتوں کو بڑھتے ہوئے قرضوں کے بوجھ (*debt burden*) کی وجہ سے سنگین مالی اور انتظامی چیلنجز کا سامنا ہے، جو ان کی طویل مدتی پائیداری کو متاثر کرتے ہیں۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ اخراجات میں مسلسل اضافہ، خاص طور پر انفراسٹرکچر، سماجی خدمات اور ماحولیاتی منصوبوں پر، مقامی حکومتوں کو قرض لینے پر مجبور کرتا ہے۔ چونکہ ان کی آمدنی محدود ہوتی ہے، اس لیے وہ بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لیے بیرونی فنانسنگ، جیسے بینکوں یا مالیاتی اداروں سے قرض حاصل کرتی ہیں، جس سے قرضوں کا حجم وقت کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔

مزید برآں، شرح سود (*interest rates*) میں اضافہ اس مسئلے کو مزید سنگین بنا دیتا ہے، کیونکہ اس سے قرضوں کی واپسی کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔ جب مقامی حکومتیں زیادہ سود ادا کرتی ہیں تو ان کے بجٹ کا بڑا حصہ قرضوں کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں عوامی خدمات کے لیے دستیاب وسائل کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، پرانے قرضوں کی ری فنانسنگ (*refinancing*) بھی مہنگی ہو جاتی ہے، خاص طور پر اس وقت جب مالیاتی منڈیوں میں عدم استحکام ہو۔

مرکزی حکومت کی مالیاتی پالیسیوں اور قواعد بھی مقامی حکومتوں کے قرض لینے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔ بعض اوقات سخت مالیاتی حدود اور بجٹ خسارے کو کنٹرول کرنے کے قوانین مقامی حکومتوں کو نئے قرض لینے سے روکتے ہیں، جبکہ دوسری طرف انہیں ترقیاتی اخراجات پورے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تضاد کی وجہ سے مالی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے اور منصوبہ بندی متاثر ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، اقتصادی سست روی (*economic slowdown*) بھی ایک اہم عنصر ہے، کیونکہ اس سے ٹیکس آمدنی میں کمی آتی ہے، جس کے نتیجے میں قرضوں کی ادائیگی مزید مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر مقامی معیشت کمزور ہو تو حکومتیں نہ صرف کم آمدنی حاصل کرتی ہیں بلکہ انہیں روزگار، سماجی امداد اور دیگر سہولیات پر زیادہ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے، جس سے قرض کا بوجھ مزید بڑھتا ہے۔

کچھ مقامی حکومتوں کو ماضی میں لیے گئے پیچیدہ یا غیر محفوظ مالیاتی معاہدوں (جیسے متغیر شرح سود والے قرضے) کی وجہ سے بھی مشکلات کا سامنا ہے، جن کی شرائط وقت کے ساتھ زیادہ مہنگی ہو سکتی ہیں۔ اس طرح کے قرضے مالی خطرات میں اضافہ کرتے ہیں اور بجٹ کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کرتے ہیں۔

ان تمام عوامل کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کے لیے مالی استحکام برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ محتاط قرضہ جاتی حکمت عملی اپنائیں، شفاف مالیاتی نظم و نسق کو فروغ دیں، اخراجات کو ترجیحی بنیادوں پر منظم کریں، اور ایسے منصوبوں پر سرمایہ کاری کریں جو طویل مدت میں آمدنی پیدا کر سکیں، تاکہ قرضوں کے بوجھ کو کم کیا جا سکے اور مالی خود مختاری کو مضبوط بنایا جا سکے۔

16.7 ماحولیاتی تبدیلی (Climate Change)

فرانس کی مقامی حکومتوں کو موسمیاتی تبدیلی (climate change) کے باعث نہایت پیچیدہ اور کثیر جہتی چیلنجز کا سامنا ہے، جو نہ صرف ماحولیاتی بلکہ معاشی اور انتظامی سطح پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ شدید موسمی واقعات جیسے ہیٹ ویوز، سیلاب، خشک سالی اور طوفانوں کی بڑھتی ہوئی شدت اور تعداد ہے، جن سے شہری انفراسٹرکچر، زرعی زمین اور رہائشی علاقوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ان حالات میں مقامی حکومتوں کو ہنگامی ردعمل، بحالی کے اقدامات اور حفاظتی انفراسٹرکچر (جیسے سیلابی رکاوٹیں اور نکاسی آب کے نظام) پر بھاری اخراجات کرنا پڑتے ہیں، جس سے ان کے بجٹ پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

مزید برآں، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ مقامی حکومتوں کو کاربن کے اخراج میں کمی، توانائی کے متبادل ذرائع (جیسے شمسی اور ہوا سے حاصل ہونے والی توانائی) کو فروغ دینے، اور پبلک ٹرانسپورٹ کو زیادہ ماحول دوست بنانے کے لیے سرمایہ کاری کرنی پڑتی ہے۔ تاہم، ان منصوبوں کے لیے مالی وسائل اور تکنیکی مہارت کی کمی اکثر رکاوٹ بنتی ہے، خاص طور پر چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں میں۔

شہری منصوبہ بندی (urban planning) بھی موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہوتی ہے۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث ''ہیٹ آئی لینڈ ایفیکٹ'' جیسے مسائل شہروں میں شدت اختیار کر رہے ہیں، جس سے عوامی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لیے سبزہ زاروں (green spaces) میں اضافہ، عمارتوں کی بہتر ڈیزائننگ، اور پانی کے مؤثر استعمال جیسے اقدامات ضروری ہیں، مگر ان پر عمل درآمد آسان نہیں ہوتا۔ اسی طرح، ساحلی علاقوں میں سمندر کی سطح میں اضافہ (sea level rise) ایک بڑا خطرہ ہے، جس کے لیے حفاظتی اقدامات اور بعض اوقات آبادی کی منتقلی جیسے مشکل فیصلے درکار ہوتے ہیں۔

مزید یہ کہ، موسمیاتی پالیسیوں پر عمل درآمد کے لیے مختلف سطحوں کی حکومتوں (مقامی، علاقائی اور قومی) کے درمیان مؤثر ہم آہنگی ضروری ہے، لیکن انتظامی پیچیدگیوں اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے یہ ہم آہنگی اکثر متاثر ہوتی ہے۔ عوامی شعور اور شمولیت بھی ایک اہم عنصر ہے، کیونکہ ماحول دوست پالیسیوں کی کامیابی کے لیے شہریوں کا تعاون ضروری ہوتا ہے، جو ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔

ان تمام عوامل کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کے لیے موسمیاتی تبدیلی کا مؤثر مقابلہ کرنا ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔ اس کے لیے جامع حکمت عملی، پائیدار ترقی کے اصولوں پر عمل، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، اور مقامی سطح پر عوامی شمولیت کو فروغ دینا ناگزیر ہے تاکہ وہ موجودہ اور مستقبل کے ماحولیاتی خطرات کا بہتر طریقے سے سامنا کر سکیں۔

16.8 ڈجیٹل تفریق (*Digital Divide*)

فرانس کی مقامی حکومتوں کو ڈیجیٹل تقسیم (*digital divide*) کے مسئلے کے باعث متعدد سنجیدہ چیلنجز کا سامنا ہے، جو معاشرتی مساوات اور مؤثر حکمرانی دونوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل تقسیم سے مراد شہریوں اور علاقوں کے درمیان ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل خدمات تک رسائی میں فرق ہے۔ فرانس کے شہری علاقوں میں تو تیز رفتار انٹرنیٹ اور جدید ڈیجیٹل سہولیات دستیاب ہیں، لیکن دیہی اور دور دراز علاقوں میں اب بھی کنیکٹیویٹی کے مسائل موجود ہیں، جس کی وجہ سے وہاں کے لوگ آن لائن خدمات سے مکمل فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ اس عدم مساوات کے باعث مقامی حکومتوں کو عوامی خدمات کی یکساں فراہمی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

مزید برآں، ڈیجیٹل خواندگی (*digital literacy*) کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ معاشرے کے کچھ طبقات، خاص طور پر بزرگ افراد اور کم تعلیم یافتہ افراد، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ناواقف ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ ای-گورننس، آن لائن درخواستوں اور دیگر ڈیجیٹل سہولیات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس صورتحال میں مقامی حکومتوں کو نہ صرف ٹیکنالوجی فراہم کرنی پڑتی ہے بلکہ عوام کو اس کے استعمال کی تربیت بھی دینا پڑتی ہے، جو ایک اضافی بوجھ بن جاتا ہے۔

اس کے علاوہ، مقامی حکومتوں کے اندر بھی تکنیکی وسائل اور مہارت کی کمی پائی جاتی ہے۔ چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں کی انتظامیہ کے پاس جدید آئی ٹی سسٹمز، سائبر سیکیورٹی، اور ڈیٹا مینجمنٹ کے لیے مطلوبہ وسائل اور ماہر عملہ نہیں ہوتا، جس سے ڈیجیٹل منصوبوں پر عمل درآمد سست ہو جاتا ہے۔ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی تنصیب اور دیکھ بھال بھی مہنگی ہوتی ہے، جس کے لیے خاطر خواہ سرمایہ درکار ہوتا ہے۔

سائبر سیکیورٹی کے خطرات بھی ڈیجیٹل تقسیم کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ جیسے جیسے مقامی حکومتیں اپنی خدمات کو آن لائن منتقل کرتی ہیں، ویسے ویسے ڈیٹا چوری، ہیکنگ اور دیگر سائبر حملوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے مضبوط سیکیورٹی نظام اور مسلسل نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ مہنگا اور پیچیدہ عمل ہے۔

ان تمام عوامل کے باعث ڈیجیٹل تقسیم مقامی حکومتوں کے لیے ایک بڑا چیلنج بن جاتی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف خدمات کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالتی ہے بلکہ سماجی عدم مساوات کو بھی بڑھاتی ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ حکومتیں انٹرنیٹ کی رسائی کو بہتر بنائیں، ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دیں، مقامی اداروں کی تکنیکی صلاحیت میں اضافہ کریں، اور ایسے جامع اقدامات کریں جو تمام شہریوں کو یکساں طور پر ڈیجیٹل سہولیات سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کریں۔

16.9 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے فرانس کی مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ کیا جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- مالیاتی انحصار

- مالیاتی عدم مساوات
- بڑھتے ہوئے اخراجات
- انتظامی پیچیدگی
- قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ
- ماحولیاتی تبدیلی
- ڈجیٹل تفریق

16.10 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

ڈیجیٹل لٹریسی (*Digital Literacy*)

ڈیجیٹل لٹریسی (*Digital Literacy*) سے مراد وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے کوئی فرد ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، جیسے کمپیوٹر، اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کو مؤثر، محفوظ اور ذمہ دارانہ طریقے سے استعمال کر سکے۔ اس میں صرف ٹیکنالوجی چلانا ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ معلومات کو تلاش کرنا، سمجھنا، جانچنا اور صحیح انداز میں استعمال کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک ڈیجیٹل طور پر خواندہ شخص آن لائن معلومات کی سچائی کو پرکھ سکتا ہے، ای میل یا سوشل میڈیا کو مناسب طریقے سے استعمال کر سکتا ہے، اور اپنی ذاتی معلومات کو سائبر خطرات سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

مزید یہ کہ ڈیجیٹل لٹریسی میں آن لائن کمیونیکیشن، ڈیجیٹل مواد بنانا (جیسے دستاویزات، پریزنٹیشنز یا ویڈیوز)، اور مختلف ایپس یا سافٹ ویئر کا استعمال بھی شامل ہے۔ آج کے دور میں یہ مہارت نہایت اہم ہے کیونکہ تعلیم، روزگار، بینکنگ، اور حکومتی خدمات تیزی سے آن لائن ہو رہی ہیں۔ اگر کسی فرد کے پاس ڈیجیٹل لٹریسی نہ ہو تو وہ ان سہولیات سے مکمل فائدہ نہیں اٹھا پاتا، جس کی وجہ سے معاشرتی اور معاشی فرق بڑھ سکتا ہے۔

16.11 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

16.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ فرانس کی مقامی حکومتوں کو سب سے بڑا مالی چیلنج کیا درپیش ہے؟

(*a*) سیاحت میں اضافہ (*b*) آمدنی اور اخراجات میں عدم توازن

(*c*) آبادی میں کمی (*d*) زرعی ترقی

2۔ مہنگائی (*Inflation*) کا مقامی حکومتوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(*a*) اخراجات کم ہو جاتے ہیں (*b*) آمدنی ختم ہو جاتی ہے

(*c*) اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے (*d*) ٹیکس ختم ہو جاتے ہیں

3۔ فرانس کے انتظامی ڈھانچے کی کون سی خصوصیت پیچیدگی کا سبب بنتی ہے؟

(*a*) کثیر سطحی نظام (*b*) ایک ہی سطح کی حکومت

(*c*) صرف مرکزی حکومت (*d*) نجی ادارے

4۔ بڑھتے ہوئے قرضوں کا ایک بڑا اثر کیا ہے؟

(*a*) عوامی خدمات میں اضافہ (*b*) ٹیکس میں کمی

(*c*) بے روزگاری کا خاتمہ (*d*) بجٹ پر دباؤ

5۔ موسمیاتی تبدیلی کا کون سا اثر مقامی حکومتوں کے لیے چیلنج ہے؟

(*a*) موسم کا مستقل رہنا (*b*) سیلاب اور ہیٹ ویوز میں اضافہ

(*c*) بارش کا ختم ہونا (*d*) زراعت کا خاتمہ

6۔ ڈیجیٹل تقسیم (*Digital Divide*) سے کیا مراد ہے؟

(*a*) صرف موبائل کا استعمال (*b*) ٹیکنالوجی تک سب کی یکساں رسائی

(*c*) ٹیکنالوجی تک رسائی میں عدم مساوات (*d*) انٹرنیٹ کا خاتمہ

7۔ مقامی حکومتوں میں بیوروکریسی کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(*a*) فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے (*b*) عوامی شرکت بڑھتی ہے

(*c*) اخراجات کم ہو جاتے ہیں (*d*) فیصلے تیز ہو جاتے ہیں

8۔ عمر رسیدہ آبادی میں اضافے سے کون سا مسئلہ پیدا ہوتا ہے؟

(*a*) تعلیم پر خرچ کم (*b*) صحت اور سماجی خدمات پر زیادہ اخراجات

(*c*) ٹیکس میں کمی (*d*) صنعتی ترقی

9۔ڈیجیٹل لٹریسی کی کمی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

(a) ٹیکنالوجی کا زیادہ استعمال (b) آن لائن خدمات سے محرومی

(c) انٹرنیٹ کی رفتار بڑھ جاتی ہے (d) حکومت مضبوط ہو جاتی ہے

10۔مقامی حکومتوں کے لیے ایک اہم حل کیا ہے؟

(a) اخراجات میں غیر ضروری اضافہ (b) ٹیکس مکمل ختم کرنا

(c) ترقیاتی منصوبے روک دینا (d) وسائل کا مؤثر استعمال اور بہتر منصوبہ بندی

16.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. فرانس کی مقامی حکومتوں کو مالیاتی انحصار کس طرح متاثر کرتا ہے؟
2. فرانس کی مقامی حکومتوں میں مالیاتی عدم مساوات کو بیان کیجیے۔
3. فرانس کی مقامی حکومتوں کے بڑھتے ہوئے اخراجات پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. انتظامی پیچیدگی کس طرح فرانس کی مقامی حکومتوں کو متاثر کرتی ہے۔
5. فرانس کی مقامی حکومتوں میں قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ کیوں ہے؟

16.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. فرانس کی مقامی حکومتوں کو درپیش مالیاتی چیلنجز کی وضاحت کیجیے۔
2. فرانس کی مقامی حکومتوں کو درپیش انتظامی چیلنجز کو بیان کیجیے۔
3. فرانس کی مقامی حکومتوں کو درپیش ماحولیاتی اور ڈجیٹل چیلنجز کی وضاحت کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	*(b)*	2۔	*(c)*	3۔	*(a)*	4۔	*(d)*	5۔	*(b)*
6۔	*(c)*	7۔	*(a)*	8۔	*(b)*	9۔	*(b)*	10۔	*(d)*

تجویز کردہ اکتسابی مواد (*Suggested Learning Resources*)

1. *John A. Chandler – Explaining Local Government: Local Government in Britain Since 1800*
2. *Derek Fraser – The Evolution of the British Welfare State: A History of Social Policy Since the Industrial Revolution*
3. *S. H. Beer – Local Government and Administration*
4. *R. A. W. Rhodes – The National World of Local Government*
5. *E. L. Hasluck – Local Government in England*
6. *Ken Young and Nirmala Rao – Local Government Since 1945*
7. *J. A. G. Griffith – Central Departments and Local Authorities*
8. *Mahi Pal, Rural Local Governance and Development (New Delhi: Sage India, 2020)*
9. *A. Avasthi, Municipal Administration in India (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)*
10. *Kuldeep Mathur, Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj (New Delhi: Oxford India, 2013).*
11. *Pradeep Sachdeva, Local Government in India (New Delhi: Pearson Education India, 2011).*
12. *R. M. Jackson, Machinery of Local Government (London: Macmillan, 1969).*
13. *S. P. Jain, Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)*
14. *K. K. Puri, Local Government in India (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)*
15. *V. K. Puri, Local Government and Administration (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)*
16. *Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, Local Governance in India (New Delhi: Sage India, 2018)*
17. *M. A. Muttalib, Theory of local Government (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).*
18. *Public Administration Network of India (PANI). See 'Study Material' at the link: https://www.pani.org.in/p/study-material.html*
19. *Follow the Youtube Channel: https://www.youtube.com/@pubadmanuu*

نمونہ امتحانی پرچہ

تقابلی مقامی حکومت: ہندوستان، برطانیہ، امریکہ اور فرانس

جملہ نمبرات:۷۰ Maximum Marks: 70 وقت:۳گھنٹے Time: 3 hours

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارتی ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1۔ حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں/خالی جگہ پُر کرنا/مختصر جوابوالے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔ (1x1=10 Marks)

2۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 5 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو (200) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 06 نمبرات مختص ہیں۔ (5x6=30 Marks)

3۔ حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 3 سوال کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔ (3x10=30 Marks)

حصہ اول

سوال(1)

(i) کون سی حکومت عوام کے سب سے قریب ہوتی ہے؟

(a) مرکزی (b) ریاستی (c) مقامی (d) وفاقی

(ii) ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟

(a) کرزن (b) میئو (c) رِپن (d) بینٹک

(iii) گرام پنچایت کے مکھیا کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

3 (a) 4 (b) 5 (c) 7 (d)

(iv) پنچایتی راج اداروں کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں؟

(a) ٹیکس (b) غیر ٹیکس (c) قرض (d) یہ سبھی

(v) کس سال بلدیاتی اداروں کو دستور میں شامل کیا گیا؟

1990 (a) 1991(b) 1992 (c) 1995 (d)

(vi) برطانیہ میں کس طرح کا آئین موجود ہے؟

(a) تحریر شدہ (b) غیر تحریر شدہ (c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

(vii) کاؤنٹی کا تعلق کس ملک کی مقامی حکومت سے ہے؟

(a) بھارت (b) نیپال (c) برطانیہ (d) پاکستان

(viii) درج ذیل اکائیوں میں امریکی مقامی حکومت کی اکائی ہے:

(a) کاؤنٹی (b) میونسپلٹی (c) خصوصی اضلاع (d) یہ سبھی

(ix) مختلف حکومتی سطحوں کے درمیان اختیارات کا تصادم کیا پیدا کرتا ہے؟

(a) آسانی (b) استحکام (c) خوشحالی (d) پیچیدگی

(x) پریفیکٹ (Prefect) کا بنیادی مالیاتی کردار کیا ہے؟

(a) ٹیکس جمع کرنا (b) اسکول چلانا (c) بجٹ کی نگرانی کرنا (d) کاروبار قائم کرنا

حصہ دوم

(2) میونسپل کونسل یا میونسپلٹی کی تشکیل کا جائزہ لیجیے۔

(3) ٹاؤن شپ یا بستی کے اہم آمدنی کے ذرائع بتایئے۔

(4) شہری مقامی اداروں پر مختصر بحث کیجیے۔

(5) برطانیہ میں مقامی حکومت کی تریخ کے اہم مراحل کیا ہیں؟

(6) امریکہ میں میونسپل حکومتوں کی تاریخ بیان کیجیے۔

(7) انقلابِ فرانس پر ایک نوٹ لکھیے۔

(8) خصوصی اضلاع کو درپیش چیلنجز لکھیے۔

(9) فرانس میں مقامی حکومتوں کے اہم مالی وسائل کون سے ہیں؟

حصہ سوم

(10) ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کے اہم مسائل تفصیل سے بیان کیجیے۔

(11) انگلینڈ میں مقامی حکومت کی ساخت پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

(12) امریکہ میں مقامی حکومت کو درپیش چیلنجز بیان کیجیے۔

(13) فرانس میں مقامی حکومت کے مالیاتی پہلو پر ایک نوٹ لکھیے۔

(14) برطانیہ میں مقامی حکومت کے فعالی تناظر کو بیان کیجیے۔